عشرۂ مجالس

انسان اور حیوان

علامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

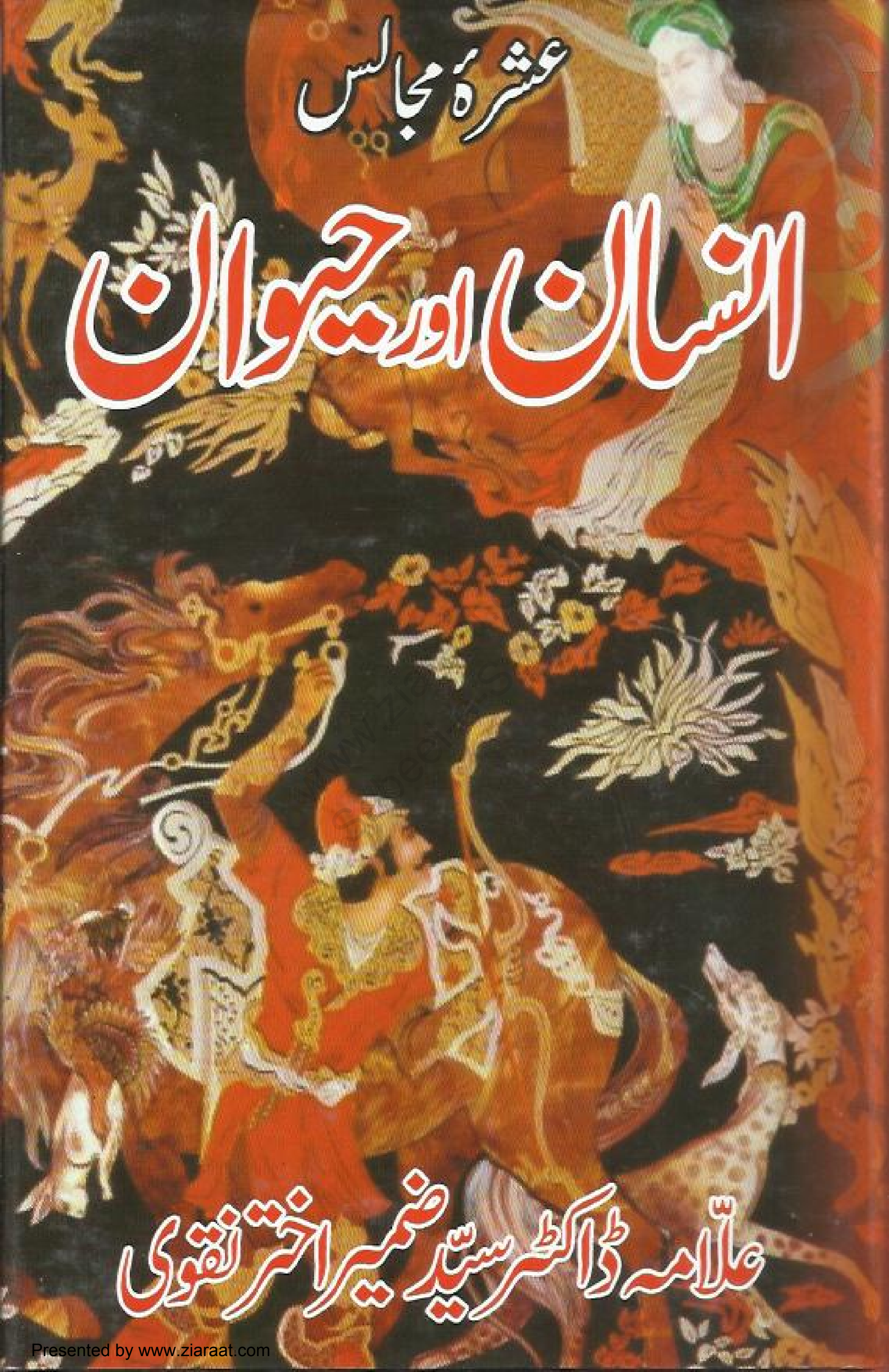

Presented by www.ziaraat.com

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پا کستان

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

۷۸۶

۹۲_۱۱۰

یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

DvD Version

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

یا عباسؑ

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Presented by www.ziaraat.com

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

خصوصی عشرۂ چہلم

انسان اور حیوان

۱۱ صفر المظفر تا ۲۰ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ ... ۲۰۰۰ء

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

...... بمقام ......

امام بارگاہِ جامعۂ سبطین، گلشنِ اقبال، کراچی

...... انیسِ خطابت ......

علامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : خصوصی عشرۂ چہلم.... انسان اور حیوان
مقرّر : علّامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی
اشاعت : ۲۰۱۲ء
تعداد : ایک ہزار
کمپوزنگ : ایس۔ ایم۔ فرحان
قیمت : ۳۰۰ روپے
ناشر : مرکزِ علومِ اسلامیہ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

.... کتاب ملنے کا پتہ ....

مرکزِ علومِ اسلامیہ

فلیٹ نمبر 102، مصطفیٰ آرکیڈ، سندھی مسلم کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی
کراچی۔ فون: 02134306686
website: www.allamazameerakhtar.com

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

۱۔ پیش لفظ... کیا یہ عالم کوئی کتاب نہیں.....﴿محمد عباس حیدر جوہر﴾... ۴۴

پہلی مجلس

انسان اور اونٹ

.........﴿صفحہ نمبر ۴۸ تا ۶۷﴾.........

۱۔ قرآن کا اصل موضوع انسان ہے.........................

۲۔ ہم نے انسان کو اچھے نقشے پر بنا کر گندگی کی طرف پلٹا دیا.........

۳۔ ہم نے آدمؑ کو اپنی صورت پہ پیدا کیا.........................

۴۔ حافظے کی کمزوری کم علمی سے پیدا ہوتی ہے.........................

۵۔ محمدؐ و علیؑ جو بتائیں اس پر یقین کرنا ضروری ہے.........................

۶۔ انسان فطرتاً بخیل اور ضدی ہے.........................

۷۔ اپنے پیمانے پر اللہ نبیؐ اور علیؑ کو نہیں ناپنا چاہیئے.........................

۸۔ جہالت علماء، نمازیوں اور چھوٹی موٹی مجلسیں پڑھنے والوں میں زیادہ پائی جاتی ہے.........................

۹۔ لفظ اور دہن کے علاوہ تیسری چیز لہجہ ہے.........................

۱۰۔ لفظ کی ادائیگی بیان کو بامعنی بناتی ہے.........................

۱۱۔ سارا جھگڑا لہجہ کا ہے.........................

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

۱۲۔ مہر کی رقم خدیجہؑ نے خود دی، بس دی بحث کی ضرورت نہیں ہے .....

۱۳۔ فقہ ہمارے لیئے ہے کہ لوگ عورت کا حق لے کر بھاگ جاتے ہیں ..

۱۴۔ خدیجہؑ کا احسان، شادیاں آسان بنا دیں ....

۱۵۔ خدا کو پوچھنا پڑا ''زہراؑ مہر میں کیا لینا ہے'' ....

۱۶۔ ضروری نہیں ہر بات کتاب میں لکھی ہو، علم کلام کیا ہے؟..............

۱۷۔ فدک مادرِ زہراؑ کا قرض تھا، نبیؐ نے ادا کیا ....

۱۸۔ علم کلام، تفسیر، رجال اور نطق سے ناواقفیت احساسِ کمتری ہے ....

۱۹۔ مجلسوں میں بغیر فیس حسینی علم پلایا جاتا ہے ....

۲۰۔ انسان بعض اوقات پیاسا اونٹ ہو جاتا ہے ....

۲۱۔ کچھ انسان علمی طور پر اور بلحاظِ شجرہ بانجھ ہوتے ہیں ....

۲۲۔ انسان کے معنی نسیان، حافظے کی کیا بات ہے! ....

۲۳۔ وعدہ کیا، دنیا میں جا کر بھول گیا، کون؟..............................

۲۴۔ مجلسِ حسینؑ عالم ذر اور عالم بالا کی باتیں یاد دلاتی ہے ....

۲۵۔ ہر حیوان کی عادت انسان میں موجود ہے ....

۲۶۔ کہنے کو اشرف عادتیں حیوانوں اور پرندوں کی ....

۲۷۔ کوّے کی اچھی عادتیں کیا ہیں؟ ....

۲۸۔ مرغ غیرت دار اپنی ناموس کی حفاظت کرتا ہے.......................

۲۹۔ ہم سب بشر ہیں مگر ٹھپہ لگا ہوا ہے ....

۳۰۔ اللہ بلند کرنا چاہتا ہے انسان پستی کی طرف جاتا ہے ....

۳۱۔ انسان وفادار نہیں مگر کتا وفادار ہے ....

Presented by www.ziaraat.com

۳۲۔ جہاں ڈالروں میں انسان وفائیں بیچتا ہے وہاں کتا! ....
۳۳۔ کتّے کی عجیب وغریب اچھی عادتیں ....
۳۴۔ سائنس دانوں نے جانوروں سے بہت کچھ سیکھا ....
۳۵۔ مچھر کو ہم نے بےکار نہیں بنایا ہے ....
۳۶۔ مادیت میں پھنسا انسان روحانیت کو کیا جانے! ....
۳۷۔ ہر انسان کا خون الگ الگ ہوتا ہے ....
۳۸۔ گندہ خون شہادت کے خون کو کیسے پہچانے گا ....
۳۹۔ تم دنیا کو حیران کرنا چاہتے ہو اگر نبیؐ کا بیٹا ایسا کر دے تو پریشانی کیسی؟
۴۰۔ ابھی تو لوگوں نے گھر کی ماؤں کا علم نہیں سیکھا ....
۴۱۔ جو بچہ ماں کی گود میں آگ کو آگ کہہ دے! ....
۴۲۔ آپ کو اپنے گھر کی ہزاروں باتیں معلوم نہیں ہیں ....
۴۳۔ چودہ سال تک بچہ معصوم ہوتا ہے ....
۴۴۔ اگر انسان ذکرِ علیؑ نہیں سننا چاہتا پھر کیا سننا چاہتا ہے ....
۴۵۔ ذکر علیؑ سے بڑی کوئی عبادت نہیں ہے ....
۴۶۔ کتا نجس، فطرت چھوڑی، ہم نے قرآن کی آیت بنا دیا ....
۴۷۔ اصحاب کہف کا کتا اب آیت قرآن ہے ....
۴۸۔ اونٹ ایک دوسرے سے کہتے یہ کافر نہیں ہم نبی کو پہچانتے ہیں ....
۴۹۔ مسجد نبوی کی حد بندی ناقۂ رسولؐ نے کی! ....
۵۰۔ اے ابو ایوب انصاری! تیرے گھر سے میری بیٹی رخصت ہو گئی ....
۵۱۔ وفات نبیؐ اور اونٹنی کا گریہ، انسان اور حیوان ....

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

۵۲۔ جنابِ سیدہؑ نے ناقۂ رسولؐ کا کفن و دفن خود کرایا ....

۵۳۔ نبیؐ کا نواسہ، کربلا میں بے گور و کفن، مسلمان کہاں گئے؟ ....

۵۴۔ گھوڑوں کی نعل بندی، صرف حسینؑ کا لاشہ رہ گیا ....

۵۵۔ فضہؑ کا ابوالحارث کو آواز دینا، شیر کی آمد اور گریہ ....

دوسری مجلس

انسان اور گائے

﴿صفحہ نمبر ۶۸ تا ۹۸﴾ ....

۱۔ گذشتہ ۱۹۸۲ء تا ۱۹۹۹ء عشرۂ چہلم کے عنوانات کی تفصیل ....

۲۔ اس عشرے کی اپنی انفرادیت ہے ....

۳۔ جو پڑھا جاتا ہے دوہرایا نہیں جاتا ....

۴۔ اپنے مقام پر موضوع کامل ہوتا ہے ....

۵۔ ہمیں اندازہ ہے کہ ہمارے عنوانات کی اہمیت کیا ہے ....

۶۔ پوری دنیا کا مسئلہ انسان، انسان بن جائیں ....

۷۔ دہشت گرد انسان نہیں ہوتا ....

۸۔ حضورؐ آئے تھے امن قائم کرنے الٹا ہم سے ہی امن قائم کرنے کو کہا جا رہا ہے .....

۹۔ شیعہ سنی بنانا آسان ہے انسان بنانا مشکل ہے ....

۱۰۔ ایک مذہب انسان ہے ایک مذہب حیوان ہے ....

۱۱۔ حیوانوں کو جس راہ پہ لگایا انھوں نے راہ بدلی ....

۱۲۔ انسان عقل رکھنے کے باوجود سرکشی کرتا ہے ....

۱۳۔ بحث وہاں ہوتی ہے جہاں عقل نہیں ہوتی ....

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

۱۴۔ کسی نبی نے کبھی بحث نہیں کی ....

۱۵۔ اللہ کب سے ہے علیؑ نے کہا یہ بتا کب نہیں تھا ....

۱۶۔ بحث کرنے والا ہٹ دھرمی کرتا ہے میں نہیں مانوں گا ....

۱۷۔ محرم کا چاند مباہلے کے دروازے کھول دیتا ہے ....

۱۸۔ مقابل کوئی اس لیے نہیں آتا کہ لعنت برسے گی ....

۱۹۔ کہتے ہیں جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے، جھوٹے کا دل کتنا ....

۲۰۔ انسان کے اندر پوری کائنات سمائی ہوئی ہے ....

۲۱۔ سینہ دارالحکومت، دل بادشاہ، وزیر دماغ ہے ....

۲۲۔ جہالت سب سے بڑا کینسر (cancer) ہے ....

۲۳۔ کالا رنگ تمام روشنیوں کو سمیٹ کر اپنی طرف کھینچ لیتا ہے ....

۲۴۔ کالے جوتے کیوں منع کر دیئے گئے؟ ....

۲۵۔ قرآن میں کبھی مصلحت پسندی سے کام نہیں لیا گیا ....

۲۶۔ ابتدائی سورے جانوروں کے ذکر سے بھرے ہیں ....

۲۷۔ قرآن اگر آج نازل ہوتا تو بسوں اور کاروں کی تعریف ہوتی ....

۲۸۔ تہذیبی تقاضے پورے کرتے وقت بدعت اور ناجائز کا مسئلہ نہیں ہوتا

۲۹۔ عزاداری ایک تہذیب ہے قرآن میں نہ تلاش کرو ....

۳۰۔ قرآن! ......اونٹوں پر حج کرنے آو، ہوائی جہاز کا ذکر کہاں ہے؟

۳۱۔ حیوان سے بڑا درندہ انسان بن چکا ہے ....

۳۲۔ ہر بچہ اپنی ماں، ہر ماں اپنے بچے کو پہچانتی ہے ....

۳۳۔ ہر نبی کو جانور چرانے کا پیشہ دیا گیا ....

www.ziaraat.com
Saeele-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

۳۴۔ آپ کو اگر ہم پر رحم نہیں آتا تو آپ نے اپنے اوپر کیوں ظلم کیا.......
۳۵۔ محمود غزنوی کو سلطنت کیسے ملی.......................................
۳۶۔ جو منافق ہوتا ہے قافلے کے پیچھے پیچھے چلتا ہے ....
۳۷۔ جادوگر نور کو سمجھ گیا مسلمان نہ سمجھ سکے ....
۳۸۔ ہم حکومت کو نہیں روحانیت کی طاقت کو مانتے ہیں..........
۳۹۔ تمہاری قوم میں ایک گیؤسالہ ہے ایک سامری ہے..........
۴۰۔ اسلام کو علیؑ نے ٹکڑے ٹکڑے نہیں کیا..........
۴۱۔ ہندوستان، پاکستان کی نیچ قومیں سامری کی اولاد ہیں.........
۴۲۔ بُت پتھر کا ہوتا ہے لکڑی کا تابوت بت نہیں ہے ....
۴۳۔ قرآن کا سب سے بڑا سورہ بقرہ کیوں ہے؟............
۴۴۔ بنی اسرائیل میں قتل اور گائے کی قربانی ....
۴۵۔ موضوع پر پانی کیوں مرنے لگتا ہے؟...............
۴۶۔ اللہ ایسی قوم سے بچائے جو روح الامین کو دوڑیں لگوائے ....
۴۷۔ مکر کرنے والوں کا سب سے بڑا مکر کرنے والا میں ہوں..........
۴۸۔ کسی نے اللہ میاں کی گائے دیکھی ہے ....
۴۹۔ اللہ میاں کی گائے پہ یقین حسینؑ کے گھوڑے پہ یقین نہیں ہے ......
۵۰۔ جو درود کی تسبیحیں پڑھتا ہے اُسے ہم ایسی جگہ سے دیتے ہیں! ......
۵۱۔ علیؑ کا بیٹا نہ ہو تو زلزلہ کیسے رُکے ....
۵۲۔ ہسٹری پڑھے گائے کٹنے پر کتنی آفتیں ہوئی ہیں ....
۵۳۔ لیکن ایک صاحب کو گائے والا سورہ پورا یاد نہ ہوا ....

Presented by www.ziaraat.com

۵۴۔ ہر ایک کے حلق سے ولایت علیؑ کا جام نہیں اترتا ....
۵۵۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے چاہنے والے کو پچاس لاکھ دینار کا سونا ملا ....
۵۶۔ معراج کے ستر ہزار رازوں میں سے ایک راز نبیؐ نے سلمانؓ کو بتایا
۵۷۔ پہاڑ کسی کو نہیں بچاتا، رائی کا دانہ بچالیتا ہے ....
۵۸۔ کبھی کبھی قوم ماں سے گھبرا جاتی ہے ....
۵۹۔ اسمٰعیلؑ کی قربانی کا حکم کیوں دیا گیا تھا ....
۶۰۔ علی اکبرؑ جب تک سامنا رہے مڑ مڑ کر دیکھتے رہنا ....
۶۱۔ حسینؑ کو علی اکبرؑ سے کتنی محبت تھی؟ ....
۶۲۔ صندوق کھولا گیا علیؑ اکبرؑ کے رخسار پر حسینؑ کا رُخسار ....
۶۳۔ جناب سیّد ظہیر حسن نقوی کے لیئے ایک سورۂ فاتحہ ....

تیسری مجلس

گدھا اور گھوڑا

........﴿صفحہ نمبر ۹۹ تا ۱۲۲﴾........

۱۔ اے انسان! تو عقل سے کام کیوں نہیں لیتا..................
۲۔ ہمارے مخلص بندوں نے کبھی ہم سے شکوہ نہیں کیا ....
۳۔ دراصل پروردگار ہمیں مکرم بنانا چاہتا تھا..................
۴۔ انجیر کی قسم، عہدِ آدمؑ کی قسم ہے ....
۵۔ آدمؑ کا لفظ انجیر کے پتوں میں چھپا ہوا ہے ....
۶۔ آدمؑ کو تمہاری خاطر جنّت سے زمین پر اُتارا..................

Presented by www.ziaraat.com

۷۔نسل بڑھنے کا سلسلہ جنّت میں نہیں ہے ....

۸۔درخت پھل، گندم کا دانہ یہ سب تمثیلیں ہیں ....

۹۔انجیر کے پتوں میں تہذب وتمدن کا آغاز ہوا ....

۱۰۔جسم کوڈھانپنا انسان کی حیا کا تقاضا اورطہارت ہے ....

۱۱۔انجیر کے پتے سب سے بڑے ہوتے ہیں ....

۱۲۔دنیا میں لباسِ شہادت سرخ ہے، جنّت میں سبز رنگ جوامن کی نشانی ہے

۱۳۔آدمؑ زمین پر امن کے پیغمبر بن کر آئے تھے، انقلاب لانے نہیں! ....

۱۴۔جہاں انسان کی قبر بنتی ہے وہیں سے جسم کی مٹی اٹھائی جاتی ہے ......

۱۵۔خاک خاک سے محبت کرتی ہے ....

۱۶۔کوہِ جودی پر زیتون کے درخت لگے تھے ....

۱۷۔تمدّن کے آغاز کا پہلا لفظ زیتون بنا ....

۱۸۔پوری کائنات کو چلانے والی کوئی ایک بڑی طاقت ہے ....

۱۹۔درخت کا پتّا توڑو، غور سے دیکھو خدا سمجھ میں آجائے گا ....

۲۰۔پتا اگر مرکز سے وابستہ نہیں، شاداب نہیں رہ سکتا ....

۲۱۔اصول سے غذا لیئے بغیر فروع سرسبز نہیں ہوسکتے ....

۲۲۔سرسبز پتا معبود کا پتہ دے رہا ہے ....

۲۳۔بندے کبھی کبھی خدا سے ٹکراتے ہیں ....

۲۴۔ہم نے یہ اختیار نہیں دیا کہ انسان انسان کو مار ڈالے ....

۲۵۔اگر ہم بیچ میں ہیں تو خونریزی جائز ہے ورنہ نہیں ....

۲۶۔میرا نام لیئے بغیر چھری چلادی، حرام ہوگیا، مردار ہوگیا ....

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

۲۷۔تمہاری قربانی میرے لیئے، جانوروں کی قربانی تمہارے لیئے ہے...

۲۸۔اللہ مارے تو حرام ہم اپنے ہاتھ سے ماریں تو حلال!..............

۲۹۔کبھی کبھی اللہ کا کام حرام اور بندے کا کام حلال ہو جاتا ہے..........

۳۰۔حسینؑ جو بیٹے دیتے ہیں وہ شہادت پاتے ہیں..........

۳۱۔پوری کائنات امام کی ملکیت ہوتی ہے..........

۳۲۔اُس پہاڑ کی قسم جس پر ہم نے اپنے ہادی سے باتیں کیں........

۳۳۔حُر کی دنیا میں آمد کیسے ہوئی!..............

۳۴۔دین اسلام، دین امن ہے، انقلاب، فساد اور خونریزی کا مذہب نہیں ہے

۳۵۔حیوان انسان بن گیا اور انسان انسان نہ بن سکا..........

۳۶۔گدھا جب بولتا ہے کتا بھونکنے لگتا ہے..............

۳۷۔گدھا شیطان کو دیکھ کر چیختا ہے..............

۳۸۔ہر عورت فطرتی طور پر اپنے شوہر کو گدھا سمجھتی ہے، (مثنوی مولانا روم)

۳۹۔حکومت کا طریقہ، شیر، لومڑی اور گدھے کا واقعہ..........

۴۰۔جانوروں اور درندوں کے عادت و اطوار کا مطالعہ کرنا چاہیئے........

۴۱۔یورپ امریکہ کے لوگ جانوروں پہ کام کر رہے ہیں..............

۴۲۔تصور انسانی میں آئی ہوئی ہر شکل دنیا میں کہیں نہ کہیں ہے..........

۴۳۔علیؑ کی ہر مدح کتابوں میں نہیں لیکن انکار کرنا کفر ہے..........

۴۴۔خطابت کی بعض چیزیں امام سے بھی منقول نہیں ہوتیں مگر ہیں.....

۴۵۔زمانے کی ہواؤں کے تھپیڑے ہمیں محبت علیؑ سے ہٹا نہیں سکتے.....

۴۶۔ہم سے زیادہ جانور معرفتِ امام رکھتے ہیں..........

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

۴۷۔ کربلا کی زمین سے حسینؑ کا ہر گھوڑا واقف تھا ....

۴۸۔ شامِ غریباں، لشکرِ حسینؑ کے زخمی گھوڑوں کا گریہ و ماتم "ہائے حسینؑ"۔

۴۹۔ صبح ہوئی لشکر حسینیؑ کے گھوڑے بھی شہید ہو چکے تھے ....

۵۰۔ عباسؑ کا گھوڑا اپنے آقا کا سر لے کر کس طرح چلا ....

چوتھی مجلس

قرآن اور مچھلی

.... ﴿صفحہ نمبر ۱۲۳ تا ۱۴۷﴾

ا۔ ہم نے انسان کو بہت اچھا پیدا کیا لیکن اُس نے اسفل السافلین ہونا پسند کیا

۲۔ حضور نے حیوان صفت انسانوں کو چند برسوں میں انسان بنا دیا ....

۳۔ زیادہ تر انبیاء شام، عراق اور عرب کے ممالک میں مبعوث ہوئے ....

۴۔ ختمیؐ مرتبت کو حجاز کے خاص خطے میں بھیجا گیا ....

۵۔ حضوؐر نے تیرہ برس میں انسان اور دس برس میں عربوں کو مسلمان بنا دیا

۶۔ غدیر کے دن نبیؐ نے صاحبِ ایمان ہونے کی دعوت دی ....

۷۔ قوم کی عادت چھڑانے کے لیئے اپنے حبیبؐ کو بیٹے سے محروم رکھا ....

۸۔ آج کوئی مسلمان بیٹی کی محبت سے انکاری نہیں ہے ....

۹۔ پانچ مہینے مسلسل پانچ وقت بیٹی کے گھر پر رکنا اور درود و سلام پڑھنا ....

۱۰۔ رسولؐ کی بیٹی کے عمل نے ہر مسلمان سے اُس کی بیٹی کا حق دلوا دیا .....

۱۱۔ مچھلی کا قلم اور اُس تحریر سے کوئی جوڑ ہی نہیں ہے لیکن مفسّر ....

۱۲۔ مچھلی کا شمار حیوانات میں کیا گیا ہے ....

Presented by www.ziaraat.com

۱۳۔مچھلی کی اب تک چالیس ہزار قسمیں دریافت ہو چکی ہیں ....

۱۴۔بُھنی ہوئی مچھلی یوشع کے ہاتھ سے نکلی اور سمندر میں کود گئی ....

۱۵۔علم کا راستہ مچھلی نے بتایا ....

۱۶۔مچھلی پانی سے اور پانی مچھلی سے ہے ....

۱۷۔انسانوں کو سمجھانے کے لیئے مثالیں حیوانوں سے لی جاتی ہیں .....

۱۸۔آیۂ مودّت میں سب سے مشکل لفظ ''فی'' ہے کوئی باریکی ہے ....

۱۹۔مچھلی پانی سے جدا ہوئی اور ذبح ہوگئی، پانی میں مرجائے تو حرام ....

۲۰۔بدبخت انسان، اللہ سے اختیارات لے کر آلِ محمدؑ کے اختیارات سے انکاری

۲۱۔گلا کٹ جائے، گھر لٹ جائے، ٹکڑے ہوجاؤ لیکن مودّت ختم نہ ہو ...

۲۲۔محبِ اہل بیتؑ قبر میں بھی پکارے گا یا علیؑ! یا علیؑ ....

۲۳۔علم زندگی ہے جہالت موت ہے ....

۲۴۔آلِ محمدؑ نہ خود مرتے ہیں نہ چاہنے والوں کو مرنے دیتے ہیں ....

۲۵۔عابد اور عالم میں کیا فرق ہے؟ ....

۲۶۔علم کی منزل پہ صبر ضروری ہے ....

۲۷۔نبوت چالیس پہ علم چالیس سے پہلے کیسے مل جائے ....

۲۸۔میں اپنے سامعین کو موسیٰؑ نہیں بنانا چاہتا، خضرؑ بنانا چاہتا ہوں ....

۲۹۔علم زبردستی نہیں کرتا پیار سے سمجھاتا ہے ....

۳۰۔ہم پرائمری کلاس کو نہیں پی ایچ ڈی پڑھا رہے ہیں ....

۳۱۔ہماری مجلس میں پانچ سال کا بچہ بھی خضرؑ بن جاتا ہے ....

۳۲۔علامہ حلّی خضرؑ کس طرح بنے ....

Presented by www.ziaraat.com

۳۳۔علامہ حلی نے کھیل اور علم کو ملا دیا ....
۳۴۔خلافت عالم کو ملتی ہے عابد کو نہیں ملتی ....
۳۵۔عابد عبادت صرف اپنی ذات کے لیئے کرتا ہے ....
۳۶۔اللہ کو گریہ پسند آیا، یونسؑ کی قوم سے عذاب ٹل گیا ....
۳۷۔امام باڑوں سے رونے کی آوازیں آرہی ہیں، عذاب ٹلا ہوا ہے ...
۳۸۔عذاب ٹلے تو برکتیں شروع ہوجاتی ہیں ....
۳۹۔زمین کی طلب یا گریہ یا خونِ شہادت ....
۴۰۔غلام اپنے آقا سے بھاگے، عذاب آجاتا ہے ....
۴۱۔یونسؑ ہوئے صاحب، مچھلی ہوئی صحابی، آیت یہی ہے ....
۴۲۔مچھلی کا پیٹ مثلِ قبر ہے ....
۴۳۔کدو کے پھول لنجے انسانوں کے لیئے مفید ہیں ....
۴۴۔قارون پر عذاب ہورہا تھا، کیوں روک دیا گیا؟ ....
۴۵۔اپنے نبیؐ کی اولاد کے غم پر جو آہ نہیں کرتا وہ انسان نہیں ....
۴۶۔یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں کیوں رہے؟ ....
۴۷۔جب یونسؑ نبی کی معافی نہیں تو تمہاری کیا حیثیت ہے ....
۴۸۔امام زین العابدینؑ اور یونسؑ کی مچھلی سے کلام ....
۴۹۔آلِ محمدؐ اللہ کے حرف ہیں ....
۵۰۔عبداللہ ابنِ عباس! بڑا اچھا مشورہ میرے بھائی کو دے رہے ہو .....
۵۱۔زینبؑ حسینؑ کے ساتھ جی ہے حسینؑ کے ساتھ مرے گی ....
۵۲۔جب حسینؑ شہید ہوئے زینبؑ اسی وقت مرگئیں، زینبؑ کی زندگی چادر میں تھی

Presented by www.ziaraat.com

۵۳۔ہاجرہؑ اسمٰعیلؑ کے گلے پر چھری کا نشان برداشت نہ کر سکیں اور اُمّ لیلیٰؑ
۵۴۔کوفے میں ہمدرد عورتیں تھیں مگر ہائے شام، چاروں طرف سے پتھر
۵۵۔سیّد سجادؑ! تیری پھوپھی اِس دربار میں نہیں جائے گی ....
۵۶۔بابا! بیٹی باب الساعت تک آگئی بابا! وعدہ پورا کیجئے ....
۵۷۔میر انیسؔ کے اشعار ....
۵۸۔راس الجالوت کا اعلانِ حق اور دربار میں شہادت ....

پانچویں مجلس

ناقۂ صالحؑ

﴿صفحہ نمبر ۱۴۸ تا ۱۶۱﴾ ....

۱۔اللہ کو اپنے مخلص بندوں پر ہمیشہ ناز رہا اور ہے ....
۲۔انسان کو کبھی کوا کبھی مرغ کبھی چیل اور بندر سمجھاتے ہیں ....
۳۔نبی تقریر کر رہے تھے لوگوں نے ہڑبونگ کردی ....
۴۔اونٹ کی خلقت میں ہماری حکمت ہے ....
۵۔عرب میں کھجور کے اونچے اونچے درخت کیوں ہوتے ہیں ....
۶۔اونٹ ایک ماہ تک پیاسا رہ لیتا ہے ....
۷۔انسان سے زیادہ حیوان نے اللہ کو منوایا ہے ....
۸۔عبادت الٰہی ہو اونٹ کا تذکرہ ہو، اونٹ اور سوار یاد آئیں ....
۹۔عید کے دن ناقے کا ذکر کرنا کہ عید سمجھ میں آئے ....
۱۰۔جب آپ روٹھتے ہیں تو مشکل سے منتے ہیں ....

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

۱۱۔ بچوں کی فرمائش پر جہنم بجھ جاتی ہے ....

۱۲۔ جناب صالحؑ اور اونٹنی کا قصہ ....

۱۳۔ یہاں کے لیئے بڑی جلدی ہے اور وہاں کے لیئے ....

۱۴۔ حرصِ انسان سب مرجائیں میں جی جاؤں ....

۱۵۔ عیب دار کی سوچ، سب میرے جیسے ہو جائیں ....

۱۶۔ اونٹنی کا قاتل، جس کی ولادت میں نجاست تھی ....

۱۷۔ پتھر میں محبت پیدا ہو جاتی ہے مگر انسان میں نہیں ....

۱۸۔ ایک اونٹ کی شہادت، قوم تباہ کردی گئی ....

۱۹۔ جو اللہ کی اونٹنی کو قتل کرے اُس کا حشر اور جو محبوب کے بیٹے کو ....

۲۰۔ اللہ کا منسوب جانور قابلِ احترام تمہارا نہیں ....

۲۱۔ سترہ ہجری مدینے میں ایک اونٹ بیچنے کے لیئے لایا گیا ....

۲۲۔ اونٹ ہیں تو نبیؐ کی سواری مگر نسلِ شیطان سے ہیں ....

۲۳۔ تم میں سے کسی ایک پر حَوابَ کے کتے بھونکیں گے ....

۲۴۔ جنگِ جمل، حسنؑ کا وار بدلہ پہلو میں دفن نہ ہونے دیا ....

۲۵۔ اونٹ پہ بیٹھ چکیں، خچر پہ آئی ہو، کل ہاتھی پہ بیٹھ جانا ....

۲۶۔ بجتے ہوئے باجے رُک گئے اونٹوں کے گلے کی گھنٹیاں خاموش ہو گئیں

۲۷۔ ایک مہینے کربلا سے کوفے اور کوفے سے شام سفر کریں تو ....

۲۸۔ ہم جب مدینہ سے گئے تھے اور اب جو آئے ہیں ....

۲۹۔ پھوپھی اماں! یہ پرندے کہاں جاتے ہیں ....

۳۰۔ سکینہؑ! ہم جا رہے ہیں۔ کیا مدینے نہیں جاؤ گی ....

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

چھٹی مجلس

کتّا، ہاتھی اور ابابیل

صفحہ نمبر ۱۶۲ تا ۱۹۰

۱۔ کچھ چیزوں میں تمام انسان مساوی ہیں ....

۲۔ کمتری ہے نجس ہونا، افضلیت ہے طاہر ہونا..................

۳۔ اللہ کی پیدا کی نعمتیں سب انسانوں کے لیئے ہیں ....

۴۔ مسلمان ترستے ہیں، مشرکوں کو مل جاتا ہے..................

۵۔ مسلم ممالک کو امریکہ چاول اور گیہوں بھجواتا ہے..................

۶۔ اللہ نے جانوروں اور انسانوں کو بھی برابر کیا ہوا ہے..................

۷۔ منزل پر اتر کر سب سے پہلے اپنی سواری کو دانہ پانی دو..................

۸۔ جب بکرا خریدتے ہیں تو گھاس بھی خریدتے ہیں ....

۹۔ قربانی کا جانور آگے چلے تم پیچھے چلو..................

۱۰۔ جانور کے گلے سے بندھی رسّی قابلِ احترام ہے ....

۱۱۔ انسان نے حیوان کو کھایا کوئی حیرانی نہیں ہوئی ....

۱۲۔ جب اللہ انسان سے بیٹے کی قربانی مانگے تو کیا پریشانی!..................

۱۳۔ محکوم پر حکومت جتاتا ہے انسان مگر خود حاکم کا حکم نہیں مانتا..................

۱۴۔ جو کام پچیس برس بعد کیا وہ پہلے ہی کر لیتے ....

۱۵۔ اگر تمام انسان خلافت علیؑ پر متفق ہوتے تو چاند ستاروں کی سیر ہوتی ..

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

۱۶۔علیؑ نے پچیس سال ایک مسکراہٹ میں ٹال دیئے نقصان میں کون رہا؟

۱۷۔شہزادیؑ کی صدا کو نہ سمجھے، کیا تھا فدک لیا تھا ....

۱۸۔ظالم جب ظلم کرتا ہے تو اُسے سمجھایا نہیں جاتا ....

۱۹۔سلمانؑ کو زبردستی مدائن کا گورنر کیوں بنایا گیا؟ ....

۲۰۔علیؑ کے کسی کام پر شک، گورنری عذاب بن جاتی ہے ....

۲۱۔بغیر فائل بغیر دستخط سلمانؑ نے حکم جاری کر دیا ....

۲۲۔یورپ امریکہ کے تنخواہ دار اعلیٰ ٹرینڈ (Trained) کتے ....

۲۳۔کتوں کا باقاعدہ ایک چینل ہے ....

۲۴۔کتا اپنے سے بڑے کا کہا مانتا ہے انسان نہیں مانتا ....

۲۵۔اگر کچھ کرنا ہو تو راستے بہت ہیں ....

۲۶۔ایک راز نہیں کربلا میں ہزاروں راز ہیں ....

۲۷۔قرآن میں اڑتالیس جگہ اصحاب کا لفظ برے معنوں میں استعمال ہوا ہے

۲۸۔کتا اصحاب کہف کا صحابی ہے ....

۲۹۔انبیاء اور شہیدوں کی زندگی مسلسل ہے ....

۳۰۔اب مکے والوں کو کربلا اچھی نہیں لگتی ....

۳۱۔خانہ کعبہ پر حملے کی اصل وجہ کیا تھی ....

۳۲۔ابرہہ کا ہاتھی نبی کے دادا کی تعظیم کر رہا تھا ....

۳۳۔خدا بغیر وسیلے پہچانا نہیں جاتا ....

۳۴۔محمدؐ اور علیؑ کا خدا ہوتا ہے، یزید اور اُس کے باپ کا نہیں ....

۳۵۔توحید کہاں سے شروع ہو رہی ہے محمدؐ سے یا عبدالمطلبؑ سے ......

www.ziaraat.com
Saheel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

۳۶۔ قرآن میں اللہ کے لیئے سب سے زیادہ لفظِ رب آیا ہے..........
۳۷۔ عبداللہ! ذرا مشرق کی جانب آسمان پر غور سے دیکھو..........
۳۸۔ بابا! مکے کی طرف کالے بادل آرہے ہیں..........
۳۹۔ ایک ہاتھی، ایک کنکری، صبح مکہ کی فضا میں بھوسا اڑ رہا تھا..........
۴۰۔ نمرود کے مقابل مچھر، ہاتھی کے مقابل ابابیل..........
۴۱۔ ابابیل کو مارنا منع ہے، روضوں میں رہتا ہے..........
۴۲۔ چھوٹے چھوٹے گھر میں نبوت نہیں اترتی..........
۴۳۔ جنگل کے شیر عبدالمطلبؑ اور ابو طالبؑ کو سجدہ کرتے تھے..........
۴۴۔ عنوان حیوان ہے مگر سب سے زیادہ گفتگو انسان پر ہے..........
۴۵۔ عیسیٰؑ کربلا سے گزر رہے تھے، شیر نے راستہ روکا..........
۴۶۔ احساسِ غم اور خوشی جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے..........
۴۷۔ زینبؑ بے زبان پرندوں کا خیال رکھنا..........
۴۸۔ شمر! تو جھوٹ بولتا ہے، درندے اُن لاشوں کے قریب نہیں آسکتے...
۴۹۔ جا! دیکھ صحرا کے پرندوں نے میرے بھائی کی لاش پر سایہ کیا ہوا ہے
۵۰۔ پرندے اپنے پروں کو فرات کے پانی میں بھگو کر لاشوں پر چھڑک رہے تھے
۵۱۔ درختوں پر بیٹھے پرندوں میں قیامت آگئی..........
۵۲۔ چار کبوتر، چاروں سمتوں میں اڑے، حسینؑ مارے گئے..........
۵۳۔ یہودی کی بیمار بیٹی شفایاب ہوگئی..........
۵۴۔ میں زمانے کو خبر سنانے جا رہا ہوں..........
۵۵۔ حسینؑ کی بیمار بیٹی مدینے میں ہے..........

Presented by www.ziaraat.com

ساتویں مجلس

ہرن

(صفحہ نمبر ۱۹۱ تا ۲۱۶)

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے کئی ہفتے رموزِ توحید سمجھائے ....

۲۔ ''اسرارِ توحید'' میں امام نے تفصیل سے جانوروں کا ذکر کیا ہے........

۳۔ ایک جانور پر تحقیق میں پوری عمر صرف ہو جاتی ہے ....

۴۔ ہم نباتات اور جمادات پر بھی عشرہ پڑھ سکتے ہیں ....

۵۔ جیسے سامعین ہمیں ملے کسی کو نہیں ملے، ماشاللہ باذوق ہیں ....

۶۔ ہم قدیم عنوان کو جدید بنا سکتے ہیں ....

۷۔ جمادات، نباتات، حیوانات سب پر ولایتِ علیؑ کو پیش کیا گیا........

۸۔ ہرن نے سب سے پہلے ولایتِ علیؑ کو قبول کیا ....

۹۔ سب سے پہلے آدمؑ کے پاس ہرن آیا.......................

۱۰۔ حضرت آدمؑ نے ہرن کی پشت پر ہاتھ پھیرا، خوشبو آئی ....

۱۱۔ ہرن کی ستائیس قسمیں ہوتی ہیں..........................

۱۲۔ دل میں رہا ہو، عمل کا تحفہ نہیں ملتا..........................

۱۳۔ حضورؐ کی ہرن سے محبت، اولاد میں اثر..........................

۱۴۔ غزل عربی زبان کا لفظ، معنی کی تشریح..........................

۱۵۔ میر انیس کا کمال مرثیہ میں غزل لکھی ....

Presented by www.ziaraat.com

۱۶۔ غربت میں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا ....
۱۷۔ آج سے ڈیڑھ سو برس پہلے حضرت عباسؑ کے روضے پر سونے چاندی
کی ضریح نہیں تھی ....
۱۸۔ لوہا کہاں اور نرم ترین شے غزل کہاں، انیسؔ نے ملایا ....
۱۹۔ میر انیسؔ نے آنکھ کی ترپین صفات بیان کی ہیں ....
۲۰۔ مُشک چالیس بیماریوں کا علاج ہے ....
۲۱۔ مُشکیں لباس کعبہ علیؑ کے قدم سے جان ....
۲۲۔ ہرن اپنی حفاظت کیسے کرتا ہے..........
۲۳۔ نفاذ فقہ کون کرے گا گلے کاٹنے والے ....
۲۴۔ صفیّن سے واپسی، نینوا سے گزر، نعلین اتار دو ....
۲۵۔ عالم اپنی مرضی سے موت قبول کرتا ہے ....
۲۶۔ حسینؑ کے ساتھ بہتر شیعہ نہیں بہتر انسان تھے ....
۲۷۔ کیا حُر شیعہ ہو گیا تھا؟..........
۲۸۔ فقہ کی باتیں مجلس کو خراب کرتی ہیں ....
۲۹۔ شیعہ عالم ہو، حکومت سے گارڈ مانگے، شرم کی بات ہے ....
۳۰۔ آنے والی موت کو گارڈ نہیں روک سکتے..........
۳۱۔ کربلا و نجف ہرنوں کا قدیم مسکن ہے..........
۳۲۔ ہرن جانتا ہے کہ کتے علیؑ کی قبر پہ نہیں آسکتے..........
۳۳۔ فاروق لغاری، جنّت البقیع، جُوع البقر کی تلاش..........
۳۴۔ دمشق میں جہاں قبر ہے وہاں کتے بیٹھے ہیں ....

Presented by www.ziaraat.com

۳۵۔ لاکھوں بادشاہ گزرے قبر کا نشان کہاں ہے..........................

۳۶۔ زیدیہ فرقہ امام رضاؑ کا مخالف تھا ....

۳۷۔ امام ثامن کو امام ضامن کیوں کہتے ہیں ....

۳۸۔ امام ضامن باندھنے کی رسم ہرنی کی ضمانت کس نے دی؟..........

۳۹۔ آج گیارہ محرم ہے میری قوم کے ہرن مرثیہ حسینؑ پڑھ رہے تھے ...

۴۰۔ جانوروں کو چھڑاتے ہیں، انسانوں کو دولت دیتے ہیں ....

۴۱۔ مجلس میں آٹھویں امام کو کئی کئی بار غش آتا تھا..................

۴۲۔ جناب زینبؑ اور معصومہ قم کی بھائیوں سے انوکھی محبت ....

۴۳۔ بہن قم پہنچی، سیاہ جھنڈے نظر آئے ....

۴۴۔ بی بی آپ کا بھائی امام رضا مارڈالا گیا..........................

۴۵۔ ساتویں دن بہن بھی مرگئی..........................

۴۶۔ امام رضا کی اٹھارہ بہنیں، تین بہنیں ایران آئیں..................

۴۷۔ امام رضا کا جنازہ رسولؐ اللہ کے گھر کے صحن میں................

آٹھویں مجلس

شیر کی صفات

.... ﴿صفحہ نمبر ۲۱۷ تا ۲۳۹﴾ ....

۱۔ بعض مقامات پر حیوان انسان سے افضل نظر آتا ہے..........................

۲۔ شیر کی صفات انسانوں میں نہیں ملتیں ....

۳۔ شیر میں چھچھورا پن اور دوغلا پن نہیں ہوتا ....

www.ziaraat.com
Saleel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

۴۔ پورے قرآن میں شیر کا ذکر صرف ایک بار ....

۵۔ عربی میں شیر کے چار سو نام ہیں ....

۶۔ عرصۂ دراز سے شیر خوبیوں کا سمبل (symbal) ہے ....

۷۔ شیر جانتا ہے شاہ کون اور بادشاہ کون ہے ....

۸۔ بڑے بڑے بادشاہوں کا نشان شیر ہے ....

۹۔ انسان سب سے زیادہ شیر سے متاثر ہے، شیر انسان سے نہیں ....

۱۰۔ شیر انسان کی شرافت اور کمینگی کو پہچانتا ہے ....

۱۱۔ ایک شرارت میں شر ہے ایک شرارت میں معصومیت ہے ....

۱۲۔ شیر کبھی انسان سے آنکھ نہیں لڑاتا ....

۱۳۔ شیر کا ایک پنجہ بڑے بڑے ہاتھیوں کا منھ موڑ دیتا ہے ....

۱۴۔ شیر عام طور سے بانس کے جنگلوں میں رہتا ہے ....

۱۵۔ چودہ سو برس سے صرف ایک شیر ترائی کے پاس رہتا ہے ....

۱۶۔ عرب کے لوگ اپنے بچوں کے نام جانور پر رکھتے تھے ....

۱۷۔ شیر پہ نام صرف بنی ہاشم رکھتے تھے ....

۱۸۔ حمزہ، اسد، حیدر، عباس، عابس، لیث، غضنفر، ضیغم، صفدر، قسورہ شیر کے نام

۱۹۔ کسی قبیلے میں شیر کی بیٹی ہوتی تو بیٹے کا نام شیر ہوتا ....

۲۰۔ شیر حرام نہیں کھاتا اس لیئے حرام خور نہیں ہے ....

۲۱۔ شیر میں شرافتیں ہیں اس لیئے بنی ہاشم نے یہ نام منتخب کیا ....

۲۲۔ شیر کا نام صرف علیؑ والوں میں ملے گا ....

۲۳۔ اگر علم سے رشتہ ہوگا تو نام حیدر ہوگا ....

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

۲۴۔ بچے کا نام بتاتا ہے کتنی نسلوں سے علم آرہا ہے ....

۲۵۔ ہمارے ہاں کچھ نام رکھے جاتے ہیں کچھ نہیں رکھے جاتے ....

۲۶۔ معصوم کا قاتل حلال زادہ نہیں ہوسکتا ....

۲۷۔ محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ سے خوبصورت نام نہیں ہیں ....

۲۸۔ نانا کا نام نواسے سے رہ جائے، سنتِ فاطمہؑ بنتِ اسدؑ ....

۲۹۔ شیر جنگل کا اسد، علیؑ خدا کا اسد ....

۳۰۔ قماط کی ڈوریاں پہلے دن سے ٹوٹنے لگیں ....

۳۱۔ اماں! میں باندھا نہیں جا سکتا اسد آزاد ہوتا ہے ....

۳۲۔ عرب اپنی بدنسلی کا فیصلہ حیوان سے کراتے تھے ....

۳۳۔ میں وہ شیر ہوں کہ لیث بھی اور قسورہ بھی ہوں ....

۳۴۔ تاریخ اسلام کا ہر لفظ علیؑ کا لکھا ہوا ہے ....

۳۵۔ علیؑ نے تاریخِ اسلام کا انتساب اپنی ماں کے نام کیا ....

۳۶۔ علیؑ کی ماں علم الٰہی کی حامل تھی مرحب کی ماں ہند ستارہ شناس ....

۳۷۔ جنگل کی برستی بوندوں میں شیر کیسے چلتا ہے، علیؑ نے بتایا ....

۳۸۔ کتنے ہتھیار لایا ہے ایک پہ اعتبار نہیں ہے ....

۳۹۔ علیؑ پوری زندگی ایک ہتھیار سے لڑے ....

۴۰۔ طول، عرض، سیفی علیؑ کے تین وار تاریخ میں مشہور ہیں ....

۴۱۔ علیؑ نے جب بھی کسی کو مارا دو برابر حصوں میں تقسیم کیا ....

۴۲۔ قیس بن مرہ کی، نجف میں بے ادبی، ضریح سے دو انگلیاں نکلیں ....

۴۳۔ ذوالفقار آج بھی چل رہی ہے، کسی کو نظر نہ آئے تو یہ ....

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

۴۴۔ جبرئیلؑ! میرا شیر غضب میں ہے، یہ علیؑ کا نہیں میرا وار ہے..........

۴۵۔ ''کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے'' (مرزا دبیرؔ)

۴۶۔ شیر کے مختلف ناموں کی تشریح منبر سے پہلی مرتبہ ....

۴۷۔ لغتِ عرب پر مادرِ علیؑ کی حکومت ہے ....

۴۸۔ فاطمہؑ بنتِ اسد کی فصیح زبان محمدؐ بولتے تھے ....

۴۹۔ شیر کی تین آوازیں ہیں گونجنا، ڈکارنا اور ہونکنا..........

۵۰۔ نکلا ڈکارتا ہوا، ضیغم کچھار سے انیسؔ..........

۵۱۔ اگر شیر کے اطوار پڑھنا ہیں تو میر انیسؔ کے مرثیے پڑھیں ....

۵۲۔ شیر ہندوستان کا قومی جانور ہے ....

۵۳۔ انجیل اور توریت میں شیروں کی عظمت موجود ہے ....

۵۴۔ مجسمے کو شیر بنانا آسان لیکن تصویر میں جان ڈالنا ....

۵۵۔ ہارون کا دسترخوان، جادوگر کی شعبدہ بازی، قالین کا شیر ....

۵۶۔ اگر موسیٰؑ کے عصا نے واپس کیا ہوتا تو میں بھی واپس کر دیتا..........

۵۷۔ ایسی فصل ہوگی کہ پہلے کبھی نہیں ہوئی ....

۵۸۔ حسینؑ کے گھوڑے نے شہر آباد کر دیئے ....

۵۹۔ زینبؑ تیرے بازوؤں میں رسّی بندھے گی ....

۶۰۔ عباسؑ! تم جا رہے ہو، اب یقین ہو گیا ....

۶۱۔ سکینہؑ جانتی تھی، چچا موجود ہے، پانی ملے گا ....

۶۲۔ طمانچے اور گلے کی رسّی یہ سکینہؑ کو معلوم نہ تھا..............

۶۳۔ سکینہؑ! تم میری دعاؤں کا اثر ہو ....

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

۶۴۔ تاریخ میں کسی باپ نے اپنی بیٹی کے لیئے شعر نہیں کہے ....
۶۵۔ بابا! صبح سے جو گیا ہے وہ واپس نہیں آیا ....
۶۶۔ خیموں میں آگ، نشیب سے آواز، سکینہؑ ادھر آؤ ....
۶۷۔ کبھی سوچیے، کوفے سے شام تک راستہ سکینہؑ نے کیسے کاٹا ....
۶۸۔ دن بھر سکینہؑ قید خانے کی سلاخیں پکڑے کھڑی رہتی ....
۶۹۔ شام کی عورتیں گھر کے کام کاج بھول گئیں، سکینہؑ کہانی سناؤ ....
۷۰۔ عباسؑ ہمارا چچا تھا علی اکبرؑ ہمارا بھائی تھا ....
۷۱۔ سکینہؑ کیا تلاش کر رہی ہو، ابھی ابھی پھوپھی اماں بابا آئے تھے ......
۷۲۔ صندوق سے سر نکلا، زندان کا دروازہ کھلا بابا آ گئے ....
۷۳۔ زینبؑ نے سکینہؑ کا شانہ ہلایا انا للہ وانا الیہ راجعون ....
۷۴۔ شام والو! جو بچی کہانی سناتی تھی وہ رات کو مر گئی ....

نویں مجلس

قرآن اور گھوڑا

.........﴿صفحہ نمبر ۲۴۰ تا ۲۷۱﴾.........

۱۔ تمام انسانوں نے اپنی قومیت اور حیثیت کے مطابق اللہ بنا لیئے ہیں ...
۲۔ جلد بازی، بزدلی، بخالت، کاہلی فطرتِ انسانی ہے ....
۳۔ شیطان نے دماغوں میں گھونسلا لگایا، انڈے دیئے، نتیجہ؟ ....
۴۔ جنگل کے جانوروں کا اتحاد اور معاشرت، ادب و احترام ....
۵۔ میری مجلس آپ کو کہاں کہاں کے مناظر دکھاتی ہے ....

Presented by www.ziaraat.com

۶۔انسان کی حماقت، دعا مانگتے، منت مانتے ڈرتا ہے ....

۷۔مولا کو اپنے چاہنے والوں کی ضدیں پسند ہیں........

۸۔مولاؑ عید آرہی ہے بچوں کیلئے کپڑے چاہئیں ....

۹۔بغداد کے فلاں محلّے میں چلا جا، یہودی سوداگر سے مرا قرضہ مانگنا.....

۱۰۔ایک بار پھر کہو کس نے بھیجا ہے، کیا کہا ہے؟..................

۱۱۔کشتی میں طوفان آیا مسلمانوں کے نبیؐ کے وصی نے میری مدد کی ......

۱۲۔آخری بار سنا گرا اور مر گیا ....

۱۳۔مجلس میں قرضہ دینے آئے ہو، گونگے بن کے نہ بیٹھو ....

۱۴۔میری مجلس میں سُنّی حضرات بہت آتے ہیں ....

۱۵۔عادات واطوار شیر اور گھوڑے کے ملتے جلتے ہیں..................

۱۶۔گھوڑا جانوروں میں سب سے زیادہ عقل مند ہوتا ہے.............

۱۷۔جانوروں میں سب سے زیادہ گھوڑے ہیں ....

۱۸۔میدانِ جنگ میں گھوڑا زیادہ محنت کرتا ہے ....

۱۹۔فطرتی طور پر انسان ضدی ہے، نصیحت زیادہ ضدی بناتی ہے ....

۲۰۔امامؑ کی جنگ تلوار سے اور گھوڑے پر بیٹھ کر ہوگی.................

۲۱۔قرآن میں گھوڑے کو پچیس ناموں سے پکارا گیا ....

۲۲۔گھوڑا واحد جانور ہے جسے قرآن میں مرد کہا گیا..............

۲۳۔کبھی سنا کہ میدان جنگ سے گھوڑا بھاگا...................

۲۴۔میدان سے بھاگنے والے کو گھونگھٹ کھانا کہتے ہیں ....

۲۵۔سورۂ عادیات گھوڑوں کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے..............

Presented by www.ziaraat.com

۲۶۔ یہ کساء میں آتے ہیں، کسی میں نہیں آتے ....

۲۷۔ زبان کے وار صرف صاحبِ نہج البلاغہ ہی جیت سکتا ہے ....

۲۸۔ نہ کبھی خطبہ دیا نہ سورہ بقرہ یاد ہوئی کافروں سے بات کیسی؟ ....

۲۹۔ چالیس گھوڑے ہمارے نبیؐ کے استعمال میں رہے ....

۳۰۔ ہر گھوڑے کا اپنا نام اور اپنی خوبی تھی ....

۳۱۔ نبیؐ نے دنیا میں عورت، خوشبو اور گھوڑے کو پسند کیا (صحیح بخاری) .....

۳۲۔ کبھی یہ نہیں کہا کہ علیؑ یہ گھوڑا مجھے ناپسند ہے ....

۳۳۔ عورت مکان گھوڑا یا خوش نصیب یا بد نصیب ....

۳۴۔ اسپ وزن و شمشیر وفاداری دید ....

۳۵۔ واللہ علی دید، علی دید، علی دید ....

۳۶۔ اہلِ بیتؑ کے قصیدوں میں گھر کے پلے حیوانوں کا ذکر ....

۳۷۔ انسان غلام بنے تو قنبر، گھوڑا پلے تو ذوالجناح بنے ....

۳۸۔ علیؑ کو یہ پروا نہیں ہے کہ لشکر پیچھے آرہا ہے یا نہیں ....

۳۹۔ قسم وادیٔ رمل سے شروع ہوئی، منزل کربلا تھی ....

۴۰۔ حیوان جب انسان دوست بنتا ہے تو سرکشی نہیں کرتا ....

۴۱۔ ایک علیؑ اور بارہ ہزار قیدی پابندِ سلاسل ....

۴۲۔ نماز مدحِ علیؑ و فاطمہؑ کا دوسرا نام ہے ....

۴۳۔ حسینؑ کی شان میں گستاخی غیر نہیں اپنے کر رہے ہیں ....

۴۴۔ عباسؑ کا جلال روکنا مشکل ہے ....

۴۵۔ علیؑ گھوڑے پہ لجامِ فرس نبیؐ کے ہاتھ میں مدینے میں داخلہ ....

Presented by www.ziaraat.com

۴۶۔شاہِ یمن کے عبدالمطلبؑ کو تحفے گھوڑے اور چادریں ....
۴۷۔جس گھوڑے پہ نبیؐ بیٹھ گئے کبھی بوڑھا نہیں ہوا ....
۴۸۔ختمی مرتبتؐ نے گھوڑوں کے نام خود رکھے ....
۴۹۔عقاب پر سواری یا نبیؐ نے کی یا علی اکبرؑ نے ....
۵۰۔کربلا میں گھوڑوں نے اپنے سواروں کا بھرپور ساتھ دیا............
۵۱۔کربلا کے گھوڑوں نے گریہ کیا ماتم بھی کیا ....
۵۲۔حسینؑ ذوالجناح سے بہت پیار کرتے تھے ....
۵۳۔امّاں میرا گھوڑا آ گیا کچھ کھانے کو دیجیے ....
۵۴۔مادرِ حسینؑ اپنی چادر میں ذوالجناح کو دانہ کھلاتیں............
۵۵۔نبی کا لباس علیؑ و حسنؑ و حسینؑ کا کو پورا آ گیا ....
۵۶۔حسینؑ کی ذوالجناح پر پہلی سواری............
۵۷۔شبِ چہلم کربلا میں جنابِ سیّدہ کی آمد ....
۵۸۔چہلم پر اتنا ماتم، حسینؑ کی بہن آنے والی ہے ....
۵۹۔جب قید میں آئے تھے سکینہؑ ساتھ تھی جب آزاد ہوئے ....
۶۰۔زمانے کا دستور ہے جب کسی کا باپ مرجاتا ہے ....
۶۱۔دمشق میں ماتم کی صداؤں سے گھر گونجنے لگا............
۶۲۔گیارہ محرّم کو زینبؑ بھی رو رہی تھی ناقے بھی رو رہے تھے ....
۶۳۔شہزادیؑ ہم درِ زنداں سے آ رہے تھے ایک بی بی ....
۶۴۔بھابھی! کربلا چلو علی اصغرؑ بلا رہا ہے ....
۶۵۔شام والیو! تمہاری گودیوں میں بچے ہیں............
۶۶۔جب شام ہو جائے ایک چراغ سکینہؑ کی قبر پہ جلا دینا ....

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

دسویں مجلس

حیواناتِ جنّت

﴿صفحہ نمبر ۲۷۲ نمبر تا ۲۹۴﴾

۱۔ ہمارے حافظے، ہماری توانائیاں غمِ حسینؑ سے وابستہ ہیں ....

۲۔ جو موضوع اہلِ بیتؑ سے وابستہ ہو جائے وہ خود پکارتا ہے..........

۳۔ جب اللہ ہی کہہ دے کہ انسان گھاٹے میں ہے تو فائدہ کہاں..........

۴۔ ہم عملِ صالح غمِ حسینؑ کی شکل میں کرتے ہیں ....

۵۔ حق ہمارا علیؑ ہے صبر ہمارا حسینؑ ہے ....

۶۔ امام عصر کو مانتے ہیں اِس لیئے عصر کے ساتھ ہیں..........

۷۔ جس کے پاس عصر نہ ہو وہی مقصر ہوتا ہے ....

۸۔ حیوان افضل تو نہیں مگر کچھ باتوں میں انسانوں سے بلند ہے..........

۹۔ حیوانوں کے لیئے حساب کتاب نہیں ہے..........

۱۰۔ بائیس بائیس برس کی ماڈل گرل (Model Gril) علماء کی بھابیاں ہیں

۱۱۔ حجر اسود پتھر نہیں کیمرہ (Camera) ہے ہاتھ رکھا عیب کھلے ....

۱۲۔ حجرِ اسود پر بھی حملے ہوئے ہیں ....

۱۳۔ انسان درندے ہیں انبیاء کو قتل کرتے ہیں حیوان درندے نہیں ....

۱۴۔ کون کون سے پرندے اور جانور جنّت میں جائیں گے ....

۱۵۔ بعض جانور انسان کی ہدایت کے لیئے آئے..........

۱۶۔ قرآن میں چھ مقامات پر بندر کا ذکر ہے ....

۱۷۔ اللہ کہے انسان سے بندر بنایا ڈارون کہے بندر سے انسان بنا..........

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

۱۸۔ ہم نے بنی اُمیہ کو چھپکلیوں کی شکل میں مسخ کر دیا..........
۱۹۔ نبیؐ نے خواب دیکھا منبر پہ بندر اُچھل رہے ہیں..........
۲۰۔ نبیؐ کی تسلی ہم نے آپ کو شب قدر دے دی..........
۲۱۔ جس کے پاس شبِ قدر ہے اُس کے پاس اِسم اعظم ہے..........
۲۲۔ چوری، شرانگیزی، نقل کرنا، بھبکیاں بندر کی عادات ہیں..........
۲۳۔ حیوان کبھی کبھی انسان کا نقشہ بنا دیتا ہے..........
۲۴۔ اللہ انسانوں کی قربانی بند کرنا چاہتا تھا..........
۲۵۔ کوئی باپ اپنے بیٹے کو کاٹ سکتا ہے، حیرانی اور علم..........
۲۶۔ خضرؑ نے موسیٰؑ کو وجوہات بتائیں..........
۲۷۔ کالی دیوی کے مندر میں انسان کاٹا جاتا ہے..........
۲۸۔ شیعوں کو مارنا مسلمانوں نے کس سے سیکھا ہے..........
۲۹۔ پاکستان میں بھی بال ٹھاکرے کے شاگرد ہیں..........
۳۰۔ حکم پر عمل ہونا ضروری نہیں ہے، شیطان کو زبردستی سجدہ کرایا جا سکتا تھا
۳۱۔ اللہ کے پاس کیا نہیں، کیا نہیں جانتا، کیا نہیں دیکھتا اور کیا نہیں رکھتا؟
۳۲۔ شیطان کو زبردستی سجدہ نہ کرا کر اللہ نے اپنے عدل کو برقرار رکھا..........
۳۳۔ اگر تمام دنیا ولایتِ علیؑ پر یکجا ہوتی، جہنم نہ بنتا..........
۳۴۔ رضی اللہ کہنے سے اللہ راضی نہیں ہوتا..........
۳۵۔ بار بار دیکھتے رہو علیؑ ناراض تو نہیں ہے..........
۳۶۔ دنبہ آ گیا، نسلِ اسمٰعیل بچ گئی، حیوان کی شبیہیں بنیں..........
۳۷۔ قربانی کا راز انسان انسان کو قتل نہ کرے..........
۳۸۔ کتنے جانور بقر عید پر کٹ چکے، سادات کا پیچھا نہیں چھوڑا..........

Presented by www.ziaraat.com

۳۹۔قربانی دینے سے نسل بڑھتی ہے سادات کٹتے ہیں بڑھتے ہیں ......

۴۰۔ایک جانور نے تمام حیوانوں کی لاج رکھ لی..............

۴۱۔ہم جانور بیمار کر کے ماریں حرام، تم کاٹو تو حلال، راز کیا ہے؟ ....

۴۲۔یعقوبؑ سے یوسفؑ جدا کیوں ہوئے تھے؟ ....

۴۳۔حیاتِ انبیاء انسانوں کے لیئے سبق ہے ....

۴۴۔انسان انسانیت سے گر کر بھیڑیا بن جاتا ہے ....

۴۵۔متوکل کا دور، ایک عورت کا جھوٹا دعویٰ ....

۴۶۔شیر، بھیڑیئے امام کی عبا کو بوسے دینے لگے زیارت ہوگئی ....

۴۷۔جاپان کی عبادت گاہوں میں بلندی پر حیدر لکھا ہے ....

۴۸۔موسیٰؑ کی پیشانی میں ہمارا نور نہیں تھا ....

۴۹۔شیرنی کے پیر میں کانٹا، قبر علیؑ پر حاضری ....

۵۰۔حیوان ولایت علیؑ کی معرفت رکھتے ہیں..............

۵۱۔کربلا کے قاتل کافر نہیں درندے تھے ....

۵۲۔شام اور کوفے سے درندے اب تک چلے آرہے ہیں ....

۵۳۔اے عالم! میں واحد ہوں جو قتل بھی ہوا، نحر بھی ہوا ....

۵۴۔امام حسنؑ کا چھ سال کا پوتا عبداللہ نصرتِ امام میں ....

۵۵۔او ولدالزنا! میرے چچا کو قتل کرے گا!..............

۵۶۔ماؤں نے جانے کیسی کیسی امانتیں کربلا کو سونپ دیں..............

۵۷۔کل ایک سو اٹھاون بچے تھے گیارہ محرم کو کچھ گودیوں میں ....

۵۸۔پیروں سے چلنے والے بچے گیارہ محرم کو نہیں تھے ....

۵۹۔بچے بھاگ رہے تھے گھوڑے دوڑ رہے تھے ....

۶۰۔شامِ غریباں جو ماں روتی یہی کہتی ''میرا بچہ نہیں ملتا'' ....

Presented by www.ziaraat.com

۶۱۔ نبی کی نواسیاں رات کے اندھیرے میں بچے ڈھونڈ رہی تھیں ....

۶۲۔ بھیا! بہن آئی تو آئی مگر سکینہؑ قید خانے میں رہ گئی ....

۶۳۔ ربابؑ علی اصغرؑ میرے سینے پہ سو رہا ہے، اکیلا نہیں ہے ....

۶۴۔ اِمام حسینؑ کی قبر کے تہہ خانے تک کوئی جا نہیں سکتا ....

۶۵۔ مادرِ گرامی! روئیں ضرور مگر سائے میں آ جائیں ....

۶۶۔ جنابِ زینبؑ نے شانے پہ ہاتھ رکھا، "انا اللّٰہ و انا الیہ راجعون"

۶۷۔ ربابؑ کے دونوں بازوؤں میں علی اصغرؑ کے کُرتے اور جھولے کی لکڑیاں

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

از محمد عباس حیدر جوہر:

''کیا یہ عالم کوئی کتاب نہیں؟''

کچھ لوگ تاریخ میں موجود ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں میں تاریخ بذاتِ خود موجود ہوتی ہے یا یوں کہیں کہ وہ مجسم تاریخ ہوتے ہیں، لیکن اگر بیک وقت منشائے قدرت سے تاریخ، تہذیب، فلسفہ، منطق، زبان، ادب، شاعری اور خطابت کسی ایک شخصیت میں یکجا ہو جائیں تو وہ شخصیت اہلِ نظر کے لیئے آہن رُبا کی سی کشش اختیار کر لیتی ہے۔ (خیال رہے کہ یہاں میں نے ''اہلِ نظر'' کی اصطلاح استعمال کی ہے)۔ اگر اِن تمام مذکورہ بالا خصوصیات کے حامل پیکر کا عکس عشقِ اہلِ بیتؑ کے آئینے میں دیکھا جائے تو علاّمہ سید ضمیر اختر نقوی کی ہمہ جہت شخصیت ہمارے تصور میں جلوہ افروز ہو جاتی ہے۔ میرے نابالغ قلم میں اتنی طاقت نہیں کہ میں اِس عہد آفرین خطیب، بلند پایہ عالمِ دین، حق شناس محقق، لفظ گُستر لغت داں، ادب نواز سخنور، زود نویس قلمکار، دور رس مفکر اور عزا پرور مرثیہ گو کے اوصاف قلمبند کر سکوں۔ ایک مضمون تو در کنار، ایک کتابِ ضخیم میں بھی آپ کی عالمگیر شخصیت کا تعارف بیان کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ بھلا ایک کتاب پر کیا کتاب لکھی جائے؟ اسی بات کے پیشِ نظر مجھے مضمون کا عنوان مقرر کرنے کے لیئے جون ایلیا کے ایک مصرعے کا سہارا لینا پڑا جو قبلہ موصوف کی شخصیت پر صد فیصد صادق آتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

جس طرح زمین بیک وقت مکمل قرصِ آفتاب کے نور کا مراقبہ نہیں کر سکتی، اُسی طرح اِس آفتابِ خطابت کی شخصیت کے کتنے ہی پہلو ایسے ہیں جن کا احصاء کرنا ہمارے اذہانِ ناقص کے بس کی بات نہیں ہے۔ ''ضمیرِ حیات'' بے شک علامہ صاحب کی علمی، ادبی اور مذہبی خدمات کے اعتراف میں خراجِ تحسین کے طور پر تالیف کی گئی ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ علامہ صاحب خود اس عہد کی جیتی جاگتی کتاب ہیں اور جس نے اس کتاب کا مطالعہ نہیں کیا وہ صریحاً گمراہی و جہالت کے گرداب میں غوطے لگاتا رہا۔

بات تقریر کی ہو یا تحریر کی، مذہب کی یا تہذیب کی، فلسفہ ہو یا منطق، تاریخ یا حالاتِ حاضرہ، سائنس یا روحانیت، تحقیق یا تالیف، شعر و ادب یا زبان و بیان.. الغرض جب بات ہو علم کی تو قبلہ ہر میدان میں مردِ غازی کی طرح ارتقائے فکر کے معرکے سر کرتے نظر آتے ہیں۔ میں یہ بات دعوائے یقینی سے کہہ سکتا ہوں کہ خواہ آپ کا تعلق کسی شعبے سے ہو، یہ قطعی غیر ممکن ہے کہ آپ کو اپنے شعبے سے متعلق علمی مواد قبلہ کی تقریر میں نہ مل سکے۔ خطابت کے میدان میں آپ کے پیشِ نظر مولائے کائنات کی فصاحت و بلاغت سے پُر کتاب نہج البلاغہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ الفاظ آپ کے تخیل میں نازل ہو کر جب زبان و لب کی جنبش سے صوتی پیرہن اختیار کرتے ہیں تو بصیرت افروز جملے سامعین کی تشنہ سماعتوں پر ابرِ نیساں کی طرح برستے ہیں اور قولِ علیؑ کی مصداق کہ ابرِ نیساں سیپ کے منہ میں گرے تو گوہر بنتا ہے اور سانپ کے منہ میں گرے تو زہر، لہٰذا جس کا جیسا ظرف ہوگا وہ ویسا ہی بنے گا۔ اور پھر یہی ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنے ظرف کے مطابق علامہ صاحب کی تقریر سے استفادہ کرتا ہے۔ کوئی ان جملوں کو علمی موتی گردان کر دامنِ عقل

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

میں بھر لیتا ہے تو کوئی انہیں غلط انداز میں (Misinterpret) کر کے اپنے ہم خیال و ہم فہم افراد میں پھیلاتا ہے اور بجائے مولاؑ کے اس قول پر عمل کرنے کے کہ ''حق و باطل'' میں چار انگشت کا فاصلہ ہے۔ آنکھ سے دیکھا ''حق'' اور کان سے سنا ''باطل''، سیرتِ ''ضالین'' پر عمل کیا جاتا ہے۔

جب معاشرے کا اکثر و بیشتر حصہ پست ذہنیت کے افراد پر مشتمل ہو تو وہاں کوئی کیا سمجھے کہ ادب کسے کہتے ہیں اور پھر دانشور کی فکر سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوتی۔

عوام الناس میں علامہ صاحب محض ایک خطیب کی حیثیت سے جانے اور پہچانے جاتے ہیں لیکن اہلِ علم جانتے ہیں کہ قبلہ کی ہشت پہلو شخصیت علاوہ خطابت کے دیگر علمی و ادبی سرگرمیوں میں مصروف عمل رہتی ہے۔ تحریر و تالیف اور تحقیق سے آپ ہمیشہ سے وابستہ رہے ہیں۔ علامہ صاحب جب بھی کسی موضوع کا انتخاب کرتے ہیں تو آپ کے ذہن میں اُس کی تمام جزئیات اور اُس میں پنہاں علمی پہلوؤں پر گہری نظر ہوتی ہے اور یہی آپ کی خطابت کی اساس ہے۔ چونکہ لوگ مطالعے کا شعور ذرا کم ہی رکھتے ہیں اس لیے وہ علامہ صاحب کی ان خدمات سے نابلد ہیں۔

آپ کی تقاریر کی خاص بات یہ ہے کہ آپ اکثر اوقات موضوع کی مناسبت سے حسبِ ضرورت تحریری مواد بھی پڑھ کر سناتے ہیں اور اکثر سامعین میں تقسیم بھی کرواتے ہیں تاکہ اُن میں مطالعے کا شعور بیدار ہو۔ کتاب شناسی میں آپ اپنی مثال آپ ہیں۔ قبلہ کے دو جملے نقل کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:-

''کئی لاکھ کتابیں میرے حافظے میں محفوظ ہیں''۔

Presented by www.ziaraat.com

''ہم نے کتاب سے ایسی دوستی کر لی ہے کہ جو نکتہ ہمیں درکار ہوتا ہے کتاب وہیں سے کھلتی ہے''۔

راقم الحروف شاہد ہے کہ علامہ صاحب کا دولت کدہ ''کتابستان'' معلوم ہوتا ہے اور علامہ صاحب کی گزر بسر کتابوں کے درمیان ہوتی ہے یا یوں کہیں کہ کتابیں ان کا اوڑھنا بچھونا ہیں۔ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ علامہ صاحب نے اس قدر مطالعہ کس طرح کیا ہوگا مگر مجھے یہ سوچ کر یقین آجاتا ہے کہ جب جنابِ سیدہؑ کا کرم ہو تو میر انیس ۲۷ سال کی عمر میں ۲۷ صدیوں کا کلام رقم کر جائیں تو علامہ صاحب کا مطالعہ اتنا وسیع کیسے نہ ہو کہ جو صدیوں پر محیط ہو اور ہمارے ناقص اذہان کے لیئے اسکا شمار کرنا سمندر کی گہرائی کا اندازہ لگانے کی طرح ناممکن ہو۔

میر انیسؔ کا ذکر آیا تو کچھ بات ''انیسؔ و ضمیرؔ'' کے روحانی ربط کے حوالے سے بھی ہو جائے۔ علامہ صاحب کے سامعین جانتے ہیں کہ آپ کو میر انیسؔ سے بے پناہ انسیت و عقیدت ہے۔ اپنی تقاریر کو انیسؔ کے کلام سے زینت بخشنا آپ کا خاصہ رہا ہے۔ مرثیہ تحت اللفظ پڑھنے میں آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ جب جوش کے عالم میں آپ ہاتھ اور انگلیوں کے اشاروں سے مصرعے ادا کرتے ہیں تو سننے والوں کے لیئے غور و فکر کے نئے ابواب کھلتے ہیں اور قدرت کا اعجاز دیکھئے کہ میر انیسؔ کی جو منقش تصویر موجود ہے وہ علامہ صاحب سے بے انتہا مشابہت رکھتی ہے لہٰذا لگتا ہے کہ میر انیسؔ خود اپنا کلام پڑھ رہے ہوں اور آفرین ہے علامہ صاحب کے سامعین پر کہ مصرعہ ادا ہونے سے پہلے ہی متن سمجھ لیتے ہیں اور فضائے مجلس داد و تحسین کے فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھتی ہے میں نے بہت سے لوگوں کو تحت اللفظ پڑھتے سنا ہے مگر علامہ صاحب کو سن کر جو لطف آتا ہے وہ

Presented by www.ziaraat.com

بیان سے باہر ہے۔

مصرعوں کی صاف ادائیگی، اردو زبان کی چاشنی میں ڈوبے ہوئے الفاظ، ایک منفرد انداز.... جب عینک لگا کر پڑھ رہے ہوتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عظیم فلسفی محوِ مطالعہ ہے۔ ذہین آنکھوں میں چمکتا ہوا علمی نور نورِ ولائے اہلِ بیتؑ کا پرتو نظر آتا ہے۔

میں علامہ صاحب کو سننے سے قبل میر انیسؔ سے اُس طرح واقف نہیں تھا جس طرح ہونا چاہیئے تھا۔ صرف سوزخوانی میں انیسؔ کے چند بند سن لینے سے انیسؔ کی شاعرانہ عظمت کو نہیں سمجھا جاسکتا۔ جب میں نے اِن کی تقاریر تسلسل اور لگن کے ساتھ سماعت کیں تو مجھے اندازہ ہوا کہ آپ نے انیسؔ پر گراں قدر تحقیق کی ہوئی ہے اور آپ اپنے سامعین کو انیس فہمی کی رغبت بھی دلاتے ہیں۔ علامہ صاحب کی تقاریر سن کر میرے ادبی ذوق کو بہت زیادہ تقویت ملی اور شعر فہمی کی جس میں بھی بتدریج اضافہ ہوتا گیا جو اب تک جاری ہے اب تو میری یہ عادت ہوگئی ہے کہ علامہ صاحب کی تقاریر سے مرثیہ تحت اللفظ اور دیگر اہم نکات علیحدہ کر کے www.youtube.com پر upload کر دیتا ہوں تا کہ عالمی سطح پر لوگ علامہ صاحب کے علم سے مستفید ہوسکیں۔

علامہ صاحب کی کتاب ''ہر صدی کا شاعر اعظم میر انیسؔ'' پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ کتاب مجھ ایسے کم فہم کے لیئے ایک گراں قدر متاعِ بے بہا ہے۔

قبلہ کی انیسؔ پر تحقیق اس بات کا مسلمہ ثبوت ہے کہ یہ ایک ادبی جستجو ہی نہیں بلکہ انیسؔ سے اُن کا جو روحانی رشتہ عقیدت ہے، اس کی بھی غمازی کرتی ہے۔ یہ بات کسی معجزے سے کم نہیں کہ آپ جس موضوع پر خطاب کرتے ہیں اُس پر پہلے

Presented by www.ziaraat.com

سے انیسؔ کے اشعار موجود ہوتے ہیں جو موضوع میں چار چاند لگا دیتے ہیں آپ نہ صرف کلامِ انیسؔ کی اہمیت پر زور دیتے ہیں بلکہ اُس میں موجود پنہاں اسرار و رموز کو ہر رُخ سے پرکھتے ہیں اور پھر دوسری لسانی اور لفظی تراکیب، شعر و ادب کی دیگر اصطلاحات و کنایات کی وضاحت اس خوبی سے کرتے ہیں کہ عش عش کر اُٹھنے کو جی چاہتا ہے۔ مثلاً ۲۰۰۸ء کے عشرۂ چہلم میں آپ ''بت شکنی'' پر انیسؔ کے اشعار پڑھ رہے تھے تو اچانک یہ مصرعہ آیا کہ :-

''طاقت تھی کہ عُزّیٰ کو کوئی لات سے توڑے؟''

یہاں آپ نے رُک کر اُس مصرعے کے بارے میں فرمایا کہ انیسؔ نے یہاں صنعت استعمال کی ہے کہ ایک بت کا نام ہے ''لات'' اور محاورہ ہے ''لات مار کر توڑنا'' تو انیسؔ نے ایک لفظ کو خوبصورتی سے دو معنی میں اس طرح استعمال کیا کہ حقیقی و مجازی دونوں معنی اپنے اندر ایک عجیب کیفیت لیئے ہوئے ہیں۔

اور اسی طرح اس مصرعے میں آپ نے ''سنگِ مرمر'' کو صنعت کے طور پر استعمال کرنے کا بتایا:-

ہر چند سنگدل تھے پہ مر مر کے رہ گئے

اور اس مصرعے کو لیجئے:-

دشمن جو گھاٹ پر تھے وہ دھوئے تھے جاں سے ہاتھ

گھاٹ، ہاتھ اور دھونے کو کس خوبصورتی سے استعمال کیا ہے۔

یہ سب بتانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو یہ تمام باتیں کسی اور خطیب یا ذاکر کے ہاں نہیں ملیں گی۔ قبلہ فرماتے ہیں کہ یہ اردو شاعری کے معجزے ہیں اور کیوں نہ ہوں جب شاعر ہی معجز نما ہوں اور قبلہ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ انیسؔ و دبیرؔ دو

www.ziaraat.com Sebeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

فرشتے تھے جنہیں ہند کی سرزمین پر بھیجا گیا تا کہ وہ حسینی ادب کا پرچار کریں اور صرف انیسؔ و دبیرؔ ہی نہیں بلکہ وہ کون سا شاعر ہے جس کے حالاتِ زندگی اور روحِ کلام سے آپ واقف نہ ہوں میرؔ ہوں یا سوداؔ، غالبؔ یا اقبالؔ، آپ بہت خوبصورتی سے اِن کی فکر سے سامعین کو آگاہ کرتے ہیں۔ غالبؔ کا مشہور مصرعہ ہے۔

شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جس طرح آپ نے اس مصرعے کی شرح کی تھی وہاں تک بڑے بڑے دانشوروں کی فکر نہیں پہنچ سکتی۔

(غالبؔ کے مداحوں! یہاں شرحِ غالبؔ ہوتی ہے!!)

آپ کی معرکہ آرا کتاب ''شعرائے اردو اور عشقِ علیؑ'' اردو ادب کے لیئے وہ متاعِ بے بہا ہے جس کی نظیر صدیوں تک نہیں مل پائے گی۔

اردو سے آپ کو والہانہ عشق ہے اور کیوں نہ ہو کہ اردو اور آپ نے ایک ہی شہر میں پرورش پائی۔ یعنی لکھنوَ! لہٰذا آپ زبان کی اہمیت پر بہت زور دیتے ہیں اور سامعین کو لفظ کے منبع یا مصدر سے روشناس کرواتے ہیں کہ اس لفظ نے کیسے جنم لیا اور اردو لغت میں کیسے شامل ہو گیا۔ آپ یہ بھی بتاتے ہیں کہ کچھ الفاظ آسمانی ہیں جن کا تعلق صرف اور صرف عزائے حسینؑ سے ہے مگر وہ اردو میں مستعمل ہیں اور لغت کا حصہ ہیں مثلاً عزا، مجلس، جلوس، علم، تابوت، تعزیہ، گریہ، ماتم، سوز اور ایسے کتنے ہی بے شمار الفاظ ہیں جو واقعہ کربلا سے اردو میں آئے ہیں گویا یہ الفاظ امامِ عالی مقامؑ کا صدقہ ہیں اور اردو لغت کے لیئے تحفہ ہیں۔

علامہ صاحب نے زبان کو سہل بنایا تا کہ بچہ بچہ سمجھ لے اردو محاورات کو اپنی دلیل کی مصداق ثابت کرنا آپ کا اعجاز ہے میں یقینِ کامل سے کہہ سکتا ہوں کہ

Presented by www.ziaraat.com

عصرِ حاضر کا کوئی اردو داں اُس رُخ سے سوچ بھی نہیں سکتا ہوگا۔ اپنی بات کروں تو میری عقل دنگ و ششدر رہ جاتی ہے کچھ محاورات جو اس وقت میرے ذہن میں محفوظ ہیں وہ یہاں رقم کر رہا ہوں تاکہ آپ بھی اُس کیف سے سرشار ہو سکیں۔

۱۔ محاورہ ہے ''پاؤں دھو دھو کے پینا''

آبِ زم زم اسمٰعیل کے پاؤں کی دھوون ہے جسے شوق سے مسلمان پیتے ہیں۔ امام حسینؑ نے جنابِ علی اصغرؑ کو اس لیئے تپتی ریت سے فوراً اُٹھا لیا کہ اگر وہ ایڑیاں رگڑ دیتے تو آبِ زم زم جاری ہو جاتا کیونکہ فخرِ اسماعیلؑ کا بیٹا ہے۔

۲۔ ہمارا ہر امام چراغ کے مانند ہے جس کی روشنی سے چور منہ چھپا کر بھاگتا ہے۔

۳۔ محاورہ ہے ''الم نشرح کرنا''۔

سورۂ الم نشرح غدیر کے واقعے سے فوراً پہلے آیا۔ الم نشرح کا مطلب ہے ولایتِ علیؑ پہچاننا۔

۴۔ ''مِنٰی'' کا نام مِنٰی اس لیئے پڑا کیونکہ اُس جگہ پر ابراہیمؑ کے دل میں بیٹے پر چھری چلاتے ہوئے تمنا پیدا ہوئی تھی کہ کاش میرا بیٹا بچ جاتا۔ تو اللہ نے ابراہیمؑ کے دل کے راز کو طشت از بام کر کے اُس جگہ کا نام مِنٰی رکھ دیا جو کہ تمنا کے معنی رکھتا ہے۔ اس لیئے کہ جو فخرِ ابراہیمؑ ہے اُس کے دل میں یہ تمنا پیدا نہیں ہوئی کہ میرا بیٹا بچ جائے بلکہ اُس نے تو اپنے ہاتھوں سے جوان بیٹے کا لاشہ اُٹھا لیا۔

۵۔ جنابِ میثمِ تمار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ''علی والا دار پر بھی بیدار رہتا ہے''

۶۔ محاورہ ہے کہ ''عید تو بچوں کی ہوتی ہے''

یہ محاورہ اس طرح آیا کہ حسنؑ حسینؑ نے عید کے نئے کپڑوں کی فرمائش کی تھی تو عید پر خیال رکھا جاتا ہے کہ بچوں کے کپڑے بن جائیں۔

Presented by www.ziaraat.com

۷۔ حسنؑ حسینؑ اور زینبؑ وامِ کلثومؑ سیدہؑ کے گھر کے ''چار چاند'' ہیں۔

علامہ صاحب کے مرثیے کا ایک مصرعہ یاد آیا کہ:-

ہر جھوٹی روایت کو میں کرتا ہوں دو پارہ

آپ تاریخ کی کتابوں سے کوئی بھی جھوٹی روایت یا حدیث لے کر علامہ صاحب کے پاس آجائیں۔ علامہ صاحب چند ثانیوں میں اُسے دلیل محکم اور منطقی طور سے غلط ثابت کردیں گے۔ عالم اسلام کی مشہور ''روایتِ غار'' ہے جس کے لیئے علامہ صاحب نے ایک محاورہ پیش کیا کہ ''سانپ کا کاٹا سوتا ہے، بچھو کا کاٹا روتا ہے''۔ مجھے اُمید ہے کہ اہلِ فکر سمجھ گئے ہوں گے۔

یہ علامہ صاحب کا ہی مخصوص انداز ہے، جو بڑے بڑے خطیبوں کو نصیب نہیں ہوسکا۔

تابستان ہو یا زمستان، علامہ صاحب کی تقاریر کے جوشِ حرارت میں کسی صورت کمی واقع نہیں ہوتی کئی مرتبہ آپ نے سخت بخار میں وہ آتشیں تقاریر کی ہیں کہ جن کی حرارت سے اب تک سماعتیں گرم رہتی ہیں۔ منظر نگاری میں آپ انیسؔ کے جانشین نظر آتے ہیں اگر کسی روضے کا حال سناتے ہیں تو تصور میں سامع خود کو وہاں محسوس کرتا ہے۔ الفاظ خود بخود ہمارے تخیل میں وہ منظر تراش رہے ہوتے ہیں جس قدر واہ واہ کرواتے ہیں اُسی قدر گریہ بھی کرواتے ہیں بلکہ گریہ خود طاری ہوجاتا ہے اور آنکھوں سے دجلہ و فرات بہنا شروع ہوجاتے ہیں آپ نے سامعین کو عزائی تہذیب سے روشناس کروایا کہ علم و تابوت اور دیگر زیارات کس طرح برآمد ہوں، گریہ کس طرح ہو اور پرسہ و تعزیت کیسے دی جائے۔ الغرض آپ نے عزاداری کی روایات کو مٹنے نہیں دیا۔ آپ کا ایک جملہ نقل کردوں اس ضمن میں، فرماتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

''عزاداری تہذیب ہے، مذہب ہوتی تو مٹ جاتی۔ دنیا کی سب تہذیبیں مٹ گئیں لیکن حسینی تہذیب اب تک باقی ہے''۔

تہذیب سے آپ کا رشتہ کئی صدیوں پرانا معلوم ہوتا ہے آپ کی تقاریر کا بنیادی محور عزاداری اور عشقِ اہلِ بیتؑ کے گرد گھومتا ہے۔ یوں تو آپ نے ہمیشہ سے تہذیب پر زور دیا ہے لیکن میں یہاں خصوصیت سے ذکر کرنا چاہوں گا ۲۰۰۶ء کے الوداعی عشرے کا جس کا موضوع تھا ''پوری دنیا کی عزاداری''۔

یہ عشرہ انتہائی معلوماتی اور معرفت آگیں تقاریر سے پُر تھا۔ اگر آپ علامہ ضمیر اختر نقوی کی علمیت کو اپنے عروج پر دیکھنا چاہتے ہیں تو مذکورہ بالا عشرے کے ساتھ ۲۰۰۸ء کا عشرۂ چہلم ''بُت شکن اور بُت تراش'' ضرور سنیں اور پھر اندازہ کریں کہ علم کہتے کسے ہیں۔ بہرحال میں بات کر رہا تھا۔ ۲۰۰۶ء کے الوداعی عشرے کی جیسے میں نے مضمون کی ابتدا میں بھی عرض کیا کہ خواہ آپ کا تعلق کسی شعبے سے ہو، علامہ صاحب کی تقریر میں آپ کے شعبے سے متعلق مواد ضرور موجود ہوگا۔ اس عشرے کی ایک مجلس میں آپ نے ''علم'' کی روحانی قوت کا سائنسی ایجادات سے تقابل کیا تھا جس طرح ایک Metalic Antenia یا Booster کا کام برقی لہروں کو موصول کر کے مختلف زاویوں میں بکھیرنا ہوتا ہے اسی طرح علَم بھی اُن روحانی لہروں کو جو بر موداسے چلتی ہیں اپنے اندر جذب کر کے عزاداروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔

بحیثیت ایک الیکٹرانک انجینئرنگ کے طالب علم ہونے کے یہ شرح میرے لیئے ایک انتہائی ہوش رُبا تشبیہ تھی کیونکہ جب اپنے شعبے سے متعلق معلومات روحانیت کے آئینے میں نظر آئے تو دل کو ایک اطمینان ہوتا ہے اور ذہن ایک

Presented by www.ziaraat.com

سرشاری کی کیفیت میں آجاتا ہے۔اس سے مجھے یہ بھی اندازہ ہوا کہ علامہ صاحب کو سائنس پر کتنا عبور ہے اور آپ عزاداری اور اُس کی جزئیات کو دورِ جدید کی ایجادات واصطلاحات سے کس خوبصورتی سے مربوط کرتے ہیں۔ یہ صرف آپ کی خطابت کا طرّہ امتیاز ہے اور آپ کا یہ دعویٰ کہ ''کہاں سننے کو ملے گی ایسی خطابت؟'' صد فیصد سچا ہے اور اس سے کوئی صفازادہ انکار نہیں کرسکتا۔

بات سائنس کی آئی تو ایک مرتبہ آپ نے مرثیہ انیسؔ پڑھتے ہوئے اس مصرعے کے بارے میں فرمایا:۔

آئے حسینؑ یوں کہ عقاب آئے جس طرح

انیسؔ کے زمانے میں ہوائی جہاز ایجاد نہیں ہوا تھا۔انیسؔ ۱۸۷۲ء میں انتقال کر گئے اور غالباً ہوائی جہاز ۱۹۰۱ء میں ایجاد ہوا۔علامہ صاحب نے بتایا کہ انیسؔ کے اس مصرعے سے ہوائی جہاز کی Theory لینا بعید از قیاس نہیں ہوسکتا۔ انیسؔ نے ۳۰ برس پہلے فلسفہ دیا کہ امامِ حسینؑ اس طرح سے آئے جس طرح عقاب جھپٹتا ہے۔

علامہ صاحب کی معجز بیانی کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ کربلا کی بیبیوں اور بچوں کے فضائل پڑھنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔جن کی زندگی ہی مصائب میں گذری ہواُن کے فضائل کس طرح بیان کیئے جائیں لیکن آفرین ہے اس ضمیرِ فکر پر کہ جس طرح مصائب کو فضائل بنا کر سناتے ہیں تو سامعتیں دنگ رہ جاتی ہیں۔علامہ صاحب کی سیرتِ جنابِ زینب سلام اللہ علیہا پر پندرہ تقریریں کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہیں جن کو پڑھنے کے بعد شہزادی کی جلالت واختیار کا اندازہ ہوتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اب ہم بات کرتے ہیں علامہ صاحب پر کیئے جانے والے بے تکے اعتراضات کی کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ علامہ صاحب دورانِ تقریر قرآن کی آیتیں نہیں پڑھتے۔

تو ان حضرات کے لیئے علامہ صاحب کا ہی ایک جملہ نقل کر دوں جو انہوں نے ''تجزیہ نہج بلاغہ'' کے عشرے میں ارشاد فرمایا تھا۔

''ہم نے اپنے سامعین کے ذہن کو بالیدگی عطا کی۔ ہم نے تاریخ بھی سنائی، شعر و ادب اور فلسفہ بھی سمجھایا اور حالاتِ حاضرہ سے بھی آگاہ کیا۔

ہم اپنے سامعین کو قرآن کی آیتیں سنا سنا کر ملاّ نہیں بنانا چاہتے''۔

میں بذاتِ خود یہ سمجھتا ہوں کہ قرآن کی آیت پڑھنے کے بجائے اگر اُس آیت کے پس منظر کو خوبصورتی سے عام فہم بنا کر سامعین کو سمجھا دیا جائے تو یہ خطابت کو اور زیادہ پُر اثر بنا دیتی ہے اور علامہ صاحب اسی طرح اپنے سامعین کی ذہنی پرورش کرتے ہیں۔ کتنے ہی سوال ایسے ہوتے ہیں جو میرے ذہن میں ہوتے ہیں اور علامہ صاحب کی تقاریر سن کر مجھے از خود اُن کے جوابات مل جاتے ہیں۔

علامہ صاحب پر دوسرا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ آپ موضوع سے ہٹ جاتے ہیں یا خاکم بدہن بے ربط گفتگو کرتے ہیں اگر یہ معترض حضرات مجالس غور سے سنیں تو انہیں معلوم ہو کہ علامہ صاحب بات کو عام فہم بنانے کے لیئے روزمرہ سے قریب ترین مثالیں دیتے ہیں اور پھر جب انہی مثالوں سے واپس تقریر کو موضوع کے اصل مرکز کی طرف لاتے ہیں تو سامعین ''واہ واہ سبحان اللہ'' کے نعرے بلند کرتے ہیں کیونکہ کسی کے وہم و گمان میں نہیں ہوتا کہ علامہ صاحب نے کہاں سے موضوع چھوڑا تھا پھر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مثال بلاوجہ نہیں بلکہ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

موضوع کی عین مناسبت سے دی گئی تھی۔

وہ حضرات جو علامہ صاحب کی مخالفت میں شرافت کی حدود پار کر گئے ہیں اُن سے ایک سوال ہے کہ وہ فقط اتنا بتادیں کہ کیا کبھی انھوں نے علامہ کی تقریر میں کوئی ایسی بات نہیں سنی جسے سن کر اُن کی جہالت میں کمی واقع ہوئی ہو یا جسے انھوں نے اپنے حلقۂ احباب میں سنایا ہو تو ان کی عقلیں فرطِ حیرت سے دنگ رہ گئی ہوں؟ اگر کوئی اس بات کا انکار کرتا ہے تو اُس سے بڑا کاذب کوئی نہیں اور اگر اقرار کرتا ہے تو پھر مولا کے اس قول پر بھی عمل پیرا ہو کہ ”جو تمہیں ایک لفظ سکھا دے تم اُس کے غلام ہو“۔

میں انکشاف کرتا ہوں کہ جب میں نے علامہ صاحب کی تقاریر سننا شروع کی تھیں تو اُس وقت میں بھی اپنی کم علمی اور جہالت کے باعث آپ کی تقریر درست طور پر نہ سمجھ پایا یا یوں کہوں کہ میری عقلِ خام پختہ بیان سننے کے قابل نہ تھی تو میں نے علامہ صاحب کے بارے میں غلط تاثر قائم کرلیا تھا مگر شکرِ مولا کہ میری عقلِ سقیم کو عقلِ سلیم بننے میں زیادہ وقت نہیں لگا اور میں علامہ صاحب کو باقاعدگی سے سننے لگا اور اب نہ صرف میں بلکہ میرے گھر کے تمام افراد علامہ صاحب کی تقاریر بڑے ذوق وشوق سے سماعت کرتے ہیں اور اکثر و بیشتر اوقات میرے کمپیوٹر پر علامہ صاحب کی تقاریر چل رہی ہوتی ہیں۔

علامہ صاحب کے مخالفین کی اتنی زیادہ تعداد کی وجہ مجھے یہ سمجھ میں آتی ہے کہ چونکہ جب کوئی انسان کسی چیز کی حرص کرتا ہے اور اُسے سرقہ نہیں کرسکتا تو پھر اُس سے حسد اور بغض وعناد رکھتا ہے اور یہ حسد دشمنی کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔

یہ حسد علامہ صاحب کی شخصیت سے نہیں بلکہ علم سے حسد ہے جہالت کا جو کہ

Presented by www.ziaraat.com

ازل سے چلا آرہا ہے۔ علم پانے کے لیئے درِ اہلِ بیتؑ سے سچی لَو لگانی پڑتی ہے اور درِ سیدہؑ پر پیشانی خم کرنی ہوتی ہے اور ولایتِ علیؑ کی شرافت کا خون میں موجود ہونا لازمی ہے۔

راقم الحروف واقف ہے کہ ابھی کتنے گوشے تشنہ رہ گئے لیکن مضمون کو سمیٹتے ہوئے صرف اتنا کہوں گا کہ جب قبلہ منبر سے علم کے موتی لٹا رہے ہوتے ہیں تو ہم دامن پھیلائے اُن موتیوں کو چُن رہے ہوتے ہیں۔ ان تقریروں نے ہمارے جوفِ سینہ میں معرفتِ ولائے اہلِ بیتؑ کی جڑیں مضبوطی سے اُگا دی ہیں۔

ہماری آنے والی نسلیں بھی شاید علامہ صاحب کو خراج پیش کرنے کا حق ادا نہ کر سکیں کیونکہ ہم کچھ بھی کرلیں اِن کے اوصاف بیان کرنے سے قاصر ہی رہیں گے۔

عِلم بولیے ، علم پڑھیے ، علم سنیئے ضمیر کی سنیئے اور ضمیر کی سنیئے

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
کہ آرہی ہے دما دم صدائے کُن فایکون

از: محمد عباس حیدر (جوہر)

مورخہ ۴/ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ

بمطابق ۲۲ نومبر ۲۰۰۹ء

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

پہلی مجلس

انسان اور اونٹ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ساری تعریف اللہ کے لئے اور درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے

عشرۂ چہلم کی پہلی تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں۔ ''انسان اور حیوان'' کے موضوع پر رب العزت نے کلام پاک میں انسان پر تفصیل کے ساتھ گفتگو کی ہے۔ اور دراصل پورا قرآن انسان کے موضوع پر ہی نازل ہوا انسان اس کا موضوع ہے شروع سے آخر تک اللہ ہر وہ بات جو انسان کے فائدے کے لیئے ہے اس کو بیان فرماتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انسان کی تاریخ بھی بیان کرتا ہے اور یہ کہ انسان کی خلقت کیوں ہوئی اور اُس کی خلقت کیسے ہوئی اور اُس کی خلقت کا مقصد کیا تھا تفصیل کے ساتھ جگہ جگہ ہر سورہ میں تذکرہ ہے۔ مثلاً

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ(۱) وَطُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ(۲) وَ ھٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ(۳)
لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ(۴) ثُمَّ رَدَدۡنٰہُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ(۵)
اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ(سورۂ التّین آیت ۱۔۶)

قسم ہے تین کی زیتون کی طور سینا پہاڑ کی اور بلد الامین یعنی اس امن والی زمین کی کہ ''لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ'' ہم نے انسان کو خلق کیا ''فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ'' بہترین نقشہ پر اُس کا بہت اچھا ہم نے نقشہ بنایا لیکن ''ثُمَّ

Presented by www.ziaraat.com

رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ" لیکن ہم نے اُس کو ذلالت کی طرف پلٹا دیا ہم نے اس کو گندگی کی طرف پلٹا دیا اس کو ہم نے گندگی میں پھینک دیا اسفل ترین مقام پر انہیں ڈال دیا "اِلَّا الَّذِیْنَ" لیکن وہ لوگ "اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ" جو اچھے کام کرتے ہیں وہ مستثنیٰ ہیں وہ اچھے پیدا کیئے گئے اور اچھے رہے اچھا بنایا لیکن جنہوں نے ہدایت نہ چاہی ان کو ہم نے ذلالت میں بھیج دیا تو یہی موضوع ہے دس دن کا میں نے موضوع واضح کر دیا اور آپ کا ذہن جو سننا چاہے گا اسی ذیل میں بیان ہوگا کہ انسان کو اللہ نے بُرا نہیں بنایا اچھا بنایا یہ ضرور ہے کہ اُس نے اور سورۂ علق میں کہا "خلقنا الانسان من علق" ہم نے اُس کو جمے ہوئے خون سے بنایا یہ اُس کی خلقت کا طریقہ ہے دنیا میں بھیجنے کا لیکن اُس سے پہلے ہم اُس کو بنا چکے تھے اچھے نقشے پر یعنی اُس کے ارادے میں یہ تھا کہ جمے ہوئے خون سے پیدا کریں گے لیکن نقشہ اُس کا اچھا بنائیں گے اور اسی لیئے اُس نے کہا کہ ہم نے آدمؑ کو اپنی صورت پہ پیدا کیا بہت سی باتیں دین میں فقہ میں علم کلام میں ایسی ہوتی ہیں کہ ایک بات کو سمجھانے کے لیئے دوسری بات پیش کی جاتی ہے کہ انسانی حافظے کی کچھ کمزوریاں ہوتی ہیں اور وہ کمزوریاں علم کی کمی کی وجہ سے آتی ہیں مثلاً یہ بات بھی نبیؐ ہی نے بتائی کہ وہ چہرہ نہیں رکھتا تھا اور یہ بات بھی علیؑ ہی نے بتائی کہ اللہ ہاتھ نہیں رکھتا، کان نہیں رکھتا، چہرہ نہیں رکھتا، ناک نہیں رکھتا، جسم نہیں رکھتا، یہ بات بھی ہم کو پتہ چلی تو نبیؐ اور علیؑ کی وجہ سے پتہ چلی لیکن اگر وہی علیؑ و نبیؐ اگر دوسرے وقت یہ کہہ دیں کہ اللہ نے اپنی صورت پہ آدمؑ کی صورت کو بنایا تو اس میں گھبراہٹ کی کیا بات ہے، اس سے پہلے کی بات پر آپ نے کیسے یقین کر لیا کہ وہ آنکھ نہیں رکھتا مگر دیکھتا ہے، وہ کان نہیں رکھتا مگر سنتا ہے، وہ ہاتھ نہیں رکھتا

Presented by www.ziaraat.com

مگر کام کرتا ہے، وہ کہیں نہیں ہے مگر ہر جگہ ہے حد یہ ہے کہ وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اتنا دور کہ ہم دیکھ بھی نہ سکیں لیکن اتنا قریب کہ رگ گلو سے بھی قریب یہ علم ہے جہاں جہالت اپنے پردوں کو ہٹانا نہیں چاہتی تو انسان کی بخالت یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو تسلیم کر لیتا ہے اور اب یہ طے کر لے کہ اب دوسری چیز سمجھنا ہی نہیں چونکہ انسان فطرتاً بخیل بھی ہے اور بخیل ہونے کے ساتھ ساتھ ضدی بھی ہے ذہنی طور پہ تو یہ ساری باتیں فطرت سے جنگ ہے اپنے نفس کو سمجھو اپنے نفس سے لڑو اور فتح کرو تو یہ دعوت کیوں، یہ دعوت اس لیئے کہ جب اپنے نفس پر حاوی ہو جاؤ گے تو تمہارا علم کامل ہو جائے گا اور جب علم کامل ہو جائے گا تو تمہارے ذہن میں ایسی جہالت پیدا نہیں ہوگی تو پھر تم بخالت استعمال نہیں کرو گے پھر تم اپنے حافظے کو سخاوت کے ساتھ استعمال کرو گے تو پھر یہ کوشش کرو گے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کا چہرہ نہ ہو جس کی آنکھیں نہ ہوں جس کے کان نہ ہوں اور پھر وہی یہ کہے کہ عین اللہ سمیع اللہ جنب اللہ، ید اللہ، لسان اللہ، اللہ کی آنکھ، اللہ کے کان، اللہ کی زبان، اللہ کے ہاتھ، یعنی ایک طرف کہہ رہا ہے اللہ کان نہیں رکھتا اور دوسری طرف یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ کا کان اللہ آنکھ نہیں رکھتا پھر کہہ رہا ہے اللہ کی آنکھ تو اب انسان نے جو اللہ کو قبول کیا اپنی عقل کے مطابق اس نے اپنے نقشے پر قبول کیا میں آنکھ رکھتا ہوں وہ آنکھ نہیں رکھتا میں کان رکھتا ہوں وہ کان نہیں رکھتا تو اپنے کان اور آنکھ کے مطابق سوچا یہ والے کان نہیں ہیں اپنی آنکھ کے مطابق سوچا یہ والی آنکھ نہیں ہے یہ والا چہرہ نہیں ہے تو جب یہ کہا کہ آدمؑ کو اپنے چہرے پر پیدا کیا تو کہا کہ ایسا چہرہ ہے اللہ کا جیسا آدمؑ کا ہے تو یہ انسان سے یہاں ہوگئی غلطی یہ ہے سمجھنے کا پھیر تو اسی مقام پر ایک بار نہیں اکثر میں نے یہ بات کہی کہ کبھی بھی جو

Presented by www.ziaraat.com

حکم آپ کو ملا ہے جو فقہ اور حدیثیں آپ کے لیئے ہیں جو آئتیں آپ کے لیئے اُتریں ہیں اُس پیمانہ پر نہ اللہ کو ناپیں نہ نبیؐ کو ناپیں نہ امام کو ناپیں اب بات کیا ہے جتنا دین ہمیں ملا ہے ہم کو عمل کرنے کے لیئے ہم اُسی پر سوچنا کرنا شروع کرتے ہیں ایک اصول چونکہ ہمیں ملا کہ تمہیں ایسا کرنا ہے تو اگر اب کوئی واقعہ ہم نبیؐ کا سنیں تو ہم سوچنے لگ جاتے ہیں یہ کیا ہے تو جو دنیا والے بات ہمیں کہیں گے وہی بات ہم نبیؐ کے لیئے کہہ دیں گے لیکن یہ ضرور سوچنا پڑے گا کہ بہ لحاظِ بشریت نبی کا چہرہ چہرۂ انسانی تھا یہ ضرور ہے کہ وہ پیکرِ انسانی میں پیدا کیئے گئے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ جو جو آپ میں ہے وہی سب اُن میں بھی ہو یا جو اُن میں ہے وہ سب آپ میں ہو جائے، اب یہ جہالت عام انسانوں میں نہیں ہے بلکہ علماء میں زیادہ پائی جاتی ہے یہ جہالت نماز پڑھانے والوں میں زیادہ پائی جاتی ہے یہ جہالت چھوٹی موٹی مجلسیں پڑھنے والوں میں زیادہ پائی جاتی ہے اس لیئے کہ وہ اُس فکر سے اُس سوچ سے باہر نہیں نکل پاتے اس لیئے کہ انہوں نے لہجۂ نبوی کو سمجھا ہی نہیں بڑی مشکل منزل ہے لیکن تمہیدی گفتگو میں یہ بات بنیادی طور پر بیان کرنا ضروری ہے ایک تو یہ ہے کہ میں بول رہا ہوں یہ میرا نطق ہے دوسری چیز جو میں استعمال کرر ہا ہوں زبان سے ذہن سے یہ لفظ ہے لیکن لفظ اور ذہن کے علاوہ ایک تیسری چیز اور ہے وہ ہے لہجہ یہی تقریر جو میں نے کی ہے اسے گھر جا کر کاغذ پر لکھیئے اور کل آ کر کوئی صاحب اسی طرح پڑھ کر اس کو سنائیں لفظ وہی ہوں گے زبان وہی ہوگی ذہن ویسا ہی ہوگا مگر لہجہ بدل جائے گا یعنی لفظ کی ادائیگی جو ہے وہ معنی پیدا کرتی ہے تو کیا ضروری ہے جو لفظ محمدؐ نے ادا کیئے علیؑ نے ادا کیئے تو تمہیں وہ لہجہ بھی مل جائے لہجہ ایک صوبہ کا دوسرے صوبے والے سے نہیں مل پاتا

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

لفظ لے لیتے ہیں بولنے کے طریقے لے لیتے ہیں یہ سارا جھگڑا لہجے پر ہے ہونٹ کتنے ہلیں گے جب میں کہوں لام یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر علاقے والا ''لام'' ایسے ہی کہہ دے جتنے ہونٹ میں نے ملائے اللہ میں مَیں نے ہونٹ نہیں ملائے یہ ہے لہجہ محمدؐ کتنی بار ہونٹ ملے اللہ میں نہیں ملتے محمدؐ میں ہونٹ مل جاتے ہیں تو لہجہ ضروری ہے اور لہجہ کو سمجھنا ضروری ہے میں نے کہا کہ خدیجہؑ سے شادی ہوئی محمدؐ کی تو مہر کی رقم خدیجہؑ نے کہا میرے خزانے سے ادا ہوگی چونکہ مہر خدیجہؑ نے ادا کیا ہمارے نبیؐ نے نہیں دیا اور ضرورت بھی نہیں تھی اس لیئے کہ جب خدیجہؑ نے کہہ دیا کہ میں ادا کروں گی تو اب نبیؐ یہ نہیں کہیں گے نہیں نہیں آپ رہنے دیں میں دوں گا یا بنی ہاشم یہ کہیں کہ ہم دیں گے ضرورت ہی نہیں ہے اس بات کی اس لیئے کہ اگر یہ بحث یہاں شروع ہوجائے کیوں نہیں دیا تو یہیں سے عقل کے ناقص ہونے کا پتہ چلنا شروع ہوجائے گا اس لیئے کہ محمدؐ نے انتخاب کیا تھا خدیجہؑ کا یہ سوچ کر کہ ایک اعلیٰ ظرف عورت آرہی ہے اگر مہر کی بحث شروع ہوجاتی اتنی اعلیٰ ظرف ہے کہ خود ہی کہہ دیا کہ مہر میں دوں گی کیا بات ہے جب نکاح ہورہا ہے تو فقہ نہیں بنی ابھی بظاہر نبیؐ نہیں آیا ابھی قرآن نہیں آیا ابھی وحی نہیں آئی ابھی فقہ کے اصول نہیں بنے تو مولوی کہاں سے آجائے گا اس لیئے کہ فقہ بنے گی تمہارے لیئے کہ تم مہر دو کیونکہ تم ہو بدمعاش، عورت کا حق لے کر بھاگ جاتے ہو۔

''ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ'' جب تم نے طے کیا کہ تم ذلالت کروگے تو ہم تمہیں ذلالت پہ پلٹا دیتے ہیں تو کیا اس اصول پر نبیؐ کو بھی لاؤ گے نہیں اصول بن رہے ہیں ابھی اصول بنائے جارہے ہیں اتنی بڑی عورت بیاہ کر آرہی ہے جو کہ ملیکۃ العرب ہے اور اتنے خزانے لے کر آرہی کہ سمندر خزانے کا سمندر آپ

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

پورا سمندر اُٹھا لائیں اور میں کہوں کہ یہ میں نے نالا آپ کو دے دیا یہ نہر اور دریا آپ کو دے دیا آپ کہیں گے میں سمندر کا مالک ہوں وہ دولت کی مالکہ تھی کہ اگر بنی ہاشم پچاس ہزار اونٹ بھی حق مہر میں دیتے تو وہ کم تھے رقم حق مہر کی لوگوں نے ابو طالبؑ سے کہا اب عورتیں مہر دیں گی آپ کے گھر کے بچوں کا غصہ آ گیا ابو طالبؑ کو کہا محمدؐ کی عظمت تو دیکھو کہ ملکہ نے خود مہر کی رقم دینے کو کہا ہے اور اگر یہ بنیاد پڑ گئی اور ہم شرط لگا دیتے تو تم سب کے گھر کی عورتیں نکاح کے وقت وہ کچھ مانگتیں کہ تم نکاح کر ہی نہیں سکتے تھے شادیاں ناممکن ہو جاتیں خدیجہؑ نے شادیاں آسان بنا دیں خدیجہؑ نے عورت کی عظمت بڑھا دی ایک طرف مرد کی عظمت بڑھائی نبیؐ کی عظمت بڑھائی اور ایک طرف اپنی عظمت بڑھائی کہ یہ نبیؐ ہے۔ یہ کائنات کا مالک ہے اگر آج میں اس کے مہر کی رقم ادا کر دوں یہ تو نبیؐ ہے تا کہ بعد میں جب اور عورتیں اس کے عقد میں آئیں، اور نان نفقے کا جھگڑا کریں تو پلٹ کے خدیجہؑ کو دیکھیں ایک ایسی بھی عورت تھی علاّمہ مجلسی نے ''حیات القلوب'' میں لکھا ہے کہ مہر کی رقم خدیجہؑ نے دی کیوں اس لیئے کہ جب مہر کی بات آئے گی تو کہیں گے ہمارے گھر کا مہر جب بندھے گا تو بات ہوگی تو اگر خدیجہؑ کو نہیں دیا جا رہا ہے اور خود ادا کر رہی ہیں تو دیکھنا کہ اس کی بیٹی کا مہر کیسے بندھے گا پھر کائنات میں کسی اور عورت کا مہر ایسے نہیں بندھ سکتا کہ خود خدا کو پوچھنا پڑے گا کہ زہراؑ مہر میں کیا لینا ہے بیٹا میرے گھر کا ہے میں ہوں سخی کیونکہ رشتہ میں نے بھیجا ہے مانگو یہاں کچھ کمی نہیں ہے یہ علم کلام ہے، ضروری نہیں کہ ہر بات کتاب میں لکھی ہو کچھ سمجھانے کے لیئے بھی تو پڑھا جاتا ہے اب جو نبیؐ نے زہراؑ کو فدک دیا ہے اس لیئے دیا ہے کہ میں تمہاری ماں کا قرض دار ہوں اس لیئے کہ ساری

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

دولت لے کر میں نے ان کم بخت مسلمانوں پر خرچ کر دی اور خدیجہؑ نے پلٹ کے نہیں پوچھا تو اگر ایک باغ دے دوں اور خمس رکھ دوں تو پلٹ کر نہ پوچھنا پوری اُمت خدیجہؑ کی قرض دار ہے اور قیامت تک رہے گی کیا جواب آیا انہوں نے کہا نبیؐ نے خدیجہؑ کو مہر نہیں دیا غصب کیا غاصب تھے رسولؐ یعنی رسولؐ کو اپنے پیمانے پر ناپ لیا چونکہ خود غصب کرتے ہیں عورت کا حق، زہراؑ کا حق خود خمس نہ دے کر اولادِ نبیؐ کا حق غصب کرتے ہیں خود نبیؐ کا حق غصب کرتے ہیں تو لفظِ غصب سمجھ میں آیا یہ ہے علم کلام، علمِ تفسیر، علم رجال لہجہ زبان نطق فصاحت سے واقف نہ ہونا اور یہ انسان کا احساس کمتری ہوتا ہے اس لیئے کہ علم پانی کی طرح ہے جتنا سستا پانی ہے اتنا ہی سستا علم بھی ہے اس لیئے کہ علم کی کوئی فیس نہیں ہے آپ یہاں عشرہ، چہلم کئی برسوں سے آرہے ہیں کوئی فیس نہیں لی جاتی جس طرح سبیل پر پانی پلایا جاتا ہے اسی طرح یہ حسینیؑ پانی علم کا پلایا جاتا ہے۔

بات یہ ہے کہ کون کنویں کے پاس پہنچا کون چشمے کے پاس پہنچا پیاسے مرنا چاہتے ہو تو مر جاؤ نہیں لیں گے ان سے پانی نہ لو تو مرو پیاسے اللہ نے کہا ہے کہ یہ انسان بعض وقت پیاسا اونٹ ہو جاتا ہے یعنی وہ زمین ہے کہ جس پر پانی ڈالتے چلے جاؤ لیکن زمین کی پیاس نہیں بجھتی اور دانہ بھی نہیں اُگتا پانی پی جاتی ہیں بعض زمینیں ایسی ہیں بارش ہوتی جاتی ہے پانی پی جاتی ہیں ریگستان جتنا بھی ہے سعودی عرب میں چلے جایئے ساری زمین پانی پی جاتی ہے اور پھر پیاسی بنجر زمین ہے اور دانہ بھی نہیں اُگتا بانجھ زمینیں ہیں اسی طرح انسان بھی علمی طور پر بانجھ ہوتے ہیں اور جو فطری طور پر بانجھ علاقوں کے ہوتے ہیں جو بانجھ شجروں کے ہوتے ہیں وہ بھی علمی طور پر بانجھ ہوتے ہیں تو یہ ہیں انسانوں کی قسمیں بنایا

Presented by www.ziaraat.com

ہم نے اُس کا انسان نام کیوں رکھا یہ آپ کو معلوم ہے اِنس کے کیا معنی ہیں اِنس معنی اُنس اور اُنس محبت ہم نے محبت سے بنایا اس کو اشرف بنایا ہم اس سے محبت کرتے ہیں اِنس سے پکارا گیا انسان اور انسان کے معنی ہیں نسیان بھول جانا جس کا نام ہی بھول جانا ہو میں اُس کے حافظے کی کیا بات کروں یعنی انسان کے معنی نسیان کیوں کہا انسان اللہ نے کہ یہاں سے وعدہ کر کے گیا تھا کہ ہماری اطاعت کرے گا وہاں جا کے بھول گیا جب بھول گیا تو پکارا گیا انسان جس نے سرکشی کی تو وہ ہو گیا شیطان یہ بھول گیا یہ ہو گیا انسان وہ سجدے سے انکار کر کے نکالا گیا اس نے وعدہ کیا ہم اطاعت کریں گے یہاں آ کے بھول گیا جو جو باتیں وہاں کر کے آیا ہے سب یہاں بھول گیا تو یہ انسان لیکن ہم تمہیں یاد دلاتے رہیں گے یہ کتابیں کیوں آ رہی ہیں یاد دلانے کے لیئے زبور، توریت، انجیل، صحف انبیاء، قرآن یہ درس، یہ خطبے یہ نہج البلاغہ، یہ واقعات، یہ غدیر، یہ کربلا یہ سب یاد دلانے کے لیئے وہ سب جو تم بھول چکے ہو عالمِ ارواح، عالمِ بالا، عالمِ ذر کی باتیں یہاں یاد آ جاتی ہیں، مجلس میں جانا انسان بن جانا، انسان اگر ہٹ گیا اس جگہ سے بن گیا حیوان کیسے بن گیا اس لیئے کہ ہر حیوان کی عادت انسان میں موجود ہے۔ ہے نام انسان تکبر ہوا تو شیر بن گیا، عیاری آئی تو لومڑی بن گیا، ظلم آیا تو بھیڑیا بن گیا بے وقوف بن گیا تو کبوتر بن گیا عیاشی پر آیا رقص کرنے لگا تو مور بن گیا، لوگوں کو ڈسنے لگا تو سانپ بن گیا، معاشرے میں زہر پھیلانے لگا، کیچڑ میں خزانے تلاش کرنے لگا تو بطخ بن گیا، یعنی انسان نے ہر درندے ہر پرندے ہر چرندے اور ہر جانور کی خو اپنالی کہنے کو اشرف عادتیں حیوانوں کی اور کہہ رہا ہے کہ ہمیں کہو انسان خواہش کوّے کی طرح کوّے کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ میں سو سال جی

Presented by www.ziaraat.com

جاؤں انسان کی بھی خواہش کہ میں سو سال تک زندہ رہوں کوّا بنا ہوا ہے انسان لیکن جو کوّے کی اچھی عادتیں ہیں تو وہ عادتیں یہ انسان اپنانے کو تیار نہیں کوّے کی اچھی عادت کیا ہے ایک کوّے کو کسی نے کچھ کہا وہ چیخا ہزاروں کوّے اس کی مدد کو آ گئے اور وہ شور کہ سارا محلّہ سر پر اُٹھا لیا شور سے، کیوں کہا اس کو، کیسے کہا اس کو، برادری موجود ہے قوم موجود ہے ہم سر گنجا کر دیں گے ایک کوّا زخمی ہو جائے سب جمع ہو کر اسے ساتھ لے کر جاتے ہیں یہاں ایک کچل جائے بس کے نیچے دو گھنٹے لاش پڑی رہتی ہے لوگ جمع نہیں ہوتے یعنی ایک منزل آئی انسان کوّے سے بدتر ہو گیا، کیا مجال کہ مرغ موجود ہو اور اُس کی موجودگی میں دوسرا مُرغ اپنا اقتدار دِکھائے، مرغ کو کہتے ہیں غیرت دار اتنا غیرت دار کہ اپنی ناموس کی حفاظت کا طریقہ آتا ہے انسان اتنا بے غیرت تھوڑی دیر کے لیئے آپ یہ سمجھ لیں کہ ہم سب یہاں بشر بیٹھے ہیں لیکن نہیں اِس لئے کہ شر لگا ہوا ہے، تھوڑی دیر کے لئے سمجھ لیں ہم سب فرشتے بیٹھے ہیں تو برا ہی نہیں مانیں گے کہ یہ تو انسانوں کی باتیں ہو رہی ہیں اور دس دن تک ہم انسان اور حیوان کی باتیں کرتے رہیں گے انسان نباتات ہے سانس لیتا ہے درخت کی طرح غذا لیتا ہے درخت کی طرح بڑھتا ہے درخت کی طرح یہاں تک تو نباتات ہے لیکن جب دہن چلانے لگا کھانا کھانے لگا چلنے لگا تو اب نباتات سے آگے بڑھ گیا اب کیا ہو گیا حیوان وہ بھی کھاتا ہے انسان بھی کھاتا ہے جانور بھی چلتا ہے اور انسان بھی چلتا ہے تو کیا نام پڑا انسان یہاں حیوان ناطق انسان کا دوسرا کیا نام ہے حیوان ناطق یعنی بولنے والا جانور لیکن لفظ نہیں بول سکتا یہاں تک انسان اور حیوان برابر یہاں تک کہ چلنے میں پھرنے میں کھانے میں پینے میں سننے میں جانور اور انسان برابر اور جہاں لفظ آیا چونکہ انسان

Presented by www.ziaraat.com

کے پاس نطق ہے قوت ناطقہ ہے تو اب یہ ہو گیا حیوان ناطق اللہ چاہتا ہے بلند کرنا لیکن انسان پلٹ پلٹ کر پھر وہیں پستی کی طرف جاتا ہے "ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ" خود جانا چاہتا ہے کہا ہم اُدھر ہی پلٹا دیں گے تو جب ہم انسان کو ادھر پلٹا دیتے ہیں تو اسے کہتے ہیں اب دیکھ تو ہے ذلالت میں جس جانور سے ہم نے تجھے بلند کیا وہ جانور اب تجھ سے بلند نظر آ رہا ہے تو نے وفا چھوڑ دی دیکھ کتے کو، ایک انسان سے انسان وفا نہیں کر رہا ہے آ کہیں سے رہا ہے دوڑتا ہوا بھوکا ہے کسی دروازے پر رُکا اُس نے ایک روٹی ڈال دی ایک ہڈی ڈال دی دوسرا کتا آیا کہا چلو کہا اب نہیں جائیں گے اس کا حق ادا کریں گے اس در سے نہیں ہٹیں گے اب ہم یہاں چوکیداری کریں گے اس روٹی کے ٹکڑے کے صلے میں ہم اپنی وفا نہیں بیچیں گے جہاں ڈالروں میں، پونڈز میں، ریالوں میں وفائیں بک جاتی ہوں دوست دوست کو نہیں پہچانتا بھائی بھائی کو نہیں پہچانتا اس کتے سے سیکھو اور ایسا کہ دن میں سو لے تاکہ رات کو جاگے ایسا نہ ہو کہ ذمہ داریوں میں کوتاہی ہو جائے مالک کے گھر کوئی چور آ جائے اور اصول اتنے اچھے کہ شریفوں پہ نہیں بھونکتا سفید پوش پر نہیں بھونکے گا تجربہ کر کے دیکھ لیں رنگوں کی پہچان سفید گاڑی پر نہیں دوڑے گا اب یہ تو سب تجربوں کی باتیں ہیں یہ سب کتابوں میں نہیں لکھا ہے شریف اتنا کہ انتظار کرے گا کہ مالک کب کھانے کو دے گا، بیٹھے گا تو اپنی جگہ کو صاف کر کے بیٹھے گا ہے نجس لیکن اتنا خیال ہے صفائی کا کہ جب تک جگہ صاف نہیں کرے گا بیٹھے گا نہیں ایک ایک درخت دیوار کو سونگھتا ہے کیوں پتہ لگاتا ہے کسی اور قبیلے کا کتا تو اِدھر سے نہیں گزرا کسی اور کی حدود پہ تو قبضہ نہیں کر لیا کتوں کے علاقے بٹے ہوئے ہوتے ہیں ایک دوسرے کے علاقوں پہ قبضہ نہیں کرتے

Presented by www.ziaraat.com

اور اپنے اپنے علاقوں کی حفاظت کرتے ہیں اور وہاں کے تمام محلے والوں کو پہچانتے ہیں ان میں شریف کتنے ہیں اور بدمعاش کتنے ہیں تو یہ عشرے کا موضوع کیوں رکھا ہے کہ اگر انسان انسان سے نہیں سیکھ رہا ہے تو ہم جانوروں کے قصے سنائیں گے تا کہ انسان جانوروں سے سیکھے اچھا اگر ہم نہ سیکھیں گے تو کیا ہے مگر سائنس دانوں نے سیکھا انہوں نے اڑتے ہوئے پرندوں کو دیکھا مشاہدہ کیا، گیارہ مقام پر اللہ نے قرآن میں کہا تفکر سے کیوں نہیں کام لیتے دو جگہ کہا تدبّر سے کام کیوں نہیں لیتے چالیس مقام پر کہا سوچتے کیوں نہیں، میری خلق کی ہوئی چیزوں کا مشاہدہ کیوں نہیں کرتے تو سائنس دانوں نے مشاہدہ کیا یہ پرندے پروں کو روک کر کیسے پرواز کرتے ہیں انہوں دیکھا نقشہ بنایا مشاہدہ کیا ہوائی جہاز بنالیا نہ جانے کتنے سائنس داں ہیں جنہوں نے جانوروں سے سیکھ سیکھ کر بہت ساری چیزیں بنائی ہیں ایک ایک حشرات الارض کی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا ہے ایسے میں اللہ نے نہیں کہہ دیا تھا کہ یہ جو مچھر ہم نے بنایا ہے یہ بیکار نہیں بنایا آج جب مچھر پہ کتاب لکھی گئی تو پتہ چلا کہ یہ مچھر انسان سے زیادہ تیزی کے ساتھ دیکھ سکتا ہے اس کے سننے کی اور محسوس کرنے کی حس انسان سے لاکھوں گنا زیادہ ہے کون سوچے اور کون غور کرے کبھی دیکھئے ساروں کو مار دیجئے اور ایک رہ جائے اور آپ تیار ہو کر بیٹھیں کہ اسے مارنا ہے چھپ جاتا ہے ایسی جگہ کہ پورے کمرے میں ڈھونڈتے رہیئے ملے گا نہیں چھپا ہوا دیکھتا رہتا ہے کہ یہ انسان کب آنکھ بند کرے گا ادھر آپ نے آنکھ بند کی اور وہ ادھر سے اڑا اور جگہ کا انتخاب کر لیتا ہے کہ کہاں بیٹھنا ہے یہ اُس کی حس ہے، پانچ حسیں انسان کو دی گئیں ہیں اور چھٹی حس انسان خود پیدا کر سکتا ہے جسے الہام کہتے ہیں اور الہام

Presented by www.ziaraat.com

انسان کو نبوت سے ملا سکتا ہے لیکن نہیں انسان اپنی روحانیت کو بھی استعمال نہیں کرتا مادّیت میں اتنا پھنسا ہے کہ روحانیت کو کیسے استعمال کرے اس لیئے جب روحانیت کا ذکر ہوتا ہے انکار کر دیتا ہے کہتا ہے حسینؑ کیسے بیٹے عطا کرتے ہیں یہ انسان کی حرام زدگی ہے، پانچوں حسیں استعمال نہیں کرے گا بلکہ یہ اس کا خون بولے گا اب یہ انسان کے خون کی بحث آجائے گی کہ ہر انسان کا خون الگ الگ ہے اور خون کی حدّت الگ الگ ہے ایک ہی خون سے حلال بھی پیدا ہوسکتا ہے ایک ہی خون سے حرام بھی پیدا ہوسکتا ہے ترتیب بدلی خون کی اگر ترتیب حلال ہے تو حلال ہے ترتیب حرام ہوئی تو پورا خلق ہوا انسان حرام اب انسان حرام ہوگیا اس لیئے کہ ترتیب خون پلٹ گئی خون کی سپلائی کا طریقہ بدلا گیا تو اب جو خلق ہوا وہ خون نہ رہا جب وہ خون نہ رہا تو شہادت تو خون ہے گندہ خون شہادت کے خون کو پہنچانے گا کیسے کہ حسینؑ کس مرتبے پر ہیں اللہ جسے اپنا شہید بنالے تو کیا اسے یہ قوت نہیں دے سکتا کہ اولاد دے دے رزق بانٹ دے تو میرا گواہ ہے تو اتنا سچا کہ میں نے تجھ سے اپنی گواہی لی ہے تو تیری زبان اتنی سچی ہے کہ تو کہہ دے تو سات بیٹے ہوجائیں تو کہہ دے تجھے اختیار دیا اس لیئے تو عام انسان نہیں ہے تو اس کا بیٹا ہے کہ "یٰسٓ o وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ o اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ" انسانوں کے سید و سردار تو حکیم ہے میں تیری قسم کھاتا ہوں مع قرآن کہ تو مرسل ہے اور یہ مرسل کا نواسہ ہے تم چاہتے ہو کہ تمہارا بچہ پہچانا جائے تم اپنے بیٹے کو نمایاں کرتے ہو کہ یہ ہے میرا وارث یہاں مقام نہیں ہے کوئی گود میں نہیں ہے لینا چاہتا کوئی شکل نہیں دیکھنا چاہتا پھر بھی بچے کو آگے کیئے جارہے ہیں یہ میرا بیٹا ہے کیوں تمہاری تخلیق ہے نا تمہارا وارث بن رہا ہے تم اس کی باتیں کرتے ہو، یہ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

ڈاکٹر بنے گا یہ انجینئر بنے گا آج اُس نے یہ بات کی آج اس نے یہ بات کی تو تم اپنے منحوس بیٹے، کم بخت بیٹے، نافرماں بردار بیٹے کے لیئے تو اتنی بات کرتے ہو معاشرے میں وہ رسولؐ کا بیٹا تھا آج یہ میری گود میں بیٹھے تھے یہ کہہ رہے تھے انہوں نے تو حیرت میں ڈال دیا تم زمانے کو حیران کرنا چاہتے ہو اپنے فتنے سے تم رعب میں لینا چاہتے ہو تو وہ نبیؐ کی گود میں بیٹھ کر نبیؐ کا بیٹا اگر حیران کر دے نانا میں نے بیٹا دیا اگر نہیں ہے تو کیا ہوا ایک اور دیتا ہوں ایک اور دیتا ہوں حسینؑ حیران کر رہے تھے بتا رہے تھے زبان کی طاقت تو دیکھو ہم سچے ہیں سچائی میں طاقت ہے جو کبھی جھوٹ نہ بولیں کوئی انسان یہ دعویٰ کرلے کہ ہم نے زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا خدا کی قسم اگر وہ کہہ دے جاؤ ہم نے تمہیں سات بیٹے دیئے تو اُس کے سات بیٹے پیدا ہوں گے یہ تو حسینؑ ہے آزما کے دیکھ لو کوئی انسان دنیا سے اُٹھے ایک بچے کو پالو یہ کبھی جھوٹ نہیں بولے گا اور سچائی پر اُس کی پرورش کرو بڑا ہو جائے کہہ دے بیٹا، اس کو بیٹا ہو جائے بالکل ہو جائے گا یہ باتیں ہمارے دور کے انسان، بچوں کے ماؤں سے سیکھیں میں آپ کو کیا سمجھاؤں ابھی تو لوگوں نے گھر کی ماؤں کا علم نہیں جانا بچہ جب معصوم ہوتا ہے یعنی بولنا شروع کرتا ہے تو ماں بچّے کو آگ دکھا کر کہتی ہے بیٹا کہو آگ بچہ آگ نہیں کہہ سکتا اس لیئے کہ جو بچہ ماں کی گود میں آگ کو آگ کہہ دے مشہور یہ ہے کہ آگ سونا بن جاتی ہے آپ کیا حیرت سے دیکھ رہے ہیں ایسی گفتگو نو دن ہوگی آپ ٹک ٹک ہمیں دیکھیں گے ہمارے تو موضوع ہی ایسے ہوتے ہیں آپ سوچ رہے ہیں یہ گھر کی بات ہمیں نہیں معلوم ہزاروں باتیں ایسی ہیں جو آپ کے گھر کی آپ کو نہیں معلوم ہیں یہی تو بات ہے کہ کسی مولوی نے کہہ دیا سلونی تو عورت نے کہا یہ بتا کہ تیرے سر پر جو

عمامہ ہے اس کے کتنے پیچ ہیں تو جب سر کی خبر نہیں تو گھر کی کیا خبر ہو گی یہ عامل لوگ کیا کرتے ہیں سواری آرہی ہے دربار سجا ہے روح بول رہی ہے بول رہا ہے معصوم بچہ بھئی تو خود کیوں بول رہا ہے بچّے کو جو نظر آرہا ہے وہ ہم نہیں دیکھ سکتے اس لیئے کہ بچہ معصوم ہے ہندو بچہ ہو کافر یا مشرک بچہ، ہے تو معصوم چودہ سال تک معصوم ہے تو معصوم سے کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لیئے کہ وہ بے خطا ہے بچہ کچھ بھی کر سکتا ہے دنیا کے بچوں کے کارنامے سامنے آتے ہیں پیٹ میں تھا ماں باپ سے ہر وقت قرآن سنا پیدا ہوا تو قرآن پڑھنے لگا پوری دنیا میں قاریوں کا مقابلہ کرتا پھر رہا ہے یہ سب کچھ پڑھ کے اور سن کے یقین کر لیا جاتا ہے نبی کی اولاد سمجھ میں نہیں آتی دل و دماغ پر پردے پڑے ہوئے ہیں نبیؐ کی اولاد سمجھ میں نہیں آتی جو معصوم امام کی طرف سے نگاہیں پھیرے اللہ کہتا ہے ہم اُن کو ذلالت میں ڈال دیں گے انہوں نے اپنے لیئے پسند کیا ذلت کا راستہ پھر ہم انہیں نکالتے نہیں ہیں "ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ" اسفل کا جب اُردو میں ترجمہ کریں گے تو اس کے معنی ہیں کمینہ ذلیل جب یہ انسان ذلیل اور کمینہ بننا چاہتا ہے تو ہم اسے کمینہ بنا دیتے ہیں یہ پڑا رہے اُسی گمنامی میں تو لاکھوں انسان اسفل ہیں بچے کون جنہوں نے عمل صالح کیئے، کیا ہے عملِ صالح کوئی بتائے گا کیا ہے اچھا وہ تو چلا گیا ذلالت میں کیوں چلا گیا اس لیئے کہ اُس نے اعلیٰ ذکر کو چھوڑ انہیں سننا چاہتا اعلیٰ ذکر تو کیا سننا چاہتا ہے اے انسان یہ تو بتا دے کہ کیا سننا چاہتا ہے اگر ذکرِ علیؑ نہیں سننا چاہتا تو پھر کیا سننا چاہتا ہے یعنی کیا ہے تیرے نصیب میں اس لیئے کہ کانوں کا رزق ذکرِ علیؑ جب تک علیؑ سامنے تھے تو آنکھوں کا رزق علیؑ کو دیکھنا عبادت اگر علیؑ نہ رہیں تو ذکرِ علیؑ کرنا اور سننا عبادت اور دنیا میں اس سے بڑی کوئی

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عبادت ہی نہیں اللہ نے سب سے بڑی عبادت اس کو قرار دیا علیؑ کو دیکھنا علیؑ کا ذکر کرنا یہ ہے سب سے افضل ترین عبادت اس لیئے کہ تم اگر انسان بنے رہنا چاہتے ہو اور اس مرتبے پر رہنا چاہتے ہو تو یہ کرنا پڑے گا یہی عمل صالح ہے اس سے اگر گھٹے تو جانور بازی لے گیا اور اللہ جہاں تمہارا ذکر قرآن میں کرے گا کہ انسان کو یوں بنایا انسان کو یہ دیا انسان کا رتبہ یوں بڑھایا تو تم سے زیادہ پھر قرآن میں اللہ حیوانوں کا ذکر کرے گا اور جہاں بھی قرآن میں حیوان کا ذکر ہے وہاں قرآن نے مدح کی ہے اللہ نے یہ بات کہی تھی کہ کتا نجس ہے اور ذلیل ہے لیکن جب اُس نے اپنی فطرت کو چھوڑا تو اللہ نے اُس کے نام کو قرآن کی آیت بنا دیا اللہ نے سورۂ کہف میں اُس کا نام و ذکر رکھ کر تم سے اُس مقام کو بوسے دلوا دیئے یوں اگر کتے کو چوما تو نجس ہو جاؤ گے اور قرآن میں آیت ہے چوما تو ثواب مل جائے گا تو اصحاب کہف کا کتا اب قرآن کی آیت ہے۔

اس لیئے کہ فطرت کو بدل دیا اے انسان تو اپنی فطرت کو بدل کے درندے سے بُرا ہو جاتا ہے ایک کتا اگر اپنی فطرت کو بدلتا ہے تو انسانوں کی صُحبت میں بیٹھ جاتا ہے وہی دین قبول کر لیتا ہے جو اُن ساتوں انسانوں نے کیا اور اللہ نے، اُن سات آدمیوں کو قیامت تک کی زندگی عطا کر دی اس جانور کو بھی زندگی دے دی صرف اس لیئے کہ اس نے اپنے عادات و اطوار بدل کر انسانوں کی عادت کو اپنا لیا یہ دین کو سمجھ گیا یہ اللہ کو سمجھ گیا یہ الوالعزم بندوں کو سمجھ گیا یہ معرفت حاصل کر گیا تو اللہ نے اس کے رتبوں کو بڑھا دیا اونٹ گھوڑا، چیونٹی، شہد کی مکھی، مکڑی، قرآن بھرا پڑا ہے اور قرآن سے ہم ان نو دنو میں گفتگو کریں گے ایک ایک جانور پر اور آپ دیکھیں گے اللہ کیوں ان کی گفتگو کر رہا ہے کینہ پرور ہے اونٹ برسوں

Presented by www.ziaraat.com

دشمنی رکھتا ہے یعنی انسانوں کے کینے اونٹ سے کینے کے تشبیہ دی جاتی ہے لیکن وہی اونٹ جب نبیؐ نے ظہور کیا تو راستہ میں اونٹ نبیؐ سے گفتگو کرتے تھے اور آپس میں ایک دوسرے سے کہتے تھے یہ کافر نہیں پہچان رہے ہیں لیکن ہم نبیؐ کو پہچان رہے ہیں اور اگر اونٹوں پر ظلم ہو جاتے تو اپنا فیصلہ نبیؐ کے پاس لے کر آتے اور غضبا نامی اونٹنی رسولؐ کے پاس تھی اور فرمانبردار یاد رکھیئے گا نبیؐ کے پاس ہر آن جبرئیل آ رہے ہوں اور اللہ مسلسل نبیؐ سے گفتگو کر رہا ہو ایک مقام پر آ کے وہ یہ نہیں کہتا کہ وحی آئے گی تو بتاؤں گا اللہ پیغام بھجوائے گا تو بتاؤں گا جیسے ہی مدینے میں سواری پہنچی لوگوں نے کہا ہم لیجائیں گے ہمارے یہاں ٹھہریں یا رسولؐ اللہ ہمارے یہاں آئیں یا نبیؐ اللہ، کہا ہم اونٹنی پر بیٹھے ہیں، چلتے چلتے جہاں ہماری اونٹنی رک جائے گی ہم وہیں قیام کریں گے دیکھا آپ نے اپنی سواری کی عظمت بڑھانا چاہتے ہیں۔ اِس نے ہماری خدمت کی ہے ہم اس کو صلہ دیں گے ہجرت ہم نے کی لیکن اس بے زبان جانور نے ہمارے ساتھ تکلیف اُٹھائی ہے سارے مہاجروں کو جو نبیؐ کے ساتھ ہجرت کر کے آئے انہیں مکان مل جائیں زمینیں مل جائیں اور ہم اس بے زبان جانور کو اپنے پاس سے ہٹا دیں اس کا صلہ یہ نہیں ہے کہ ہم اس کو کھانے کو دیں وہ تو دیں گے یہ فریضہ ہے لیکن آج اس کا رتبہ بڑھائیں گے یہ جہاں بیٹھ جائے قیام وہاں کریں گے، مجمع ساتھ ساتھ چلا مہار چھوڑ دی یہ جہاں جائے چلتے چلتے حضرتِ ابوایوب انصاریؓ کے گھر کے سامنے میدان میں چاروں طرف دیکھا کبھی اِدھر سانس لی کبھی اُدھر سانس لی اور بیٹھ گئی، پیغمبرؐ اترے نہیں، کافی دیر بیٹھی رہی ابھی سب چپ ہیں نبیؐ اترے نہیں پھر اُٹھی کچھ دور گئی، چل کے ساری جگہ دیکھی پھر واپس اُسی مقام پر آئی اور بیٹھ گئی تو نبیؐ

www.Ziaraat.com
Saheefe-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

نے کہا یہ ہے وہ جگہ اس کی مُہار نے جہاں جہاں تک خط کھینچا ہے وہاں وہاں تک مسجد بنے گی وہاں تک مسجدِ نبوی بنے گی دوڑ کر آئے ابوایوب انصاریؓ اونٹنی کے کجاوے کو اٹھالیا کہا جہاں کجاوا رہے گا وہاں نبیؐ رہیں گے پہلا گھر ہے ایوب انصاریؓ کا کہ جس نے نبیؐ کو مہمان کیا تو یہ صلہ اُس کو دے دیا کہ اے ابوایوب انصاریؓ تیرے ہی گھر سے میری بیٹی رخصت ہو کر آئے گی آج بھی ایوب انصاریؓ کے گھر کی یہ عظمت ہے۔ یہاں شہزادی فاطمہؑ رخصت ہو کر گئیں ابوایوب انصاری نے یہ مکان حضرت علیؑ کو دے دیا تھا، شادی کے لئے زیارت موجود ہے گھر بند ہے اور اگر آپ گھر کے کسی بھی حصے سے قریب ہوں گے تو آپ کو خوشبو آئے گی اس لیئے زہراؑ وہاں دلہن بنیں اگر مکان توڑا نہ گیا تو وہ خوشبو برقرار رہے گی۔ مسجد نبوی بنی وہاں اونٹنی نے حد بندی کی یہ جانور کی عظمت بڑھائی پوری زندگی اُس ایک ناقے پر نبیؐ نے سواری کی، ناقہ کہتے ہیں عربی میں اونٹنی کو اور موضوع ہوگیا اِن تقریروں میں ہم اونٹ کا ذکر کریں گے اس لیئے کہ یہ موضوع قرآن میں زیادہ ہے حدیثوں میں زیادہ ہے نبی کی اونٹنی یہ واحد اونٹنی تھی کہ اس نے نبیؐ کی بے انتہا خدمت کی ہر سفر میں ہر لڑائی میں یہ ساتھ ہے اور وفادار ہے جب نبیؐ کی وفات ہوگئی تو دن بھر یہ اونٹنی روتی گریہ اُس کا رکا نہیں جہاں پر بندھی ہوئی تھی تڑپ تڑپ کر اپنے آپ کو چھڑاتی تھی کہ رسی میری کھول دو رسی میری کھول دو منھ سے جھاگ رگر رہا تھا لوگوں نے جا کر بیٹی کو بتایا کہ اے شہزادی کونینؑ اونٹنی بہت پریشان ہے آپ نے کہا رسی اس کی کھول دو مہار کھول دی گئی وہاں سے جو چیختی روتی چلی تو سیدھے جا کر قبرِ نبیؐ پہ اپنا منھ رکھ دیا جب بھی ہٹائی جاتی تو سیدھی جاتی اور قبرِ نبیؐ پر اپنا منھ رکھ کر روتی آواز بلند کرتی روتی آنسو بہاتی

Presented by www.ziaraat.com

یہاں تک کہ بے جان ہوگئی بعدِ نبیؐ کھانا پینا چھوڑ دیا تھا یہاں تک کہ روایت ہے کہ گر گئی اُٹھ نہیں پا رہی ہے اتنی کمزور ہوگئی جب یہ سنا بی بیؑ نے چادر اوڑھ کے چلیں اور جہاں نبیؐ کی اونٹنی تھی وہاں جا کہ بیٹھ گئیں اور اُس کے بعد اُس کا سر اُٹھایا اور اپنے زانو پہ رکھا اپنے چادر کے کونے سے اُس کے منھ کو آنسوؤں کو صاف کرنا شروع کر دیا روز شہزادیؑ جاتیں اُس کا سر اُٹھا کر زانوؤں پر رکھتیں چادر سے اُس کا منھ صاف کرتیں روتی بھی جاتیں غور کر رہے ہیں میں مصائب کے قریب آ گیا ''انسان اور حیوان'' یہ موضوع آپ کے سامنے کیا آیا تاریخ خود بول رہی ہے نبیؐ کا جنازہ پڑا ہے نبیؐ نے جنگوں کے دوران اتنا مالِ غنیمت مسلمانوں کو دیا کہ سب کے مکان بن گئے باغات ہوگئے اولادیں پل گئیں اب کسی چیز کی مسلمانوں کے پاس کمی نہیں ہے گھوڑے بھی ناقے بھی ہیں باغات بھی ہیں سونا چاندی بھی ہے مکان بھی ہیں غریب تھے پھٹے حال تھے اب سب امیر ہیں لیکن نبیؐ کا جنازہ پڑا ہے کوئی کاندھا دینے والا نہیں ہے کوئی نبیؐ پہ رونے والا نہیں ہے یہ انسان ہے اور وہ اونٹنی ہے حیوان کا وہ عالم ہے جو عالم انسان کا ہونا چاہیے مگر حیوان یہ اونٹنی تڑپی جا رہی ہے وصالِ نبیؐ پر حیوان تڑپ رہا ہے اس حیوان کو کون سی دولت ملی اسے کون سی زمین ملی اسے کیا ملا لیکن یہ جو اپنے محبت کے تقاضے پیش کر رہی ہے تو اسے تعریف بھی نہیں چاہیے حیوان کو کیا چاہیئے لیکن قدرت دکھا رہی ہے کہ دیکھو محبت حیوان بھی رکھتا ہے اور شہزادیؑ کیا بتا رہی ہیں شہزادیؑ یہ بتا رہی ہیں کہ یہ وہ ظالم انسان ہیں جو یہ کہہ رہے ہیں اے فاطمہؑ اپنے بابا کی یاد میں یا دن میں رویا کرو یا رات میں رویا کرو ایک وقت مقرر کرو ہمارے کاروبار میں خلل پڑتا ہے تمہارے رونے سے تو زہراؑ کیا بتا رہی ہیں کہ اس کا گریہ اس کا رونا مجھے مجبور کر رہا

Presented by www.ziaraat.com

ہے کہ میں اس کی مدد کروں اس کا آخری وقت ہے کچھ دیر کے بعد پتہ چلا رسولؐ کی اونٹنی مرگئی بی بی خود آئیں اپنی نگرانی میں کھڑے ہو کر ناقے کو کفن پہنوایا قبر کھدوائی اپنے سامنے دفن کروایا کیا بتایا کہ جس نے نبیؐ کی خدمت کی ہے اگر وہ جانور بھی ہے اور وفادار ہے تو اُس کا احترام اتنا کیا بی بی نے یعنی یہی انسان اگر نبیؐ سے منسوب ہو جائے اور اُس سے کوئی اونٹ منسوب ہو جائے تو اُسے چومنے کو تیار اُس پہ جان دینے کو تیار لیکن بی بیؑ نے بتایا کہ نہ اس کی پوجا ہوگی نہ آج کے بعد اس کا کوئی مجسمہ بنے گا لیکن اس نے اپنا حق ادا کیا اور انسان اپنا حق ادا کرے اور بتایا کہ اگر نبیؐ کا ناقہ بھی مرجائے تو نبیؐ کے گھر والے اُسے کفن پہناتے ہیں اور دفن کردیتے ہیں اور نبیؐ کا نواسہ اگر مرجائے اور اُس کا لاشہ کربلا میں پڑا ہو اور مسلمان اُس کے لاشے کو چھوڑ کے چلے جائیں تو کیا زہراؑ قیامت تک نہ روئیں یہ انسان بھی تھے اور مسلمان بھی تھے اور یہ اشرف الانبیاء کا نواسہ تھا اور اس کا لاشہ کربلا میں پڑا تھا یہی نہیں کہ لاشہ پڑا رہے تو پڑا رہے بلکہ فضہؑ آئی کہا بی بیؑ آپ کو خبر ہے کیا ہونے والا ہے ابھی سن کر آئی ہوں تمام لشکر والے اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہے ہیں شہزادیؑ نے کہا کیا تیاری ہے اے بی بیؑ یہ گھوڑے اب آپ کے بھائی کے لاشے پہ دوڑیں گے تاریخِ عرب میں یہ لکھا ہے کہ جب میدانِ جنگ میں مقتول کو مرنے والے کو جب ذلیل کرنا چاہتے تھے انسان تو یہ کرتے تھے کہ اس کی لاش کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرتے تھے اللہ اکبر اے فضہؑ کیا میرے بھائی کا لاشہ پامال ہوگا ہاں بی بیؑ گھوڑوں کی نعل بندی ہو رہی ہے اک شور ہو گیا کہ جتنے حسینؑ کے ساتھیوں کے لاشے ہیں سب پامال ہوں گے، ایک بار حُر کے خاندان کے لوگ سامنے آگئے کہ یہ ہمارا سردار ہے ہم اس کا لاشہ پامال

Presented by www.ziaraat.com

ہونے نہیں دیں گے عمر سعد نے کہا اٹھالے جاؤ لاشہ بہت دور لے گئے لاشے کو اس لیئے حُر کی قبر حسینؑ کی قبر سے دور ہے وہاں لے جا کے دفن کر دیا قبیلے والوں نے اک بار بنی اسد آگے بڑھے کہا حبیبؑ ہم میں سے تھا حبیبؑ کی لاش پامال نہیں ہوگی کہا لے جاؤ حبیبؑ کی لاش زہیر قینؑ کے ساتھی بڑھے مسلم ابنِ عوسجہؑ کے ساتھ بڑھے ہلال کے ساتھی بڑھے جو جو جس قبیلے کا تھا لاش لے گیا ساری لاشیں اُٹھ گئیں سب اپنے اپنے قبیلے والوں کی لاشیں لے گئے مگر نبیؐ کے نواسے کا لاشہ پڑا رہا ارے کوئی رشتہ دار نہ نکلا کوئی ہمدرد نہ نکلا اک بار بی بیؑ اٹھی کہا فضہؑ ارے کیا میرے بھائی کا لاشہ پامال ہو جائے گا کہا بی بیؑ میں نے علیؑ سے سُنا تھا اس صحرا میں ایک شیر رہتا ہے دوڑ کر گئیں آواز دے کر کہا اے ابوالحارث کچھ تجھے پتہ ہے نبیؐ کے نواسے کا لاشہ پامال ہو رہا ہے شیر دوڑتا ہوا چلا لاشِ حسینؑ کو ہاتھوں میں اٹھا کر ایسے فریاد کرنے لگا جیسے کوئی ماں اپنے جوان لال کے لاشے پر گریہ کرے ارے وہ حیوان تھا یہ سب انسان تھے ہائے حسینؑ ہائے حسینؑ ہائے حسینؑ......

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

دوسری مجلس

انسان اور گائے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ساری تعریف اللہ کے لئے اور درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے

عشرۂ چہلم کی دوسری تقریر آپ حضرات سماعت فرمار ہے ہیں۔ ''انسان اور حیوان'' کے موضوع پر اس عشرے کا آغاز ہے اور اب تک کے جو عنوانات ہیں وہ ماشاءاللہ اتنے زیادہ ہیں کہ وہ زبانی یاد نہیں تو وہ میں آپ کو سنائے دیتا ہوں جو کہ کل گفتگو میں رہ گئے تھے، ۱۹۸۲ء میں رضویہ سوسائٹی کے امام بارگاہ میں سب سے پہلے عنوان تھا۔ ''قرآن اور سیرتِ آلِ محمدؐ'' ۱۹۸۳ء میں عنوان تھا ''عظمتِ قرآن'' ۱۹۸۴ء میں اس عشرے کا عنوان تھا ''قاتلانِ حسینؑ کا انجام'' ۱۹۸۵ء میں عشرے کا عنوان تھا ''محسنین اسلام'' ۱۹۸۶ء میں اس عشرے کا عنوان تھا ''حضرت علیؑ اور تاریخِ اسلام'' ۱۹۸۷ء میں اس عشرے کا عنوان تھا ''امام اور اُمت'' ۱۹۸۸ء میں اس عشرے کا عنوان تھا ''اسلامی طرزِ معاشرت'' ۱۹۸۹ء میں اس عشرے کا عنوان تھا ''عورت اور اسلام'' ۱۹۹۰ء میں اس عشرے کا عنوان تھا ''تاثراتِ زیارت کربلا اور نجف'' ۱۹۹۱ء میں اس عشرہ کا عنوان تھا ''عظمت صحابہ'' ۱۹۹۲ء میں عنوان تھا ''تاریخ شیعیت اور امیر مختار'' ۱۹۹۳ء میں عنوان تھا ''ظہورِ امام مہدیؑ'' ۱۹۹۴ء میں اس عشرے کا عنوان تھا ''علم زندگی ہے'' ۱۹۹۵ء میں یہ عشرہ رضویہ سے جامعہ سبطین میں آ گیا اور یہاں جو پہلا عشرہ ہوا اُس کا

Presented by www.ziaraat.com

عنوان تھا ''معصومینؑ کا علمِ لسانیات'' ۱۹۹۶ء میں عنوان تھا ''ارتقائے معاشرہ اور تاریخ انبیاءؑ'' ۱۹۹۷ء میں عنوان تھا ''احسان اور ایمان'' ۱۹۹۸ء میں عنوان تھا ''حضرت علیؑ میدانِ جنگ میں'' ۱۹۹۹ء یعنی پچھلے برس عنوان تھا ''اسلام پر حضرت علیؑ کے احسانات'' اور اب ۲۰۰۰ء میں عنوان ہے ''انسان اور حیوان'' ابھی جب ہم عشرے سے پہلے طے کر رہے تھے کہ عنوان کیا رکھا جائے اور یہ کتاب چھپ کر آئی عنوانات کی جو کہ پہلی قسط ہے ہمارے کیسٹوں کے عنوانات کی حسین رضا جنہوں نے اس عشرے کی بنیاد رکھی پیدا ہوتے ہی تو کتاب لے کر پڑھ رہے تھے ہمارے پاس کہنے لگے کہ بھیا ہم نے تو بہت تیزی سے سارے عنوانات خرچ کر دیئے اب کیا ہوگا تو ہم نے اُن سے کہا کہ جب عشرہ شروع ہوا، تم نے پچھلے عشرے تو سنے نہیں ہیں پہلے عشرے میں تم سال بھر کے تھے دوسرے میں دو سال کے پھر تین سال کے تو وہ تو تمہیں معلوم ہی نہیں کہ ہم نے کیا پڑھا تو اب شروع سے دوہرانا شروع کر دیں گے یعنی ۱۹۸۲ء میں جو پڑھا تھا وہاں سے اب سارے عشرے دوہرانا شروع کر دیتے ہیں عنوانات کے تو کہنے لگے یہ نہیں ہوسکتا یہ نہیں موضوع نیا ہوگا تو سوچ کر انہوں نے پھر موضوع ''انسان اور حیوان'' مقرر کیا، ظاہر ہے کہ اس عشرے کی اپنی ایک انفرادیت بلحاظِ موضوع بھی ہے اور وہ ماشا اللہ محفوظ بھی ہو رہے ہیں اور یہ اندازہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو پڑھا گیا وہ دوہرایا نہیں جاتا تو سننے والوں کیلئے اس میں ایک لذت یہ بھی ہے کہ جو اس عشرے کو ۱۹۸۲ء سے سن رہے ہیں ان کا لطف کچھ اور ہے اور جو بعد میں آئے ہیں اُن کا بھی ایک لطف ہے اور ہر عشرہ اپنی جگہ ایک مکمل اکائی ہے یعنی جنہوں نے پہلا نہیں سنا اُس کے باوجود اُن کا اپنا لطف اور لذت برقرار رہتی ہے اس لیئے

Presented by www.ziaraat.com

کہ اپنے مقام پر خود موضوع جو ہے وہ کامل ہوتا ہے اور جب آپ یہ پچھلے عشرے سنیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ عنوانات جب بھی رکھے گئے اُس دور اور اُس برس کے حالات کو دیکھ کر رکھے گئے اتنا موقع نہیں تھا کہ میں عنوانات سنانے میں آپ کو یہ بتاتا کہ جب میں حج سے واپس آیا تو عنوان اُس کے مطابق رکھا گیا اور میں نے عرب کو دیکھ لیا اور مکہ مدینہ دیکھ لیا اور کربلا سے ہم واپس آئے تو عنوان ''زیارتِ کربلا و نجف'' رکھا گیا اِسی طرح بینظیر جب وزیرِ اعظم بنیں تو ''عورت اور اسلام'' موضوع رکھا گیا اسی طرح جو حالات ملک کے جیسے جیسے اُس زمانے کے ہوتے تھے جب لفظِ امام پر بڑا زور تھا تو ''امام اور اُمت'' موضوع رکھا گیا تو اس میں جو انفرادیت ہے وہ یہ کہ مثلاً، جب ہم نے زیارات پر عشرہ پڑھا تو بعض خواتین نے ہمیں ٹیلی فون کرکے بتایا کہ ہم نے اس عشرے کے کیسٹ اور اُس عشرے میں نقشے بھی تقسیم کیے گئے تھے عراق کے روضوں کے اور تاریخی مقامات کے تو اُنہوں نے کہا کہ ہم نے ایک فائل اپنے بچوں کے نام سے بنا دی ہے اور اُس میں ہم نے یہ کیسٹ اور یہ نقشے لگا کر رکھے ہیں کہ جب بچے بڑے ہوں گے تو اُن کو زیارت کی اہمیت معلوم ہوگی تو ہمیں یہ بھی اندازہ رہتا ہے کہ ہمارے عنوانات اور موضوعات کی اہمیت کیا ہے اور اُسی کے پیشِ نظر موضوع رکھے جاتے ہیں اور یہ باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اُن کا اثر ایک دم سے نہیں پتہ چلتا آہستہ آہستہ جیسے جیسے علم میں اضافہ ہوتا ہے تو اندازہ ہوتا ہے یہ چیزیں ہمارے کتنے کام کی ہیں حوالہ جات ہمارے کتنے کام کے ہیں تو یہ موضوع ''انسان اور حیوان'' ان حالات کے پیشِ نظر آپ کے لیئے کارآمد ہوگا کہ اس وقت پوری دنیا کا مسئلہ یہ نہیں ہے کہ کس کا مذہب اعلیٰ ہے کس کا دین اعلیٰ ہے، اس وقت پوری دنیا کا

www.ziaraat.com
Sebeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

مسئلہ یہ نہیں ہے کہ عیسائی یہ نہیں چاہتے کہ ہم عیسائی مذہب پھیلا دیں یا یہودی یہ نہیں چاہتے کہ ہم یہودی مذہب پھیلاتے کوئی ملک دوسرے ملک پر اثر نہیں ڈالنا چاہتا کہ ہماری تحریک چلے بلکہ اس وقت تمام دنیا کی قوموں اور ملکوں کا ایک ہی مسئلہ ہے کہ انسان، انسان بن جائیں سپر پاور امریکہ اور اُس کا صدر کلنٹن اسی لیئے دورے کر رہا ہے کہ پوری دنیا میں امن ہو جائے اور انسانوں کو انسان بنایا جائے اور جن ملکوں میں انسان اپنی سطح سے گر کر درندے بن گئے ہیں اور ایک انسان دوسرے انسان کو کھا رہا ہے کہیں مذہب کے نام پر کہیں صوبائیت کے نام پر اور کہیں آپس کے جھگڑوں میں ملوث ہو کر انسان، انسان کو کھائے چلے جا رہا ہے تو ایسے دور میں اُن ملکوں سے یہ مطالبہ بڑی طاقتیں کر رہی ہیں کہ ہم آپ کو جو خرچہ دیتے ہیں جو ایڈ (Aid) دیتے ہیں اُس وقت دیں گے کہ جب آپ اپنے ملک سے دہشت گردی ختم کر دیں یعنی جب انسان دہشت گرد بن جاتا ہے تو وہ انسان نہیں رہتا لیکن ایک عیسائی ملک ایک یہودی ملک مسلمانوں سے یہ اپیل کر رہا ہے کہ اپنے ملک میں امن قائم کرو یہ بڑے شرم کی بات ہے اس لیئے کہ حضورؐ آئے تھے امن قائم کرنے کے لیئے اور اسلام زمین پر بھیجا گیا تھا کہ ساری دہشت گردی ختم کر کے امن قائم کرو الٹا حساب ہو کر رہ گیا کہ ہم سے یہ کہا جا رہا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے اپنے دین کو اپنے مذہب کو چھوڑ دیا اُن اصولوں کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پہ نظر نہیں ہے ہمارے مذہبی رہنماؤں کی کہ وہ ورک کیا کر رہے ہیں وہ کام کیا کر رہے ہیں شیعہ بنانا آسان ہے، سنی بنانا آسان ہے، انسان بنانا بہت مشکل ہے ہمارا نظریہ یہ نہیں ہے کہ ہم تبلیغ کر کے ہم کسی ایک مذہب کی تبلیغ کر رہے ہیں کہ کوئی اس مذہب پر آ جائے ہمارا نعرہ صرف یہ ہے کہ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

اے انسانو! انسان بن جاؤ انسانیت کے جو اصول ہیں اُنھیں برقرار رکھو اس لیئے کہ ایک مذہب انسان ہے ایک مذہب حیوان ہے دیکھنا یہ ہے حیوانوں کا مذہب بہتر ہے یا انسانوں کا مذہب انسان بھی اپنا مذہب رکھتا ہے حیوان بھی اپنا مذہب رکھتا ہے یہ دیکھنا ہے کہ کامیاب کون ہے، انسان اس وقت کامیاب ہے یا حیوان کامیاب ہے اور اُس کا نتیجہ آنے والی تقریروں تک ہمارے سامنے آئے گا کہ جب دو لفظ رکھ دیئے جائیں تو گویا مقابلہ انسان اور حیوان یعنی موازنہ ہو رہا ہے کہ برتر کون ہے انسان برتر ہے یا حیوان یہ ہے گفتگو اور اس گفتگو کا آغاز جیسا کہ ہم نے کل کلامِ پاک کی آیات سے کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

(سورۃ التّین آیت ۱۔۶)

مجھ کو قسم ہے تین کی، زیتون کی، طورِ سینا پہاڑ کی قسم اور امن والی زمین کی قسم اور قسم کھا کر معبود کہتا ہے کہ ہم نے انسان کو بہت اچھے نقشے پر بنایا بہت اچھے نقشے پر پیدا کیا لیکن ہم نے اُس کو ذلالت کی طرف پلٹا دیا ہم نے اُس کو سافلین میں ڈال دیا اسفل ترین مقام پر کمینی اور گندی اور رذیل جگہ کی طرف واپس بھیج دیا "اِلَّا الَّذِيْنَ" لیکن جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح کرتے ہیں وہ مستثنٰی ہیں تو سارے انسان اس میں شامل نہیں ہیں سارے انسانوں کی خلقت جو ہے احسن ہے، احسنِ تقویم یعنی اُن کا قوام ہے احسن ترین اُس میں سب شامل نہیں ہیں اس لیئے کہ وہ شامل تھے لیکن وہ ذلالت کے راستے پر چلے جب وہ ذلالت کے راستے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

پہ چلے تو ہم نے اُن کو گمراہی میں جانے دیا ہم نے اُس کیچڑ سے اُن کو نکالا نہیں یعنی بھیج دینے کے معنی جب وہ اُس راہ پر چل پڑے تو ہم نے اُنھیں راہِ ہدایت نہیں دکھائی اور ہم نے طے کر دیا کہ یہ اور گندی میں گرتے چلے جائیں گرتے چلے جائیں تا کہ یہ اچھی طرح سے جہنم کے حق دار ہوں اس لیئے کہ ہم نے حیوانوں کو بھی پیدا کیا لیکن ہم نے اُن کو جس راہ پہ لگا دیا انھوں نے اپنی راہ نہیں بدلی لیکن یہ انسان کتنا سر کش ہے عقل رکھنے کے باوجود ذلالت کی راہ پہ چلنے لگتا ہے اور جب چلنے لگتا ہے۔ اور ہماری سر کشی کرتا ہے تو ہم واپس نہیں بلاتے کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہم اُنھیں واپس بلا لیں ہم نے جہنم بنا رکھی ہے تیار ہے آگ ہم کوئی ہدایت نہیں کریں گے اس لیئے کہ ہدایت ہم نے اُس وقت بھیج دی تھی جب انسان کو عقل عطا کر دی تھی جو لوگ یہ بحث کرتے ہیں کل کے جملے پھر میں دوہراؤں گا کہ بحث وہاں سے شروع ہوتی ہے جہاں کم عقلی ہوتی ہے عقل والا کبھی بحث کا آغاز نہیں کرے گا کبھی نہیں کرتا اور جسے اپنی عقل پر ناز ہو کبھی بحث کا آغاز نہیں کرے گا اور اگر کوئی عقل رکھتا ہے اگر بحث کوئی شروع کرے گا تو وہ جلدی سے بحث کو ختم کر دے گا یہ دستور اللہ نے اپنے انبیاء کو دیا کسی نبی نے کبھی بحث نہیں کی ہزاروں لوگ آئے انبیاء کے پاس بحث کرنے کیلیئے لیکن قدرت نے وہ علم دیا تھا وہ گفتگو کا انداز انبیاء کو دیا تھا کہ وہ فوراً بحث کو ختم کر دیتے تھے۔ یہی آئمہ کا طریقہ تھا بحث نہیں کرتے تھے بحث نہیں کرتے تھے اور آنے والا اس لیئے آتا تھا کہ وقت ضائع کرے اور بحث کرے۔ بحث کرنا صاحبانِ علم کا کام نہیں ہے دیکھیئے وہ بحث کرنے کیلیئے آیا ہے وہ بحث کرنا چاہ رہا ہے علیؑ سے کہ ثابت کیجئے اللہ ہے کتنا بڑا موضوع ہے علیؑ بحث کرنے لگیں گے دلیلیں دیں گے کہ یہ ہے یہ

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

ہے یہ ہے دوسرا آیا اُس نے کہا کہ بتایئے اللہ کب سے ہے علیؑ بتانے لگیں گے کب سے ہے ظاہر ہے کہ زمانے کا تعین کہاں سے ہوگا جب خلقت آدمؑ ہے تو اُس سے پہلے زمانہ نہیں تھا، گھڑی نہیں تھی، سورج نہیں چلتا تھا، وقت نہیں تھا، جس زمانے میں وقت ہی نہ ہو رات اور دن نہ ہوتے ہوں تو وہاں کیسے سمجھایا جائے کہ اُس وقت بھی اللہ تھا تو دیکھئے صاحبانِ علم اور جو عقل میں کامل ہوتے ہیں وہ بحث کو ختم کیسے کرتے ہیں اور آنے والے کے حملے کا دفاع کر کے اُسے خاموش کیسے کرتے ہیں اُس نے کہا بتایئے اللہ کب سے ہے علیؑ نے کہا یہ بتا کہ کب نہیں تھا کہ جو میں بتاؤں کہ کب سے ہے............''نعرہ حیدری یا علیؑ''

بحث ختم ہوگئی نجران کے عیسائی آئے نبی سے بحث کرنے کے لئے کہ عیسیٰؑ خدا ہیں کہا کیوں کہا اس لیئے کہ باپ نہیں رکھتے نبیؐ نے جواب دیا حکم الٰہی سے تو اس کے حق دار آدمؑ پہلے ہوگئے آدمؑ کے باپ نہ ماں کہ وہ پہلے خدا کے بیٹے بنیں گے کہ عیسیٰؑ بنیں گے عیسیٰؑ کے تو ماں بھی ہے تو آدمؑ کی تو ماں بھی نہیں ہے تو پہلے آدمؑ خدا کے بیٹے ہوئے دیکھئے بحث ختم ہوگئی اب انھوں نے کیا، کیا بحث کرنے والا ہٹ دھرمی کرتا ہے میں نہیں مانوں گا میں نہیں مانوں گا تو اب بحث کو یوں ختم کیا گیا۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ م بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (سورۂ آلِ عمران آیت ۶۱)

جھوٹوں پر خدا کی لعنت بحث ختم ہوگئی جب علم آگیا تو بحث مت کرو جہاں علم ہوتا ہے وہاں بحث نہیں ہوتی وہاں پھر یہ ہوتا ہے کہ آمنے سامنے بیٹھیں جو جھوٹا ہے اللہ اُس پر آگ برسادے۔ نعرۂ حیدری............تو محرّم کا چاند جب ہوتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

تو مباہلے کے دروازے کھل جاتے ہیں مباہلے کا منظر ہوتا ہے آؤ ہم بیٹھ گئے فرش پہ آؤ اب اگر بیٹھ سکتے ہو تو سامنے بیٹھو بس یہ طے ہے جو جھوٹا اُس پر آگ برسے آج تک تو سچوں کے مقابل کوئی آیا نہیں اس لیئے کہ دعویٰ یہ کونو مع صادقین ہم سچوں کے ساتھ ہو چکے جہاں سچوں کے ساتھی بیٹھے ہوں مقابل وہیں آئے گا اس لیئے کوئی آتا ہی نہیں اس لیئے کہ لعنت ہوگی یہ سب کو معلوم ہے کہ لعنت سچوں پر نہیں ہے۔ معاذ اللہ۔ لعنت جھوٹوں پہ ہے اور جھوٹ بولنے والا یہ جانتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں جھوٹے کا دل کتنا چور کا دل کتنا کہتے ہیں جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے تو جب پاؤں نہیں ہیں تو جھوٹا چل کے مباہلے کے میدان میں آئے گا کیسے سچ کے پاؤں ہیں آپ چل کے آکے بیٹھ گئے سچ بیٹھا ہوا ہے تو اب بحث کی گنجائش نہیں ہے یہاں تو وہ فضائل آلِ محمدؐ دوہرائے جاتے ہیں کہ جن سے دل و دماغ کو تازگی ملتی ہے کیوں تازگی ملتی ہے اس لیئے کہ علیؑ نے کہا اے انسان تو عالمِ اصغر ہے عالمِ اکبر یہ ہے تو عالمِ اصغر ہے پوری کائنات تیرے جسم میں سمائی ہوئی ہے جو کچھ کائنات میں ہے وہ سب تیرے پاس ہے اگر بلند پہاڑ ہیں تو تیرے جسم میں ہڈیاں ہیں اگر چٹانیں ہیں میدان ہیں صحرا ہیں تو تیرے یہاں بھی صحرا ہیں پیشانی تیری صحرا ہے پشت تیری صحرا ہے اگر وہاں دریا ہیں تو تیری شریانیں اور رگیں دریا ہیں جن میں خون جاری ہے وہاں بھی پانی جاری ہے یہاں بھی تازہ پانی جاری ہے اگر وہاں چاند اور سورج چمک رہے ہیں کائنات میں تو تیرے عالمِ اصغر میں اس جسم میں بھی تیرا دماغ آفتاب ہے تیرا دل چاند ہے روشنی پھیلی ہوئی ہے صلوٰۃ پڑھئے گا۔ ہاں ہاں موسم بدلتے ہیں کبھی گرمی آتی ہے کبھی سردی آتی ہے کبھی برفباری ہونے لگتی ہے تو تیرے جسم میں بھی ایسے موسم

Presented by www.ziaraat.com

ہیں جوانی آئی تو گرمی کا موسم آیا، بڑھاپا آیا تو سردی آئی، بال سفید ہوئے تو برف گرنے لگی (نعرۂ حیدری یا علیؑ)

تیرا جسم تیرے جسم میں پانی ہے چار چیزیں رکھ دیں بلغم ہے صفرا ہے فضلہ ہے اور خون چار چیزیں جسم میں رکھ دیں اور طے کر دیا عالم اصغر میں یہ قدرت نے کہ تین چیزیں گندی ہیں نجس ہیں باہر پھینک دی جاتی ہے اور چوتھی چیز خون ہے جسم میں دوڑتا رہتا ہے جگر اُسے جذب کرتا ہے دل کو وہ چاہیئے کیوں چاہیئے اس لیئے کہ دل صدر ہے سینہ صدر ہے دارالحکومت ہے سینہ دارالحکومت ہے دل بادشاہ ہے وزیر دماغ ہے اب فیصلہ تو کر دیا قدرت نے کہ وزیر سر کی جگہ رہے بادشاہ دل کی جگہ رہے تو فتح مکہ کے روز نبیؐ نے بتایا بادشاہ یہ ہے ''دوش پہ وزیر ہے۔ وزیر بلند رہتا ہے (نعرۂ حیدری...... یا علیؑ) کوئی ایسا بھی مقام ہے کہ جہاں علم سمجھ میں نہ آئے ہاں جب پردے پڑ جائیں ذہن پہ اور یہ طے کر لے دل کہ جہل میں ہی رہنا ہے، جہاں دل میں ایک کالے نقطے کی طرح ہوتا ہے اور جب دل پر وہ کالا نقطہ لگ جاتا ہے تو چونکہ علم نور ہے تو نور وہاں داخل نہیں ہوتا جہاں دل پر سیاہی دیکھتا ہے نور وہاں سے بھاگتا ہے اور جیسے جیسے ہٹ دھرم ہوتا جاتا ہے انسان وہ کالا نقطہ بڑھتا جاتا ہے بڑھتا جاتا ہے ایک کینسر کی قسم یہ ہے کہ جواب تک سائنس دان دریافت نہیں کر سکے کہ جہالت بھی ایک کینسر ہے اس لیئے یہ دل کالا ہو جاتا ہے تو اُس کا خون بھی کالا ہو جاتا ہے آپ کالے کپڑوں سے گھبرائے ہوئے ہیں دل کی سیاہی تو دیکھیئے خون کی سیاہی تو دیکھیئے کہ ڈر ہے کالے کپڑے پہن لیں گے تو خاص گروہ کے ہو جائیں گے، کالا رنگ افضل ہے، اس لیئے کہ کالے میں یہ طاقت ہے علمِ طبیعات فزکس کا علم یہ بتاتا ہے کہ کالے رنگ میں یہ

Presented by www.ziaraat.com

طاقت ہے کہ وہ تمام روشنیوں کو سمیٹ کر اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اللہ نے صرف کالے رنگ کو یہ طاقت دی ہے کہ کرنیں سیدھی سیاہ پر پڑتی ہے کسی اور رنگ کی طرف نور نہیں کھنچتا اس لیئے کعبے کا غلاف سیاہ ہے کہ کائنات کا نور کعبہ کھینچ رہا ہے اس لیئے قرآن کا غلاف سیاہ قرآن کے حروف سیاہ یہ سب نور کا منبع ہیں جس نے کالے کپڑے پہنے نور کا مرکز بنا تو دل میں نور آیا'' (نعرۂ حیدری... یا علیؑ) لیکن دل کی سیاہی دل کا کالا پن کفر و جہالت ہے وہ نور کو کھینچ نہیں سکتا، نور دل کی سیاہی سے بیزار ہے۔ کالے جوتے اس لیئے منع کر دیئے کہ نور کھینچے گا تو پیروں کی طرف جائے گا جب پیروں پر نور پڑتا ہے تو اگر روشنی پیروں کے پاس زیادہ ہو تو جلدی جلدی آنکھیں پیر کی طرف جاتی ہیں اور اگر نیچے کی طرف آنکھیں بار بار جائیں تو آنکھیں کمزور ہوتی ہیں تو کالا جوتا پہننے سے نظر کمزور ہوتی ہے۔

جوتا پہنو زرد، کیوں پہنو روزی بڑھے گی رزق بڑھے گا زرد میں براؤن رنگ شامل ہے لیکن ضد ہے ہمارے کالج اور اسکولوں کے بچوں کے ڈریس میں کالے جوتے ہوں گے انگریزوں کی نقل کرنا ہے انگریز یہ علم کیا جانے۔ اگر اُس کے پاس یہ علم ہوتا تو انجیل منسوخ کیوں ہوتی قرآن آ گیا جب قرآن آ گیا تو یہودیوں اور عیسائیوں کی کتابیں منسوخ ہو گئیں اس لیئے کہ انھوں نے اپنے حصّوں کو، آیات کو مسخ کیا یہ آخری کتاب ہے قصے وہی ہیں جو انجیل میں ہیں، توریت میں ہیں، زبور میں ہیں، لیکن قرآن میں مصلحت پسندی سے کام نہیں لیا گیا قصّوں کو بدلنے نہیں دیا۔ سورۂ الحمد کے بعد پہلے سورہ کا نام سورۂ بقرہ رکھا سب سے بڑا قرآن کا سورہ منسوب کر دیا گائے کے نام سے۔ یعنی بقر معنی گائے، سورے کا نام پڑ گیا گائے کیوں اس لیئے کہ بڑی اہم گفتگو اس سورے میں اللہ

Presented by www.ziaraat.com

نے کی ابتدائی سورے جتنے ہیں سورۂ بقرہ اور اُس کے بعد سورۂ مائدہ اور سورۂ انعام یہ تینوں سورے جانوروں کے ذکر سے بھرے پڑے ہیں سورۂ مائدہ کا آدھا حصّہ صرف حلال اور حرام جانوروں پر بحث ہے۔ سورۂ انعام میں انعام کے معنی مویشی وہ جانور جو تمہارے لیئے باربرداری کا کام کرتے ہوں جنھیں تم کھاتے ہو اُس سے گفتگو ہے کہ یہ جانور تمہارے کتنے کام آتے ہیں اب آپ اس کو اس طرح سوچیئے کہ آج کی اس ترقی یافتہ دنیا میں جہاں آپ کے لئے گاڑیاں موجود ہیں، ہوائی جہاز موجود ہیں، ٹیکسیاں موجود ہیں، بسیں موجود ہیں، اُس وقت کے دور میں جایئے جب یہ سب نہیں تھا تو انسان گھوڑے پر، خچر پر گدھے پر اور اُونٹ پر سفر کرتا تھا تو یوں سمجھئے کہ اگر آج قرآن نازل ہوتا تو بسوں کی تعریف ہوتی، ٹیکسیوں کی تعریف ہوتی، کاروں کی تعریف ہوتی، ہوائی جہاز کی تعریف ہوتی، لیکن اللہ نے اُس دور میں گفتگو کی یہ تمہاری سواریاں تو جب زمانہ بدلتا ہے تو چیز بدلتی ہے تو حیران نہیں ہونا چاہیئے اگر زمانہ بدل جائے تو اس کے تقاضے کچھ اور وہ تہذیب کے اندر آتے ہیں وہ مذہبی تہذیب ہے جب تہذیب کے تقاضے پورے کرنے ہوں تو پھر بدعت اور ناجائز کا مسئلہ نہیں ہوتا۔ پھر قرآن میں نہ تلاش کرو تہذیب کا تقاضہ ہے تھا کہ حسینی تہذیب بنائی جائے اُس میں علم ہو، تابوت ہو، تعزیہ ہو، ماتم ہو، زنجیر کا ماتم ہو، آگ کا ماتم ہو یہ تہذیب کا تقاضہ تھا اب قرآن میں نہ تلاش کرو کہ قرآن میں کہاں علم ہے، تابوت ہے، تعزیہ ہے، ماتم ہے، زنجیر کا ماتم ہے، تو پھر بتاؤ قرآن میں کہاں ہے ہوائی جہاز اس لیئے قرآن تو کہہ رہا ہے کہ تم اپنی اُونٹنیوں پر بیٹھ کر خانۂ کعبہ حج کرنے آؤ تم جہاز پر اڑے چلے جا رہے ہو احرام جہاز پر بیٹھ کر باندھ رہے ہو تو بدعت ہو گیا سواریاں بدل گئیں تو

Presented by www.ziaraat.com

تہذیب بدلی، تہذیب بدلی تو ماتم ہوگا کیا پریشانی حکمِ الٰہی ہے، آؤ اگر تمہاری کمزور اونٹنیاں بھی ہیں تو اُس پر بیٹھ کر آؤ اور خانہ کعبہ میں آؤ کتنے حاجی جا رہے ہیں اونٹنیوں پہ بیٹھ کے اب تو وہ مقصد ہی ختم ہوا اونٹنیوں کا اب تو اونٹنیاں اور اونٹ کھیل کے لئے عرب والے استعمال کرتے ہیں، پاکستانی چھوٹے چھوٹے بچوں کو اغوا کرا کے اب تو کھیل ہو رہا ہے اونٹ دوڑا کر کہاں ہے قرآن میں یہ کھیل کہاں ہے ایک مجرم کو پکڑا ہوا ہے جاوید کو قبول نہیں رہا ہے کہ بچے گئے کہاں ہیں بڑے مسائل ہیں انسان ہوتا تو بچوں کی عظمت سمجھتا جو انسان ہوتا ہے اس کے دل میں ممتا ہوتی ہے وہ حیوان سے بھی بڑا درندہ بنا۔ اس لیئے کہ حیوان بھی بچے کی محبت جانتا ہے۔ بھئی ایک ریوڑ میں بہت سے جانور ہوتے ہیں بچے گھر پر رہتے ہیں جب چرنے کے لئے ریوڑ جاتا ہے شام کو چرواہا لاتا ہے تو اگر سو بچے ہوں ہر بچہ اپنی ماں کو پہچان لیتا ہے ماں اپنے بچے کو پہچان لیتی ہے حالانکہ ساری بکریاں ایک طرح کی ساری بھیڑیں ایک طرح کی انسانوں جیسے نقشے الگ الگ تو نہیں ہیں لیکن ہر بچہ اپنی ماں کو پہچانتا ہے، ہر ماں اپنے بچے کو پہچانتی ہے تو جانور میں بھی حیوان میں بھی ممتا ہے لیکن انسان جب حد سے گر جاتا ہے تو ممتا ختم ہو جاتی ہے۔ اسی لئے جانوروں کی گفتگو قرآن میں اللہ نے تفصیل کے ساتھ کی اور سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر کیا حضرتِ موسیٰؑ آدمؑ سے لے کر خاتمؐ تک سب سے زیادہ قرآن نے جس نبی کا ذکر کیا وہ حضرتِ موسیٰؑ ہیں تین سو مقامات پر قرآن نے صرف حضرتِ موسیٰؑ کا ذکر اور اُن کی قوم کا ذکر کیا ہے حضرتِ موسیٰؑ کے معجزات حالاتِ زندگی کا ذکر ہے اور اُس میں ذکر ہوا کہ جب ہم نے بنی اسرائیل کو پناہ دے دی فرعون سے اور موسیٰؑ ہجرت کر گئے مصر سے نکل گئے تو

Presented by www.ziaraat.com

امن سے بنی اسرائیل رہنے لگے اُس وقت اللہ نے موسیٰ سے کہا اب تم کوہِ طور پر آجاؤ اور یہاں ایک مہینے کیلیۓ آجاؤ تیس دن کیلیۓ آجاؤ تیس راتوں کیلیۓ آجاؤ ہم تمہیں اب توریت دیں گے۔ دیکھیۓ ایک چیز اور آپ کو سمجھادوں آنے والی تقریروں میں یہ موضوع آئے گا۔ ہر نبی کو جو پیشہ دیا گیا وہ جانور چرانے کا پیشہ دیا گیا اس پر ہم گفتگو بار بار کریں گے حضرتِ موسیٰ کو بھی چرواہا پیدا کیا گیا جانور چراتے تھے کیوں اس لیئے کہ نبوت کا آغاز محبتِ حیوان سے ہے اگر حیوان سے محبت ہے تو ہم تمہیں آزمائیں گے کہ انسان سے محبت ہے تمہیں اور حضرتِ موسیٰ کو جو نبوت ملی وہ ایک حیوان کی وجہ سے ابھی نبی نہیں بنے ابھی وحی نہیں آئی ابھی حکم نہیں آیا کہ موسیٰ ہم نے تمہیں نبی بنادیا بھیڑیں چرارہے ہیں ایک دن صحرا سے واپس آرہے تھے اپنے ریوڑ کو لے کر ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ریوڑ سے نکلا اور بھاگا حضرتِ موسیٰ نے ریوڑ چھوڑا اُس کا پیچھا کیا اب جیسے جیسے موسیٰ دوڑتے جاتے ہیں کاش کہ ہم جب بھی ایسی چیزیں دیکھیں تو مشاہدے کو ذہن میں محفوظ کریں دیکھیۓ بکری کا بچہ بہت پیارا ہوتا ہے جتنا پیارا ہوتا ہے اتنا ہی شریر بھی ہوتا ہے پتہ نہیں آپ کے ذہن میں منظر آرہا ہے یا نہیں بکری کے بچّے دیکھے ہیں یا نہیں کیا حُسن ہوتا ہے بکری کے بچّے میں اور جب اُسے کُھلا میدان مل جائے دوڑتا ہے کھیلتا ہے حضرتِ موسیٰ کو اُس نے دوڑایا اب وہ دوڑتا جارہا ہے حضرتِ موسیٰ پیچھا کرتے جارہے ہیں کئی میل وہ دوڑتا چلا گیا اور ایک جگہ پہنچ کے رُک گیا دوڑ کر حضرتِ موسیٰ نے اُس اٹھایا اور اُٹھا کے سینے سے لگا کے پیار کیا اور کہا کہ آپ کو اگر ہم پر رحم نہیں آیا پیار کر کے کہا آپ کو اگر ہم پر رحم نہیں آیا تو آپ نے اپنے اوپر کیوں ظلم کیا بھئی یہ جملہ جیسے ہی موسیٰ نے کہا جبریل کو حکم ملا اُس کو دے

Presented by www.ziaraat.com

دو نبوت یہ ہے ممتا دل میں جب تک ممتا نہ ہو نبی کو نبوت نہیں ملتی اسی لئے آخری نبی کو بیٹی دی کہ ممتا ساری یہاں آ گئی۔ (نعرۂ حیدری ...... یا علیؑ) یہ تو نبی ہے نبوت پا رہا ہے۔ محمود غزنوی بادشاہ نہیں ہے۔ شکار کھیلنے گیا عادی تھا شکار کا ایک جگہ ہرنی کے بچے نظر آئے اس نے بچوں کو اٹھایا دو بچے تھے چھوٹے چھوٹے ہرنی کے یعنی پیروں سے چل نہیں رہے ایک گھوڑے پر بیٹھ گیا دونوں بچے گھوڑے پر رکھ لیے چلا اب جو مڑ کر دیکھا ہرنی گھوڑے کے پیچھے پیچھے آ رہی ہے اب یہ گھوڑے کو بڑھا تا جاتا ہے ہرنی اُتنی ہی تیز دوڑتی جاتی ہے آواز دیتی جاتی ہے جب اِدھر سے آواز دیتی تو بچے ماں کا جواب دیتے اپنی چھوٹی سی آواز سے ماں کی آواز پہچان کر جواب دیتے کافی دیر تک اُس نے یہ منظر دیکھا اُس کے بعد گھوڑے کو روکا اترا جب ہرنی قریب آ گئی بچے چھوڑ دیئے بچے دوڑ کر ماں کا دودھ پینے لگے مسکرایا محمود غزنوی گھوڑا لے کر واپس آ گیا ہرنی کو اور بچوں کو چھوڑ کر جنگل میں گھر واپس آ گیا، رات کو سویا تو خواب دیکھا کسی غیبی آواز نے کہا ہم تمہیں سلطنت عطا کریں گے اسی کے بعد اُس کو سلطنت ملی جہاں ممتا نہ ہو وہاں نہ حکومت آتی ہے، نہ نبوت آتی ہے، نہ رسالت آتی ہے، نہ امامت زبردستی لے لینا اور ہے بھئی جملہ سنئے۔ جو زبردستی حکومت لیتا ہے وہاں ممتا نہیں ہوتی۔ اِسی ممتا کو پکارا تھا فاطمہؑ نے اُس وقت جب دشمنوں کی آواز آئی گھر جلا دیں گے فاطمہؑ نے کہا اُس گھر کو جلا دو گے جس میں حسنؑ اور حسینؑ ہیں جواب ملا ہاں اُسی گھر کو جلا دیں گے زہراؑ نے سوال کیا تھا اُس گھر کو جس میں حسنؑ اور حسینؑ ہیں تاریخ میں لکھوایا ممتا نہیں ہے ظالم ہیں۔ حکومت کا حقدار نہیں ہے۔ (نعرۂ حیدری یا علیؑ) پوچھو جس کے دل میں حسنؑ اور حسینؑ کی محبت ہے وہ بتائے گا کیوں ہے

www.ziaraat.com
Saheefe-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

محبت اس لیئے محبت ہے کسی ماں کے دو لال ہیں یہ ممتا کھینچ کے لاتی ہے نبی کی محبت کا منظر دیکھا ہے کہ بچوں کو کتنا چاہتے تھے جہاں انسانیت نہیں۔ وہاں مودّت نہیں جہاں مودّت نہیں وہ حیوان بھی نہیں اس لئے کہ حیوان کے دل میں بھی اللہ نے اس گھر کی محبت ڈال دی۔

توجہ کیجئے گا پتہ ہے کہ موسیٰؑ کون ہیں ایسا نبی اور اُس سے یہ کہا جائے کہ اب تمہاری قوم چین سے ہے آجاؤ کوہِ طور پر اب ہم تمہیں توریت دیں گے ہم تم سے کچھ باتیں کریں گے کہا ہارونؑ یعنی بھائی سے کہا تم میرے جانشین میرے وصی میں تمہیں اپنی جگہ مقرر کر کے جاتا ہوں اب تم جانو اور یہ قوم جانے میں آجاؤں گا تیس دن کے بعد تیس راتوں کے بعد موسیٰؑ جب کوہِ طور پر گئے تیس دن گزر گئے اللہ نے قوم کی آزمائش کیلئے دس روز اور بڑھا دیئے تیس کو چالیس کر دیا یعنی چلہ اب طے ہوا جہاں چلہ اللہ کا کھنچ جائے وہاں قوم کی آزمائش ہوتی ہے لوگ کہتے ہیں مہدیؑ کب آرہے ہیں اس لیئے بڑھتا جارہا ہے وقت ظہور کا کہ قوم کی آزمائش ہو جائے۔ انسان بھی ہو، مسلمان، مسلمان مسلمان، انسان بھی ہو آزمائش ہو رہی کہ انسان بنے ہو کہ نہیں ہم چاہتے ہیں پہلے انسان بنو جب تک انسان نہیں بنو گئے مسلمان کیسے بنو گے اور جب تک مسلمان نہیں بنو گے صاحبِ ایمان کیسے بنو گے جب صاحبِ ایمان نہیں بنو گے بہت دور ہے کُلِ ایمان کی منزل بیچ میں سلمانؑ بھی تو آرہے ہیں تو نہ جاؤ کُل ایمان تک سلمانؑ ہی بن کے دکھا دو۔ سلمانؑ ہی بن کے دکھا دو تو اب چالیس راتیں گذر گئیں، حضرت موسیٰؑ کی قوم نے کہا اب تو نہیں آئیں گے جملے میں بار بار جزیات آرہی ہے میں نکلنے نہیں دوں گا ورنہ تقریر یہ کمی ہو جائے گی جملوں سے آپ خود سمجھ لیجئے گا میں کیا کہنا چاہتا ہوں اب

Presented by www.ziaraat.com

نہیں آئیں گے دیر نہ لگایئے...... کہیں مر گئے کہیں کھپ گئے اب نہیں آئیں گے موسیٰ مر گئے اب نہیں آئیں گے کس سے کہا گیا نائب سے اب نہیں آئیں گے ہارونؑ نے کہا نہیں آئیں گے انتظار کرو وہ آئیں گے کہا نہیں اب ہمیں ہادی کی ضرورت ہے ہادی تو چھوڑ کے گئے ہیں ہادی تو چھوڑ کے گئے ہیں۔ کہا وہ آئیں گے کہا نہیں ہمیں ہادی چاہیئے جب آ رہے تھے موسیٰ اور نیل ندی کو پار کر رہے تھے اور بنی اسرائیل کا قافلہ چل رہا تھا تو سب سے پیچھے جبریل امین کا روان کی نگرانی کرتے ہوئے چل رہے تھے لیکن ایک جوان کی شکل میں آئے تھے اور گھوڑے پر بیٹھے ہوئے تھے اور اتنے خوبصورت جوان کہ لوگ مڑ مڑ کے دیکھ رہے تھے سامری سب سے آخر میں پیچھے پیچھے آ رہا تھا، سامری جادوگر کو کہتے ہیں سامری سب سے آخر میں ندی سے پار ہوا نیل ندی سے اور وہ جبریلؑ سے بھی پیچھے تھا وہ بہت چالاک تھا پیچھے سے سب کی نگرانی کر رہا تھا دیکھئے جو منافق ہوتا ہے وہ قافلے کے پیچھے رہ جاتا ہے نہیں سمجھے آپ۔ ہائے ہائے پھر مجھے جزیات میں بات کرنا پڑے گی غدیرِ خم میں رسولؐ اللہ نے کہا جو پیچھے رہ گئے ہیں اُن کا انتظار کرو کہ آ جائیں اگر وہ نہ آئے تو بڑی منافقت ہے مگر پیچھے رہنے والوں نے طے کر لیا تھا کہ پیچھے رہیں گے تو اب کاہے کا جھگڑا ہے جو آگے نکل گئے نکل گئے جو پیچھے رہ گئے وہ شمار کر کے دیکھ لو کہ کہاں علیؑ پہلے وہ دیکھئے کون پیچھے رہ گیا کون آگے نکل گیا سامری سب سے پیچھے اُس نے دیکھا کہ جوان جو گھوڑے پر بیٹھا ہے جب اس کا گھوڑا قدم اٹھاتا ہے تو زمین سے جب ٹکراتا ہے سم تو اُس میں سے ایک نور نکلتا ہے ایک نور نکلتا ہے یہ سمجھ گیا کہ یہ کوئی خاص جوان ہے اس لیئے کہ اس کے گھوڑے کے سُموں سے نور نکل رہا ہے جب زمین سے ٹکراتا ہے اس

Presented by www.ziaraat.com

کے بغل میں ایک تھیلی لٹکی رہتی تھی زنبیل کی طرح، جیسے جیسے گھوڑا آگے بڑھتا گیا سموں کی مٹی اٹھا کے تھیلی میں رکھتا گیا کہ یہ کہیں کام آئے گی کوئی خاص بات ہے اس مٹی میں یہ نور ٹکرا رہا ہے ہائے ہائے جادوگر سمجھ جاتے ہیں کہ نور اگر مٹی سے ٹکرائے تو مٹی کارآمد ہو جاتی ہے۔ مسلمان کے سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کربلا کی مٹی میں نور ہے۔(نعرۂ حیدری...... یا علیؑ)وہ بھی ایک گھوڑے کے سم ایک جانور ایک حیوان اُس کے پیروں سے نور نکل رہا ہے وہ نہیں دیکھ رہا کہ یہ ایک حیوان ہے وہ یہ دیکھ رہا ہے حیوان پہ انسان سوار ہے۔حیوان میں اثر انسان سے آیا ہے یعنی انسان کی برکت سے حیوان بھی برکتی ہو جاتا ہے اس لیئے کہ منسوب کس سے ہے۔سامری سمجھ رہا تھا دماغ بڑا تیز تھا اُس کا چالیس دن موسیٰؑ کو گزر گئے وہ آئے نہیں ایک دن سامری نے پوری قوم میں اعلان کیا کہا دیکھو جو فرعون کے مال سے تم نے لوٹا ہے سونا اور چاندی وہ سب لے آؤ تا کہ ہم تمہارے لیئے ایک ہادی بنا دیں نہیں سمجھے آپ مسئلہ قوموں کا یہی ہے کہ روحانی ہادی آئے تو سمجھ میں نہیں آتا جب تک دولت کا ڈھیر نہ ہو تو ہادی کو ہادی نہیں مانتے جن جن حکومتوں نے اعلان کیا ہمارے پاس مال ہے اُس ہی کے پیچھے چلے۔آلِ محمدؐ نے کہا یہاں مال نہیں ہے سر کٹانا پڑے گا بھاگ گئے اُن کو سلام جواب تک بیٹھے ہیں کسی امام کے پاس سے اب تک دولت نہیں آئی سوچو تو کیا روحانیت کی طاقت ہے جو ہم نے مانی ہے نہیں مانتے ہم حکومت کی طاقت کو ہم روحانیت کو مانتے ہیں ہم اُسی کو ہادی مانتے ہیں جس کے پاس معجزہ ہو مادی انسانوں کو نہیں مانتے لیکن جب سونا چاندی آیا تو اُس کو آگ پر جلا کر سامری نے ایک گائے کا بچھڑا بنایا گائے کا بچھڑا تیار کیا اور اُس کے پیٹ میں ایک کل یعنی مشین بنائی کہ ہوا کے دباؤ

Presented by www.ziaraat.com

سے اُس کی دم سے جب ہوا داخل ہوتی تو اُس کا منہ کھلتا اور اُس سے آواز نکلتی یہ اُس نے پہلے تیاری کر لی تھی اور بچھڑے کے بیچ میں لگا دی تھی، اُس کو نقشہ پورا یاد ہے پرانی کتابوں کا کہ اللہ نے کہا کہ جب میں روح پھونکوں تو سب سجدے میں گرنا گویا سامری خدا بنا دیکھئے ٹکرایا تھا اللہ سے موسیٰ سے نہیں ٹکرایا، ہادی تو سامری دے رہا ہے سامری خود ہادی نہیں بن رہا ہے تو وہ کیا بن رہا ہے اللہ نے ہادی بنایا آدمؑ کو تو سامری خالق بنا کہ ہادی تخلیق ہم نے کیا ہے، ہم ہادی نہیں ہیں ہم نے ہادی تخلیق کیا ہے جیسے ہی اس میں روح پھنکے یعنی جب یہ بولے تو سب سجدے میں گر جانا موسیٰ کی قوم کے ستر ہزار افراد گائے کے بچھڑے کے بولنے پر سجدے میں گر گئے سامری کھڑا مسکرا رہا تھا بچھڑا ہادی تھا یہ بچھڑا بنانے والا تھا، امام نے فرمایا کہ ایک تمہاری قوم میں گیوسالہ ہے اور ایک سامری ہے جس نے ہادی بنایا وہ سامری تھا وہ اللہ بنا ہوا تھا کون پہنچا کون نہیں پہنچا مجھے نہیں معلوم۔ بعد نبی جھگڑا یہ تھا ایک بچھڑا بنا ایک سامری بنا تو سامری زیادہ چالاک ہے بچھڑا چالاک نہیں ہے (نعرۂ حیدری.... یا علیؑ) حیوان سمجھ میں آیا ہے اور انسان بھی سمجھ میں آرہا ہے نا انسان حیوان کا سہارا لے رہا ہے ہارونؑ نے کہا یہ کیا کیا تم نے کیا کیا بُت پرستی شروع کر دی بہت سمجھایا کہا ہارونؑ جاؤ بیٹھو ہارونؑ خاموش ہو کے گھر بیٹھ گئے گوشہ نشین ہو گئے۔ اب بھی نہیں سمجھے آپ کیا فرمایا جنگ تبوک میں یا علیؑ میں موسیٰ ہوں علی تم ہارونؑ ہو جب ایسا موقع آئے گھر میں بیٹھ جانا میں موسیٰ ہوں تم ہارونؑ ہو موسیٰ گیا ہارونؑ گھر میں بیٹھا اب ذرا سوچئے ہارون اگر تلوار نکال لیتے اور سب کو مار دیتے جواب یہی ہارونؑ نے دیا جب موسیٰ واپس آئے تو توریت کی لوحیں ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گئیں ہم تو توریت لینے گئے تھے یہ سب بُت

Presented by www.ziaraat.com

پرست ہو گئے یہ گائے کا بچھڑا پوجنے لگے ہارونؑ یہ ہوا کیا ہارونؑ نے کہا کیا کرتا یا موسیٰؑ اگر میں تلوار نکالتا تو یہ دو ٹکڑوں میں بٹ جاتے یہ کئی فرقوں میں بٹ جاتے یہ آپس میں ایک دوسرے سے اختلاف کرتے میں نے تلوار نہیں نکالی کہ جس حالت میں بھی ہیں رہیں تا کہ آپ کے آخری ہادی خود انھیں واپس لائیں علیؑ نے تلوار نہیں نکالی کہ بٹ جائیں گے کہ جب مہدیؑ آئیں گے تو فیصلہ ہو جائے گا اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے علیؑ نے نہیں کیا اگر کرنا ہوتا تو پچیس برس میں ارے اسلام کیا انسانوں کے ٹکڑے کر دیتے ایک جگہ رہو۔ رہو ایک جگہ رہو ایک سوچ، ایک فکر، ایک دین ایک مذہب، حکم ہوا اللہ کا موسیٰؑ کو کہ سامری کو بلاؤ اب سزا کیا ہے توجہ کیجئے گا سامری کی سزا کیا گردن اڑا دی جائے قرآن میں تو نہیں تھا کہ بچھڑا بنایا جائے بچھڑا تو بنا بچھڑا بنا سامری نازاں ہے ہم نے بچھڑا بنایا، بچھڑا نہیں بولتا تھا پیچھے سامری بولتا تھا اب بھی نہیں سمجھے آپ، زہراؑ دربار میں آئیں کہ فدک ہمارا ہے، بچھڑے نے کہا دے دیا سامری نے کہا کیوں دیا؟ کچھ سمجھے آپ بچھڑا نہیں بولے گا سامری بلوائے گا کہا سامری کی سزا کیا ہے گردن اڑا دی جائے نہیں موسیٰؑ نے بلایا سامری کو کہا سن سزا میں دیتا ہوں سزا یہ ہے جو تیرے پاس سے نکلے گا تیری نسل کے پاس سے نکلے گا کہے گا نجس ہے اسے دور ہٹاؤ جب یہ سزا سنی تو بھاگ کر ہندوستان آیا اور یہاں گائے کی پوجا ایجاد کی لیکن سویپر (Sweeper) اس کی اولاد بنے سارے برہمن کہتے تھے اب بھنگی نہیں آسکتے مندر میں سامری کی اولاد میں پورے ہندوستان و پاکستان کے نیچ قوم کے لوگ ہیں۔ آئیں کہاں سے قومیں یہ کہاں سے آئیں قومیں یہ انبیاء کی اولاد نہیں ہیں یہ قومیں دور ہٹاتے ہیں اب نجس ہے نجس ہے۔ سامری کو سزا یہ ملی کہ یہ نجس ہے گردن اڑا

Presented by www.ziaraat.com

دیتے تو یہ سزا قیامت تک نہ جاتی سزا کو دور تک جانا تھا سزا کو دور تک جانا ہے "اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ" ہم ذلالت میں اُسے پلٹا دیتے ہیں "ثُمَّ رَدَدْنٰهُ" ہم نے تو اچھا خلق کیا تھا لیکن تو ذلالت کے راستے پر چلا ہم نے اُسی راستے پر ڈال دیا تا کہ تو جہنم میں جائے "اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ" جو صاحبانِ ایمان ہیں جو عملِ صالح کرتے ہیں۔ ایک سامری ہے ایک موسیٰؑ ہے ایک ہارونؑ ہے، سامری کو سزا ملی اور اس کے بعد اللہ نے موسیٰؑ سے کہا اس بچھڑے کو جلاؤ آگ میں جلا کر اس کی راکھ پانی میں بہا دو اور جہاں بہانا وہیں کا پانی قوم کو پلا دو توجہ کیجئے گا اُس کے بعد حکم ملا سزا دو اس قوم کو کیا ہے سزا، کہا جب رات آئے تو ہاتھ میں تلوار لے کر ایک دوسرے کو قتل کریں سب ایک دوسرے کو قتل کریں کہا ہمارے عزیز رشتے دار کہا اب سزا یہی ہے تلواریں چلیں آپس میں حکم الٰہی تھا اس سے بڑی سزا نہیں ہے بُت پرستی کی نہیں سمجھے آپ گیوسالہ بنایا تم نے اب آپس میں تلواریں چل رہی ہیں ایک دوسرے کو مسلمان کاٹے دے رہا ہے کہاں گئے انسان ایک حیوان کی خاطر انسان تلواریں چلائے ایک مجسمے کے لئے علیؑ نے کہا کہ نہیں گیوسالہ نہیں بننے دیں گے ہم گیوسالہ کو جلا دیں گے ہم گیوسالہ کو جلا دیں گے اب جو تقریریں آئیں گی تو میں بتاؤں گا کہ علیؑ نے اونٹ کو جلوایا اُس کی راکھ ہوا میں اڑا دی گئی اگر ایسا نہ کریں تو دوسرا گیوسالہ بن جائے ایک اور سامری ہے بصرے میں حسن بصری "نہج البلاغہ" میں یہ علیؑ نے کہا اس قوم کا سامری ہے یہ امامت کی ٹکر پہ تحریک چلانا چاہتا ہے یہ چاہتا ہے کہ اُس کو سجدہ ہو جائے پورا خطبہ علیؑ کا موجود ہے کہاں کہاں علیؑ نے بتایا بت پرستی سے بچنا اتنی بُت پرستیوں سے بچے ہیں تو یہاں تک آئے ہیں جس نے اتنا پرہیز بت پرستیوں سے کیا ہو اُس

Presented by www.ziaraat.com

کے لکڑی کے تابوت کو تم بت سمجھ رہے ہو بت پتھر کا ہوتا ہے لکڑی کا نہیں ہوتا کپڑے کا نہیں ہوتا ہم نے کبھی پتھر کو نہیں پوجا یہ دوسری بات ہے کہ خانۂ کعبہ میں دو دو پتھر رکھے ہوئے ہیں مقامِ ابراہیمؑ بھی حجرِ اسود بھی مسلمانوں کو چومنا پڑتا ہے۔ سارے پتھروں کو ہٹایا تو دو پتھر رکھے ہوئے ہیں یہ پتھر اور ہیں انھیں چومو تاکہ شعائر اللہ سمجھ میں آئے شعائر اللہ سمجھ میں آئے دین میں جانور رکھ دیئے ہاں گائے کی قربانی تمہیں دینی ہے کیوں گائے کی قربانی رکھی گئی سورے کا نام بقرہ رکھا گیا کہ گائے کی قربانی دینی ہے اس لیئے کہ گائے کے بچے کو پوجا تھا یہیں سے گائے کی پوجا شروع ہوئی ہندوستان میں گئو ماتا بنی سامری کے کہنے سے مصر یونان ہندوستان دنیا کے ہر ملک حد یہ نینوا اسندھ میں مون جوداڑو ہڑپہ کی کھدائی میں بیل اور گائے کے مجسمے نکلے کہ جنھیں پوجا جاتا تھا دینا کی ہر قوم گائے اور بچھڑے کو پوجنے لگی تھی بہت مشکل تھا دس ہزار پانچ ہزار برس سے جو عقیدہ مذہب ہو اُس کو ذہن سے کھرچنا بہت مشکل ہے اس لیئے قرآن میں پہلا بڑا سورۂ بقرہ رکھا گیا کہ آخری پیغمبرؐ ہم آئے ہیں گائے کی پوجا چھڑانے اور ابتدا موسیٰؑ نے کی دیکھیئے جیسے ہی بچھڑے کو جلوایا فوراً وحی آئی عجیب وحی آئی عجیب مسئلہ آیا اس لیئے اُس سورے کا نام سورۂ بقرہ رکھا اور وحی کیا آئی یہ ہوا کہ ایک عورت بہت حسین وجمیل بنی اسرائیل میں تھی اُس کے چچا کے دو بیٹے تھے ایک بیٹے نے پیغام دیا اُس نے قبول نہیں کیا اس لئے کہ وہ فاسق تھا دوسرے نے پیغام دیا وہ متقی تھا عورت نے قبول کرلیا شادی ہوگئی ایک رات دوسرے چچا کے بیٹے نے اُسے قتل کردیا قتل کر کے لاش کو ایک ایسے قبیلے میں پھینک دیا تاکہ وہ قبیلے والے شور مچائیں کہ اُس کا اپنا قبیلہ تھا اور صبح کو روتا ہوا لاش پر بیٹھ گیا کہا میں وارث ہوں

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

یہ میرے چچا کا بیٹا ہے اور اس کا خون بہا چاہئے الزام جب قبیلے پر آنے لگا تو قبیلے والے موسیٰ کے سامنے نکل کر آئے موسیٰ نے کہا تم سب اس کی دیت دو تم سب رقم لاؤ قبیلے والے کہنے لگے خوامخواہ ہم قاتل نہیں ہیں تو کیوں دیں تو وحی آئی اللہ نے کہا کہ تم قاتل کا پتہ لگانا چاہتے ہو تو ایسا کرو کہ ایک گائے قربان کرو دیکھئے گائے کی قربانی سے ڈرنے لگے بچھڑا آگ میں جلا دیا گیا تھا لیکن دلوں میں بچھڑا تھا گائے بھی دلوں میں تھی ان لوگوں کے تو اللہ نے بچھڑے کو نہیں کہا گائے کو بچھڑے کی اماں کو کٹوانا ہے ان کے ہاتھ سے ''بکرے کی میا (اماں) کب تک خیر منائے'' جب تک یہ حلال نہیں کریں گے دل سے محبت نہیں جائے گی اماں کو حلال کرو ماں کو حلال کرو بہت ماتا ماتا پکار رہے ہو اللہ کی محبت نہیں آتی کہاں اُس دل میں آئے گی جہاں بچھڑا اور بچھڑے کی اماں ہو دل میں اور اُسی کو خدا سمجھ رہے ہوں موسیٰ نے کہا اللہ کہہ رہا ہے گائے قربان کرو بنی اسرائیل نے کہا گائے کی قربانی سے قاتل کیسے پکڑا جائے گا موسیٰ نے کہا اللہ کہہ رہا ہے اب

بنی اسرائیل نے ایک بحث شروع کر دی کہ موسیٰ وہ گائے کیسی ہو اب وحی پہ وحی آنی شروع ہوئی جب نبی پریشان ہوتا تھا تو جبریل کو دم ہی نہیں ملتا تھا اللہ ایسی قوم سے بچائے جو روح الامین کو دوڑ لگوائے کتنا فرشتے کا احترام کرتے تھے واہ رے یہودی، کیسی ہو پھر وحی آئی ایسی ہو نہ زیادہ بوڑھی ہو نہ زیادہ کم سن ہو ذرا وحی کے مزاج کو سمجھ لیجئے جیسی قوم ویسی وحی۔ یہ نہیں کہا اللہ نے کہ خوش مزاج ہو جائیں گے تم ٹھٹا کرو گے دین سے اللہ کہتا ہے ہم تم سے زیادہ مکر جانتے ہیں۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (سورۂ آل عمران، آیت ۵۴)

Presented by www.ziaraat.com

"مکر اللّٰہ الماکرین" مکر کرنے والوں کا سب سے بڑا مکر کرنے والا میں ہوں قوم مکر کرے گی تو تم ہماری مکر سے جیت سکتے ہو قرآن میں کہا اللہ نے تم ہم سے مکر کرو گے ہم سے مالک کائنات سے خالق سے مکاری کرو گے کیسی گائے ہو کہا ایسی ہو نہ زیادہ بوڑھی ہو نہ زیادہ کم سن درمیانی عمر مگر گابھن نہ ہو، صاحب عصمت ہو شہریار سمجھ گئے صاحب عصمت ماشاء اللہ مجلسیں دل لگا کر سنتے ہیں اب جو دل لگا کر مجلس نہ سنیں وہ جملے کیا سنیں گے جس میں سننے کا فن زیادہ اہم ہوتا ہے مجلس پڑھنے سے زیادہ اگر لگا تار ذہن ہے کہاں ہے.....تو پھر کیسے رنگ کی ہو پھر پھر جبریل آئے کہا ایسی ہو بدرنگ نہ ہو، پانی جیسا رنگ نہ ہو دور سے چمکتی ہو زیادہ گہرا زرد نہ ہو درمیانی زرد ہو کہ دور سے خوش نما لگے پانچ بار وحی آئی ہے کہ گائے کیسی ہو، ذہن ہی ہٹا دیا اب جب طے ہو گیا کہ کیسی ہو تو کہا جاؤ، ڈھونڈو اب سب نکلے ڈھونڈنے کیلئے مسئلہ کیا تھا سب پہ الزام آ رہا تھا یہ بھی قاتل، یہ بھی قاتل، یہ بھی قاتل قتل سے بچنا تھا گائے تو ڈھونڈنا تھی تاکہ اصل قاتل پکڑا جائے دیکھئے اللہ نے کیا طریقہ اختیار کیا ڈھونڈنے نکلے ایک جگہ پتہ چلا ایسی گائے ہے خوش نما خوبصورت زرد رنگ کی نہ زیادہ بوڑھی نہ زیادہ کم سن اتفاق سے اُس گھر میں جو ماں اور باپ رہتے تھے اُن کا ایک ہی بیٹا تھا وہ بیٹا بائیس برس کا تھا اور اُس کا ہر وقت ایک ہی کام تھا۔ "اللّٰھم صَلی علیٰ محمدٍ و آلِ محمدؐ" تسبیح پڑھتا رہتا تھا ہر وقت درود محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اس لیئے کہ موسیٰؑ کی توریت میں یہ بات نازل ہو چکی تھی کہ بنی اسرائیل تمہیں محمدؐ اور آلِ محمدؐ کی محبت اختیار کرنا پڑے گی اور وہ نبی جو آنے والا ہے احمدؐ اُس کی اولاد اور اُس کے وصی علیؑ کی ولایت پہ تمھیں یقین رکھنا پڑے گا۔ موسیٰؑ کی قوم میں بھی دو فرقے ہو گئے تھے۔ ایک نے

Presented by www.ziaraat.com

ولایتِ علیؑ کو مان لیا تھا ایک فرقہ یہ کہہ رہا تھا کہ ہم نے جنھیں دیکھا نہیں اُن پہ یقین کیسے کریں یعنی اُس قوم کو بھی انتظار کرنا تھا ہم بھی انتظار کر رہے ہیں، موسیٰؑ کی قوم کو آج تک انتظار کرنا پڑ رہا ہے۔ ان کا انتظار اور بڑھ گیا، پہلے محمدؐ کا انتظار کیا جب وہ آ گئے تو گیارہ محمدؐ اور آئے اب بارہویں محمدؐ کا انتظار اُنھیں کرنا پڑ رہا ہے۔ ہم تو اُس کے بعد کے ہیں وہ پہلے کے ہیں۔ وہ موسیٰؑ کے دور میں درود کی تسبیح پڑھتا تھا اور ولایتِ علیؑ پہ یقین رکھتا تھا، دیکھئے جو ولایتِ علیؑ اور معصوؑمین کی محبت میں ڈوبا ہوتا ہے وہ باپ اور ماں کا بھی بڑا احترام کرتا ہے۔ ایک مالدار پارٹی آئی تو ستر ہزار کا سودا تھا لیکن سودا جہاں رکھا تھا وہاں تالا تھا اور تالے کی کنجی باپ کے تکیہ کے نیچے تھی۔ جب یہ کنجی لینے گیا تو سوچنے لگا اگر میں نے کنجی نکالی تو باپ کی نیند خراب ہو جائے گی، ستر ہزار کے سودے کی قربانی دے دی صرف اِس لیئے کہ باپ کی نیند خراب نہ ہو۔ جب باپ اٹھا تو معلوم ہوا ایسا تھا تو کہنے لگا میرا بیٹا تو بہت فرمانبردار ہے اور اور جو گائے اُس نے پالی تھی وہ بیٹے کو دے دی کہ وہ باپ کا بڑا احترام کرتا تھا۔ اب آپ کسی بھی عالم سے پوچھیں گے کہ دولت مند کیسے بنا جاتا ہے کوئی عمل بتایئے تو وہ یہی کہے گا درود کی تسبیح پڑھا کرو جو درود کی تسبیح زیادہ پڑھتا ہے اُس کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے، یہ بات انبیاء کے زمانے سے چلی آرہی ہے۔ وہ تسبیح کا عادی تھا اور اُسے ولایتِ علیؑ پر یقین تھا، باپ کا فرمانبردار تھا۔ وہ گائے اُسے مل گئی اور بنی اسرائیل کو پتہ چلا کہ گائے یہاں ہے تو وہ آئے اور کہا گائے بیچو، اِس نے کہا کتنے کی لوگے کہا پچاس دینار کی، کہا ہم اپنی ماں سے پوچھ لیں، ماں نے کہا جاؤ اُن سے کہو سو دینار اُنھوں نے کہا سو تو نہیں پچاس دیں گے، ماں نے کہا اور بڑھا دو قیمت بڑھتی گئی یہاں تک حضرت

موسیٰ آ گئے کہا بحث نہ کرو جب تک گائے لو گے نہیں قاتل پکڑا نہیں جائے گا، جو قیمت مانگی جا رہی ہے دے دو۔ موسیٰ اُس وقت پہنچے جب آخری قیمت تھی موسیٰ کو دیکھ کر اُس نے قیمت بڑھا دی کہ گاہک تو بڑا آ گیا، نبوت گائے خریدنے آئی ہے، موسیٰ نے پوچھا کیا قیمت چاہیئے کہا جب یہ گائے حلال ہو جائے تو جب تک اِس کی کھال سونے سے بھر نہ جائے پچاس لاکھ دینار کا سونا کھال میں آیا، خدا نے بنی اسرائیل کے احمقوں کے ہاتھ سے ایک گائے کی قیمت اتنی دلائی کہ اس شہر کے بنی اسرائیل سب کے سب محتاج و مفلس ہو گئے کیوں کہ انھیں اس گائے کی قیمت یہ دینی پڑی کہ گائے کی کھال میں جتنا سونا آئے اللہ نے کھال کی وسعت بڑھا دی، فرعون کا لوٹا ہوا سونا، جس کا بچھڑا بنا تھا، اُس کا غلط استعمال ہونے والا تھا، اللہ نے بتایا جو درود کی تسبیح پڑھتا ہے اُس کو ہم ایسی جگہ سے دولت دیتے ہیں کہ پتہ ہی نہیں چلتا، یہ صحیح اِستعمال کرے گا راہِ علیؑ میں، قرآن ہے سورۂ بقرہ، اب سمجھ میں آیا سورے کا نام گائے کیوں ہے، گائے کے پیچھے ولایتِ علیؑ کا راز ہے، سورۂ بقرہ ولایتِ علیؑ کی مدح ہے کچھ سمجھ گئے آپ اس لیئے کہتے ہیں قرآن مدّحِ علیؑ سے شروع ہوا اور مدحِ علیؑ پہ ختم ہوا بظاہر انبیاء کے قصے ہیں باطن میں علیؑ ہیں۔ اس لیئے اللہ کہہ رہا ہے یہ قرآن ہم نے اہل بیتؑ کی مدّح میں نازل کیا کچھ قصیدے بظاہر نظر آتے ہیں کچھ پس منظر میں مدّح ہے بس تقریر ختم ہوئی آج کا موضوع گائے تھا ایک حیوان کو چنا ایسا حیوان کہ اگر کوئی سیدھا سادھا نظر آیا ہائے یہ تو اللہ کی گائے ہے اللہ کی بھی گائے دیکھ لی اتنے شریف ہیں کہ اللہ میاں کی گائے ہیں یہ۔ یہ اللہ میاں کی گائے کہاں رہتی ہے کسی نے اللہ میاں کی گائے دیکھی ہے۔ اللہ میاں کی گائے پہ یقین ہے امام حسینؑ کے گھوڑے پر یقین نہیں

Presented by www.ziaraat.com

ہے کہاں یہ اللہ میاں کی گائے کہاں ہے ارے صاحب وہ پانی ہے اُس پہ مچھلی ہے مچھلی پہ گائے ہے گائے کی سینگ پہ دنیا کا گولا ہے وہاں رہتی ہے اللہ میاں کی گائے اور اتنی سیدھی ہے بچاری کہ برسہا برس ہو گئے سینگ پہ دنیا کا گولا اٹھائے ہوئے دنیا کا گولا تھوڑی اٹھائے ہوئے ہے ہم گناہ گاروں کا وزن اٹھائے ہوئے ہے اللہ میاں کی گائے اتنی سیدھی ہے اب سمجھے اللہ میاں کی گائے کیوں سیدھی ہے بس کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے جب اُس کا ایک سینگ تھکنے لگتا ہے تو وہ سینگ بدلنا چاہتی ہے تو زلزلہ آ جاتا ہے۔ تو زلزلہ روکنے والا بھی تو کوئی ہو کوئی زمین کا باپ تو ہو جو ہاتھ مار کے کہے رُک جا علیؑ کہہ رہا ہے رُک جا۔ جب زلزلہ آیا لوگوں نے علیؑ سے کہا زلزلہ روکیے، نہیں سمجھے آپ علی کا بیٹا نہ ہو تو زلزلے کیسے رُک جائیں۔ جہاں ہاتھ مارا علیؑ کے بیٹے نے زلزلہ رُک گیا اور جہاں چاہا کہ زلزلہ آ جائے زلزلے آتے ہی اس لیئے ہیں کہ جب حرکتیں قوموں کی خراب ہو جاتی ہیں کچھ بچے ہوئے ہیں کچھ تباہ لیکن آخری زلزلے سے کوئی نہیں بچے گا اور چاہے وہ اللہ میاں کی گائے یہ زلزلے لاتی ہو یا جو کچھ بھی کہانی صحیح ہو لیکن کہانی اچھی ہے محاورہ بھی اچھا ہے۔ سیدھی سادی گائے اس لیئے ہندو اُسے ماں کہتے ہیں پاکستان بنا ہی اِسی مسئلے پر کہ مسلمانوں کو ہندو گائے نہیں کاٹنے دیتے تھے تو ہمیں ایک ملک چاہیئے تھا جہاں ہم خوب گوشت کھائیں خوب گائے کاٹیں ارے آپ ہسٹری تو پڑھیئے مسلم لیگ کی تو پتہ چلے کہ گائے کٹنے پر کتنی آفتیں ہوئی ہیں۔ کتنا قتل و غارت ہوا ہے چھپا چھپا کے کاٹیں دہلی میں کٹ رہی ہے وہاں کٹ رہی ہے وہاں ہندوؤں نے حملہ کر دیا وہاں حملہ کر دیا پرانے ۴۷ء کے لوگ ہوں گے انھیں معلوم ہو گا کہ کتنے ہنگامے گائے کٹنے پر ہوئے ایک مسئلہ ہے گائے تب ہی

Presented by www.ziaraat.com

تو سورۂ بقرہ رکھا لیکن ایک صاحب کو نہ یاد ہونا تھا نہ یاد ہوا یہ گائے والا سورہ پورا نہ یاد ہوا کوشش کی گئی کہ یاد ہو جائے یہ گائے والا سورہ بھی کسی کے گلے میں اٹک گیا اٹکا ہوا سورہ آج میں گلے سے نکال کر لا یا ہوں اس لیئے نہ یاد ہوا کہ سورۂ بقرہ کے باطن میں ولایتِ علیؑ تھی ہر ایک کے حلق سے یہ جام نہیں اترتا گائے کٹی موسیٰؑ نے کہا ایک ٹکڑا کاٹو اس گائے کا اور یہ لاش جو پڑی ہے اس پہ مارو یہ خود بول کے بتائے گا میرا قاتل کون ہے تو گوشت کا ٹکڑا کاٹ کے مارا گیا نہیں بولا وہ پھر وحی آئی موسیٰؑ نے کہا یا اللہ یہ تو نہیں بولا کہا بولے گا کیسے وہ کھال لئے کھڑا ہے پہلے قیمت بھر و تب معجزہ ہو گا منت میں تو یہی ہوتا ہے منت مانی کہ سونے کا پنجہ چڑھائیں گے جب منت پوری ہوگئی چاندی کا چڑھا دو اب سونے کا طوق مانا چاندی کا چڑھا دو وہ طوق ہی اٹک گیا عورت اٹکی ہوئی ہے روضے پہ اب خدام دیکھ رہے ہیں بھئی یہ اٹک کیوں گیا اس کا طوق کیوں اٹک گیا کہا سونے کا مانا تھا چڑھایا چاندی کا نیت نہ خراب ہو تو منت اچھی آتی ہے خدا کسی مومن کی نیت نہ خراب کرے ایمان اپنی جگہ نیت اپنی جگہ نیت صحیح ہو نیت نہ خراب ہو جائے قوم کی۔ کہا پہلے سونا بھرو تب سونا لائے کھال میں سونا بھرا گیا پچاس لاکھ دینار کا سونا جب اُسے مل گیا وہ لے کے چلا کون محمدؐ و آلِ محمدؐ کا چاہنے والا وہ گوشت کا لوتھڑا جب اُس پہ مارا گیا تو وہ بولا اُس نے کہا یہ جو سوگوار بنا بیٹھا ہے یہی قاتل ہے اسی نے مجھے قتل کیا اُسے پکڑ لیا گیا اور یہ زندہ ہو گیا جب یہ زندہ ہوا تو اُس نے بتایا کہ میں محمدؐ و آلِ محمدؐ پہ یقین رکھتا تھا اور ولایت علیؑ کا قائل تھا ولایتِ علیؑ کا جو قائل ہوتا ہے مر بھی جائے تو یوں زندہ ہو جاتا ہے اللہ نے کہا موسیٰؑ اس سے کہو دعا مانگے جو مانگے گا ہم دیں گے اُس نے کہا ہمیں عمر بڑی ملے اور زوجہ یہی رہے کہا ہم نے

Presented by www.ziaraat.com

ایک سوتیس سال تمہاری عمر بڑھا دی جب تک زندہ رہا علیؑ علیؑ کرتا رہا۔ (نعرۂ حیدری…… یا علیؑ) اب پھر وحی ہوئی (نعرۂ حیدری…… یا علیؑ) حضرت موسیٰؑ پر پھر وحی ہوئی اب دیکھئے کیا وحی ہوئی تولّا ہو چکا نا تولّا ہو چکا تولّا کا ذکر ہو چکا اب جو وحی آئی وہ تبرّا کی کہا اے موسیٰؑ یہ جو قاتل تھا جب اس نے قتل کیا تھا قتل کرنے کے بعد بھی ولایتِ علیؑ کا اقرار کر لیتا اور درود پڑھ لیتا تو ہم اسے بچا لیتے جب گائے خریدی جارہی تھی اگر اُس وقت بھی یہ ولایتِ علیؑ کا اقرار کر لیتا اُس وقت بھی بچا لیتے جب گوشت کا لوتھڑا مقتول پہ لگ رہا تھا اگر اُس وقت بھی دشمنیٔ علیؑ سے توبہ کر لیتا تو اُس وقت بھی بچا لیتا کہاں تک دشمن علیؑ کو اللہ بچانا چاہتا ہے۔ تو سمجھے کہاں تک بچانا چاہتا ہے ابھی کسی مجلس میں میں نے ذکر کیا پچھلی مجلس میں کہ سلمانؓ نے علیؑ سے کہا مولا دل خوش کرنے والی کوئی حدیث سنائیے کہا سلمانؓ تم نے دل خوش کر دیا جاؤ حضوؐر کے پاس جاؤ اور جا کے یہ کہو کہ ستر ہزار راز جو معراج میں آپ کو بتائے گئے اُس میں کا ایک راز بتا دیجئے سلمان نبیؐ کے پاس پہنچے کہا حضوؐر معراج کی رات جو آپ کو ستر ہزار راز بتائے گئے ہیں اُس میں کا ایک راز بتا دیجئے نبیؐ مسکرائے کہا علیؑ نے بھیجا ہے ارے یہ بھی راز کس کو معلوم تھا رازوں کا راز ہے۔ رازوں کا راز علیؑ ہے۔ تو ہم سلمانؓ تمہیں بتائیں گے اس لیئے کہ شہر کے دروازے نے بھیجا ہے دروازہ شہر کے پاس کسی کو بھیج کر سفارش کرے ہم بتائیں گے اب ذرا سوچئے گا ستر ہزار رازوں میں کا ایک راز جو ظاہر ہوگا تو وہ راز کتنا قیمتی ہوگا۔ میں جب تک سمجھاؤں گا نہیں بات آگے نہیں بڑھے گی۔ نبیؐ کے پاس ستر ہزار راز ہیں اِن میں جو سب سے اوپر نبیؐ کو پسند ہوگا وہی تو بتائیں گے انتخاب کریں گے تو جو نبیؐ کا انتخاب ہوگا ستر ہزار میں وہ کیا ہوگا کہ

Presented by www.ziaraat.com

سلمانؑ سنو راز ہے کسی کو نہ بتانا شبِ معراج اللہ نے مجھے بتایا کہ اگر کسی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی علیؑ کی محبت ہوگی تو ہم اُسے جہنم میں نہیں جانے دیں گے رائی کا دانہ سب سے چھوٹا ہے۔ (نعرۂ حیدری...... یا علیؑ) خدا کیلئے رائی کو پہاڑ نہ بناؤ رائی کو پربت نہ بناؤ اس لیئے کہ جو پہاڑ پہ چڑھا وہ ڈوب کے رہتا ہے پہاڑ کسی کو نہیں بچاتا رائی کا دانہ بچالیتا ہے رائی کے دانے کے برابر اگر دل میں علیؑ کی محبت ہے تو جہنم میں نہیں جاؤ گے محبت کر کے تو دیکھو یہ معراج کا راز معراج کا راز تو یہ راز اللہ نے بتایا کہ یہ قاتل بھی اگر توبہ کر لیتا اور ولایتِ علیؑ کا اقرار کر لیتا تو ہم اسے بچالیتے موسیٰؑ کی قوم کو کیا سکھایا گیا ولایتِ علیؑ گائے کے ذریعے سے سکھائی گئی انسان اگر محبتِ علیؑ نہیں سمجھ رہے ہیں اور انسانِ کامل کی بات نہیں مان رہے ہیں تو جانوروں کے ذریعے سمجھایا گیا یہ ہے اس عشرے کا عنوان کوئی بدعت ودعت نہیں ہے جانور بدعت نہیں اگر بدعت ہے تو قرآن کی گائے بدعت ہے کہے مسلمان پھر بقرعید کو قربان نہ کریں ایک لاکھ ڈیڑھ لاکھ کی گائے گائے پہ زیادہ زور ہے آجکل بکروں پر زیادہ زور نہیں ہے گائیں زیادہ آرہی ہیں جے پور سے ہندوستان سے سپلائی ہو رہی ہیں جو وہاں لڑ رہے تھے گائے کو حلال کرنے پہ اب بیچ رہے ہیں مسلمانوں کو لوٹ لو اماں کو کاٹ کاٹ ڈالو ارے کبھی کبھی قوم اماں سے گھبرا جاتی ہے جزاک اللہ خوب سنا کیا معرفت ہے۔ کیا محبت ہے کیا مودّت ہے میں اس کی کیا داد دوں میں آپ کی کیا داد دوں اور مجھے امید ہے کہ اس منزل تک آپ غور سے میری بات سنیں گے۔ دو مہمان ابراہیمؑ کے یہاں آگئے گھر میں گائے پلی تھی ابراہیمؑ کے اور اُس کا بچھڑا تھا مہمان نواز تھے سارہؑ نے کہا کہ بچھڑا حلال کر کے انھیں کھلا دو تفصیل پھر

Presented by www.ziaraat.com

بتائیں گے مہمان کون تھے کیا تھا مسئلہ ابراہیمؑ نے بچھڑے کو حلال کیا بچھڑے کو حلال کر کے کھلا دیا لیکن اُسی رات سے تین دن لگاتار خواب دیکھا اپنے بیٹے کو قربان کردو یہ راز میں آپ کو بتا رہا ہوں علاّمہ مجلسی نے ''بحارالانوار'' میں لکھا بعض چیزیں ذہن میں ہوتی ہیں موضوع میں آئیں تو آئیں کبھی کسی مسلمان نے یہ سوچا کہ باپ سے یہ کہا جائے کہ بیٹے کو قربان کردو یہ قربانی کیا تھی کہ خلیل ہیں دوست ہیں اور اللہ کے لیئے بیٹے کو قربان کرو راز یہ تھا کہ وحی یہ ہوئی جب بچ گئے اسمٰعیلؑ تو ابراہیمؑ نے پوچھا اللہ یہ حکم تو نے دیا کیوں تھا کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کردوں کہا ابراہیمؑ اس لیئے کہ تم نے جب بچھڑے کو حلال کیا تو اس کی ماں دیکھ رہی تھی تم نے اُس کی ماں کے سامنے اُس کے بچے کو کاٹا ہم سے برداشت نہیں ہوا تم ممتا کو نہیں سمجھے ابراہیمؑ اس لئے ہم چاہتے تھے کہ تم بیٹے کے ذریعے سمجھ جاؤ گے بیٹے کی محبت کیا ہے ارے ابراہیمؑ کو بتایا گیا کہ بیٹے کی محبت کیا ہے اس لیئے حسینؑ نے کہا تھا علی اکبرؑ جب تک سامنا رہے مڑ مڑ کر دیکھتے رہنا۔ دو جملے سمجھیں گے آپ کہ بیٹوں سے باپ کو کیا محبت ہوتی ہے ہمارے چوتھے امام نے فرمایا کہ اتنی محبت تھی میرے بابا کو اپنے بیٹے علی اکبرؑ سے کہ جس نیزے پر حسینؑ کا سر تھا جب وہ چلتا آگے آگے تو جس نیزے پر علی اکبرؑ کا سر تھا جدھر علی اکبرؑ کا نیزہ ہوتا حسینؑ اُدھر مڑ جاتے اگر علی اکبرؑ کا سر اِدھر آتا تو حسینؑ اِدھر مڑ جاتے ہر وقت نظر علی اکبرؑ کے سر پہ رہتی تھی۔ دو جملے بس مجلس ختم ہوگئی اس سے بڑے مصائب نہیں ہو سکتے ایک دن قافلہ دیر راہب کے پاس ٹھہرا اطلاع ملی کہ حلب کے لوگ آرہے ہیں اور انھوں نے طے کیا کہ تلواریں چلا کر سر چھین لائیں سروں کو چھین لے جائیں گے اور یزید کے دربار میں ہمیں سر پیش کر کے انعام لینا ہے تو کہا ایسا کر عمر سعد

Presented by www.ziaraat.com

نے کہا کہ صندوقوں میں سروں کو رکھ کے تالے لگادو اور راہب سے کہو کہ ان صندوقوں کو چھپالے ہم اس کی اُجرت دیں گے صبح ہم یہ صندوق لے لیں گے جب صندوق واپس ملے تو وہ صندوق جس میں حسینؑ کا سر بند کیا گیا تھا کھولا گیا تو صندوق میں سر نہیں تھا ایک بار شمر تازیانہ لے کر سیدِ سجادؑ کی طرف بڑھا کہ تم بنی ہاشم جادو کرتے ہو کہ تمہارے باپ حسینؑ کا سر ہم نے اپنے ہاتھ سے صندوق میں رکھا تھا سرِ حسینؑ کہاں گیا؟ اور ایک تازیانہ اٹھایا تو سیّدِ سجادؑ نے تڑپ کر کہا ارے کیا کرتا ہے جس صندوق میں میرے بھائی علی اکبرؑ کا سر ہے اُس کو کھول کے دیکھ، اب جو وہ صندوق کھولا گیا تو علی اکبرؑ کے رخسار پر حسینؑ کا رخسار تھا اور آواز آ رہی تھی ولدی علی اکبرؑ ارے میرے لعل علی اکبرؑ ارے میرا جوان علیؑ اکبرؑ، پچھلے سال میرے والدِ گرامی سیّد ظہیر حسن نقوی اِسی طرح بیٹھ کر آپ کے ساتھ مجلس میں گریہ کرتے تھے اور اُن کا گریہ کا انداز سب کو پسند تھا۔ ایک سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر سیّد ظہیر حسن نقوی ابنِ سیّد دیانت حسین نقوی کی روح کو ہدیہ کریں۔

❁ ❁ ❁

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

تیسری مجلس

گدھا اور گھوڑا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے اور درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے

عشرۂ چہلم کی تیسری تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں۔ ''انسان اور حیوان'' کے موضوع پر سرنامہ کلام میں سورۂ والتین کی آیات پیش کی جا رہی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ "وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ○ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ○ وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ○ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ○ ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

(سورۂ اَلتِّیْن آیت ۱۔۶)

قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی اور قسم ہے طورِ سینا پہاڑ کی، اور اُس سر زمین کی قسم کہ جو امن والی سرزمین ہے، پروردگارِ عالم عالمِ جلال میں جب کوئی بات قسم کھا کر کہتا ہے تو وہ بات انسان کیلئے لمحۂ فکریہ ہوتی ہے کہ انسان تو عقل سے کام کیوں نہیں لے رہا کائنات کا بنانے والا میں ہوں میری پکڑ بہت سخت پکڑ ہے لیکن میں اپنے بندوں پر رحم کرتا ہوں میں اُن کیلئے رحیم ہوں، رحمٰن ہوں، کریم ہوں، میں جبار بھی ہوں قہار بھی ہوں لیکن میں ستار بھی ہوں، میں تیرے عیبوں کو ڈھانپتا بھی ہوں، میں تیری خطاؤں کو نظر انداز بھی کرتا ہوں اے انسانو! تمہارے لیئے ہی تو ہم نے انبیاء کو بھیجا اور مسلسل تمہیں سمجھانے کو آئے لیکن تم نے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

انہیں قتل کیا انہیں اذیتیں دیں انہیں تکلیفیں پہنچائیں لیکن واہ رے یہ مخلص میرے بندے جنھوں نے ہم سے کوئی شکوہ نہیں کیا کہ تو نے ہمیں کیوں بھیجا اور اگر بھیجا تھا تو کیوں ہمیں تنہا چھوڑ دیا یہ انسان باز نہیں آتے اور ہمیں پریشان کرتے ہیں لیکن وہ سمجھاتے رہے سمجھاتے رہے ہدایت کی منزل پر انسان کو انسان بنانے کی کوشش کرتے رہے دراصل پروردگار چاہتا یہی ہے کہ ہم نے تمہیں انسان بنایا ہے تو تم منصب کو پہچانو تم اولادِ آدمؑ ہو تم آدمی بنو تم اس قابل بنو کہ مکرم ہو جاؤ ہم نے تمہیں مکرم بنایا ہے ہم نے تمہاری تکریم تعظیم ملائکہ سے کروائی ہم نے پہلے تمہیں معصوم ملائکہ سے منوایا پھر بھیجا تو تم اپنے منصب سے کیوں گر جاتے ہو یہ قسمیں نہیں بلکہ انسانیت کی تاریخ ہے یہ دنیا کی تاریخ ہے کہ اگر اللہ یہ کہے کہ انجیر کی قسم تو وہ کسی درخت کی قسم نہیں کھا رہا ہے بلکہ یہ بتا رہا ہے یہ عہد آدمؑ کی قسم یہ آدم کا لفظ ہے جو انجیر کے پتوں میں چھپا ہوا ہے۔ ذرا دیکھو تو سہی کیا برے تھے، آدم جنّت میں ہم اُن کو رکھتے کوئی آدم نے خطا نہیں کی تھی کہ ہم آدم کو جنّت میں روک نہیں سکتے تھے تمہاری خاطر ہم نے اُن کو جنّت سے زمین پر اتارا تا کہ نسل آدمؑ کی آگے بڑھے اور تم پیدا ہو جاؤ ہم نے تمہیں دنیا میں بھیجنے کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ تم صلب آدمؑ میں رہو آدمؑ اگر جنّت میں رہیں گے اور نسل یہاں بڑھے گی تو ظاہر ہے کہ جنّت میں ایسا کوئی سلسلہ نہیں۔ ہم نے یہ سلسلہ زمین کیلئے رکھا ہے ہم نے کہہ دیا تھا آدمؑ اور حوّاؑ سے کہ تم یہاں آرام سے رہو لیکن آدمؑ اور حوّاؑ نے یہ ارادہ کیا کہ جس لئے ہمیں خلق کیا گیا اس لئے کہ آدم کو معلوم تھا کہ یہ وحی ہو چکی کہ " اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً" آدمؑ کو یہ معلوم تھا کہ میں خلیفہ جنّت کیلئے نہیں بنایا گیا۔ جنّت میں کسی کی خلافت نہیں چلتی آدم کو یہ معلوم تھا کہ مجھے

Presented by www.ziaraat.com

ارض یعنی زمین کا خلیفہ بنایا گیا ہے اور ایک دن ہجرت کرنا ہے یہاں سے اور ہمیں یہاں سے جانا ہے اور یہ تو سب بہانا ہو گیا کہ وہ درخت کیا تھا وہ شجر کیا تھا وہ پھل کیا تھا وہ گندم کا دانہ کیا تھا یہ تو سب تمثیلیں ہیں۔ بس یہ طے ہے کہ یہ آدمؑ کے سفر کا آغاز تھا یہ آدمؑ کی ہجرت کا آغاز تھا اور پھر ہم نے آدمؑ کو حکم دے دیا کہ تم چلے جاؤ یہاں سے لیکن جنّت میں جو رہتا ہے وہ جنّت کی چیزیں جو جنّت میں ہی استعمال کر سکتا ہے اس لئے جنتی چیزیں جو تمہیں دی گئیں ہیں سب واپس کرنا پڑیں گی چونکہ تم ارض کیلئے ہو اب ارض کی چیزیں جا کر وہاں استعمال کرنا۔ کیونکہ آدمؑ کو خلعت ملا تھا جو شاہی لباس ملا تھا جنّت کا لباس ملا تھا وہ واپس ہو گیا آدمؑ نے محسوس کیا کہ ہم پہلے کیا تھے اور اب کیا ہیں جب لباس نہ رہا تو آدمؑ کو لباس کی ضرورت ہوئی تو انجیر کے پتوں سے اپنا لباس تیار کیا لباس بنایا یعنی کہ آدم لباسِ آدم چھپا ہوا ہے انجیر کے پتوں میں یعنی تمدن کا تہذیب کا آغاز ہوتا ہے پردہ پوشی سے۔

تہذیب کا پہلا نقطہ ہے لباس پہننا جسم کو ڈھانپنا انسان کی حیا کا تقاضہ ہے کہ وہ لباس پہنے لباس انسان کی پہچان ہے لباس انسان کی طہارت ہے لیکن لباس ایسا ہو کہ جو لباس ہو ویسا ہی انسان بھی ہو۔ یہ نہ ہو کہ لباس دوسرا ہو انسان دوسرا ہو۔ پتوں کا سہی اللہ کو وہ بھی پسند آیا کہ کم از کم آدمؑ نے اپنی محنت سے ایک تلاش تو کی۔ ظاہر ہے اُس زمانے میں ملیں نہیں تھیں جولاہے نہیں ہوتے تھے سوت نہیں کاتا جاتا تھا کہ آدمؑ بازار سے جا کے لٹھا تو لا نہیں سکتے تھے۔ اُس وقت تو عقلِ آدمؑ نے کام دکھایا کہ کون سی شے مجھے ڈھانپ سکتی ہے اور جتنے درخت ہیں دنیا میں اُن میں انجیر کے پتے سب سے بڑے ہوتے ہیں ایسے پتے چاہیئے تھے کہ دو چار پتے بھی اُوڑھ لیئے جائیں تو لباس تیار ہو جائے گا آدمؑ نے لباس تیار کیا آدمؑ نے

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

بھی وہ لباس پہنا حوا نے بھی وہ لباس پہنا یہاں سے تہذیب کا آغاز ہوا تو آدم نے سبز پتوں سے لباس بنا کر یہ بتایا کہ انسان کیلئے کون سا لباس زیب دے گا لباس بھی سرسبز و شاداب ہو۔ تو اب قرآن جہاں بھی آپ دیکھیں گے تو جہاں بھی اللہ نے ذکر کیا کہ جنتیوں کا لباس کس رنگ کا ہوگا تو ہر جگہ یہی لکھا گیا کہ جنّت کا لباس سبز رنگ کا ہوگا آدمؑ نے سبز ہی کو پسند کیا اب جنّت کا لباس سبز ہی ہوگا اب تو یہ جنّت کے سردار ہی بتائیں گے ہمارا لباس کس رنگ کا رنگا جائے جب تک دنیا میں ہیں شہادت کا لباس تو لباس سرخ ہے اب جب جنّت میں پہنچے تو سبز ہے لباس سبز رنگ امن کی نشانی ہے آدمؑ نے وہ لباس اپنایا گلاب کی پنکھڑیوں کو جوڑ کر بھی لباس بنا سکتے تھے لیکن آدمؑ نے بتایا کہ ہم زمین پر امن کے پیغمبر بن کے جا رہے ہیں تہلکہ مچانے نہیں جا رہے ہیں انقلاب بپا کرنے نہیں جا رہے ہیں خونریزی کرنے نہیں جا رہے ہیں اگر ایسا ارادہ کر لیتے لال لباس پہن کر تو پھر فرشتے کہتے دیکھئے کہ ان کے ارادے تو نیک معلوم نہیں ہوتے ہم تو پہلے ہی کہہ رہے تھے کہ یہ خونریزی کریں گے جا کے کہا نہیں سبز لباس سبز امن کی نشانی ہے عجیب الزام لگایا فرشتوں نے کس کو بنا رہا ہے یہ خونریزی کرے گا تو چونکہ فرشتوں نے کہا تھا تو شیطان نے اُس کو سچ کر کے دِکھانے کی کوشش کی کہ ہم آدمؑ کی اولاد سے قتل و غارت کروائیں گے خونریزی کروائیں گے تاکہ فرشتوں کو یہ بتائیں کہ تمہارا خیال صحیح تھا اُس نے اولادِ آدمؑ کو بہکا دیا اللہ نے کہا نہیں ہمارا دین اس لیئے نہیں ہے دیکھو تو سہی سبز ہی سبز ہے آدمؑ کا پیغام امن ہے نوحؑ کا پیغام امن ہے ورنہ کہیں پانی پر کشتیاں چلا کرتی ہیں کائنات کی پہلی کشتی بنی جو آ جائے اس کشتی میں وہ امن میں ہے وہ نجات پا گیا، نجات کے معنی امن ہے جو کشتی میں نہ آیا وہ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

تباہی میں پڑا وہ تباہی میں پڑ گیا کشتی چلی پانی اُبل رہا تھا پانی برس رہا تھا کشتی جا رہی تھی اب لوگ کبھی سفر کریں پانی کے جہاز پر تو زمین میں کشش قدرت نے یہ رکھی ہے کہ جب جہاز بلند ہوتا ہے تو گھبراہٹ ہوتی ہے دل بیٹھتا ہے کہ ہم اپنی زمین سے دور ہو گئے جیسے جیسے جہاز لینڈ کرنے لگتا ہے تو زمین سے قریب ہونے لگتا ہے گھبراہٹ میں کمی ہونے لگتی ہے اس لئے کہ ہم زمین سے قریب آ رہے ہیں یہی پانی کے جہاز کی حالت ہوتی ہے کہ جیسے جیسے لہروں میں سمندر میں جہاز آگے بڑھتا جاتا ہے گھبراہٹ ہونے لگتی ہے اور جیسے جیسے ساحل قریب آنے لگتا ہے دور سے آبادی کے آثار نظر آتے ہیں اطمینان بڑھنے لگتا ہے ایسا دل چاہتا ہے کہ دوڑ کر زمین کو چھولیں۔ جو لوگ مہینوں سفر کرتے ہیں سمندر کے جہاز پر تو جب مہینوں کے بعد کوئی جزیرہ آتا ہے تو خوشی کے مارے دل چاہتا ہے کہ کود کر پہنچ جائیں زمین پر اس لیئے کہ زمین سے اللہ نے ایک محبت برقرار رکھی ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں انسان کی قبر بنتی ہے وہیں سے اس کے جسم کی مٹی اٹھائی جاتی ہے۔ جہاں سے اُس کی مٹی اٹھائی جائے گی اور اُس سے اُس کا پتلا بنے گا اُس کا جسم بنے گا اُس کو جانا اُس ہی جگہ پر ہے یعنی مٹی جہاں سے نکالی گئی ہے اُس کو وہیں واپس جانا ہے چونکہ مٹی یہاں سے نکالی گئی ہے اس لیئے ہماری محبت زمین کیلیئے ہے یعنی کشش کھینچتی ہے خاک خاک کو کھینچتی ہے خاک خاک سے محبت کرتی ہے مٹی مٹی سے محبت کرتی ہے تو نوحؑ بھی پریشان ہو گئے کہ اتنے دن ہو گئے زمین نظر نہیں آئی کشتی والے بھی پریشان ہو گئے کہ کب خشکی نظر آئے گی کب زمین نظر آئے گی ایسے میں نوحؑ نے اپنی کشتی میں حکم الٰہی کے مطابق سب کچھ ڈوبنے والا تھا تو اللہ نے کہا ہر جانور کا ایک ایک جوڑا رکھ لو ایک شیر کا جوڑا نر اور مادہ ایک ہاتھی

Presented by www.ziaraat.com

ایک چیتا ایک بکری ایک بھیڑ۔ پرندوں میں سارے پرندوں کا ایک ایک جوڑا تو تیسری منزل میں سب سے نیچے والی منزل میں جانور سب سے اوپری منزل پر حضرتِ نوحؑ اپنی اولاد کے ساتھ تو جس وقت کشتی جارہی تھی پرندے سارے حضرت نوحؑ کے پاس گئے اب سبھی اس اِنتظار میں تھے کہ کب زمین آئے گی کب خشکی نظر آئے گی تو حضرتِ نوحؑ نے کبوتر کو اپنے ہاتھ پر بٹھایا اور اُسے حکم دیا کہ تو پرواز کر اور دیکھ کر آ کہ کہیں خشکی نظر آتی ہے کہ نہیں اُس وقت کشتی کوہ جودی کی طرف بڑھ رہی تھی کوہ جودی وہ پہاڑی تھی کہ جہاں زیتون کے درخت لگے ہوئے تھے گھنا جنگل تھا باغ تھا زیتون کا۔ کبوتر اُڑا اُس مقام پر پہنچا اُس نے ایک زیتون کا پتہ توڑا منقار چونچ میں پتہ پکڑا پرواز کرتا ہوا واپس آیا وہ پتّا لاکر نوحؑ کے قدموں میں رکھ دیا نوحؑ نے پتّا اٹھایا کہا خشکی قریب ہے کبوتر نے اطلاع دی یہ درخت کہیں خشکی یہ لگے ہیں۔ جبھی تو یہ زیتون کا پتّا لایا "وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ" مجھے قسم ہے عہدِ آدمؑ کی مجھے قسم ہے عہدِ نوحؑ کی، کہ جہاں تہذیب و تمدن اب شروع ہوگا جب کشتی ٹھہرے گی اُس تمدن کے آغاز کا پہلا نقطہ زیتون بنا کہ مجھے اُس زیتون کی قسم جس سے تہذیب کا آغاز ہوا کہ یہ وہاں بھی پتّا یہاں بھی پتّا۔

میری کتاب ابھی آئی ہے میر انیسؔ کی شاعری میں رنگوں کا استعمال آج اخبار جنگ میں بھی اُس میں ڈیٹیل (Detail) کے ساتھ تبصرہ دیا ہے تنقیدی صفحے پر اُس میں مَیں نے سبز پتے پر بھی ایک باب لکھا ہے اگر آپ پڑھیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ ایک کتاب لکھی گئی یورپ میں اُس کا نام ہے گریٹ ڈیزائن (Great Design) اور اُس میں دنیا کے جتنے سائنس دان تھے وہ بیٹھے اور انھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہمارا جو سبجیکٹ (Subject) ہے جو موضوع ہے ہم

Presented by www.ziaraat.com

اُس پر ایک ایک مضمون لکھیں گے جو فزکس کا پروفیسر تھا اُس نے کہا ہم بھی لکھیں گے جو کیمسٹری کا تھا اُس نے کہا ہم بھی لکھیں گے جو ماہر فلکیات تھا اُس نے کہا ہم بھی لکھیں گے۔ جو بیالوجی کا تھا، جیالوجی کا تھا سب نے کہا ایک ایک مقالہ ہم لکھیں گے لیکن ہم اپنے سبجیکٹ (Subject) کے ذریعے یہ تلاش کریں گے کہ کیا کائنات میں کوئی ایسی طاقت ہے جو اس کائنات کو چلا رہی ہے تو اُن کی اتنی ریسرچ تھی اپنے موضوع پر کہ جب انھوں نے لکھنا شروع کیا تو وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اس پوری کائنات کو چلانے والا کوئی ایک بڑی طاقت ہے اور اُس کا نام خدا ہے تو جو باٹنی کا پروفیسر تھا اُس نے سبز پتے پر مضمون لکھا اور اُس نے کہا اگر خدا سمجھ میں نہیں آتا تو باغ میں جاؤ اور ایک درخت کا پتا توڑو اور اُس پتے کو سامنے رکھو اور غور سے دیکھنا شروع کرو کہ باریک باریک رگیں ایسی باریک باریک رگیں یہ خبر دے رہی ہیں کہ یہ اپنے مرکز سے غذا کو لیتا جا رہا ہے جبھی تو سرسبز ہے یعنی ایک پتا سہی جب تک کہ اپنے مرکز سے وابستہ نہیں ہوگا تب تک وہ شاداب نہیں رہ سکتا شادابی کیلئے وسیلے کیلئے کئی شاخوں سے گزرنا پڑے گا شاخوں سے ہوتا ہوا تنے تک پھر جڑوں تک پھر زمین تک اپنی مادرِ وطن سے غذا لے گا زمین سے غذا لے گا لیکن درمیان میں جڑیں ہیں جڑوں کو عربی میں اصول کہتے ہیں یعنی اصول سے غذا لینا پتا کیا ہے فروع جڑ کو عربی میں کہتے ہیں اصول پتے کو کہتے ہیں شاخ کو کہتے ہیں فروع اور فروع کو غذا چاہئے اصول سے جب تک اصول سے غذا نہیں لیں گے تب تک سرسبز و شاداب فروع نہیں ہو سکتے جب تک توحید عدل، نبوت، امامت، قیامت سے غذا نہیں آئے گی نہ نماز سرسبز و شاداب ہے نہ روزہ ہرا بھرا ہے نہ جہاد ہے نہ زکوٰۃ ہے (نعرہ حیدری...... یا علیؑ)

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

اے انسان کیا تو مرکز سے کٹ کر چلنا چاہتا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے نہیں ہو سکتا اُس لیئے کہ وہ پتا جو کٹ جائے اپنی شاخ سے وہ زرد ہو جاتا ہے وہ خشک ہو جاتا ہے وہ نذرِ خزاں ہو جاتا ہے پھر بہار اُس کو پسند بھی نہیں کرتی وہ بہار کا حصہ نہیں ہے وہ خزاں کا حصہ ہے جو خزاں کا حصہ ہوتا ہے اس کو جلنا ہوتا ہے خشک پتے بھاڑ میں جھونک دیئے جاتے ہیں جلا دیئے جاتے ہیں سبز پتے شاخوں پر جھولتے رہتے ہیں بولتے رہتے ہیں وہ سانس لیتے رہتے ہیں وہ زندہ رہتے ہیں تو ایک پتّا جب تک سبز ہے اپنا پتہ دے رہا ہے صرف اپنا پتہ نہیں معبود کا پتا دے رہا ہے تو حید کیلیئے جی رہا ہے تو کبھی کبھی انسان پتہ دیتا ہے مجھے دیکھو خدا ہے میں ہوں اس لیئے خدا ہے میں زندہ ہوں میں چل رہا ہوں میں پھر رہا ہوں خدا نے مجھے زندہ رکھا ہے اللہ چاہتا ہے کہ آپ زندہ رہیں لیکن اگر کوئی قاتل آجائے اور کسی کو مارنے کی کوشش کرے اور مار دے تو کیا اللہ نے چاہا نہیں اللہ نے نہیں چاہا جس نے مارا اُس نے اللہ سے ٹکر لی کہ موت تُو دیتا ہے اب دیکھ موت ہم دے رہے ہیں تو بندے کبھی کبھی خدا سے ٹکراتے ہیں یعنی نظامِ خدائی کو اپنے کنٹرول میں لینا چاہتے ہیں تو شرک وہ کرتا ہے اللہ چاہتا ہے یہ جی جائے بندہ چاہتا ہے یہ مر جائے تو بندہ اللہ سے ٹکرا رہا ہے تو اللہ کہتا ہے ہم سے ٹکراؤ گے ہم سے ٹکرا رہے ہو زندگی ہم دیتے ہیں موت ہم دیتے ہیں اختیار ہم دیتے ہیں جب ہم اختیار دیتے ہیں ہم نے اختیار یہ نہیں دیا کہ انسان انسان کو مار ڈالے انسان انسان کو قتل کر دے اس لیئے کہ انسان انسان برابر ہیں۔ توجہ ہے نا انسان انسان برابر ہیں ہاں ہماری راہ میں قتال ہو ہم نے جتنی بھی خونریزی کا حکم دیا ہے۔ ہم نے وہاں سے حکم دیا جہاں ہم بیچ میں آگئے اگر ہم نہیں ہیں تو خونریزی بیکار (نہیں سمجھ

Presented by www.ziaraat.com

رہے ہیں) ارے بھائی ہم نے اگر جانور کی قربانی کا بھی حکم دیا تو ہم نے حکم دے دیا جب تک تم "لاالہٰ الااللہ اللہ اکبر" نہیں کہو گے تم چھری نہیں رکھ سکتے اگر تم نے میرا نام لئے بغیر چھری چلادی تو وہ حرام ہے مردار کھانا حرام ہے وہ اُس وقت حلال ہوگا جب میری بارگاہ میں پیش کیا جائے اور چونکہ جانور اور حیوان تمہارے محکوم ہیں تم میرے محکوم ہو تمہاری قربانی میرے لئے ہے۔ جانوروں کی قربانی تمہارے لیئے ہے لیکن بغیر میرے نہیں۔ ایک جانور چھت سے گرا مر گیا کھا لیجئے نہیں سمجھ میں آیا، ایک جانور سڑک پر جا رہا ہو کار اُسے ٹکر مارے وہ گرا مر گیا کھا لیجئے تو حکم کیا ہے قرآن میں حرام ایک بکری پہاڑ سے گری مر گئی کھا لیجئے حرام ایک گائے نے سینگ بکری کو مارا مر گئی کھا لیجئے گرمی پڑ رہی ہے صحرا میں سارے جانور مرے پڑے ہیں آج کی جیسی گرمی نہ جانے کتنے جانور مرے ہوں گے اٹھالائیں سارے قصاب اٹھالائیں اور بیچنا شروع کردیں گوشت پکڑے جائیں گے یہ حرام ہے بھئی توجہ کیجئے گا لیکن نہیں جانور خرید کر لاؤ چھری تیز ہو کُند نہ ہو، پانی پلا لیا ہو چھری رکھی ہو نرخرا کٹے خون اچھلے ایک وار میں رگ کٹ جائے چھری رک رک کے نہ چلے اللہ اکبر کہا ہو لاالہٰ الااللہ کہا ہو میرا نام لیا ہو اب کھاؤ یہ ہے حلال۔ میں جب تک سمجھاؤں گا نہیں بات آگے نہیں پڑھوں گا۔ پھر دیکھیئے کتنے جانور گرمی سے مر گئے وہ اللہ نے مارے لیکن حرام یہ آپ نے اپنے ہاتھ سے مارے یہ حلال مقابلہ دیکھا آپ نے ایک اللہ مار رہا ہے ایک آپ مار رہے ہیں جس کو اللہ مار رہا ہے وہ حرام جسے آپ مار رہے ہیں وہ حلال اپنا اختیار دیکھا بھئی توجہ کیجئے گا اللہ کے مقابلے میں آپ نے اپنا اختیار دیکھا اختیار دینے والا کون وہ اللہ کہ اپنی ماری ہوئی چیز کو حرام قرار دے رہا ہے کبھی کبھی اللہ کا کام بھی

Presented by www.ziaraat.com

حرام ہوجاتا ہے بندے کا کام حلال ہوجاتا ہے نہیں سمجھ رہے ہیں آپ مرا جانور
اللہ نے مارا لیکن آپ کے لیئے حرام آپ نے اللہ کا نام لے کے حلال کیا آپ
کے لئے حلال دے دی نہ آپ کو اپنی مرضی ارے تم اللہ کی مرضی کے مالک بن
سکتے ہو حسینؑ بیٹا نہیں دے سکتے (نعرۂ حیدری... یا علیؑ) ارے تمہیں اتنا اختیار مل
گیا کہ تم لاکھوں جانور سال بھر میں کاٹ ڈالو اور سب حلال اللہ کے مقابلے میں
وہ موت دے جانور کو تو حرام ہوجائے تم کھا نہیں سکتے تم حلال کرو تو وہ حلال
ہوجائے قرآن میں حدیث میں سورۂ انعام آجائے سورۂ مائدہ میں ذکر ہوجائے
سب حلال ہے تم نے حلال کیا ہے تو سب حلال تو جبہ ہے جا اللہ کی طرف رہا
ہے۔ وہ مرے پڑے ہیں جانور انھیں کوئی کھانے کو تیار نہیں اس کی قدر ہو رہی
ہے آپ کا ثواب بڑھ رہا ہے قربانی آپ نے پیش کی اگر اللہ کسی کی تقدیر میں یہ
لکھ دے کہ بیٹا نہیں ملے گا تو کچھ سوچ کر اُس نے لکھا ہے اس لئے جو میں دوں گا
وہ اپنی موت مرجائے گا وہ میرے لئے نہیں حسینؑ جو بیٹا دے گا وہ شہادت پائے
گا اُس کی قربانی ہوگی ہم قربانی دیتے ہیں حسنؑ اور حسینؑ حج کیلئے جا رہے ہیں
سامنے ایک مکان نظر آیا صحرا میں پیاسے تھے دونوں شہزادے بھوکے تھے مہمان
ہوئے ایک بوڑھی عورت ایک بوڑھا آدمی خوب خاطر کی خوب خاطر کی جب چلنے
لگے تو بوڑھی نے کہا کوئی اولاد نہیں ہے، دونوں بچوں نے کہا اب ہم تمہارے
مہمان ہوئے ہم نے تمہارا نمک کھایا ہم نے تمہارے یہاں کا پانی پیا دودھ پیا ہم
دعا کرتے ہیں اللہ تمہیں بیٹا دے گا نام ہم بتاتے ہیں نام یہی رکھنا تاکہ ہم
تمہارے بیٹے کو پہچان تو سکیں، بوڑھی نے کہا کیا نام رکھیں کہا کہ جب بیٹا پیدا ہو
حرؑ نام رکھنا لوگ ہم سے پوچھ رہے ہیں حسینؑ کیسے بیٹے دیتے ہیں حرؑ نے اپنی

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

شہادت پہلے لکھوا کر بتایا کہ مجھے پہچانو شہزادوں نے مجھے ماں باپ کو دیا تھا اے حرؑ تو یہاں بھی آزاد ہے وہاں بھی آزاد ہے حسینؑ جسے عطا کریں وہ غلام نہیں ہوتا وہ آزاد ہوتا ہے وہ حرؑ ہوتا ہے بیٹے عطا کرنے پر آئیں تو کیا کہنا خاطر کی تین بھائی ساتھ تھے حسنؑ بھی حسینؑ بھی عبداللہ ابنِ جعفرؑ بھی مہمان ہوئے جب بھی حج کو جاتے راستے بدل بدل کے جاتے ہادی تھے روشنی پھیلاتے ہوئے جاتے ہر راستے کی خبر گیری کرتے کہاں کون ضرورت مند بہت خاطر کی ضعیفہ نے شہزادوں سے کہا کبھی مدینے آنا ہو تو آنا، آئی مدینے کہا یہاں ایسے ایسے نوجوان رہتے ہیں کہا ہاں رسولؐ کا نواسہ ہے حسنِ مجتبیٰ پہنچی۔ایک ہزار بکریاں ایک بکری اس نے کھلائی حسنؑ نے ایک ہزار بکریاں تحفے میں دیں چلی اتنی دیر میں امام حسینؑ آئے کہا یہ ایک ہزار بکریاں ہماری طرف سے دو ہزار بکریاں، عبداللہ ابنِ جعفرؑ آئے کہا ایک ہزار بکریاں ہماری طرف سے حیران ہوگئی کہا کیسے سخی لوگ ہیں ایک بکری کھلائی تھی تین ہزار بکریاں لے کر جا رہی ہوں کیسے لوگ ہیں؟ اب آپ کہہ دیجئے کچھ عطا ہی نہیں کرتے کچھ دے ہی نہیں سکتے یہ کیسی سوچ ہے یہ کیسی فکر ہے نہیں عطا کرنے پر آئیں تو یوں عطا کریں لوگ حدیثیں نہیں پڑھتے فرمایا معصوم نے فرمایا کائنات میں جتنی زمین ہے وہ سب امام کی ہوتی ہے کیوں اس لیئے کہ آیت ہے "اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً" آدمؑ کو پوری زمین کا خلیفہ بنایا کسی امام کو زمین خریدنے کی ضرورت نہیں یہ پوری ارض اُس کے لئے بنی زمین آدمؑ کی اب آدمؑ کے بعد جو نائب بنے گا اُس کی جب ایک لاکھ گزر جائیں گے تو ساری زمین نبیؐ کی اس لیئے کہ نبیؐ سب سے افضل ہے اب نبی کی اولاد تو جہاں جہاں رحمت سایہ کرے وہ سب نبی کی ملکیت ساری زمین اماموں کی تو اگر کچھ عطا کر

www.ziaraat.com
Sebeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

رہے ہیں تو اس میں حیرانی کیا؟ نہیں اوپر چلے جایئے سدرہ سے اوپر سے چھائی ہوئی ہے مرضی ان کی اب سدرہ سے لے کر یہاں تک کائنات میں جو کچھ ہے سب ان کا صدقہ ہے۔ ہوا، پانی، مٹی، آگ یہ سب کیا ہے یہ سب ملیں تو انسان بنے بھئی ہر چیز پر اختیار ان کا ہے تو انسان کا ہے سے بنتا ہے اسی مٹی سے یہ تو مٹی کے باپ ہیں ارے باپ ہی تو بیٹا دیتا ہے کس طرح سمجھایا جائے کہ اختیار ان کا ہے تو ان کے اختیار کو کیوں نہیں ماننا چاہتے۔ ہم نے لگاتار نبی بھیجے تم نے قتل کر دیئے یہ عہد آدم یہ عہدِ نوحؑ ہے اب دیکھو تم تو قتل کرتے رہے ہم اپنے انبیاء کا وقار بڑھاتے رہے کبھی کشتی میں بٹھایا کبھی صفا پہاڑ پر بلند کیا کہ پھر جب آئی نبوت ہم نے کوہِ طور پر بلند کیا تمہیں منہ نہیں لگایا تم نے ہادی کو پریشان کیا ہم نے ہادی سے باتیں کیں آ و موسیٰ کوہِ طور پر آ دتم سے باتیں کریں تم سے باتیں کریں گے ہمارا نبی یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ ہم سے کہے کہ ہم تجھے دیکھنا چاہتے ہیں تم نے ضد کی تم نے خلل ڈالا بات چیت میں ہماری بات چیت ہوتی تھی اُس پہاڑ کی قسم جس پہاڑ پر ہم اپنے نبی سے اپنے ہادی سے اپنے بندے سے مخاطب ہوئے جہاں ہم نے موسیٰ نے سے باتیں کیں۔

"وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ"

مجھ کو قسم ہے طورِ سینا پہاڑ کی جہاں ہم نے موسیٰ سے باتیں کیں تو اہم ترین عہد کون سے کہلائیں گے آدمؑ کا پھر نوحؑ کا پھر موسیٰؑ کا عہد ہے اور اب وہ ارتقاء ہے جہاں وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ امن والی زمین کی قسم اب عہد پیغمبر آ گیا امن کی زمین کیا مکہ جب ہم نے زمین کا نام ہی رکھا ہے امن والی زمین جہاں امین کے معنی امن ہیں اور جو نبی بھیجا ہے وہ رحمت اللعالمین وہ بھی امن ہے حد یہ ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

ہم نے اُس کی بنیادوں میں امن کو گوندھ دیا جیسے آٹا گوندھتے ہیں اس کے باپ کا نام ہم نے عبدؐ اللہ رکھا اللہ کا بندہ اللہ کا بندہ وہ ہوتا ہے جس کی طرف سے امن ہوتا ہے شر نہیں ہوتا فساد نہیں ہوتا خونریزی نہیں ہوتی اس کا باپ بھی امن ماں کا نام آمنہ رکھا آمنہ کے معنی وہ بی بی جو امن والی بی بی گھر میں جو کنیز آئی ہم نے اس کا نام اُم ایمن رکھا جو امن کی ماں ہے، اُس نے پیغمبر کو پالا اب جو ملک لے کر وحی آیا اُس کو ہم نے کہا رُوح الامین جو امن کی روح ہے اور جو ہم نے بیٹی دی تو ہم نے کہا خیر النساء جو عورت کیلئے خیر اور امن ہے، داماد علیؑ خیر بشر سب امن ہی امن وحی امن، دین امن، اسلام امن سلامتی تسلیم امن کا مذہب انقلاب فساد خونریزی کا مذہب نہیں ہے اس لیئے قسم کھائی مجھے امن کی قسم۔ شر اور فساد کی قسم نہیں زمین پر فساد برپا مت کرو اور اس کے بعد کہا، لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ یہ آدمؑ کا دور یہ نوحؑ کا دور یہ موسیٰؑ کا دور یہ ختمی مرتبت کا عہد، تم نے دیکھا نہیں ہم نے انسان کو کتنا اچھا پیدا کیا اُس کے بعد بھی تم سمجھ نہیں رہے ہو اور تم گمراہی کی طرف جا رہے ہو تو جاؤ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ أَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ اب پسند کیا تم نے اپنے لیئے ذلالت کا راستہ تو سافلین میں چلے جاؤ چلے جاؤ اس لئے پروا نہیں ہے کہ ہمیں معلوم ہے جو ایمان لائے اور جو عمل صالح کر رہے ہیں وہ تمہارے ساتھ ذلالت کے راستے پر نہیں جائیں گے اور ہم یہ بات قسم کھا کر کہہ رہے ہیں۔ اِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ سارے انسان گھاٹے میں ہیں وقت عصر کی قسم، إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ لیکن جو ایمان کے راستے پر جا رہے ہیں جو حق پر جا رہے ہیں جو صبر کے راستے پر جا رہے ہیں وہ مستثنٰی ہیں ہم اُن کو جہنم میں نہیں بھیجیں گے ان کیلئے ہم نے جنّت کو مقدر کر دیا اس

Presented by www.ziaraat.com

لیئے کہ وہ ہدایت کی منزل کو پہچانتے ہیں اور اُس میں صرف انسان نہیں اگر جانور بھی شامل ہو جائے ہم اُسے بھی جنّت میں لے جائیں گے وہ اصحابِ کہف کا کتا ہی کیوں نہ ہو۔ سات انسان تھے جانور ایک لیکن اُس نے انسانوں کی صحبت میں انسانیت کو سیکھ لیا اس لیئے کہ کتے کا کام ہے بھونکتے رہنا خود اللہ نے قرآن میں کہا کہ تم اُسے روٹی ڈالو جب بھی وہ بھونکے گا روٹی نہ دو جب بھی بھونکے گا اس لئے کہ اُس کا کام بھونکتے رہنا ہے لیکن اُس وقت ان ساتوں نے کہا یہ اگر ساتھ جائے گا تو ہمارا راز کھولے گا تو وہ فصیح عربی میں بولا کہ نہیں جو تم کہو گے وہی ہم کریں گے ہم تمہارا پتہ کبھی نہیں بتائیں گے ہم چپ رہیں گے یعنی اُس نے اپنی فطرت کو بدلا انسانیت کو پسند کیا یعنی حیوان تو انسان بن جائے اور انسان انسان نہ بنے۔ بھئی یہ ہے قرآن میں جب انسان انسان نہیں بنتا تو دیکھو حیوان انسان بننے کی کوشش کر رہا ہے یعنی جانور انسان کی نقل کرتا ہے اور نقل میں کامیاب ہونے کی کوشش کرتا ہے اور جب ایسی کوئی منزل آتی ہے کہ جہاں جانور پر کوئی الزام لگ رہا ہو اور انسان اُس پر بلیم (Blame) رکھ رہا ہو اُسے مجرم بنا رہا ہو تو وہ بری ہونے کے کوشش کرتا ہے وہ انسان سے وفا کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ انسان کی دوستی کا حق ادا کرنا چاہتا ہے اس لیئے کہ اُس کی نظر معبود پر ہے جو انسان نہیں دیکھ سکتے وہ حیوان دیکھ لیتا ہے قرآن میں "وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ط اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ (سورہ لقمان آیت ۱۹) سب سے خراب آواز گدھے کی آواز خوفناک اتنی مکروہ آواز کہ جس وقت گدھا بولتا ہے تو کتا بھونکنے لگتا ہے۔ ماہر نفسیات بوعلی سینا سے پوچھا گیا کہ آپ تو حکیم ہیں ذرا بتایئے کہ گدھے کے چیخنے پر کتا کیوں بگڑ جاتا ہے کہا قدرتی

Presented by www.ziaraat.com

طور پر جس وقت گدھا چیختا ہے تو کتے کے دل میں ایک درد اٹھتا ہے وہ درد اُسے تڑپانے لگتا ہے گدھے کی آواز سے کتے کے دل میں درد ہونے لگتا ہے تو وہ بھونکنے لگتا ہے ذرا سمجھئے کیا نازک مزاج ہے کتے کا دل بھئی جب بنانے والا وہی ہے تو انسان کے ذہن پر کیا گزرے گی اُس آواز سے لیکن جب پوچھا گیا بھائی یہ اس طرح چیختا کیوں ہے کہا کہ اس لیئے چیختا ہے تمہیں وہ چیز نظر نہیں آتی جو گدھے کو نظر آتی ہے تم شیطان کو نہیں دیکھ سکتے گدھا جس وقت شیطان کو دیکھتا ہے چیخنا شروع کرتا ہے گدھے کو شیطان نظر آتا ہے اس لیئے کہ گدھے سے شیطان زیادہ کام لیتا ہے حضرت عیسیٰؑ نے دیکھا کہ کئی گدھوں پر سامان لادے شیطان جا رہا ہے کہا یہ کیا ہے کہا کہ سامان لدا ہے کہا اس گدھے پر کیا ہے کہا ظلم و جور لدا ہوا ہے، کہا یہ کیا ہوگا کہا بادشاہ اس کا خریدار کہا دوسرے گدھے پر کیا لدا ہے، کہا اس پر بغض و حسد لدا ہوا ہے، کہا اس کا کیا کرو گے؟ کہا عالم اس کے خریدار، کہا تیسرے گدھے پر یہ کیا لدا ہے؟ کہا عیاری لدی ہے، کہا اس کے کون خریدار؟ کہا اس کی خریدار عورتیں ہیں، بھئی بُرا نہیں مانیں یہ سب تمثیلیں ہیں ہر ایک پر تھوڑی ہر بات چپک جاتی ہے ضروری تھوڑی کہ ہر عالم حسد خریدے اور ہر عورت شیطان سے عیاری خریدے یہ کوئی ضروری تو نہیں صنف ہے قسم ہے طرح طرح کی مخلوق ہیں طرح طرح کے ذہن ہیں طرح طرح کی سوچ ہے طرح طرح کی نسلیں ہیں طرح طرح کے شجرے ہیں جیسی جیسی عادات ویسی ویسی فطرت اس میں سب شامل نہیں ہیں یہ اکثریت کی بات ہو رہی ہے جو گھاٹے میں ہیں اس لیئے برا نہ مانے کوئی دیکھئے ہر عورت فطرتی طور پر اپنے شوہر کو گدھا سمجھتی ہے اور جس کا شوہر گدھا نہیں ہوتا وہ کوشش میں رہتی ہے کب اُس کو

www.ziaraat.com Soheb-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

گدھا بنادوں مثنوی مولانا روم میں واقعہ لکھا ہوا ہے کنیز سے کہا کہ بھئی سنا یہ ہے کہ اگر گدھے کا بھیجا شوہر کو کھلا دو تو گدھا ہو جائے گا۔ گھر میں گدھا پلا ہوا تھا کنیز نے گدھے کا سر کاٹ لیا شیشے کی ایک سینی رکھی تھی پلیٹ اُس میں سر رکھ لیا جب اُس کا بھیجا نکال رہی تھی اس کے شوہر نے دیکھا اُس نے کہا یہ گدھے کا سر یہاں کیوں رکھا ہوا ہے تو بیوی نے کہا ابھی ابھی ایک کوا اِدھر سے اُڑا اُس کی چونچ میں یہ گدھے کا سر تھا اُس نے وہاں سے گرایا تو یہ شیشے کی پلیٹ پر آ گرا، مگر کمال ہے سر گرا اور پلیٹ نہیں ٹوٹی یہ کہہ کر وہ اندر چلا گیا کنیز کہنے لگی بی بی اب بھیجا کھلانے کی ضرورت نہیں ہے صرف سر دیکھتے ہی گدھا ہو گیا۔ اثر اس پہ ہو گیا بڑی بڑی لکھی ہوئی سعدی کی حکایات گلستان بوستان، مولانا روم اور بڑے بڑے صوفیا بزرگوں نے حیوانوں کے ذریعے انسانوں کو نصیحتیں سکھائیں اور چھوٹی چھوڑیئے عوام کی باتیں ایک کتاب ہندوستان کے بادشاہ نے لکھوائی کہ حکومت کا طریقہ بتاؤ بڑے بڑے برہمنوں سے کہا انھوں نے کتاب لکھی تمثیل جانوروں کیلئے جنگل کا بادشاہ شیر اس کا وزیر اُس کا مشیر اور پورے جنگل میں جتنے جانور ہیں اُن کی حکومت وہ کتاب اتنی مقبول ہوئی کہ جو اُسے پڑھ لے اُس حکومت کا طریقہ معلوم ہو جائے، اتنی مشہور ہوئی کہ ایران کے بادشاہ نوشیروانِ عادل نے اُس کتاب کو منگوایا ''سنسکرت'' سے فارسی میں ترجمہ ہوا ہوتے ہوتے بڑے بڑے بادشاہوں نے اُس کتاب کو پڑھا نوشیروان کی نسل اُسے پڑھتی رہی محمود غزنوی نے اُس کا ترجمہ کروایا ملا واعظ کاشفی نے اُس کا ''منظوم'' ترجمہ فارسی میں کیا پھر وہ جب ہندوستان پھر واپسی آئی عرب اور ایران سے ہو کر وہ کتاب تو جوش ملیح آبادی کے پردادا ''فقیر محمد گویا'' نے اُس کا انوارِ سہیلی کے نام سے اُردو میں ترجمہ کیا اور وہ

www.ziaraat.com Soheil-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

کتاب ایسی ہے کہ کئی ہزار صفحے کی اور اُس میں یہ جتنے آپ لطیفے آپس میں ایک دوسرے کو سناتے ہیں یہ سارے لطیفے جانوروں کے اُس ہی میں سے نکال نکال کر ٹکڑے لوگ سناتے ہیں اور صدیوں سے وہی لطیفے چل رہے ہیں کہ ہاتھی اور شیر میں لڑائی ہوئی ہاتھی نے شیر کو بھگا دیا شیر تھک کے بیٹھ گیا لومڑی آئی کہ بادشاہ کیا حال ہے کہ بھئی اب تو میں بھوکا ہوں اس نے ہاتھی نے مجھے تھکا دیا میری غذا کا انتظام کرو کہا کہاں سے انتظام کریں دیکھئے کوشش کرتے ہیں کہ بھئی اگر انتظام کرو تو اُس میں ہم تمہیں بھی دیں گے لومڑی تو تھی ہی لالچی عیار اُس نے کہا یہ دامنِ کوہ میں گدھا رہتا ہے کہا اُسے ہنکا کے لے آؤ وہ گئی کہا محنت کرنا پڑے گی بادشاہ سلامت تو کہا کہ جاؤ محنت کرو پہنچی اُس نے کہا کہ آپ کو نہیں معلوم آپ یہاں دامنِ کوہ میں رہتے ہیں ایک بڑی اچھی چراگاہ ہے وہاں کیا کیا پھل ہیں سبزہ زار ہے سیر بھی کریں چریں بھی ٹھنڈی ہوا سے صحت بھی اچھی ہو جائے گی آپ بڑے کمزور ہو گئے ہیں جب بہت لالچ دی تو کہا چلو آگے آگے گدھا پیچھے پیچھے لومڑی لیکن جیسے ہی شیر کے مکان کے قریب گدھا پہنچا شیر اتنا بے قرار تھا کہ نکل آیا اور گدھے پر حملہ کر دیا گدھا الٹے قدم واپس ہو گیا بھاگ گیا لومڑی نے بڑی باتیں سنائیں کہ بادشاہ سلامت آپ کو بھی اتنی جلدی پڑی تھی کم از کم اُس کو اپنے دروازے کے قریب تو آنے دیتے آپ نے بے صبری کی اور وہ بھاگ گیا کہا اب کیا ہو گا میری بھوک کا یہ عالم ہے میں پریشان ہوں کیا کروں کہا یہ تو میرا ہی کام ہے کہ میں دوبارہ اُسے واپس لاؤں اس منزل پر سوچئے یہ لطیفہ یہاں پر ختم حکایت یہاں پر ختم۔ اگر گدھے کو معلوم ہے کہ شیر یہاں بیٹھا ہے اب واپس لانا لومڑی کا کام ہے تو سوچئے کہ جانوروں میں کتنی عیار ہے کہ اب اگر گدھے کو

Presented by www.ziaraat.com

واپس لے آئے، یا تو وہ پکا گدھا ہے یا اپنی عیاری میں یہ کامل ایک فیصلہ کرنا پڑے گا پہنچی وہ اور اُس نے کہا دیکھو ایسا ہے کہ تم وہاں سے بھاگ آئے اچھا پھنسانے کے چکر میں تھیں ہم کو اور تم شیر کو کھلانے لگی تھیں کہا نہیں ایسا نہیں ہے تم سمجھے نہیں بات اس جنگل میں ایک جادوگر رہتا ہے اُس نے اُس چراگاہ پر قبضہ کیا ہوا ہے جادوگر نے وہ طرح طرح کی شکلیں بنا کر ڈراتا ہے، یہ سب تصویریں ہیں آنکھوں کا دھوکا ہے بیوقوف بنایا ہوا ہے اچھا تو چلو پھر کیا ہے جب صرف تصویریں ہیں تو کیا گدھا واپس آ گیا لومڑی لے آئی اور آہستہ آہستہ شیر کو کہہ دیا کہ جلدی نہ کرنا دیکھو بالکل قریب آ گئی شیر کے گھر کے تو شیر نے نکل اُس پر حملہ کیا اُسے چیر پھاڑ دیا اور اُس کے بعد گوشت کھایا اور پھر دریا کے کنارے پانی پینے چلا گیا اِدھر شیر صاحب گئے اُدھر لومڑی نے اُس کا جگر اور دل نکال کے آرام سے کھایا اب شیر واپس آیا اُس نے کہا جو خاص چیز تھی اس کی وہ تم کھا گئیں میں پانی پینے گیا میں انتظار میں تھا کہ پانی پی کے آؤں گا تو اس کا دل کھاؤں گا اس کا جگر کھاؤں گا کہا بادشاہ سلامت اس کے نہ دل تھا نہ جگر اگر دل اور جگر ہوتا اُس کے اِدھر آتا کیوں یہ ہے عیاری کا کمال اب آپ دیکھئے کہ حکایت کے ذریعے انسان کو سبق سکھایا جا رہا ہے۔ تو بچوں کو ابتدا میں جو جانوروں کی کہانیاں پڑھاتے ہیں وہ اس لیئے کہ جانوروں کے ذریعے انسان تہذیب سیکھے انبیاء کو حکم دیا کہ جانوروں کو چراؤ انسان کو حکم دیا اُن کی کہانیاں ان کے قصے پڑھو تا کہ تمہیں سبق حاصل ہو یعنی ہم نے کوئی جانور غلط نہیں بنایا حلال تو اس لیئے ہے کہ قربانی میں گوشت کھاؤ، جو باربرداری والے ہیں وہ باربرداری کے لئے لیکن جو درندے ہیں وہ ہمارے کام کے نہیں ہیں لیکن نہیں ہیں کام کے ہیں کہ اُن کی حکایات سنو

Presented by www.ziaraat.com

اُن کے عادات و اطوار کا مطالعہ کرو اس لیئے یورپ میں امریکہ نے اس پر زور لگا دیا کہ کئی کئی چینل بنا کر جانوروں کا مشاہدہ کر کے دنیا کو دِکھائیں کہ انسانو! دیکھو اِن جانوروں کے اطوار اور آج اس دنیا میں جبکہ ہم کہانیاں پڑھا کرتے ہیں ہم قرآن میں یہ قصے پڑھا کرتے ہیں کس جانور کی کیا عادت ہے اگر ہم یہ مشاہدہ کریں صرف اس نظریئے سے دیکھیں کہ علم حیوانات کیا ہے تو آج آپ ایک عشرہ نہیں اگر میں علمِ حیوانات پر دس عشرے پڑھوں تو آپ گھبرائیں گے نہیں آپ کا لطف بڑھتا جائے گا اس لیئے کہ یہ ایک علم ہے جو کالج اور یونیورسٹیوں میں پڑھایا جاتا ہے علم حیوانات آج دنیا کے ہر کالج ہر یونیورسٹی میں پڑھایا جارہا ہے کہ سیکھو علمِ حیوانات کیا ہے آج چودہ سو برس کے بعد ہر کالج اور اسکول میں یہ سبجیکٹ (Subject) بن گیا کل قرآن یہ کہہ رہا تھا کہ ہم نے تو سورے کے سورے رکھ دیئے یہ بقرہ ہے گائے کا سورہ یہ سورۂ مائدہ ہے یہ سورۂ انعام ہے، گھوڑوں کا سورہ مکڑی کا سورہ یہ چیونٹی کا سورہ یہ شہد کی مکھی حشرات ارض کو سمجھو اور حد یہ ہے اس منزل پر اس علم کو رکھا علوم آلِ محمدؐ میں کہ یہاں دنیا کا کوئی انسان اس منزل تک پہنچ نہیں سکتا دانشور اور عالم کہ ایک ایسی حدیث آپ کو سنا رہے ہیں امام جعفر صادقؑ دیکھیئے آج سائنس نے دریافت کی اور یہ حدیث چودہ سو س پہلے کی فرماتے ہیں کہ اتنے قسموں کے جانور اللہ نے پیدا کیئے ہیں کہ ہم تم گنتی نہیں کر سکتے بات ختم ہوگئی نا لیکن نہیں اس سے اُس کی قدرت ظاہر نہیں ہوئی ابھی قدرت ظاہر نہیں ہوئی اب دیکھیئے قدرت ظاہر ہوگی اسے کہتے ہیں امام معصوم کا مقصد ہے توحید کو منوانا ایک قول سے توحید منوالیں یہ ہے معصوم کا کمال فرمایا اے انسان تیرے تصور میں جس طرح کا بھی انسان ابھرے خاکہ بنے

Presented by www.ziaraat.com

جیسا خاکہ تو بنا سکے بنا لے وہ بھی مخلوق اللہ نے پیدا کی ہے یعنی عقلِ انسانی میں جتنی شکلیں آئیں حیوانوں کی سب اللہ نے بنائی ہیں کہیں نہ کہیں ہوگی دیکھئے اب کیسے آپ کو سمجھاؤں وہ کون سا جانور دریافت ہو رہا ہے بھئی کبھی تھا اور اب ختم ہو چکا کیا نام ہے بھئی ''ڈائنا سور'' اب تو دِکھائی نہیں دیتا اُس کی ہڈیاں ڈھونڈ ڈھونڈ کے ڈھانچہ جوڑ کے اُس پہ ربڑ چڑھا کے اور اُس کے منھ سے آگ نکال کے فلمیں بن رہی ہیں یہ ڈائنا سور (Dinasour) کبھی تھا ہاتھی سے بڑا چھپکلی جیسا ہاتھی سے بڑا تصورِ انسانی میں اُس کا خاکہ آیا امام نے کیا فرمایا ہے، تھا جو بھی سوچو گے ویسا جانور ہے اور ایک اور حدیث آپ کو سنا دوں یہ آپ کے بڑے کام آئے گی یہ حدیث سوچ رہا تھا کہ پہلی مجلس میں سنا دوں لیکن اس وقت یاد آیا اور اس کو یاد رکھئے یہ ہر سبجیکٹ (Subject) میں ہر جگہ خطابت مجلس اور علمِ آلِ محمدؐ مدحِ علیؑ میں ہر وقت یہ حدیث کام آئی جس چیز کو تم نے نہیں دیکھا جو تمہاری نظر سے نہیں گزری تو ضروری نہیں کہ تم اُس کا انکار کرو تمہیں حق نہیں ہے کہ تم اُس کا انکار کرو اگر علیؑ کی کسی مدح کو تم نے کسی سے نہیں سنا اور کتاب میں نہیں پڑھا تو تمہیں حق نہیں ہے کہ تم انکار کرو کہیں نہ کہیں ہے تمہاری سمجھ میں نہیں آرہی ہشام آئے۔ صحابی امام چھٹے امام کے صحابی کہا یہ جو تم نے بغداد کی مسجد میں مناظرہ کیا کہ تیرے آنکھ ہے تیرے کان ہیں تیرے ناک ہے اور تم نے توحید کو ثابت کر دیا کسی کتاب میں پڑھا تھا تم یہ جو جیت کر آئے ہو مکالموں سے بغداد سے یہ جو تمہارا شور ہو رہا ہے تم بڑے عالم سب جیت گئے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہا نہیں مولا نہیں مجھ سے سنا تھا امام پوچھ رہے ہیں مجھ سے سنا تھا کہا نہیں مولا کہا تو پھر کیسے دلیل قائم کی کہا کہ میں بولتا جا رہا تھا اور کوئی دل سے کہتا جا رہا تھا ہشام اب

Presented by www.ziaraat.com

یہ کہہ اب یہ کہہ دیکھئے یہ ہے خطابت یہ جو لوگ جملے پکڑتے ہیں یہ کیا پڑھ دیا دہ کیا
پڑھ دیا اگر دلیل کے ساتھ بات ہو رہی ہو دوسری بات اگر بات محکم ہے دلیل
کے ساتھ تو پھر بولنے کا کسی کو حق نہیں ہے کیا پڑھا وہ کیا پڑھا علیؑ کو بڑھا دیا حسینؑ
کو بڑھا دیا یہ نہیں اب بات سنئے ہشام تم نے ہم سے سنا کہا نہیں کتاب میں پڑھا
کہا نہیں یعنی ایک ایسی چیز ہشام نے استعمال کی جو نہ کسی کتاب میں ہے نہ امام
سے سنی اور امام شاباش دے رہے ہیں تو خطابت میں بعض وہ چیزیں پڑھی جاتی
ہیں کہ جو نہ کسی کتاب میں ہیں اور نہ کسی امام سے سنی گئیں لیکن پڑھی جاتی ہیں
آپ کون بولنے والے امام نے اجازت دی لیکن دلیل کے ساتھ کہا تو سنو ہشام
تم جو کچھ بولے ہو لفظ بہ لفظ اسی طرح یہ بات توریت میں بھی لکھی ہے انجیل میں
بھی لکھی ہے زبور میں بھی لکھی ہے جب ہمارا چاہنے والا بولتا ہے تو مَلک اُس کی
زبان پر زبور، انجیل، توریت کو جاری کر دیتا ہے اس سے کیا پریشانی ہے آج کی
حد تک گفتگو ہوئی زیادہ دیر آپ کا وقت نہیں لوں گا بس اب وقت ختم ہوا ظاہر ہے
کہ اس ماحول میں بھی آپ نے اُسی طرح سنا جیسے کل مجلس سن رہے تھے اور یہی
ایک پہچان ہے محبتِ علیؑ کی کہ محبت میں جو غرق ہوتا ہے سرشار ہوتا ہے اُسے
زمانے کی ہوا نے اپنے تھپیڑوں سے پیچھے نہیں ہٹا سکتیں ہوا کیا برا آشوب زمانے
کی ہوا کیا ہے بڑے بڑے زمانے جھیلے ہوئے لوگ بتا کر گئے قنبرؓ میثمؓ بتا کر گئے
کمیلؓ بتا کر گئے......؟ زمانے کی ہوائیں ہمیں ڈھکیل نہ سکیں یہ آندھی اور طوفان
کے جھکڑ ہمیں پریشان نہیں کر سکتے محبت اپنی جگہ محبت مدد اس لیئے کرتی ہے کہ علیؑ
کی محبت معجزہ ہے۔ محبت معجزہ ہے اور یہ محبت جس طرح انسانوں میں ہے اسی
طرح جانوروں میں بھی ہے اور چونکہ جانوروں میں آ گئی محبت علیؑ کی اس لیے اللہ

Presented by www.ziaraat.com

نے جانوروں کی مدح کی کہ دیکھو تم سے زیادہ امام کی معرفت یہ جانور رکھتے ہیں ، جانور رکھتے ہیں یہ گھوڑا چلتے چلتے رک جائے ، گھوڑا چلتے چلتے رک جائے امام تو زمین پہچانتا ہے ارے امام کا گھوڑا تو کبھی وہاں آیا ہی نہیں یہ رکا کیسے لیکن حسینؑ نے چاہا کہ بتائیں اس لیئے کہ پچیس گھوڑے رسولؐ خدا کے ۶۱ھ میں امام حسینؑ کے پاس موجود تھے جس دن گھوڑے پر مجلس پڑھیں گے پچیس گھوڑوں کے نام بتائیں گے اور کہاں کب نبیؐ اُن پر سوار ہوئے تو اُس وقت بارہ گھوڑے حسینؑ کے ساتھ تھے ایک بدلا دوسرے پر بیٹھے تیسرے پر بیٹھے ، چوتھے پر بیٹھے بارہ گھوڑے بدلے مگر کوئی آگے نہیں بڑھتا یعنی اُس زمین کو ہر جانور جانتا ہے مشہور یہ ہے کہ انسان سے زیادہ جانور زمین کو پہچانتا ہے لیکن گھوڑے کو کیا معلوم کہ اس زمین پر کیا ہونے والا ہے لیکن آپ دیکھیں قدرت نے اُس کی حس میں کون سا عنصر ڈال دیا کہ اُس کے قدم کربلا کی زمین پر رُک گئے وہ کیا دیکھ رہا تھا۔ اُسے کیا نظر آ رہا تھا تو آپ خود سوچیں وہ گھوڑا کیسا گھوڑا ہوگا یا وہ گھوڑے کیسے گھوڑے ہوں گے اور لکھا بڑے بڑے علماء نے لکھا ، عماد زادۂ اصفہانی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ جب شامِ غریباں یہاں آئی تو لاشے ہی لاشے تھے لیکن سارے گھوڑے جو زخمی تھے بے انتہا زخمی تھے تیروں سے چھلنی تھے تلواروں کے زخم تھے سارے گھوڑے میدان میں ایک جگہ جمع ہو گئے ، علی اکبرؑ کا گھوڑا ، قاسمؑ کا گھوڑا ، کا گھوڑا یہ کیا بتایا جانوروں نے ، انسان سر کاٹ کے لاشوں کو پامال کر کے رقص کر رہے ہیں خوشیاں منا رہے ہیں ، باجے بج رہے ہیں ، روشنیاں ہو رہی ہیں ، سب کھانے کھا رہے ہیں اور لاشے یہاں سے وہاں تک بکھرے پڑے ہیں اور یہ کچھ قیدی پیاسے بیٹھے ہوئے ہیں اُن میں بچے بھی ہیں ، عورتیں بھی ہیں ، اور یہ

Presented by www.ziaraat.com

انسان یہ انسان ہیں تو حیوان یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم کس مقام پر ہیں سارے گھوڑے جمع ہوئے اور امام رضاؑ کے حوالے سے عماد زادہ اصفہانی لکھتے ہیں سب گھوڑے دائرے کی شکل میں بیٹھ گئے اور اُس کے بعد سارے گھوڑوں نے بیٹھنے کے بعد ایک ساتھ مل کر رونا شروع کیا رونا شروع کیا اور جو وہ آواز نکالتے تو فضا میں جب وہ آواز تیرتی تو ایسا لگتا آواز آئی ہائے حسینؑ ہائے حسینؑ روتے روتے تمام گھوڑوں میں پھر کربلا کی زمین پر اپنے تمام منھ کو چہروں کو پٹخنا شروع کیا زمین سے منھ کو پٹخنا شروع کیا جیسے ماتم کر رہے ہیں منھ کو پٹختے جاتے اور چیختے جاتے روتے جاتے، کہتے ہیں جب صبح لشکر یزید کے لوگ اس ارادے سے نکلے کہ لشکر حسینؑ کے جتنے گھوڑے ہیں انھیں گرفتار کر کے اُن پر قبضہ کر کے اُن پر بیٹھ کر کوفے کی طرف چلیں تو جب وہاں آئے تو دیکھا سارے گھوڑے مرے پڑے ہیں، سارے گھوڑے مرے پڑے ہیں، لیکن عباسؑ کا گھوڑا جو اِن گھوڑوں میں نہیں تھا جو فرات کے کنارے اپنے صاحب کی لاش کے پاس فرات کے کنارے رات بھر رویا جب فرات کے پہرہ دار آئے تو عباسؑ کے گھوڑے مرتجز کو پکڑ لیا اور پکڑ کر ابن سعد کے پاس لائے جب سارے سر نیزوں پر بلند کئے گئے کہ اب قافلہ چلے تیار ہو کر تو عباسؑ کا سر بھی ایک نیزے پر بلند کیا اور جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا وہ حسینؑ کے سر والے نیزے کے قریب عباسؑ کے سر کا نیزہ لے کر آیا کہ دونوں بھائیوں کا سر ساتھ چلے جیسے ہی حسینؑ کے سر کے قریب عباسؑ کا سر آیا عباسؑ نے نیزے کی انی سے اپنے آپ کو گرا لیا۔ سر کو اپنے آپ سے زمین پر گرا دیا کئی بار ایسا ہوا کہ نیزے کی نوک پر عباسؑ کا سر بلند ہو لیکن عباسؑ کا سر اپنے آپ کو نیزے سے زمین پر گرا دیتا تھا زمین پر تازیانہ لے کر شمر سیّد سجادؑ کے پاس

Presented by www.ziaraat.com

آیا اور کہا کہ تمہارے چچا کا سر نیزے کی انی پر کیوں نہیں ٹھہرتا تو رو کر کہا چچا کی وفا کا کمال ہے کہ آقا کے ساتھ غلام نہیں چاہتا کہ برابر برابر چلے ارے میرا چچا بہت وفادار ہے کہا اچھا اگر عباسؑ کا سر نیزے کی انی پر نہیں ٹھہرتا ایک رسی لائی گی اور عباسؑ کے گلے میں اُسے باندھ کر عباسؑ کے گھوڑے کی گردن میں عباس کا سر باندھا گیا اور گھوڑے کو تیز دوڑاتے چلے لیکن گھوڑا عباسؑ کا تھا جب دوڑتا تو بار بار اپنے سر کو اُٹھاتا تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیز دوڑنے میں میرے آقا عباسؑ کا سر زمین سے ٹکراتا جائے لیکن جب سکینہؑ نے دیکھا پکار کر کہا ارے میرے عمو کا سر ہے ارے میرے عمو کا سر مجھے دے دو لیکن ہائے شمر کی گھڑکیاں، تازیانے اور معصوم شہزادی، کان زخمی، کُرتا جلا ہوا...... ماتم حسینؑ..................

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

چوتھی مجلس

قرآن اور مچھلی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ساری تعریف اللہ کے لئے اور درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے

عشرۂ چہلم کی چوتھی تقریر آپ حضرات سماعت فرمارہے ہیں۔ ''انسان اور حیوان'' سرنامۂ کلام میں سورۂ والتین کی آیات پیش کی جارہی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ''وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ۝ وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

(سورۂ اَلتِّیْن آیت ۱۔۶)

قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی اور قسم ہے طورِ سینا پہاڑ کی، اور اُس سر زمین کی قسم کہ جو امن والی سرزمین ہے، ہم نے انسان کو بہت اچھا پیدا کیا لیکن یہی انسان جب راہِ ذلالت پہ چلا اور گمراہی کو پسند کیا اور سرکشی پر آمادہ ہوا اطاعت معبود سے انکار کیا تو ہم نے اس کو سافلین میں ڈال دیا گمراہی میں ڈال دیا، اسفل بنادیا اشرف الانبیاء کو اللہ نے منزلِ ہدایت پر انسانوں کی طرف بھیجا کہ تم ہی ان کو انسان بناؤ حضورؐ نے حیوان صفت انسانوں کو چند برسوں میں انسان بنایا

Presented by www.ziaraat.com

جنھیں انسان بنانا مشکل تھا یہ بات ہے تو سامنے کی لیکن انتہائی غور طلب اور فکر پرور بات ہے کہ زیادہ تر انبیاء کو شام، عراق اور عرب کے دوسرے ملکوں میں بھیجا لیکن ختمیؐ مرتبت کو حجاز عرب کے ایک خاص خطے میں بھیجا حکم دیا کہ یہاں سے تمہاری نبوت کا آغاز ہوگا اور یہ وہ خطہ تھا کہ جہاں اپنی جہالتوں پر عربوں کو ناز تھا یعنی آخری نبی اور آخری پیغام اہم ترین پیغام اہم ترین کتاب اور سب سے عظیم نبیؐ جس مقام پر بھیجا جا رہا ہے اس کہ معنی کے وہاں تبلیغ کرنا آسان نہیں وہاں مشکل کام ہے تبلیغ کرنا اس لیئے آخری نبیؐ کو بھیجا گیا یعنی اگر ہمارے نبیؐ کی جگہ یہاں موسیٰؑ کو یا عیسیٰؑ کو یا داوٗدؑ کو بھیج دیا جاتا تو کبھی بھی نہ یہ انسان بنتے نہ مسلمان بنتے اور ہر نبیؐ عاجز آ جاتا پتہ چلا سب سے مشکل قوم تھی جو انسان بننے کو تیار ہی نہیں تھی وہاں سب سے آخری عظیم نبیؐ کو بھیجا گیا کہ کام بہت مشکل ہے اور ہم کو یقین ہے کہ یہ کام تم کر کے دکھاؤ گے اور نبیؐ نے وہ کام دس برس میں اور تیرہ برس میں کر کے دکھا دیا زیادہ عرصہ بھی نہیں لگا پچاس سو برس بھی نہیں لگے۔ تیرہ برس میں انھیں انسان بنا دیا جب وہ انسان بن گئے مدینے کے دس برس میں انہیں مسلمان بنایا۔

کتنا مشکل کام تھا تیرہ برس میں انسان بنایا اور دس برس میں مسلمان بنایا اب جب اتنی محنت کر لی کہ انسان بھی بن گئے اور مسلمان بھی بن گئے تو اب نبیؐ نے غدیر کے دن اعلان کیا کہ اب تم صاحب ایمان بھی بن جاؤ لیکن اس سے اندازہ کریں کہ ضدیں اتنی سرائیت کر گئی تھیں کہ انسان اور مسلمان بننے کے باوجود اس منزل پر واپس ہو گئے اور بس یہ چاہا کہ کافی ہے کہ ہم انسان ہیں اور مسلمان ہیں اور کافی ہے قرآن تو یہ ضد تھی اب سوچیے کہ ایک ضد رہ گئی تو ایسی کتنی ضدیں تھیں

Presented by www.ziaraat.com

جن کو رسولؐ اللہ نے ختم کیا آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک کتنے نبی آئے کسی قوم میں ایسا نہیں تھا کہ اپنی بیٹی کو زندہ دفن کر دے یہ واحد قوم ہمارے نبی کی ہے اور یہ قوم تو بیٹی کو پیدا ہوتے ہی دفن کر دیتی تھی اس عادت کو چھڑانے کے لیے اپنے محبوب ترین نبیؐ کو بیٹے سے محروم رکھا اور وہ یہ شکوہ نہیں کرتا کہ تو نے ہر نبی کو بیٹا دیا لیکن ہم کو تو بیٹا نہیں دے رہا ہے اس لیئے کہ اُسے معلوم ہے یہ حرکت چھڑانا مشکل ہے اس لیئے ہمیں بیٹی دی گئی ہے تا کہ انہیں ہم یہ بتائیں کہ بیٹی کی عظمت کیا ہے کم از کم ہمارے نبیؐ نے اُن سے یہ تو منوالیا کہ بیٹی کا احترام کیا ہے اور آج کوئی مسلمان بیٹی کی محبت سے انکار کرنے کو تیار نہیں ہے اگر یہ عادت نہ چھٹتی تو کیا ہوتا یہ تصور کریں اور کیا ہو رہا ہوتا۔ بیٹے کی محبت ابراہیمؑ نے پیدا کروائی اسمٰعیلؑ کے گلے پر چھری رکھ کر اُس کو ہمارے نبی نے مسلسل کر دیا کہا بھائی یہ ٹھیک ہے بیٹے کی عظمت تو تم سمجھ رہے ہو صدیوں سے لیکن بیٹی کی عظمت کو ہم سمجھائیں گے وہ ہم منوائیں گے اور نبی نے چند برسوں میں منوا بھی لیا اور آخری پیغام میں یہ ہے کہ بیٹی کے گھر پر رک کر درود اور سلام پڑھنا دروازے پر پانچ مہینے مسلسل پانچ وقت آیۂ تطہیر کی تلاوت یہ ہے میری بیٹی کا دروازہ اُس کی تعظیم کروا کے سمجھایا کہ اب یہ دوسری بات ہے کہ وہ انسان اپنی اپنی بیٹیوں کا احترام تو کرنے لگا لیکن دل میں ایک بغض تھا جو بغض بعدِ نبی نکل گیا رسولؐ کی بیٹی نے اس کی پرواہ بھی نہیں کی کہا تم ایسا کر رہے ہو اور ہم تمہاری بیٹیوں کے لیے یہ کر رہے ہیں کہ یہ قیامت تک کے لیئے اپنے حقوق کی پاسدار ہو جائیں دیکھئے رحمت اللعالمینؐ کی بیٹی کا عمل کہ ہر مسلمان اپنی بیٹی کا حق ادا کرے، حق سے محروم نہ کرے کامیاب ہو گئی رسولؐ کی بیٹی آج ہر انسان ہر مسلمان مرنے سے پہلے اپنی اپنی بیٹیوں کا حق دینے کو تیار ہے

Presented by www.ziaraat.com

اور حق چھیننے کو کوئی تیار نہیں ہے، یہ ہے رسولؐ کی بیٹی کا عمل کہ یوں انسان کو انسان بنایا۔ یہ ہے حقوقِ انسانیت حیوان نہ بن جانا ارے حیوان بھی اپنی اولاد کا خیال رکھتا ہے حیوان بھی اپنی اولاد سے محبت کرتا ہے یہ تو نبی نے کہا فتح مکہ کے دن اپنی اولاد کو دفن نہ کرنا زندہ نہ گاڑ دینا ہم بیعت اِس بات پر لے رہے ہیں، شرط لگائی یعنی نبی نے مکے والوں سے کہا کہ وعدہ کرو اب تم اپنی بیٹی کو نہیں گاڑو گے یہ ہے انسانیت کا احترام کروانا وہ جو طٰہٰ ہے، جو حٰمٓ ہے یٰسین ہے جو احمدؐ مرسل ہے، جو مجتبیٰؐ ہے، جو مرتضیٰؑ ہے۔ جو مصطفیٰؐ ہے، جو مختارِ کُل ہے، جو سردار عالم ہے، بشیر ہے، نذیر، ہے سراجِ منیر ہے، یہ ساری صفات انسانیت کو دیں جو خُلقِ عظیم کا مالک ہے اُس کی جبین پر کبھی شکنیں نہیں آتیں چونکہ وہ رحمت ہے سراپا رحمت ہے وہ تمہیں دیکھ کر منھ نہیں پھیر لیتا وہ جانتا ہے کہ انسان کیا ہے بحیثیت انسان کو انسان سمجھا اور انسان بنایا وہی انسان جب سطح سے گر گیا تو اپنے نبی کو وہ وہ باتیں کہیں کہ انسان حیوان کو بھی نہیں کہتا یعنی وہ باتیں حیوان بھی نہیں کر سکتا جب وہ باتیں کہی گئیں تو پھر اللہ نے اُس کی تردید کی قرآن میں :-

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ○

مجھ کو ''ن'' کی قسم مجھ کو قلم کی قسم اور مجھ کو اُس تحریر کی قسم جو مستقبل میں لکھی جائے گی اور اپنے رب کی نعمت کے سبب تمہارا نبی دیوانہ نہیں ہوا۔ یعنی یہ تمہیں انسان بنا رہا ہوں اور تم اسے دیوانہ کہہ رہے ہو ہم قسم کھا رہے ہیں اس منزل پر ''ن'' کی قسم اور قلم کی قسم اور لکھی جانے والی تحریر کی قسم ہم نے اِس پر نعمتیں نازل کی ہیں تم اسے دیوانہ کہہ رہے ہو، یعنی پروردگار کسی الزام کی تردید میں قسم کھائے مفسرِ تفسیر میں اپنی یہ بحث لکھتا ہے یہاں ''ن'' سے کیا مراد ہے۔ قلم تو سمجھ میں آیا کہ

Presented by www.ziaraat.com

اُس کی قسم ہے۔ یہ ''ن'' کیا شروع میں ہی بحث اُلجھ گئی آگے جاننا ہے کہ یہ قلم اور کاغذ کیا ہے اور دیوانگی کا الزام کس نے لگایا اُلجھاد و انسان کو کہ کیا ہے ''ن'' اب بحث ہونے لگی کہنے لگے سمجھ میں نہیں آرہا ہے متشابہ ہے چونکہ قرآن میں جنابِ یونسؑ کو ذوالنون کہا گیا یعنی مچھلی والا ''ن'' کے معنی مچھلی یعنی مچھلی اور قلم کا حالانکہ کوئی جوڑ ہی نہیں ہے تحریر سے تو قلم کا رشتہ ہے کہ وہ تحریر کی قسم جو لکھی جائے گی لیکن اب قلم سے مچھلی کا رشتہ نہیں بنتا لیکن مفسر اصرار کررہا ہے کہ یہاں ''ن'' کے معنی ہیں مچھلی کے اور یہاں جنابِ یونسؑ کو مخاطب کیا گیا ''ن'' یعنی یونسؑ کی قسم، قلم کی قسم اور لکھی جانے والی تحریر کی قسم نبیؐ اپنے رب کی نعمت کے سبب سے دیوانہ نہیں ہے مجنون نہیں ہے ہر مفسر تفصیل کے ساتھ کہتا ہے کہ عبرانی زبان میں مچھلی کو ''ن'' کہتے ہیں اور ''ن'' کی شکل مچھلی کی طرح ہوتی ہے یعنی مچھلی کی آنکھ جو ہے وہ ''ن'' کی طرح ہے گویا آنکھ میں نقطہ رکھ دیا یعنی مچھلی کی آنکھ میں جو نقطہ ہے وہ ''ن'' کی طرح ہے اس کا مطلب یہ ''ن'' سے مچھلی مراد ہے تو آج کی مجلس کا موضوع مچھلی ہے تو مچھلی کو حیوانوں میں شمار کیا گیا ہے۔ یہ مچھلی دریا میں تالاب میں نہروں میں چشموں میں اور سمندروں میں پائی جاتی ہے اب تک ایک اندازے کے مطابق چالیس ہزار قسمیں تلاش ہو چکیں ہیں اور بعض وہ مچھلیاں ہیں بھاری بھر کم ہاتھی سے بھی بڑی کہ وہ مچھلیاں بڑے بڑے جہاز الٹ دیتی ہیں یعنی مچھلی کا تذکرہ اتنا اہم ہے کہ اگر ''ن'' کی بحث نہ بھی کرتے، قرآن میں تو بھی چھ مقامات پر مچھلی کا تذکرہ کیا ہے خدا نے قرآن میں جب تمام مفسرین نے لکھ دیا تو ہم نے بھی تسلیم کرلیا کہ ہاں ''ن'' سے مراد مچھلی ہے لیکن باقی جو آیات ہیں اب تسلیم تو اس لیئے کیا کہ ہمیں مچھلی پر تقریر کرنا ہے یہ نتیجہ تو بعد میں برآمد ہوگا کہ

Presented by www.ziaraat.com

یہاں کا نون جو ہے وہ مچھلی ہے یا نہیں لیکن باقی چھ مقامات پر جو مچھلی کا تذکرہ ہے اُن پر بھی تو نظر رہے کہ وہ کیا ہیں یعنی مچھلی کیا ہے اور مچھلی کا ذکر قرآن نے کیوں کیا؟

مچھلی کا ذکر قرآن میں پہلا مقام سورۂ کہف میں قرآن میں جہاں مچھلی کا ذکر ہوا اور جنابِ موسیٰ سے کہا گیا کہ جا کر جنابِ خضرؑ سے ملاقات کرو وہ آبِ حیات کے پاس تمہیں ملیں گے راستہ بھی بتا دیا گیا جب حضرت موسیٰ چلنے لگے تو یوشع بن نون کو بھی ساتھ لے گئے پھر نون آ گیا یوشع بن نون کو ساتھ لے لیا اور کہا ایک بھنی ہوئی مچھلی لے لو وہ مچھلی بھون کر یوشع نے ایک برتن میں رکھ لی اور دونوں چلے ایک مقام پر سمندر کے کنارے یوشع بن نون نے مچھلی نکالی کہ صاف کر کے موسیٰ کے سامنے رکھیں وہ مچھلی یوشعؑ کے ہاتھ سے نکلی اور پانی میں گئی یعنی سمندر میں کود گئی یوشع نے واقعہ کو بھلا دیا سفر شروع ہو گیا، کافی آگے نکل گئے مگر راستہ نہ ملا تو موسیٰ نے پوچھا وہ مچھلی کہاں ہے تو یوشع نے کہا میں بنا رہا تھا میرے ہاتھ میں سے نکلی اور سمندر میں پہنچ گئی کہا وہی تو مقام ہے جہاں سے ہم راستہ بھولے غلط راہ پر ہم چل دیئے جدھر مچھلی گئی ہے اُدھر ہمیں جانا ہے تب خضرؑ ملیں گے خضرؑ سے ملاقات کا مقصد یہ ہے کہ موسیٰ کو علم ملے علم کا راستہ مچھلی نے بتایا اب وہاں سے موسیٰ واپس ہوئے اب جہاں مچھلی پانی میں کودی تھی وہاں سے صحیح راستے کا تعین کیا اور وہاں سے اُس مقام پر پہنچے جہاں پر حضرت خضرؑ سے ملاقات ہوئی اور موسیٰ کو علم ملا ایک مچھلی کی جان بھی بچ گئی ایک نبی اور اس کا نائب خضرؑ سے ملے تو علم ملا نبی کو کہ مچھلی زندہ نہیں تھی بھُنی ہوئی تھی لیکن پانی کو دیکھ کر اُس میں زندگی آ گئی تو اس لیئے عربوں نے یہ مثل رکھ دی "اسمك فی الماء" مچھلی کی زندگی پانی سے اور پانی مچھلی سے عربوں کی مثلیں بڑی گہری ہوتی ہیں عربی زبان میں اور

Presented by www.ziaraat.com

اُس کے بڑے معنے ہوتے ہیں اُتنی سچی ہوتی ہیں کہ اس میں شک کی گنجائش ہی نہیں ہوتی اب یہ تو قرآن کی آیت ہے کہ بُھنی ہوئی مچھلی زندہ ہوگئی دیکھئے کہاوت کتنی سچی ہے کہ اگر مچھلی مر بھی جائے تو پانی کو دیکھ کر زندہ ہو جاتی ہے اس لیئے کہ مچھلی پانی کے ساتھ اور پانی مچھلی کے ساتھ پرانی مثل قرآن میں مفسرین کو وہاں کام آئیں جہاں قرآن کی آیات سمجھانا پڑیں اور انسانوں کو سمجھانا اتنا مشکل تھا کہ انسانوں کو سمجھانے کے لئے زیادہ تر مثالیں حیوانوں سے لی گئیں یعنی اب تک انسانوں کو ہدایت دے رہا ہے حیوان کتنی عجیب بات ہے اب قرآن نے کہا

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ط وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ (سورۂ شوریٰ آیت ۲۳)

میں تم سے کچھ نہیں مانگتا اجر رسالت سوائے اس کے تم میرے قربیٰ سے مودّت کرو مفسر نے سمجھا دیا "قُلْ کیا ہے، لَّآ کیا ہے اَسْئَلُكُمْ کیا ہے۔ اِلَّا کیا ہے مودّت کیا ہے قربیٰ کیا ہے لیکن پوری آیت میں جو سب سے زیادہ مشکل لفظ ہے جس کا سمجھانا مشکل ہے وہ ہے سب سے چھوٹا لفظ "فی" اب دیکھئے قل کہہ دو لا نہیں چاہتا تم سے سوائے اس کے کہ تم میرے قربہ سے مودّت کرو لیکن لفظ بیچ میں آیا فی یہ نہیں سمجھ میں آ رہا تھا یعنی "قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى" یہ جو "فی" القربیٰ کی فی ہے نا یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا یہ پرانی کہاوت کام آئی سمجھانے کے لیئے فی کے دو معنی اِس لئے سمجھنے میں اشکال ہوا، شکوک ہوئے فی کے ایک معنی کہ کوئی خرابی ہے کوئی فی ہے اور دوسرے فی کے معنی باریکی یعنی اس فی میں کوئی باریکی ہے یعنی یہاں فی کے معنی ہیں کہ اس میں

Presented by www.ziaraat.com

کوئی نکتہ ہے "مودۃ فی القربیٰ" قربیٰ سے مودت کرنے میں اے انسان تیرے لیئے کوئی نکتہ ہے اُس لفظ میں اسے سمجھنا ہے تو مفسرین نے کہا یوں سمجھو "السّمکُ فی الماء" پانی مچھلی کے ساتھ مچھلی پانی کے ساتھ تو "مودۃ فی قربیٰ" مودّت قربیٰ کے ساتھ اور قربیٰ مودّت کے ساتھ یعنی فی کو سمجھو مچھلی کے ساتھ پانی مچھلی کے ساتھ فی کا لفظ لگا ہے سمجھو کوئی باریکی ہے کوئی نکتہ ہے وہ نکتہ سمجھایا کہ وہ نکتہ کیا ہے مچھلی پانی میں زندہ ہے مچھلی پانی سے نکالی گئی مر گئی مچھلی کی روح مچھلی کی زندگی اور حیات پانی سے ہے پانی سے نکالا اب چونکہ پانی سے مودّت ہے تو پانی سے نکل کر مرتی ہے اور شہادت کی موت مرتی ہے۔ کبھی مچھلی کھائی آپ نے بازار سے لائے لا کر کیا کرتے ہیں یہ کہ "لا الٰہ اللہ اکبر" پڑھتے ہیں نہیں پڑھتے کیوں نہیں پڑھتے کیا بغیر حلال کیئے کھا لیتے ہیں حالانکہ ہر جانور حلال کر کے کھاتے ہیں اور مچھلی کے حلال کرنے کا ذبیحہ کیا ہے کہ صاحب حکم ایسا ہی ہے کہ تو کیا کہتے ہیں نبیؐ مچھلی پانی سے نکلی اور ذبح ہو گئی حلال ہو گئی یہی تو دلیل ہے کہ جانور ذبح ہوتا ہے جب حلال کیا جائے مچھلی ذبح ہوتی ہے جب پانی سے جدا ہو۔ اِدھر پانی سے جدا ہوئی حلال ہوئی تو پانی میں جب تک ہے تو زندہ ہے اگر نکالنے کے بعد پانی میں پھر ڈال دیں اور پانی میں جا کے وہ مر جائے تو حرام ہے پانی میں مر جائے تو حرام آپ کے ہاتھ میں آ جائے تو حلال تو یہ اختیار اللہ نے آپ کو دے دیا کہ اگر آپ کے ہاتھ میں مچھلی آ جائے تو بغیر ذبح کئے حلال اللہ تمہیں اتنے اختیارات دیئے بیٹھا ہے آلِ محمدؐ کے اختیارات تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہے ہیں اتنا بدبخت ہے یہ انسان کہ اللہ سے سارے اختیارات لے کر استعمال کر رہا ہے اور آلِ محمدؐ کے اختیارات کا انکار

Presented by www.ziaraat.com

کر کے حیوان سے بدتر بنتا جا رہا ہے میرا موضوع آپ تک پہنچ رہا ہے نا۔ (صلوٰۃ)
مچھلی پانی کے ساتھ اور پانی مچھلی کے ساتھ قربیٰ سے موڈت کرو محبت کرو کیسی کہا جیسی مچھلی کو پانی کے ساتھ اور پانی کو مچھلی کے ساتھ دو طرفہ محبت ہے پانی مچھلی کو کھینچ لیتا ہے مچھلی پانی کی طرف بڑھ جاتی ہے یہ کیسی محبت ہے یہ ایسی محبت ہے نہ ختم ہونے والی محبت یوشع بن نون نے بھون لیا تھا مچھلی پک چکی تھی اور بھُن چکی تھی پک چکی تھی لیکن پانی دیکھا کود گئی قرآن کہہ رہا ہے، اللہ کہہ رہا ہے کیا محبت ہے مچھلی کو پانی سے سورۂ کہف میں پڑھ لیجئے تمام مفسرین یہی سمجھا رہے ہیں کیسی محبت ایسی محبت جیسی مچھلی کو پانی سے اور پانی کو مچھلی سے گلا کٹ جائے گھر لٹ جائے تکلیفیں پہنچائی جائیں مر جاؤ کٹ جاؤ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ موڈت ختم نہ ہو ویسی موڈت جیسی پانی کو مچھلی اور مچھلی کو پانی سے موڈت ہے مچھلی لائے تم کٹ گئی ٹکڑے ہوئے بھونی تم نے پھر کھائی تم نے پیاس لگی پانی یہ پانی پیا تو کہا بھئی خیریت تو ہے کہا آج مچھلی کھائی اس لیے پیاس لگ رہی ہے یہ بھی محاورہ بن گیا یعنی مچھلی پیٹ میں ختم ہو گئی ہضم ہو گئی مگر ہے کہ پانی مانگے جا رہی ہے پانی سے رشتہ نہیں توڑ رہی شکم انسان میں پہنچی مگر پانی مانگ رہی ہے یہ موڈت ہے۔ تو محبِّ اہلِ بیتؑ شکم قبر میں پہنچا موڈت پکار رہی ہے یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ، رشتہ موڈت کا نہیں ٹوٹے گا، مرنے کے بعد بھی موڈت پکارے گی، میت ہے لیکن رشتہ نہیں توڑ رہی ہے ارے حیوان سے سمجھایا جائے انسان کو مچھلی سمجھا رہی ہے اے انسانو! موڈت کو سمجھو میں پانی پر مرتی ہوں تم قربیٰ سے محبت نہیں کرتے میری زندگی پانی میں ہے اور اے انسان تیری زندگی قربیٰ کی محبت میں ہے اگر مجھے پانی سے موڈت نہیں تو میں مردہ ہوں اور اگر تجھے قربیٰ سے موڈت نہیں تو تو مُردہ ہے تیرا

Presented by www.ziaraat.com

پانی قربیٰ کی مودّت اور میرا پانی دریاؤں اور سمندر کا پانی۔ پانی ایک علم ہے اور پانی علم کا راستہ ہے ابھی کیا سنایا تھا مودّت علم کا راستہ ہے مودّت علم مجسم ہے اگر علم نہیں تو جہالت ہے اور جہالت موت ہے اور علم زندگی ہے جہل موت ہے اور علم زندگی ہے مودّت زندگی ہے مودّت کی ضد کیا ہے کفر موت ہے ایمان زندگی ہے اور ایمان مودّت ہے مودّت زندگی ہے نہ خود آلِ محمدؐ کبھی مرتے ہیں نہ اپنے چاہنے والوں کو مرنے دیتے ہیں یہ سب کون بتا رہا ہے۔ یہ سب مچھلی سمجھا رہی ہے مچھلی بتا رہی ہے چلو ''ن'' کے معنی مچھلی ہی سہی یعنی مچھلی کا لفظ رکھ کر بتایا کہ اے مچھلی تو ہی بتا کہ کیا ہے قلم کیا ہے وہ تحریر جو قلم سے لکھی گئی کہ جب قلم مانگا گیا تو کہاں لکھی گئی لکھی جائے گی جب قلم مانگا کاغذ مانگا تو کیا کہا گیا میں کیوں بتاؤں کہ کیا کہا گیا قرآن بتائے گا کیا کہا گیا تو خدا نے یہ کہا یہ میرا نبیؐ دیوانہ نہیں ہے مجنون نہیں ہے چلو مچھلی سہی مچھلی سے کم از کم یہ تو پتہ چلا کہ قلم کیا ہے اور کاغذ اور تحریر کیا ہے اور وہ دیوانگی کا الزام کیا ہے ایک یہ سورۂ کہف اور دوسرا مقام جہاں مچھلی کا ذکر ہوا سورۂ یونسؑ قرآن میں ہے دسواں سورہ یونسؑ نبی کے ساتھ یہ ہوا کہ ایک وقت میں انسانوں سے بیزار ہوئے دوسرے وقت میں انسانوں سے محبت کی جو انسانوں سے محبت کرے اُس کا نام ہی یونسؑ پڑ جاتا ہے اس لیئے یونسؑ نام ہو گیا قصہ کُل اتنا کہ اللہ نے بیان کیا کہ قوم یونسؑ بڑی سرکش قوم تھی بہت سمجھایا بہت تبلیغ کی قوم نہ مانی آخر میں بہت عاجز آ گئے انسانوں سے محبت کرنے والے یونسؑ انسانوں ہی سے پریشان ہو گئے اپنے دو شاگردوں کو جنھیں بچپن سے پالا تھا ایک نام تنوخا اور دوسرے کا نام روبیل تھا۔ ایک عابد تھا اور ایک عالم تھا دونوں کو بلا کر پوچھا کہ اب اس قوم کے ساتھ کیا کیا جائے اور میں نے یہ طے کیا کہ ان

www.ziaraat.com Sakina

Presented by www.ziaraat.com

کے لیئے اللہ سے عذاب کی دعا کروں یعنی ان کے لیئے بد عا کر دوں اور یہ سب تباہ اور برباد ہو جائیں تنوخا جو عابد تھا اُس نے کہا بالکل آپ ان کے لیئے اللہ سے عذاب طلب کیجئے اور روبیل جو عالم تھا اُس نے کہا آپ اللہ سے عذاب نہ طلب کیجئے ہوسکتا ہے یہ راہِ راست پر آجائیں تو اللہ نے یہاں پر عابد اور عالم کا فرق دکھایا کہ عابد صرف اللہ کی عبادت کرتا ہے اُسے انسانوں سے دلچسپی نہیں ہے تو وہ وہی کرے گا جو اُسے کرنا چاہیئے عالم علم سیکھتا ہے انسانوں کی خدمت کے لیئے عالم کو انسانیت کا خیال ہوتا ہے حالانکہ اُس نے غلط بات نہیں کہی نبی کہہ رہا ہے کہ عذاب مانگوں یعنی انسانوں سے جب نبی بھی عاجز آجاتا ہے تو عذاب کی بددعا کرتا ہے اے پروردگار ان پر عذاب نازل فرما لیکن عالم کہتا ہے ٹھہریئے ٹھہریئے شاید انسان بن جائیں عالم کر کیا رہا ہے ہر وقت علم کا درس ہو رہا ہے، علم سے بیزار لوگوں پر کوئی غصہ نہیں آرہا ہے کسی کو بزم سے نہیں نکال رہے شاید انسان بن جائیں یہ ذکر سن کر، اس میں اللہ کا ذکر ہے ایک نہ ایک دن بن جائیں گے، جبر نہیں، زبردستی نہیں علم زبردستی نہیں کرتا۔ "وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ الْمُبِين" ہم نے پہنچا دیا سمجھا دیا سمجھ میں آئے مانو، سمجھ میں نہ آئے نہ مانو، جب ضرورت پڑے گی پھر آؤ گے، بہتر بار آؤ گے اور بہتر بار کہو گے یا علیؑ اگر آپ نہ ہوتے تو میں ہلاک ہو جاتا علم معجزہ ہے علم عاجز کر دیتا ہے جیسے موسیٰؑ کو خضرؑ کے سامنے عاجز کر دیا موسیٰ کو کیا پتہ علم کی منزل ہے یہاں صبر چاہیے وہ کہہ رہے ہیں یہ کیا یہ کیا لیکن یہ کہہ رہے ہیں یہ علم کی منزل ہے یہاں صبر کرنا ضروری ہے بے صبر علم حاصل نہیں کرسکتا حضرت یونسؑ کا شاگرد جو عالم تھا اُس نے کہا نہیں عذاب کی دعا نہ طلب کریں سدھر جائیں گے ٹھیک ہو جائیں گے لیکن روبیل کی بات

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

حضرت یونسؑ نے نہیں مانی کہا پروردگار اس قوم پر عذاب آجائے اور یہ قوم تباہ ہو جائے میں تو چلا اب ان پر عذاب آجائے گا یہ سب فنا ہو جائیں گے ساحل پہ پہنچے سامنے کشتی کھڑی تھی اُس میں بیٹھ گئے یہ تو چلے کشتی میں اور اُدھر عذاب آیا یعنی قرآن نے کہا کہ اتنا نزدیک تھا عذاب کہ پوری قوم ہاتھ بڑھا کر محسوس کر لے اتنا قریب تھا عذاب جب عذاب کو دیکھا تو سب بھاگے ہوئے روبیل کے پاس آئے کہا اب کیا کریں کہا اب بھی توبہ کرلو عذاب ٹل جائے گا عالم کا علم دیکھا آپ نے عابد یہ باتیں نہیں بتا سکتا وہ صرف عبادت کر سکتا ہے اگر کسی کو شک ہے تو پھر سمجھاؤں قرآن سے فرشتوں نے کہا پروردگار ہم تیری عبادت کرتے ہیں کہا تم اپنے دعوے میں اگر سچے ہو تو یہ نام بتاؤ اور لے جاؤ خلافت لیکن آدمؑ سے کہا تم بتاؤ آدمؑ عالم تھے فرشتے عابد تھے خلافت عالم کو ملتی ہے عابد کو نہیں ملتی۔ فرق کیا ہے عابد اور عالم میں عابد صرف اپنی ذات کے لیئے عبادت کرتا ہے اور عالم پوری انسانیت کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اگر عابد سے کہیں کہ دعا کریں ہمیں دو کروڑ روپے مل جائیں وہ کبھی دعا نہیں کرے گا وہ آپ کے لئے دعا نہیں کرے گا وہ کہے گا اپنے لئے دعا کیوں نہ کروں عابد بخیل ہوتا ہے عالم بخیل نہیں ہوتا وہ اپنے علم کو لٹا دیتا ہے اس لئے کہ علم بانٹنے سے بڑھتا ہے روکنے سے نہیں بڑھتا روبیل نے کہا توبہ کرو قوم نے کہا کیسے کریں کہا بچوں سے ماؤں کو جدا کرو جتنے بھی انسان اور حیوان ہیں سب کے بچوں کو ماؤں سے الگ کرو اور اُس کے بعد زمین پر سر رکھ کر گڑ گڑا کر رو کر دعا کریں پروردگار ہم سے غلطی ہوئی ہمیں معاف کردے ہم نے اپنے سارے کفر کے عمل چھوڑ دیئے تو کریم ہے ہم پر سے یہ عذاب ہٹا لے اتنا روئی قوم سجدے میں گر کر اور بچے ماؤں سے جدا ہو کر اتنا

Presented by www.ziaraat.com

روئے اتنی چیخ وپکار زمین پر ہوئی اتنا گریہ ہوا کہ اللہ کو وہ گریہ پسند آ گیا عذاب ٹل گیا جہاں گریہ زیادہ ہوتا ہے اللہ کا عذاب ٹل جاتا ہے اب تک جو انسانیت پر سے عذاب ٹلا ہوا ہے وہ اس لیئے ہے کہ امام باڑوں سے رونے کی آوازیں آ رہی ہیں گریہ ہو رہا ہے مسلمانوں سے کہو تم سجدے کرو شکرانے کے کہ ہم گریہ کر کے اور رو کر عذاب کو ٹال رہے ہیں ورنہ عذابِ الٰہی اتنا قریب ہے کہ ہاتھ سے چھو لو تو روبیل کے مشورے پر قومِ یونسؑ نے جو گریہ کیا تو عذاب ٹل گیا پتھر برسنے والے تھے عذاب ٹل گیا جب عذاب ٹل جاتا ہے تو برکتیں ہی برکتیں شروع ہو جاتی ہیں جب زمین پیاسی ہوتی ہے تو پانی مانگتی ہے اور آسمان کے پانی سے زیادہ قیمتی پانی آنکھ کا ہوتا ہے۔ بادل ہٹے تو آنکھیں برسیں آنکھیں برسیں تو برکتیں برسیں یہ جوہر ہے وہ بھی اللہ نے بنایا یہ جوہر بھی اللہ نے بنایا وہ پانی سمندر سے آ کر برستا ہے یہ پانی لہو سے بن کے برستا ہے یہ خون سے بنتا ہے زمین خون ہی تو مانگتی ہے اور زمین کی طلب کیا ہے۔ یا شہادت یا آنسو روئے تو عذاب ٹلا اب قوم تو آرام سے رہنے لگی جنابِ یونسؑ کشتی پر بیٹھے ایک بڑی وہیل مچھلی آئی اور اُس نے کشتی کو گھیرا یہ قرآن ہے قرآن ملاح نے کہا اس کشتی میں کوئی گناہ گار بیٹھا ہے اس لیئے کشتی عذاب میں ہے مچھلی کبھی اِدھر سے حملہ کرتی ہے کبھی اُدھر سے حملہ کرتی ہے یہ کشتی کو اُلٹ دے گی تو یونسؑ نے کہا کوئی ہے ایسا بندہ تو قرعہ اندازی کرو اب جس کا نام نکل آئے اُسے مچھلی کے حوالے کر دو تو قرعہ ڈالا جانے لگا تو ملاح نے کہا کوئی ہماری کشتی میں ایسا غلام بیٹھا ہے جو کہ اپنے آقا سے بھاگا ہوا ہے قیمتی جملہ ہے کہ کوئی غلام جب اپنے آقا سے بھاگتا ہے تو کوئی چیز سلامت نہیں رہتی۔ یعنی یہ اللہ نے کہا بڑا عجیب جملہ ہے کہ کشتی میں کوئی غلام ایسا ہے جو اپنے آقا سے بھاگا

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔تو معصوم سے پوچھا گیا امام نے کہا مالک اللہ تھا اور غلام یونسؑ تھے تو یونسؑ اپنے آقا یعنی خدا سے بھاگے تھے تم بھی تو علیؑ کے غلام ہو کبھی بھی اپنے آقا سے نہیں بھاگنا عذاب میں آجاؤ گے اس لیئے کہ یہ عذاب نبی کو نہیں چھوڑتا تو تمہاری حقیقت کیا ہے جب کہہ دیا آقا تو ہیں آقا، بھاگنا نہیں ہے، قرعہ یونسؑ کے نام نکلا جتنے بھی کشتی میں تھے سب نے اُٹھا کر یونسؑ کو پھینکا مچھلی نے منہ پھیلایا اور یونسؑ کو نگل لیا موضوع مچھلی ہے نا اِدھر یونسؑ کو نگل کر مچھلی چلی اور گہرائی تک جاتی رہی لکھتے ہیں کہ تمام سمندروں اور دریاؤں کی سیر کی، مچھلی کے شکم میں یونسؑ ہیں سمندروں کی سیر خود بھی کی اور یونسؑ کو بھی کرائی اب یونسؑ سمجھے یہ کیا ہو گیا سات دن تک یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں رہے اب کیا کریں اسے تو اپنے صاحب کو سیر کرانی تھی مچھلی کا صاحب کون حضرت یونسؑ اس لیئے قرآن میں ان کو مچھلی والا صاحب کہتے ہیں۔

مچھلی سیر کرا رہی ہے اپنے صاحب کو آیت نے یہی کہا مچھلی نے اپنے صاحب کو سیر کرائی تو مچھلی ہوئی صحابی اور یونسؑ ہو گئے صاحب اور یہ صحابی تو ہو سکتا ہے مفسر نے یہاں نون کے معنی مچھلی اس لئے لکھے ہوں گے کہ قلم کی قسم اور صحابی کی قسم قلم کی قسم قرطاس کی قسم کسی نے کہا کہ رسولؐ دیوانے ہو گئے (نعوذ باللہ) اب سمجھ میں آ گیا ''ن'' کے کیا معنی ہیں اب سمجھ میں آیا تو اپنے صاحب کو سیر کرائی اور سات روز۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

(سورۂ انبیاء آیت ۸۷)

Presented by www.ziaraat.com

پروردگار میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ بس ایک تسبیح تھی اُس تسبیح کو یہ طاقت دی ہے اللہ نے کہ تم پر کوئی مصیبت پڑے تو ایک تسبیح یہ یونسؑ والی پڑھ لو۔

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ○ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ○ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ○ فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ○ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ ○ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ○ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ○ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ ○

(سورۂ صافات آیت ۱۳۹ تا ۱۴۸)

''اور اِس میں شک نہیں کہ یونسؑ بھی پیغمبروں سے تھے۔ وہ وقت یاد کرو جب یونسؑ بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے تو اہل کشتی نے قرعہ ڈالا تو انہی کا نام نکلا اور یونسؑ نے زک اٹھائی اور دریا میں گر پڑے، تو ان کو ایک مچھلی نگل گئی، اور یونسؑ خود اپنی ملامت کرر ہے تھے، پھر اگر یونسؑ خدا کی تسبیح اور ذکر نہ کرتے تو وہ قیامت تک مچھلی ہی کے پیٹ میں رہتے، پھر ہم نے ان کو مچھلی کے پیٹ سے نکال کر ایک کھلے میدان میں ڈال دیا، اور وہ تھوڑی ہی دیر میں بیمار نڈھال ہو گئے تھے، اور ہم نے ان پر سایہ کیلئے ایک کدو کا درخت اگا دیا، اور اس کے بعد ہم نے ایک لاکھ بلکہ ایک حساب سے زیادہ آدمیوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا، تو وہ لوگ ان پر ایمان لائے پھر ہم نے بھی ایک خاص وقت تک ان کو چین سے رکھا''۔

اللہ نے کہا مچھلی کے پیٹ میں یونسؑ یہ پڑھ رہے تھے حضرت علیؑ سے کسی نے سوال کیا بتایئے وہ کون ہے کہ جس کو قبر نے اپنا صاحب سمجھ کر سیر کرائی، پتہ چلا

Presented by www.ziaraat.com

توریت اور انجیل میں مچھلی کے پیٹ کو قبر تصور کیا جارہا تھا اور قبر میں یونسؑ پہنچ چکے تھے مچھلی کا پیٹ مثل قبر ہے اور قبر اپنے مالک کو سیر کروارہی ہے مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے سبب یونسؑ ایسے ہو چکے تھے جیسے گوشت کا لوتھڑا جب مچھلی نے اُگلا وہ ایسے تھے جیسے ابھی بچہ پیدا ہوا ہو، مہینے اور برسوں لگے ٹھیک ہونے میں جہاں مچھلی نے اُگلا وہاں کدّو کی بیل اُگی اُس کے پتوں کی ہوا سے ان کے جسم کی کھال مضبوط ہوئی حکمت میں کدّو کے پھول ایسے انسانوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں جہاں لنجے ہو جائیں۔

جن کا جسم ناکارہ ہو جاتا ہے قدرت نے خود علاج کیا وہ بیل سوکھ گئی کہا پروردگار ایک تو سایہ تھا وہ درخت بھی سوکھ گیا دھوپ بہت تیز ہے کہا اب دھوپ برداشت نہیں ہو رہی ہے میرے بندوں کو عذاب میں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اس وقت احساس نہیں ہو رہا تھا کہ اُن کے ساتھ کیا ہوگا آج دھوپ کا احساس ہوا اب سمجھئے آلِ محمدؐ کیا ہیں خود مصیبت کی دھوپ میں رہتے ہیں اور انسانیت کو بچا لیتے ہیں یہ حسینؑ ہیں جو کربلا کی دھوپ میں ہیں، کیا ہے نبوت، کیا ہے امامت، کیا ہے فکر کیا ہے سوچ، قرآن کہتا ہے مچھلی لیئے لیئے یونسؑ کو پھری یہاں تک کہ سمندر کی تہہ میں گئی زمین کی اُس تہہ میں پہنچی کہ جہاں موسیٰؑ کے دور میں قارون کو دھنسایا گیا تھا مع اپنے خزانے کے یعنی وہاں قارون کو اس کے خزانے سمیت دھنسایا جارہا ہے جہاں فرشتے اُس پر عذاب نازل کررہے تھے مچھلی قارون کے قریب سے گزری تو قارون کے کان میں آواز آئی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ فرشتوں سے کہا قارون نے یہ آواز ہم نے سنی آلِ عمرانؑ جیسی ہم اس آواز سے آشنا ہیں یہ تسبیح کی آواز ہے کیا آلِ عمران زندہ ہیں فرشتوں نے کہا

Presented by www.ziaraat.com

نہیں حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں تسبیح پڑھ رہے ہیں کہا مجھے اجازت دو میں اللہ کے اس بندے سے بات کروں قدرت نے فرشتوں سے کہا عذاب روکو میرا مجرم میرے نبی سے بات کرنا چاہتا ہے فرشتے رُکے حضرت یونسؑ سے قارون نے پوچھا کچھ خبر ہے تمہیں عمرانؑ کی اور ہارونؑ کی کہا ہارونؑ مر گئے اور موسیٰؑ کہا وہ بھی مر گئے کہا ان کی اولاد سب مر گئے قارون نے کہا ہائے افسوس آلِ موسیٰؑ اور ہارون میں کوئی نہ رہا جیسے ہی اُس نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کی اولاد پر آہ کی اللہ نے کہا اب عذاب روک دو اس لیئے کہ اس نے ہمارے بندوں کے غم میں ہائے کہا ہے یہ واقعات انسانیت سکھاتے ہیں جو انسان اپنے نبی کی اولاد کے غم پر شہادت پر آہ نہیں کرتا وہ انسان نہیں ہے اس لیئے کہ حیوان بھی آہ کرتا ہے قارون کے عذاب میں کمی ہوگئی۔ اس لیئے کہ آہ کی بس مچھلی کے پیٹ سے سات دن کے بعد یونسؑ کو مچھلی نے اُگل دیا اللہ نے کہا اگر یونسؑ تسبیح نہ کرتے تو ہم قیامت تک یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھتے۔ قصہ ختم ہوگیا آپ نے سن لیا تفسیر کہاں ہوئی معصوم سے پوچھا گیا مولا قصہ تو پورا سامنے آگیا لیکن جو عالم ہوگا وہ کیا پوچھے گا یہ تو بتایئے مچھلی کے پیٹ میں ڈالا کیوں گیا وجہ کیا تھی کسی نبی پر اس طرح اللہ نے عتاب نہیں کیا یہ کیا ہے معصوم نے فرمایا، مولائے کائنات علی ابنِ ابی طالبؑ نے کہا سنو آدمؑ سے عیسیٰؑ تک کوئی نبی ایسا نہیں کہ جب اُسے نبوت دی جارہی تھی تو سب سے اقرار لیا گیا محمدؐ کی نبوت پر اور علیؑ کی ولایت پر اقرار کرو ہر نبی پر ہماری ولایت کو پیش کیا گیا جب یونسؑ کو اللہ نے ہماری ولایت پیش کی تو چند لمحے کے لیئے قبول کرنے سے پہلے رُکے تھے صرف اتنا کہا تھا پروردگار علیؑ کو دیکھا نہیں تو کہہ رہا ہے ولایت علیؑ کو مانو حکم ہوا مانو کیونکہ سوال کیا کہ دیکھا نہیں جرح کی، اُس

Presented by www.ziaraat.com

کی وجہ سے یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں جانا پڑا تو جب نبی کی معافی نہیں تو تمہاری حیثیت کیا اور چوتھے امام علی ابنِ الحسینؑ نے کہا کہ ہم نے سنا کہ علیؑ نے یہ کہا کہ چند لمحوں کی دیر کی تھی یونسؑ نے ولایتِ علیؑ کے اقرار میں تو اس لیئے مچھلی کے پیٹ میں ڈالا گیا یہ سچ ہے کہا دیکھنا چاہتے ہو سوال کرنے والا عبداللہ ابنِ عمر اور اصحاب بھی تشریف فرما ہیں کہا اُٹھو سارے صحابیوں کو اُٹھایا دوش پہ عبا ڈالی ابھی زمین پہ چل رہے تھے کہ اصحاب نے محسوس کیا کہ اب پانی پہ چل رہے ہیں چاروں طرف پانی دیکھا گھبرا گئے صحابی، امام نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں گھبراؤ نہیں پانی پہ چلتے چلتے سمندروں کو طے کیا اور ایک بار آواز دی یونسؑ کی مچھلی کا نام لے کر تجھے زین العابدینؑ بلا رہا ہے مچھلی باہر آئی امام نے کہا بتا تو نے یونسؑ کو کیوں نگلا تھا کہا ولایتِ علیؑ کے ماننے میں دیر کی اگر انسان کی سمجھ میں نہ آئے ولایتِ علیؑ تو مچھلی جیسا حیوان بتائے کہ ولایت علیؑ کیا ہے جہاں انسان اپنی مثالوں سے سمجھانے نہ پائے وہاں حیوان کی مثالوں سے سمجھا دو خود ہی سمجھ میں آجائے گا اور انسان چونکہ حیوان کی جلدی سے مثال سمجھ بھی لیتا ہے بچوں کی کتابوں میں دیکھیئے اگر حرف کو پہچنوایا تو جانوروں کی شکلیں بنائیں تاکہ بچے کو یاد ہو جائے وہ تصویر سے حرف کی پہچان ہو جاتی ہے اب ''م'' سے مرغا تو بچہ نے حرف کو بھی پہچانا اور جانور کو بھی پہچانا معلوم ہوا انسان کو حیوان کی تصویروں سے حرف سمجھ میں آتے ہیں آلِ محمدؐ اللہ کے حرف ہیں خدا پہچنوا رہا ہے حرف سے ذات کو۔

آلِ محمدؐ لفظ ہیں تو اللہ کہتا ہے لفظ بھی پہچانو حرف بھی پہچانو سواری چلی مکّے سے ناقے پہ زینبؑ، قافلہ بڑھ رہا ہے عبداللہ ابنِ عباسؓ آگے بڑھے کہا مولا اگر آپ جا ہی رہے ہیں تو عورتوں اور بچوں کو کیوں لے جا رہے ہیں عماری کا پردہ ہلا کسی

Presented by www.ziaraat.com

نے عماری کی لکڑی پر ہاتھ رکھا کہا عبداللہ بڑا اچھا مشورہ میرے بھائی کو دے رہے ہو کیا بھائی سے بہن کو چھڑانا چاہتے ہو تا کہ حسینؑ زینبؑ کو واپس کر دیں، سنو! عبداللہ ابنِ عباس زینبؑ حسینؑ کے ساتھ جی ہے اور حسینؑ ہی کے ساتھ مرے گی قولِ معصومہ ہے خطیب اعظم قبلہ سبطِ حسن صاحب اعلیٰ اللہ مقامہٗ کے سامنے پیش کر دیا گیا منبر سے جواب دیجئے کہ زینبؑ نے کہا ہے کہ بھائی کے ساتھ جی ہے اور بھائی کے ساتھ مرے گی عصرِ عاشور کو بھائی تو مر گیا زینبؑ تو زندہ رہیں کہا جب بھائی مرا تو زینبؑ بھی مر گئیں دیکھیے منبر ہے اور دلیل دے رہے ہیں خطیب اعظم نے کہا جب حسینؑ کی شہادت ہوئی تو اُسی وقت زینبؑ مر گئیں دلیل یہ ہے کہ جب مچھلی کو پانی سے نکالو تو وہ مر جاتی ہے مچھلی کا ذبیحہ یہ ہے کہ اُسے پانی سے جدا کر دیا جائے زینبؑ کی زندگی چادر میں تھی پردے میں تھی جب چادر چھنی زینبؑ مر گئیں تو عصرِ عاشورہ کو بھائی بھی مر گیا اور بہن بھی مر گئی زینبؑ کی شہادت چادر کا چھننا ہے کیا سمجھ رہے ہو زینبؑ زندہ تھیں ارے جس کا پردہ چھن جائے کیا وہ زندہ رہے گی کبھی ٹھنڈے دل سے بیٹھ کر سوچنا وہ قدرت کی طاقت تھی جو زینبؑ کو زندہ رکھے ہوئے تھی اگر کسی ماں کا ایک مر جاتا ہے تو خبر سنتے ہی ماں پر دل کا دورہ پڑ جاتا ہے ہاجرہؑ نے صرف اتنا دیکھا کرتا پہناتے ہوئے کہ گلے پر چھری کا نشان لگ گیا کہا ابراہیمؑ میرے والی یہ اسمٰعیلؑ میرے بچّے کی گردن پہ نشان کیسا ہے کہا حکمِ الٰہی سے یہاں چھری رکھ کر چلائی تھی تو بے اختیار روئیں ہیں بی بی سات دن تک روتی رہیں ارے میرے بچّے کے گلے پر اگر چھری چل جاتی تو کیا ہوتا یہ کہتی کہتی ماں مر گئی ارے ماں مر گئی اس خیال سے کہ اگر چھری چل جاتی اور زینبؑ اٹھارہ لاشے دیکھے اور سب جوان ہوں گود کے پالے۔ بھتیجے، بھانجے،

Presented by www.ziaraat.com

بیٹے، عبداللہ ابنِ جعفرؑ نے کہا شہزادی چہرہ نہیں پہچانا جارہا ہے جب مدینہ میں زینبؑ آئی ہیں اُس وقت عبداللہ ابنِ جعفرؑ نے پوچھا ارے شہزادی یہ بال سفید ہو گئے کہا عبداللہ ابنِ جعفرؑ اُس کی صورت کیا پہچانی جاے جس کے سامنے اٹھارہ لاشیں ہوں جس کے سب مارڈالے گئے ہوں عصرِ عاشور کو چادر چھن گئی ہو اور زینبؑ بے پردہ ہوگئی ہو کوفے کا بازار شام کا بازار میں ترتیب کے ساتھ چہلم تک آپ کے ذہن کو مصائب میں بھی لے کر جاتا ہوں جیسے جیسے چہلم قریب ہونے لگتا ہے کوفہ و شام کے حالات دربار میں داخلہ قید خانہ قید خانے میں بی بی سکینہؑ کی شہادت اسیروں کا چھوٹنا چہلم کا دن اسیروں کا قبر حسینؑ پر آنا یہ ترتیب ہر سال رکھتا ہوں اُسی ترتیب سے تاریخیں قریب آتی جارہی ہیں شام کا بازار آگیا جنھوں نے زیارت کی ہے جو شام گئے ہیں بازار آج بھی قائم ہے دربار یزید کا آج بھی قائم ہے عجیب بات چوتھے امام نے بتائی فرمایا کہ کم از کم عورتیں جو کوفے میں تماشہ دیکھنے آئیں تھیں اُن میں زیادہ تر عورتیں وہ تھیں جو ہمیں دیکھ کر رونے لگیں بعض عورتیں چادریں لائیں بعض عورتیں وہ تھیں جو سکینہ بی بیؑ کے لیئے پانی لائی تھیں یا خرمے لاتی تھیں مگر رو کے کہا ہائے شام کی کوئی عورت ایسی نہیں تھی جو ہماری ہمدرد ہو بلکہ جب شام کے بازار میں ہم آئے تو چاروں طرف سے عورتوں نے پتھر مارنے شروع کیئے کچھ انگارے پھینک رہی تھیں اور وہی وقت تھا کہ ایک مکان کی چھت پر سات عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں سب کے ہاتھ میں پتھر تھے ایک عورت نے پتھر پھینکا نیزے پر حسینؑ کا سر تھا وہ پتھر حسینؑ کی پیشانی پر لگا سر سے لہو بہا وہی وقت تھا بس وہی وقت بی بی زینبؑ نے اپنے بالوں کو ہاتھوں پر لیا اور چاہا عذاب کی بدّدعا کریں تو سرِ حسینؑ سے آواز آئی زینبؑ بدّدعا نہ کرنا ہمیں معلوم

Presented by www.ziaraat.com

ہے بہن تم کس مصیبت سے گزر رہی ہو تم رحمت اللعالمینؐ کی نواسی ہو زینبؑ دیکھیے بہت مشکل منزل تھی یہاں اگر بی بی بدّدعا کر دیتی شام والے عذاب کو ہاتھ سے چھو لیتے۔

لیکن واہ رے صبرِ زینبؑ اور وہ سیّد سجاد کا بیان ''الشام، الشام، الشام''۔ کہا سب سے زیادہ مصیبتیں شام میں پڑیں راوی نے پوچھا کیا ہوا کہا بس کیا بتاؤں جب دربار کا دروازہ قریب آ گیا اور اشقیاء رسیاں لائے ہیں اور انہوں نے ہمیں جانور کی طرح رسیوں میں باندھنا شروع کیا اور رسیوں کو کھینچتے ہوئے چلے جیسے ترک و دیلم کے غلاموں کو کھینچتے ہوئے لے جایا کرتے تھے اس طرح ہم سب کو لے کر چلے یہ دربار کا چھوٹا سا بیان نہیں کہ ختم ہو جائے لیکن آج کی حد تک بات ختم ہو رہی ہے کسی مقام پر زینبؑ نے سیّد سجادؑ سے یہ نہیں کہا کہ میں آگے نہیں بڑھوں گی میں آگے نہیں جاؤں گی لیکن جب باب الساعت پر پہنچیں کئی دن دربار سجانے میں لگائے گئے تھے تو کیسے لگائے کرسیوں پہ کرسیاں لگائی گئیں سات سو کرسیاں وہ تھیں جو سرخ مخمل کی تھیں اُس پہ وزارا بیٹھے تھے اور سات سو کرسیاں وہ تھیں جو چاندی کی تھیں جن پر سفراء بیٹھے ہوے تھے اور سات سو کرسیاں سونے کی تھیں جن پر یزید کے سارے مشیر بیٹھے ہوئے تھے سب سے آگے ایک ہزار وہ آدمی تھے جنھیں ذریفت کا لباس پہنایا گیا تھا جن پر یہ ذمہ داری تھی کہ ایک ہزار کی پلٹن سرِ حسینؑ کو یزید کے سامنے پیش کرے انھیں سجایا گیا تھا اور اُن کے سر پہ تاج رکھے گئے تھے کہ سب سے پہلے سر لے کر یہ داخل ہوں گے اُنھیں طشتیہ کہتے تھے سر اُن کے طشت میں رکھے ہوئے تھے چاروں طرف کنیزیں اور غلام کھڑے ہوئے تھے اور یزید تخت پر تھا اور سامنے شطرنج بچھی ہوئی تھی شطرنج

Presented by www.ziaraat.com

کھیلتا جاتا تھا اور دربار کی مشہور رقاصہ مرجانہ ہاتھ میں انار کی تھالی لیئے ہوئے یزید کے منھ میں پھینکتی جاتی اور رقص کرتی جاتی اور یزید کہتا جاتا ہے کہیں جہنم کہیں جہنم نہیں ہے آج ہم نے بدلہ لے لیا محمدؐ سے بدلہ لے لیا کوئی آخرت نہیں ہے بنی ہاشم نے ملک کے لیئے کھیل کھیلا تھا نہ کوئی وحی آئی نہ فرشتہ آیا سرور و کیف میں اشعار پڑھتا جاتا اور کہتا جاتا جام پہ جام ہمیں دیتے جاؤ شراب کی صراحی سے جام انڈیلے جاتے اور یزید کو جام پیش کیئے جاتے شراب لٹ رہی تھی ایسے میں زینبؑ نے سیّد سجادؑ سے کہا اے زین العابدینؑ تیری پھوپھی اس دربار میں نہیں جائے گی رونے کے لیئے ساری زندگی یہ جملہ کافی ہے اب تم تصور میں خود سوچو کہ علیؑ کی بیٹی نے کیا کہا کہ اے بیٹا سیّد الساجدینؑ تیری پھوپھی اس دربار میں نہیں جائے گی کیا سخت منزل تھی زینبؑ کے لیئے۔ جب زینبؑ رکیں تو پورا کارواں رک گیا چاروں طرف سے شمر کے حکم پر اشقیاء تازیانے لے کر آگے بڑھے یہ وہ منزل تھی کہ زینبؑ کو جلال آیا چاروں طرف مڑ مڑ کے کہتی تھیں اُمّ لیلیٰؑ گھبرانا نہیں اگر اکبرؑ نہیں ہے تو زینبؑ ہے پھر کہا اُمِّ فروہؑ اگر قاسمؑ نہیں ہے تو گھبرانا نہیں زینبؑ ہے۔ اُمّ کلثومؑ و سکینہؑ اگر عباسؑ نہیں تو گھبرانا نہیں زینبؑ ہے اے میرے بیٹے سیّد سجادؑ گھبرانہ جانا زینبؑ ہے راوی کہتا ہے اُس وقت ہم نے زینبؑ کو علیؑ کے جلال میں دیکھا اور ایک ایک بی بی کو صبر کی تلقین کرتی جاتی تھیں جب دیکھا کہ سب قریب آگئے تازیانے لے کر تو اک بار رُخ کیا نجف کا اور کہا سیّد سجادؑ جب میرا بابا اکیس رمضان کی شب میں زمانے سے جارہا تھا رات ہو چکی تھی مجھے بلایا کہا زینبؑ قریب آؤ میرا سر سینے پر رکھا تھا اور مجھ سے کہا تھا اے زینبؑ بھرے دربار میں جانا ہے تو میں نے پوچھا تھا اے بابا کیا میں بھرے دربار

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

میں جا سکوں گی تو کہا تھا اے زینبؑ مجھے پکارنا میں ضرور آؤں گا بس اک بار پکارا اے شاہِ نجف آپکی بیٹی باب الساعت تک آ گئی بابا وعدہ پورا کیجئے اب میں آپ کو بتا نہیں سکتا کہ مولا نے کیا آ کے کہا جملے یہ ہیں کہ اک بار کہا زینبؑ خلق محمدؐ نے تیرے سر پہ سایہ کیا صبرِ فاطمہؑ تیرے بازو کو تھامے ہے شجاعتِ حسینؑ تیرے پیچھے ہے خلقِ حسنؑ تیرے ساتھ ہے عباسؑ کا جلال تیرے آگے ہے بڑھ جا زینبؑ علیؑ آ گیا۔

آئے دربار میں روتے ہوئے جس وقت اسیر　　دیکھ کر سیدِ سجادؑ کو بولا وہ شریر
سرکشی کر کے نہ سر بر ہوئے مجھ سے شبیرؑ　　شکر کرتا ہوں کہ خالق نے کیا تم کو حقیر
بیٹھنے کا کہیں دنیا میں سہارا نہ رہا
پنجتن اُٹھ گئے اب زور تمہارا نہ رہا
سن کے یہ آ گیا بنت شہِ مرداںؑ کو جلال　　تھرتھرا کر کہا کیا بکتا ہے او بد افعال
صاحبِ عزت و توقیر محمدؐ کی ہے آل　　کبھی ہم لوگوں کی عزت پہ نہ آئے گا زوال
بے قدر جو ہم کو سمجھا تو خطا کرتا ہے
دیکھ مصحف میں خدا کس کی ثناء کرتا ہے
آلِ احمدؐ کو حقارت سے نہ دیکھ او مقہور　　سب پہ ظاہر ہے کہ ہم لوگ ہیں اللہ کا نور
مار کر سبطِ پیمبرؐ کو یہ نخوت یہ غرور　　خیر نہ ہم دور نہ تُو دُور نہ محشر ہے دُور
حق کا دریائے غضب جوش میں جب آئے گا
باندھنا ہاتھوں کا سادات کے کھل جائے گا

جلال تھا زینبؑ کو بھرے دربار میں خطبہ دیا قیامت کا خطبہ آواز دی نبی عبدالمطلبؑ کی بیٹیوں کو تو نے بھرے دربار میں بلایا نامحرموں نے بنی ہاشم کی

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

بیٹیوں کو جن کو سورج کی کرن نے کبھی نہیں دیکھا چادریں چھین کر دربار میں بلایا زینبؑ تجھ سے اور امید رکھ بھی کیا سکتی ہے اس لیئے کہ تیری دادی وہ ہے کہ جس نے میرے جد حمزہؑ کا جگر چبایا تھا ہندہ تیری دادی ہے تیرا خون اور گوشت حرام سے بنا ہے زنِ زانیہ کے بیٹے تو نے زینبؑ کو دربار میں بلایا، اور رونے کو کافی ہے بس رونے کو کافی ہے دو چار جملے اور تقریر ختم ہوگئی یہ وہ وقت تھا کہ زینبؑ پر جلال تھا شہزادی کے خطبے کا جلال دربار میں چھا گیا ہزاروں کا مجمع تھا سفراء تھے وزراء تھے مگر سناٹا چھا گیا تھا یزید کا سر شرم سے جھک گیا اب کیا کرے اتنے میں ایک سونے کی چھڑی ایک غلام نے لا کر دی اور سامنے طشت میں زہراؑ کے لال کا سر تھا جب زینبؑ کے خطبے سے سناٹا چھا گیا یزید ایک بار جھکا اور غلام سے کہا چھڑی مجھے دے کیا پڑھنے جا رہا ہوں کس طرح سنو گے اپنے اوپر غم طاری کرو تصور میں کچھ سوچو کیا ہونے والا ہے آوازوں کو بلند کرو، کسی اپنے مردے کو یاد کرو، ماں کو یاد کرو، باپ کو یاد کرو حکم امام جعفر صادقؑ ہے کوئی اپنی مصیبت یاد کرو کربلا تصور میں لاؤ روضہ تصور میں لاؤ عباسؑ کے کٹے ہوئے ہاتھ تصور میں لاؤ علی اکبرؑ کا زخمی سینہ تصور میں لاؤ قاسمؑ کی پامال لاش تصور میں لاؤ کچھ دل سے سوچو تصور تو کرو اک بار سونے کی چھڑی لے کر اُس کپڑے کو ہٹایا اور چھڑی کو لے کر حسینؑ کے ہونٹوں پہ رکھا اب آگے نہیں بتاؤں گا چھڑی کو کیسے جنبش دی بس اتنا سن لو زید بن ارقم صحابی رسولؐ اٹھے کہا اے یزید کیا کرتا ہے میں نے دیکھا ہے رسولؐ نے ان ہونٹوں کو بوسہ دیا ہے ارے کیا بے ادبی کر رہا ہے چھڑی ہٹا لے یہ صحابی ہی کہہ سکتا تھا اب وہ بی بیؑ جو جلال سے خطبہ دی رہی تھی اک بار آنسو چھلک پڑے ارے عورت سمجھ کے مجھے دھمکی دے رہا ہے دربار میں بیٹھے ہوئے عیسائی

Presented by www.ziaraat.com

اور یہودی ہٹ گئے راس الجالوت جو روم کا سب سے بڑا راہب تھا اُس نے کہا عیسائیوں کا سب سے بڑا راہب میں ہوں تو نے دعوت نامہ بھیجا تھا میں آ گیا رات کو میں سو رہا تھا میں نے خواب دیکھا مسلمانوں کے نبی نے آ کے خواب میں کہا اے راس الجالوت تجھے جنّت مبارک ہو تو میں پورے دن یہ سوچتا رہا کہ مسلمانوں کا نبی مجھے جنّت کی بشارت دے لیکن آج سمجھ میں آ گیا کہ اس بشارت کا راز کیا تھا اے یزید سن ہمارے یہاں جو گرجا ہے اُس گرجا میں حضرت داؤدؑ کی تینتیسویں پشت میں ہوں لیکن سن اس گرجا میں حضرت داؤدؑ کے گدھے کا کُھر لٹکا ہوا ہے اس کے نیچے سے لوگ جاتے ہیں تو سر جھکا کے جاتے ہیں اک نبی کی سواری کے کھر کا یہ احترام ہے میں تینتیسویں پشت میں ہوں جب میں گزرتا ہوں لوگ میری خاک قدم اٹھا کے سر پہ رکھتے ہیں ارے نبی کی اولاد میں تینتیسویں پشت میں یہ احترام ارے تیرے نبی کی یہ تیسری پشت یہ فاطمہؑ کا لال حسینؑ اور تو نے اُس کا گلا کاٹا اور یہ علیؑ کی بیٹی اور کھلے سر کبھی کوفہ میں کبھی شام میں کبھی دربار میں یزید نے حکم دیا اس بوڑھے کا گلا کاٹو تو کہا میرا خواب سچا ہو گیا اک بار آواز آئی اے راس الجالوت فاطمہؑ آ گئیں تجھے جنّت کی بشارت ہو تو نے اپنی جان میرے لال پر فدا کی تو نے میرے بیٹے کی نصرت کی

www.ziaraat.com
Sakeel-e-Sakina

پانچویں مجلس

ناقۂ صالحؑ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ساری تعریف اللہ کے لئے اور درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے

عشرۂ چہلم کی پانچویں تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں۔ ''انسان اور حیوان'' کے موضوع پر انسان جسے اللہ نے اشرف المخلوقات کہا اور ان انسانوں میں اشرف ترین نبی کو ہدایت کے لیئے بھیجا زمین کا شرف بڑھ گیا تو اُس نے اپنے محبوب کو اپنے حبیبؐ کو اس سرزمین پر اُس قیمتی نور کو جو عرش کی زینت تھا انسانوں کی ہدایت کے لیے اس زمین پر بھیجا یعنی وہ چاہتا تھا کہ یہ انسان جو میری ایک مخلوق ہے جو میری پسند سے تخلیق پا رہی ہے صرف اس لیے کہ میں فرشتوں کو عرش پہ رہنے والوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں عاجز نہیں ہوں میں ایک ایسی قوم کو تخلیق کر سکتا ہوں جو تم سے افضل ہے جانے کیا خیال معصوم فرشتوں کو آ گیا تھا کون سا سودا شیطان کے دماغ میں بھر گیا تھا اللہ نے اپنے ارادے سے انسان کو بنایا اُس کو اپنے مخلص بندوں پر اتنا اعتماد تھا کہ اگر سب سرکش ہو جائیں تو مجھے پروا نہیں اس لیئے کہ اسے ناز ہے کہ میرے مخلص بندے میرے ہی رہیں گے چاہے سارے انسان گمراہی میں چلے جائیں اور جو نقصان میں رہیں گے اُن سے ہم

Presented by www.ziaraat.com

جہنم بھر دیں گے اور جہنم ہم نے بنالیا ہے اور جو اس نبیؐ کی ہدایت پر چلتے رہیں گے اُن کے لیئے جنّت ہے انسان اُس کی اپنی تخلیق اور انسان کے مزاج کا بھی مالک اسے معلوم ہے کہ یہ انبیاء کو کیسے پریشان کریں گے کہاں کہاں عاجز کرنے کی کوشش کریں گے ان کی بھلائی کے لیئے وہ زبان کھولے ان کے فائدے کے لیئے خطبے سنائے اور یہی پلٹ کر نبی پر عتراض کرے ذرا سوچیئے کہ انسان اپنے مفاد کی منزلوں کو نہیں پہچانتا کتنا سرکش ہے یہ انسان کتنی سرکشی پر آمادہ رہتا ہے میں اگر کچھ کہوں تو جو مجلس میں آتے ہیں جو مجلس سنتے ہیں اُن کے فائدے ہی کی تو باتیں ہوتی ہیں لیکن وہ اگر یہ تلاش کریں کہاں غلط پڑھا کہاں غلطی ہوئی انہیں صرف غلطی تلاش کرنا ہے اچھی باتوں سے نصیحت نہیں حاصل کرنا ہے بلکہ اپنی ذہانت دکھا کر غلطیاں نکالنی ہیں یہ کون سی فطرت ہے تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے اگر ہم پڑھیں اور اگر کوئی کہے کہ یہ غلط ہے تو بھی ایک چیز غلط پڑھی پچاس تو صحیح پڑھیں اُن پچاس کا کوئی تذکرہ نہیں ہے ایک غلطی یعنی مرغے کی ایک ٹانگ پکڑ لی ایک ہوتی ہے وہ ایک ٹانگ اُٹھالیتا ہے، نوکر نے مالک کو جا کر دکھا بھی دیا اُس کی پلیٹ میں جب ایک ٹانگ آئی کہا دوسری ٹانگ کہاں ہے کہا مرغے کی ایک ہی ٹانگ ہوتی ہے کہا جھوٹا ہے کہا چلیئے دربے میں دکھا دوں، وہ لے گیا مرغا دربے میں ایک ٹانگ پر کھڑا تھا کہنے لگا دیکھیئے ہے نا ایک ٹانگ یعنی ہم اچھی بری سب باتیں حیوان سے لے کر انسان کو سمجھاتے ہیں یعنی انسان کو کبھی کوا سمجھاتا ہے، کبھی مرغا سمجھاتا ہے، کبھی چیل سمجھاتی ہے، کبھی انسان کو بندر سمجھاتا ہے، کبھی لومڑی بتاتی ہے اب یہ اللہ سمجھا رہا ہے پیغمبر سمجھا رہے ہیں ہم نہیں سمجھا رہے ہیں۔ اب پیغمبر خطبہ دے رہے ہیں کہ اللہ تمہیں جنّت میں ایک کرسی

Presented by www.ziaraat.com

پر بٹھائے گا اور تم دیکھنا جس کرسی پر اللہ تمہیں بٹھائے گا جب تم ارادہ کرو گے تو کرسی بلند ہو جائے گی اور جب تم ارادہ کرو گے تو کرسی نیچے ہو جائے گی یعنی تمہارے ارادے پر تمہاری کرسی چل رہی ہو گی یہاں تمہاری کرسی تمہارے ارادے پہ نہیں چلتی اس کرسی کی وجہ سے تمہیں تختہ دار پر جانا پڑتا ہے اگر یہ کرسی یہاں کی بڑھتی ہے تو قید خانے تک جاتی ہے یا پھانسی کے پھندے تک جاتی ہے ہم نے ایسی کرسیاں بنائی ہیں جو تمہارے ارادے کے تابع ہیں نبی تقریر کر رہے تھے لوگوں نے ہڑبونگ کر دی

ہم نہیں مانتے اس طرح کی کرسی نہیں ہوتی اب نبی کی بزم میں ہڑبونگ ہو جائے تو اگر مجلس میں ہو جائے تو حیرت کی بات نہیں یعنی پیغمبر کی غلطی پکڑ رہے ہیں نبی اُن کے لیئے کہہ رہا ہے کہ اللہ تمہیں یہ کرسی پیش کرے گا نبی پہ اعتراض ہوا یہ کرسی تو نہیں ہو سکتی جنّت میں یہ کرسی کیسے ہو سکتی ہے تو جبرئیل امین آئے اور ایک آیت لے کر اور کہا ان سے کرسی کی بات نہ کیجئے بلکہ یہ آیت سنا دیجئے۔

اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ (سورۂ غاشیہ آیت ۱۷)

ان سے کہیئے کہ تم کیوں نہیں غور کرتے تم کیوں نہیں سوچتے کہ اللہ نے اونٹ بھی تو بنایا ہے اچھی خاصی کرسی مل رہی تھی اونٹ بھیج دیا جنّت کی کرسی پہ راضی نہیں تھے اور اونٹ پر راضی ہو گئے تو اللہ کہتا ہے تم یہ چال چلو گے اگر کرسی سمجھ میں نہیں آئی تو اونٹ سے سمجھو کیوں نہیں نظر کرتے کہ اونٹ لیٹا ہوا ہے اور ایک دم جو اُٹھتا ہے تو ایک دم بلند ہو جاتا ہے جب تک زمین پہ تھا پہنچا تھا تم نے دیکھا وہ کس طرح بلند ہوا جیسے اونٹ لیٹے سے فوراً اُٹھ جائے اسی طرح جنّت کی کرسی ہے یہ بھی تو ہم نے بنایا ہے تم نے تو اونٹ نہیں بنایا اُس کی گردن دیکھو اُس کی لمبائی اس

Presented by www.ziaraat.com

کی کتنی لمبی گردن بنائی اگر لمبی گردن بنائی ہے تو ہماری اس میں حکمت ہے ہم نے امرودوں کے باغات عربوں کو نہیں دیئے ہم نے سیب کے باغات عربوں کو نہیں دیئے ہم نے اونچے اونچے کھجوروں کے درخت عربوں کو دیئے وہ اس لیئے دیئے کہ اگر اونٹ انہیں دیکھیں تو شرما جائے اگر ہندوستان اور پاکستان کی طرح انگوروں کی بیلیں ہوتیں امرود کے باغات ہوتے گلاب اور چنبیلی کے درخت لگے ہوتے اور ہر قسم کے پودے ہوتے آپ لگاتے جاتے آپ بوتے جاتے عرب کے اونٹ ان کو چرتے جاتے چرتے جاتے اس لیئے ہم نے کھجور کے درخت اونچے بنائے کہ وہاں تک اونٹ کا دہن نہ جاسکے اگر کھجور کے درخت بیلوں کی طرح انگوروں کی بیلوں کی طرح ہوتے تو کتنی مشکلات ہوتیں اور سب دعائیں مانگ رہے ہوتے کہ سارے اونٹوں کو اللہ موت دے دے اگر موت ہو جاتی اونٹوں کی تو اور پریشانی میں اضافہ ہوتا عرب کے صحرا کا اونٹ کو جہاز کہا جاتا ہے ہاتھ پیر کٹ جاتے سامان کس طرح لاتے سفر کس طرح کرتے میل و میلاپ خاندان قبیلے ایک دوسرے سے کس طرح ملتے صحرا ہی صحرا ہے عرب میں مٹی اڑتی ہے پانی ہوتا نہیں اگر گھوڑے پر بیٹھ کر سفر کریں گھوڑے کو پانی چاہیئے خچر پر سفر کریں سفر کے دوران خچر کو پانی چاہیئے عرب میں پانی ہے نہیں کتنی مشکلات پیدا ہو جاتیں تو یہ اونٹ ہے جو پندرہ دن بھی پیاسا رہ لیتا ہے ایک مہینہ بھی پیاسا رہ لیتا ہے کیونکہ پندرہ دن کا پانی تو اسٹاک (Stock) کر لیتا ہے آپ چلاتے جائیں اونٹ ہے کہ صحرا میں چلتا جارہا ہے کھانے کے لیئے گھوڑے گدھے اور خچر کو ہری بھری گھاس چاہیئے گھوڑے کو چنے کی دال چاہیئے عرب میں چنے کی دال اور گھاس کہاں جب پینے کا پانی ہی نہیں کہاں تک ہندوستان سے منگوا منگوا کر کھلاتے تو

Presented by www.ziaraat.com

اللہ نے ایسا جانور بنادیا کہ جو کچھ عرب میں ہوتا ہے وہی کھائے تو ہوتا کیا ہے کانٹے دار درخت کھاتا ہے وہ صحرا میں بہت ہوتے ہیں ہم نے تمہیں پریشان نہیں کیا بلکہ اونٹ بنا کر بڑا آرام دیا ہے۔یعنی جانور بنایا تو اُس کی غذا میں بھی حکمت رکھی اور اتنا وزن اٹھالیتا ہے کہ کئی آدمی بیٹھ جائیں اسے پالتے بھی ہواور اسے رزق حلال بھی قرار دیا اگر یہ ایک اونٹ حلال کیا جائے تو پورا قبیلہ کھالے کتنی آسانیاں دیں تم نے اونٹ پر نظر کیوں نہیں کی قرآن میں جگہ جگہ اونٹ کا تذکرہ شدت کے ساتھ ہوا ہے اور خصوصاً جناب صالحؑ نبی کے بارے میں کئی بار تذکرہ کیا ہے، بلی کو خواب میں کیا نظر آئے اور مزیدار بات یہ ہے کہ اگر عرب والے مثالیں اور دلیلیں مانگتے تھے تو اپنے مزاج کے مطابق اگر آپ اُن کو گلاب کے پھول کی مثال دیں گے وہ سمجھ میں نہیں آئے گی مثال اُن کو ایسی چاہیئے جو اُن کے مطلب کی ہو جنابِ صالحؑ کو بھیجا گیا قوم ثمود پر ہدایت کرتے رہے سمجھاتے رہے وہ ماننے کو تیار ہی نہیں کہاں ہے خدا ہاں اگر تمہارا خدا ہے تو یہ سامنے والی پہاڑی پھٹ جائے اور اُس میں سے ایک اونٹنی نکلے تو ہم تمہارے اللہ کو مانیں گے یعنی کسی اور جانور کا نام نہیں لیا اونٹنی ہی کا نام لیا خود ثمود کے نزدیک یہی تھا کہ سب سے اونچی اور بڑی چیز اونٹ ہے اے صالحؑ تمہارے خدا کو جب مانیں گے جب اس پہاڑ کے اندر سے اونٹنی آئے یہ جو سامنے پہاڑی ہے یہ شگافتہ ہو جائے اور اس میں سے اونٹنی نکلے اونٹ نہیں اللہ کو منوانے کے لیے انبیاء کو کتنے جانوروں کو استعمال کرنا پڑا انسان اس غلط فہمی میں ہے کہ ہم اللہ کو منوا رہے انسان سے زیادہ حیوان نے اللہ کو منوایا ہے اس لیے کہ وہ بھی اللہ کی مخلوق ہے اللہ کہتا ہے اے انسانوں اگر تمہاری سمجھ میں کچھ نہیں آتا تو حیوانوں کو دیکھو یہ تو ہمیں رب مان

Presented by www.ziaraat.com

رہے ہیں یعنی انسان اتنا عقلمند ہونے کے باوجود نبی کہہ رہا ہے کہ خدا کو مان لو نہیں مانیں گے جب اونٹنی نکلے گی تو مانیں گے یعنی اُس کی وحدانیت کی عظمت تو دیکھئے بھاگ کر کہاں جاؤ گے ہمارے عقیدے سے تمہیں ماننا پڑے گا توحید کا عقیدہ اگر سطح سے گرو گے تو ہم حیوان سے سمجھائیں گے ایک اور شرط لگا دی اونٹ اگر نکلے گا تو بچہ باپ کے ساتھ نہیں رہتا ماں کے ساتھ رہتا ہے اس لیے کہا کہ اونٹنی پہاڑ سے نکلے یعنی چالاکی دیکھیں اونٹنی بھی نکلے اور ساتھ میں اس کا بچہ بھی نکلے دودھ پیتا بچہ بھی ہو اور اونٹنی بھی ہو جنابِ صالحؑ نے کہا اونٹنی تو ہم نکال دیں گے اگر تم نے نہیں مانا تو عذاب آئے گا عجیب بات یہ ہے کہ سورۂ شمس میں اس ناقے کی شہادت کی خبر ہے۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا (سورۂ شمس آیت ۱۳)

اس سورہ میں اونٹنی کی شہادت بیان ہوئی ہے اور وہی سورہ عید کی نماز میں مسلمانوں کو پڑھنا پڑتا ہے یعنی عید کی نماز پڑھانے والوں کو یہ خبر نہیں کہ یہ سورہ ہم کیوں پڑھ رہے ہیں عید کا دن شہادت کی خبر اور شہادت بھی اونٹنی کی تو ناقے کی خبر عید کے دن پڑھو عبادتِ الٰہی میں یعنی عبادتِ الٰہی میں اونٹ کا تذکرہ کرو نماز میں یہ شرک نہیں ہو رہا ہے شرک تو ہے مگر نہیں ہے اس لیئے کہ یہ کلام خدا کا ہے قرآن کا سورہ ہے یعنی کیا یاد کرو عید کے دن ناقے کا ذکر کیوں ہوتا کہ عید سمجھ میں آئے ناقے سے عید جو ہے وہ ناقے سے ہے، عید جو ہے وہ جانور سے ہے۔ عید جو ہے وہ اونٹ سے ہے بچوں نے کیا کہا ہماری سواری نبی نے کہا میں اونٹ بنتا ہوں عید کا دن تھا اسے کہتے ہیں عید میر انیسؔ مرثیہ لکھ رہے تھے بند کا پانچواں مصرع نہیں لگ رہا تھا، باپ نے پوچھا تو کہا منزل یہاں تک آگئی کہ نانا نے

Presented by www.ziaraat.com

بچوں سے کہا اچھا سوار ہو جیئے ہم اونٹ بنتے ہیں، میر انیسؔ کے والد میر خلیقؔ نے کہا لکھو۔

جب آپ روٹھتے ہیں تو مشکل سے منتے ہیں

اچھا سوار ہو جیئے ہم اونٹ بنتے ہیں

شبیہ اونٹ بنا نبی عید کے روز بچوں کے لیے اس لیے عید کی نماز پڑھتے وقت سورہ وہ رکھا کہ اونٹ یاد آئے اور اونٹ کے سوار یاد آئیں وہ تو نبی کا صالحؑ کا اونٹ تھا یہاں تو نبی خود اونٹ بنا بچوں کے لیئے تو ان بچوں کو پہچانو اور صرف یہی ضد مہار کہاں ہے نہیں کہ بچے سوار ہوئے بلکہ نبی نے زُلفیں دیں اونٹ کی مہار کی طرح یہی نہیں بلکہ اونٹ کی طرح نبی نے آواز بھی نکالی ''العفو العفو'' جانور کی بولی بولے بچوں کے لیئے۔ مرثیہ نگاروں کے ہاں ایک لغت ہوتی ہے جس میں جانوروں کی بولیاں لکھی ہوتی ہیں بچے کو پہلے وہ بولیاں سکھاتے ہیں۔ پھر وہ مرثیہ نگار بنتا ہے۔ تو کسی کو کیا معلوم کہ اونٹ کیا کہتا ہے جب رسولؐ بولے تو دنیا کو پتہ چلا کہ یہ اونٹ کیا کہتا ہے ''العفو العفو'' معاف کردے معاف کردے جبریل آئے اور کہا اگر اور ایک مرتبہ کہہ دیا تو جہنم کی آگ بجھ جائے گی بچے سوار ہیں اور آپ اونٹ کی بولی بول رہے ہیں نبی کہہ رہے ہیں ''العفو العفو'' مغفرت فرما مغفرت فرما تو یہ بچوں کی فرمائش ہے جب ہی تو رسولؐ کہہ رہے ہیں معلوم ہوا بچوں کی فرمائش پر جہنم بجھ جاتا ہے اب سمجھو کیا ہیں حسنؑ اور حسینؑ خوش کر کے تو دیکھو حسنؑ اور حسینؑ کو نبی خود اونٹ بن گئے وہاں قومِ ثمود یہ کہہ رہی ہے کہ پہاڑی پھٹے اور اونٹنی نکلے بچہ بھی ساتھ ہو قرآن میں پورہ سورہ ہے جگہ جگہ عاد جنابِ ہود کی قوم، ثمود جنابِ صالحؑ کی قوم اتنی قدیم کہ اللہ نے کہا کہ اتنی ترقی تو تم کر بھی

Presented by www.ziaraat.com

نہیں سکتے جتنی ترقی ان قوموں نے کی اور وہ فرمائش کررہے تھے کہ اللہ پہ ایمان تب لائیں گے جب یہ سامنے والی پہاڑی پھٹ جائے اس میں سے ایک اونٹنی اور اُس کا بچہ نکلیں جنابِ صالحؑ نے اپنے عصا سے پہاڑی کی طرف اشارہ کیا پہاڑی پہلے لرزی اور پہاڑ کے لرزنے کی وہ چیخ جیسا کہ آثار ولادت میں ماں صدا دیتی ہے یہ ماں کی ممتا کی آواز تھی اور پھر وہ پہاڑی پھٹی اور اُس میں سے اونٹنی نکلی اور ساتھ میں اُس کا بچہ دونوں ٹہلتے ہوئے آرہے ہیں نبی نے پوری قوم کو جمع کیا اور اعلان کیا یہ سامنے جو تالاب دیکھ رہے ہو اس تالاب میں سے ایک دن تم پانی پیوٴ گے اور ایک دن اونٹنی اور اُس کا بچہ پانی پیئے گا جس دن اونٹنی اور اس کا بچہ پانی پیئے گا اُس دن تم نہیں پیوٴ گے اللہ نے یہ حکم دیا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ کے اس حکم پر انسان نے کتنا عمل کیا اور حیوان نے کتنا عمل کیا اب ہوا کیا کہ جس دن انسانوں کا دن ہوتا اونٹی پانی کو منہ نہ لگاتی لیکن جو دن اونٹنی کے پانی پینے کا تھا اُس دن انسان بگڑ گئے کہا یہ اونٹنی ہمارا حق چھین رہی ہے اور کبھی حیوان نے انسان سے یہ نہیں کہا کہ تم نے ہمارا حق چھینا لیکن یہ انسان حرص کرتا ہے حیوان سے کہ یہ ہمارے حصّے کا پانی پی جائے گی حالانکہ سیراب ہو رہے ہیں لیکن قومِ ثمود یہ سمجھ رہی ہے کہ حق ہمارا مارا جارہا ہے حق ہمارا چھن رہا ہے انسان کی یہ عادت خراب ہے قطار میں لگا ہے، پہنچے گا وہیں یہ کام ہو جائے گا یہ میرے آگے کیوں ہے میں اس سے آگے کیوں نہیں ہوں یہ عادت خراب ہے گاڑی جارہی ہے یہ آگے آگے کیوں جارہا ہے ہم اس کے آگے کیوں نہیں جارہے ہیں یہی دو چیزیں پاکستان میں ہڑبونگ کا سبب ہیں راستہ ایک ہے جانا اُس کو بھی ہے صبر آپ کو بھی نہیں ہے جلدی کرنا یہاں کے لیے تو بڑی جلدی ہے وہاں کے لیے بھی کچھ جلدی

Presented by www.ziaraat.com

ہے یا نہیں جہاں موت کی منزل آئی اس کو بھی بھیج دو اُس کو بھی بھیج دوں تو کیا تو زندہ بیٹھا رہے گا تیری بھی پکڑ ہے یہ ہے انسان حالانکہ بلاتا ہے اور پکڑ اُسی کی ہے اس کو کیوں چھوڑا ہوا ہے کون کس طرح بسر کر رہا ہے تو وہ سمجھ رہا ہے میری عمر اللہ بڑھا رہا ہے ہر آدمی یہ سوچ رہا ہے میں سب کو مرتے دیکھ رہا ہوں اور میری عمر بڑھ رہی ہے تیری پکڑ سخت ہے اس لیئے چھوڑا ہوا ہے یہ حرص انسان کی میں جی جاؤں سب مر جائیں کانے سے پوچھا اکبر بادشاہ نے کیا چاہتے ہو آنکھ ٹھیک ہو جائے یا سب تمہارے جیسے ہو جائیں کہا جان کی امان پاؤں تو بیان کروں کہا کیا چاہتے ہو کہا سب میری طرح ہو جائیں یہ ہے انسان کی سوچ تو ہر عیب دار کیا چاہے گا سب میرے جیسے ہو جائیں۔ جو سب سے اعلیٰ ہیں وہ بھی میرے جیسے ہو جائیں اپنے ماں باپ کافر تو نبی کے ماں باپ بھی کافر علیؑ کے ماں باپ بھی کافر سب میرے جیسے ہو جائیں ارے تم ان کے جیسے کیوں نہیں بنے رسولؐ ہمارے جیسے تھے تم ان کے جیسے کیوں نہ بنے انہیں اپنے جیسا کیوں بنا رہے ہو یہ احساس کمتری ہے تو آپ نے دیکھا کہ یہ حرص ہے انسان میں، اونٹنی پانی پینے آئی یعنی قیدار ایک نوجوان بیس بائیس برس کا لڑکا نیلی آنکھیں اور شجرہ اُس کا یہ کہ اُس کے باپ کا پتہ نہیں حلال زادہ نہیں تھا حرام زادہ تھا کون مارے گا کہا ہم ماریں گے اونٹنی کو یہ ہمارا پانی پی جاتی ہے نبی سے پوچھا گیا نبی صالحؑ کی اونٹنی کا قاتل کون کہا جس کی ولادت میں نجاست تھی جو حلال زادہ نہیں تھا اُس نے اونٹنی کو مارا جیسے ہی اونٹنی کو مارا بچہ اونٹنی کا چیخا ماں کا قتل دیکھ کر بچہ چیخا جیسے ہی اُس بچے نے چیخ ماری اور سامنے کی پہاڑی پھٹی اور بچہ اُس میں داخل ہو گیا یعنی اُس پہاڑ میں ماں کی ممتا تھی یعنی بن ماں کے بچّے کو پہاڑ نے اپنے سینے سے لگا لیا یعنی کیا بتایا یہ

www.Ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

انسان پتھر سے زیادہ سخت دل ہے پتھر میں محبت پیدا ہو جاتی ہے اس انسان میں محبت نہیں ہے اور جیسے ہی بچہ چیخا زلزلہ آیا اور اُس بچّے کی چیخ پر آسمان سے پتھر برسنا شروع ہو گئے اور ایسا عذاب آیا کہ ملائکہ نے اس زمین کے خطّے کو اُٹھا کر آسمان پر لے جا کر زمین پر اُلٹ دیا ایک قوم ایک اونٹ کی شہادت پر تباہ کر دی گئی عید کے دن یہ پڑھا جاتا ہے اُس قوم پر اللہ نے لعنت کی اور بربادی کی فرمائش کی تھی کہ ناقے کو بلاؤ اس کا نام ہے جیسے آپ کہتے ہیں۔ روح اللہ، عین اللہ، ید اللہ، جنب اللّٰہ، اللہ نے اپنی طرف نسبت رکھ کر کہا "ناقة اللّٰہ" اللہ کی اونٹنی یعنی میری اونٹنی اور جو قوم میری اونٹنی کو مار دے میں جینے نہیں دوں گا اللہ کی اونٹنی کو قوم قتل کر دے تو اللہ اُس کو برباد کر دیتا ہے تو جو اللہ کا محبوب ہو اور محبوب کا محبوب بیٹا ہو اُسے مسلمان قتل کر دیں تو اللہ کیا کرے گا جانور سے سمجھو حیوان سے سمجھو کہ انسان کا رتبہ کیا ہے ہم نے حسینؑ کو پسند کر لیا تم سمجھے کہ تم ہماری پکڑ سے نکل گئے مختار تو ایک جھلک تھی ہم نے جہنم کو دہکا رکھا ہے تمہارے لیئے یہ عرب والے باز نہیں آئے دیکھ چکے تھے اونٹنی کی شہادت کا عذاب کہ قوم پر کس طرح پتھر کی صورت میں عذاب آیا یہ ہمارا نبی اس لیئے قرآن سنا رہا تھا کہ انسان بن جاؤ ہاں اگر اللہ منسوب کر لے کوئی جانور تو وہ قابلِ احترام ہے لیکن اگر تم بناؤ گے تو وہ قابلِ احترام نہیں وہ سامری کا گیوسالہ ہے بس مجھے یہاں تک گفتگو کرنا ہے مجلس تو ہو گئی اس میں مصائب ہیں اس لیئے کہ اونٹنی مری اور مصائب ہوئے پانچ دس منٹ ہیں میرے پاس، انسان باز نہیں آیا یعنی اونٹنی اللہ کی بچہ اونٹنی کا بھی اللہ کا لیکن انسان اگر خود بنا لے تو کیا ہوگا یہ ہوگا کہ سترہ ہجری میں مدینے میں ایک اونٹ لایا گیا اونٹ کا نام تھا عسکر بن کنعان جیسے ہی وہ اونٹ آیا اونٹ والا کہنے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

لگا خرید لو سلمان فارسیؓ نے کہا لے جاؤ اسے یہ شیطان ہے تیاری ہو رہی تھی اس وقت ایران کو فتح کرنے کی لشکر نکلنے والا تھا تو شیطان نے سوچا کہ جب لشکر نکلے گا تو اونٹ بکے گا اب یہاں اونٹ کوئی نہیں خریدے گا سلمانؓ نے کہا اسے لے جاؤ حواَب یہ بکے گا پندرہ برس انتظار کیا ہے اونٹ بیچنے کا قیمت بڑھتی گئی بڑھتی گئی ضرورت تو ہے سواری کی مکہ سے واپسی ہے جانا ہے بصرے راستے میں اونٹ نظر آیا کہا بیچو گے کہا کون لے گا کہا کس کے لیئے کہا تمہاری اماں کے لیئے کہا میری اماں تو گھر میں حقہ پی رہی ہے، کہا بات کو سمجھو تو سہی قیمت منہ مانگی لی حدیثیں اونٹ کا کیا نام ہے اس کا پتہ چلا اونٹوں کے نام ہوتے تھے رسولؐ کی کچھ حدیثیں ایسی بھی تھیں کہ حیوان بھی بغیر نام کا نہیں ہے تو کیا پریشانی ہے ہر حیوان نام رکھتا ہے اچھے حیوانوں کے بھی نام ہیں اور برے حیوانوں کے بھی نام ہیں، نـاقة الـلّٰـه ہے، عسکر بن کنعان ہے، یہ ہیں حیوانوں کے نام کیا حیرانی ہے اچھے جانور کا نام، ذوالجناح، اچھے جانور کا نام مرتجز ہے، اچھے جانور کا نام عقاب ہے۔ اچھے جانور کا نام میمون ہے کیا پریشانی ہے وہ اللہ کا جانور یہ نبی کے جانور کہا کیا نام ہے اس کا کہا عسکر بن کنعان کہا "انّاللّٰہ واِنّا الیہ راجعون" یہ کیوں کہا آپ نے کہا نبیؐ سے میں نے سنا ہے کہ جب عسکر آئے تو بیٹھنا نہیں میں نہیں بیٹھوں گی عسکر پر لے جاؤ لے گئے تو کجاوہ اُتار لیا لوہے کا بہترین کجاوہ اُس کی عماری تیار ہوئی اس پہ زرہ بکتر سجایا گیا نقشہ بدل دیا گیا کہا دوسرا لائے کہا ہاں حالانکہ تھا وہی بیٹھیے تشریف رکھیۓ وہ تو گیا بیچ کر نبی کی اک حدیث ہے کہ اونٹ ہے عرب کی سواری لیکن نسلِ شیطان سے پیدا ہوئے ہیں جب تک مخلص بندے نہ استعمال کریں تو یہ اطاعت گزار نہیں ہوتے کسی وقت بھی اندر کا جو شیطان اندر ہے وہ

Presented by www.ziaraat.com

باہر آسکتا ہے یہ نبی کی حدیث ہے کہا جب ان پر شیطان آجائے تو یہ چراہ گاہ میں بھاگ جاتے ہیں وقت نہیں ہے اگر چاہوں تو پانچ مجلسیں صرف اونٹ ہی پر پڑھ سکتا ہوں ابھی ہاتھی باقی ہے جنگل کا راجہ شیر باقی ہے اور بہت سارے جانور پرندے باقی ہیں مگر کیا کروں ختم کر رہا ہوں بس یہ میرے آخری جملے ہیں تو آج کی حد تک موضوع کو کامل کر دوں چلا وہ منزل آئی تالاب آیا کتّے بھونکے کہا اونٹ روکو جگہ کا نام کیا ہے اس واقعہ سے سینتیس برس پہلے رسولؐ نے کہا تھا تم میں سے کسی ایک پر حواب کے کتّے بھونکیں گے مجھے نہیں معلوم کہ سینتیس برس سے پہلے وہ کتے پیدا ہو چکے تھے یا نہیں لیکن ان کتوں کو علم تھا کہ آج ہمیں بھونکنا ہے یہ بھی حیوان وہ بھی حیوان اُس نے بتایا کہ راستہ غلط کہا واپس چلو چالیس آدمیوں کی جھوٹی گواہی دلوائی گئی، سواری آگے بڑھ گئی میدان میں آئی مالکِ اشترؓ نے علیؑ سے پوچھا کیا دیکھ رہے ہیں کہا اونٹ گیوٗسالہ سامری دیکھ رہا ہوں اگر رہ گیا تو پوجا شروع ہوجائے گی پہلے اسے ہٹاؤ مالکؓ آگے بڑھے محمد حنیفہؓ آگے بڑھے تو دس ہزار ہاتھ آگے بڑھے تو دس ہزار ہاتھ کٹ گئے، علیؑ نے کہا یہ گیوٗسالہ سامری ہے موسیٰؑ نے ستر ہزار کو حکم دیا تھا آپس میں کٹ مرو یہ بھی ستر ہزار مالکِ اشتر آگے بڑھے صرف ایک ٹانگ مالکِ اشتر کاٹ سکے کہا محمد ابنِ ابی بکر جلدی کرو جاؤ تم جاؤ بجلی چمکی کوئی گیا سوار نیزہ سینے میں مارا الٹ گیا اونٹ بجلی چمکتی ہوئی واپس آئی کہا کون ہے نقاب ہٹا تو دیکھا حسن مجتبیٰؑ تو میں کہوں گا حسن مجتبیٰؑ نے بُت پرستی کو روکا ہے یہی دشمنی تو تھی راستہ روک کر کہا لاشہ ہم نبی کے پہلو میں نہیں دفن ہونے دیں گے تو آنے والی آئی اور خچر پہ بیٹھ کے آئی تو عبداللہ ابنِ عباس نے کہا آج خچر پر بیٹھ کر آئی ہو کل ہاتھی پر بیٹھ جانا۔ راستہ روکا میت کا سواریاں بدلتی رہیں جانور

Presented by www.ziaraat.com

بدلتے رہے لیکن اللہ اکبر اُن جانوروں کا کیا کہنا جو آلِ محمدؐ کی معرفت رکھتے تھے جن میں شیطان حلول کیئے ہوئے نہیں تھا لیکن اگر شیطان بھی حلول کیئے ہوئے ہوتا تو وہ بھی تابع ہو جاتا تھا کیا بیان کروں جب زینبؑ کی سواری آئی کوفے کے بازار میں تو لاکھوں کا مجمع ہے باجے بج رہے ہیں شور ہے کہ کان پڑی آواز سُنائی نہیں دیتی اک مرتبہ زینبؑ نے کہا اے شمر یہ شور ختم کرادے کہا زینبؑ یہ لاکھوں کا مجمع ہے کس طرح شور کو رکواؤں کہا دیکھ اگر تو نہیں روک سکتا تو میں علیؑ کی بیٹی روکوں گی شہادت کی انگلی اٹھائی اور اشارہ کیا مجمع کی طرف بجتے ہوئے باجے رک گئے حال یہ تھا کہ اونٹ جو قدم اٹھا رہے تھے اور اُن کے گلے میں جو گھنٹیاں بج رہیں تھیں اونٹوں کی گردنیں ساکت ہو گئیں محمدؐ کی بیٹیوں کے سروں پر چادریں نہیں تھیں پردے نہیں تھے اور بے کجاوہ اونٹوں پر بٹھایا گیا تھا اہلِ حرم کو وہ بیبیاں جن کی گودیوں میں بچّے تھے یعنی حکم یزید یہ تھا کہ قافلے کو جتنی جلدی ہو سکے لے آؤ ایک مہینے کا راستہ سترہ دن میں پورا اسی طرح ہوا کہ اونٹوں کو تیز دوڑایا گیا جب اونٹوں کو تیز دوڑایا ایک مہینہ کا راستہ سترہ دن میں طے کیا اتنی تیز دوڑائے گئے کہ تو ہوا کیا جب آپ کربلا سے کوفے اور کوفے سے شام کی طرف سفر کریں گے تو آپ دیکھیں گے چھوٹی چھوٹی قبریں ننّھی ننّھی قبریں راستے میں بنی ہوئی ملیں گی ارے جب اونٹ تیز دوڑے تو ماؤں کی گودیوں سے بچّے گرے اور مائیں چلاّ رہی تھیں یا علیؑ میرا بچہ، ارے میرا بچہ، اہلِ بیتؑ مدینے جب آئے تو گودیاں اُجڑی ہوئی تھیں یہی تو اُمِ کلثومؑ نے کہا تھا نانا جب ہم مدینے سے گئے تھے تو ہماری مانگ بھی آباد تھی اور گودیاں بھی آباد تھیں اب جو آئے ہیں مانگیں اُجڑ گئیں اور گودیاں خالی ہو گئیں بس ایک چراغ بچا تھا اہلِ حرم کا شام تک گئی سکینہؑ جس

Presented by www.ziaraat.com

سے اہلِ حرم کا دل بہل جاتا لیکن قیامت یہ ہوئی کہ قید خانے میں سکینہؑ کا ایک ایک دن ایسا گزرا اور جب شام ہوتی تو قید خانے کے دروازے پر آ کر کھڑی ہو جاتی اور اپنی پھوپھی کے قریب آ کے کہتی کہ پھوپھی اماں یہ پرندے کہا جاتے ہیں کہا بی بی یہ پرندے اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹ رہے ہیں کہا پھوپھی اماں سارے پرندے اپنے گھر جا چکے سکینہؑ اپنے گھر کب واپس جائے گی بابا کب ملیں گے چچا کب آئیں گے یہی تو تڑپ تڑپ کے ماں کہتی تھی سکینہؑ جب گھر جانے کا دن آیا ارے سکینہؑ اٹھو ہم سب گھر جا رہے ہیں کیا مدینے نہیں جاؤ گی۔

❁ ❁ ❁

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

چھٹی مجلس

کتّا، ہاتھی اور ابابیل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ساری تعریف اللہ کے لئے اور درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے

عشرۂ چہلم کی چھٹی تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں ''انسان اور حیوان'' کے عنوان سے گفتگو یہی ہے کہ قرآن انسان کیلئے نازل ہوا اور انسان کی فلاح اور بہبود کیلئے پیغمبر آتے رہے اُسی سلسلے کی آخری کڑی قرآن ہے اور محمدؐ آخری پیغمبرؐ ہیں چونکہ نبوت ختم ہو رہی تھی تو آخری پیغام ایک کامل پیغام تھا اور انسان کو یہ بتانا تھا کہ تمہیں کیوں بنایا گیا تمہاری تخلیق کیوں ہوئی تمہیں اس دنیا میں کیوں بھیجا گیا انسانیت کا منصب کیا ہے انسان کو کیا کام کرنے ہیں اور سب سے بڑھ کر انسان کو انسان کا کس طرح خیال رکھنا ہے سب سے پہلے انسانیت مذہب ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کو یہ نہ سمجھے کہ اس کے کچھ حقوق نہیں ہیں کچھ چیزوں میں اللہ نے تمام انسانوں کو مساوی قرار دیا کچھ حقوق ایسے ہیں کہ جن میں با اعتبار مذہب اگر کوئی ممتاز ہو جائے مثلاً کافر نجس ہے کلمہ پڑھ لے تو طاہر ہو جاتا ہے قرآن کے اعتبار سے یعنی یہاں نجاست اور طہارت انسان کے لئے منصب بن گئے کمتری ہے نجس ہونا افضیلت ہے طاہر ہونا شرط ہے کلمہ۔ اس

Presented by www.ziaraat.com

طرح یہودی، عیسائی، کافر، مشرک، مسلمان اپنے آپ کو ایک دوسرے سے ممتاز کرتے ہیں اپنی شریعت اور اپنے آئین کے مطابق کہ ہم افضل ہیں لیکن کچھ مقامات ایسے ہیں کہ جہاں انسان ایک دوسرے سے افضل نہیں ہے بلکہ برابر ہے مثلاً اللہ نے جتنی نعمتیں پیدا کی ہیں تو اُس میں یہ حکم نہیں ہے کہ یہ نعمتیں صرف مسلمانوں کیلئے ہیں اس میں ہر انسان کا برابر کا حق ہے ہم نے ہوا بنائی ہے تا کہ تم سانس لے سکو اور جی سکو تو ہم نے یہ شرط نہیں لگائی ہے کہ ہوا صرف مسلمان کیلئے ہے اور وہی سانس لے۔ ہوا سب کیلئے برابر ہے یہودی ہو، کافر ہو مشرک ہو، ہندو ہو، مجوسی ہو، مسلمان ہو اپنے حصّے کی برابر برابر لے سکتے ہیں ہوا کو سانس کیلئے جتنی چاہے استعمال کریں وافر مقدار میں کمی نہیں ہوگی یہاں شرط نہیں پانی ہم نے خلق کیا ہے ہماری سب سے بڑی نعمت ہے زندگی کا مزا پانی میں ہے لیکن یہ شرط ہم نے نہیں لگائی کہ جو کلمہ پڑھے گا وہی پانی پیئے ہمارے دریاؤں سے اس میں سب کا حق برابر ہے۔ مساوی تو جتنی بھی نعمتیں ہیں سورج کی روشنی ہے ہوا ہے چاند کی چاندنی ہے ستاروں کی چمک ہے درختوں کی ہوائیں ہیں فضائیں ہیں کھیت ہیں باغات ہیں اناج ہے پھل ہیں سبزیاں ہیں جانور ہیں اس میں یہ شرط نہیں ہے کہ صرف مسلمانوں کو ملے گا اور کسی کو نہیں ملے گا اور کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے کہ ان چیزوں کو مسلمان ترسنے لگتے ہیں مشرکوں کو زیادہ مل جاتا ہے اُس کی وجہ ہے اُن کے اعمال اور اُن کو بھیک مانگنا پڑتی ہے یہودیوں سے گیہوں ختم ہو گیا ہے بھجوا دیجئے چاول ختم ہو گئے بھجوا دیجئے فلاں چیز نہیں ہے ہمارے ملک میں ترس رہے ہیں بھجوا دیجئے مسلم ممالک کو امریکہ چاول اور گیہوں بھجواتا ہے افریقہ کے ممالک کو ایشیا کے ممالک کو تو اگر شرط لگا دیتا تو کیا ہوتا۔ پھر کیا ہوتا

Presented by www.ziaraat.com

اگر فقہی مسئلہ ہوجاتا حلال وحرام کا کہ کافر کے ہاتھ سے گیہوں نہیں لے سکتے تو کیا ہوتا مشرک کے ہاتھ سے چاول نہیں لے سکتے تو کیا ہوتا آسٹریلیا سے گائے اور بکرے نہیں منگوا سکتے حرام ہے مشرک کے ہاتھ سے لینا تو کیا ہوتا یعنی خدا پہلے یہ دیکھتا ہے کہ یہ سب انسان ہیں اور ہمارے بندے ہیں اُس کے بعد کلمے کی منزل آئے گی پھر آپ مسلمان بنیں گے تو اکڑ یئے گا کہ ہم سب سے بہتر ہیں ہم سب سے افضل ہیں ٹھیک ہے آپ سب سے افضل ہیں لیکن کچھ چیزوں میں آپ برابر ہیں یہاں شرط کفر وشرک اور ایمان اور اسلام کی نہیں ہے اور صرف یہودی عیسائی مجوسی اور کافر نہیں اس میں ہم نے جانوروں حیوانوں کو بھی برابر کردیا جتنا پانی انسان پیئے گا اُتنا ہی پانی حیوان بھی پیئے گا جتنی سانس انسان لے گا اتنی ہی سانس حیوان بھی لیں گے جتنی نباتات انسان استعمال کرے گا حیوان بھی استعمال کریں گے۔ آپ شرط نہیں لگا سکتے حیوان پر کہ پانی نہیں دیں گے ہمارے حصے کا پانی حیوان کو کیوں ملے ہمارے حصے کا اناج حیوان کو کیوں ملے نہیں کلمہ پڑھ لیا تم نے ٹھیک ہے تم افضل ہو گئے اب تمہاری ذمہ داری زیادہ بڑھ گئی اگر تمہاری کوئی سواری ہے جانور ہے اور تم نے اُس پر اپنے سفر کو طے کیا تو حدیث پیغمبر کی یہ آئے گی کہ جب اپنی منزل پر اتر جاؤ تو پہلے اپنی سواری کے جانور کو کھانا اور پانی ڈال دو پھر آرام کرنا پہلے ذبح کے وقت بھی پہلے پانی پلاؤ، جانور کے حقوق بڑھ گئے ہیں انسان سے، خدمت کررہا ہے حیوان کی، کیوں اس لئے کہ حیوان انسان کو عزت عطا کررہا ہے تمہارے نامۂ اعمال میں قربانی لکھی جارہی ہے تم ہمیں حلال کر کے ثواب کما رہے ہو ہماری وجہ سے تم ایک سنت کو پورا کررہے ہو تو تمہیں ہمارا بڑا خیال رکھنا پڑے گا تو اللہ نے جانور کی عزت

www.ziaraat.com Saheefe-sakina

Presented by www.ziaraat.com

بڑھادی اس منزل پر دیکھو خیال رکھنا خرید کے جانور لائے ہو کوئی دن ایسا نہ ہو کہ اس کو دانہ نہ ملے پانی نہ ملے حدیث ہے جبھی تو جب بکرا خریدتے ہیں تو گھاس بھی خرید لیتے ہیں اور اگر بڑوں کو خیال نہ ہو تو بچے زیادہ ضد کرتے ہیں کہ چلئے بکرے کیلئے گھاس لائیے یعنی بچوں میں یہ احساس زیادہ ہوتا ہے کہ بھوکا ہے اور یہ تو فطرت کی باتیں ہیں گھر کی باتیں ہیں ایسا تو نہیں کہ آپ بقرہ عید نہیں مناتے پھر حکم رکھ دیا قرآن میں حدیث میں نہیں قرآن میں جب قربانی کیلئے جانور کو لے چلو تو ایسا نہ ہو کہ تم جانور سے آگے بڑھ جاؤ جانور آگے چلے گا تم پیچھے چلو گے جانور آگے چلے تم پیچھے چلو اب جس جانور کو تم لے جا رہے ہو ذبح کرنے کے لئے اُس کے گلے سے جو رسی بندھی ہے سورۂ بقرہ میں ارشاد ہوا اُس کے گلے سے جو رسی بندھی ہے وہ قابلِ احترام ہے قدموں سے مس نہ ہو جائے شعائر اللہ ہے اللہ کی نشانی ہے وہ رسی بھی اللہ کی نشانی ہے جس سے بکرا بندھا ہوا ہے اب اُس کا سینگ اُس کا سر اُس کے کھر سب پاک ہو گئے سڑک پر پھینک نہ دینا حقدار کو پہنچا دینا قربانی کا گوشت ہے پاکیزہ ہے حیوان نے اپنی عظمت منوالی قربانی دے کر ایک جانور قربانی دے تو خدا کی نظر میں اتنا عظیم ہو جائے جب انسان قربانی دے گا تو کیا ہوگا پھر اُس کی قربانی کیا ہوگی اس لئے کہ اللہ کہتا ہے دستورِ دنیا ہم نے یہ بنا دیا کہ ہر شے دوسری شے سے افضل ہے جو حاکم ہے وہ محکوم کو استعمال کرے گا سب سے کمتر چیز کیا جمادات پہاڑ، پتھر، مٹی، زمین اُس سے افضل نباتات، نباتات سے افضل حیوانات حیوانات سے افضل انسان، انسان سے افضل ربّ تو اب کیا ہوگا نباتات جمادات سے افضل تو اب نباتات زمین سے کھینچ لیں اپنی غذا اس لیئے کہ زمین محکوم ہے نباتات افضل ہے حیوانات نباتات

Presented by www.ziaraat.com

سے افضل ہیں اس لیئے حیوان کھا جائے پتیاں اور درخت اکھاڑ کر اس لیئے کہ نباتات حیوانات کے محکوم حیوانات افضل نباتات سے حاکم وہ محکوم یہ۔اب انسان حاکم حیوان محکوم اس لیئے جانور کو انسان کھا جائے حلال کرے گلا کاٹ دے اللہ انسان سے افضل تو مانگے اللہ قربانی کہ لاؤ بیٹا دو کیا حیرانی۔اُس وقت حیرانی نہیں ہوئی جب حیوان نے پتوں کو کھایا جب انسان نے حیوان کو کھایا جب اللہ کہہ رہا ہے کہ اب ہم تمہیں اپنی راہ میں قربان دیکھنا چاہتے ہیں تو کیا پریشانی۔ بھاگے ہوئے ہیں جہاد کے میدان سے ساری قربانیاں اپنے محکومین سے لے لیں جب بڑے حاکم نے کہا اب تم قربانی دو تو جہاد کے میدان سے بھاگ گئے جان عزیز ہوگئی۔اس لیئے جہاد پر زور دیا آؤ میدان میں کود پڑو میدان میں ہم قربانی مانگ رہے ہیں کیوں ہمارے لئے قربانی نہیں دو گے یہ ہے انسان کی فطرت اپنے محکوم پر حکومت جتاتا ہے اور جب اُس سے بڑا والا اپنی حکومت جتانا چاہتا ہے تو انکار کر دیتا ہے یہی تو جھگڑا غدیر میں ہوا ماننے کو تیار نہیں، نہیں ہم بنائیں گے کیوں بنائیں گے جو ہم کہیں وہ کرو جو ہم چاہیں ویسے ہو ہمیں تو اس کے راز کا بھی پتہ نہیں کہ یہ کرے گا کیا تو کیا کیا اُس نے چار برس اُس نے کیا کیا کاہے کیلئے پریشانی جھک مار کے ہار کے پھر وہیں گئے نا یہی کام پچیس برس پہلے کر لیتے پچیس برس پہلے کر لیتے سلمانِ فارسیؓ نے کہا اگر تمام مسلمان پہلی مرتبہ علیؑ کی خلافت پر متفق ہو جاتے تو یہ عالم ہوتا کہ جو انسان پرندے کو صدا دیتا ہاتھ پر آ کر بیٹھ جاتا چاند اور ستاروں کی سیر کر رہا ہوتا علیؑ پچیس برس میں انسان کو وہاں پہنچا چکے ہوتے جہاں سے آدمؑ آئے تھے پچیس برس لیٹ ہو گئے مسلمان اب ایک جنگ ہوتی ہے فساد ہوتا ہے سب پچاس سال پیچھے ہو گئے کیوں اب یہ تجزیہ کیوں کرتے ہو کہو نہ

Presented by www.ziaraat.com

کہ وہ پچیس سال اب لاکھ برس بن گئے ہیں جیسے جیسے زمانہ بڑھتا جائے گا وہ
پچیس برس کھینچ کر نقصان بنتے جائیں گے انسان پیچھے ہوتا جائے گا مسلمان اُس
سے بھی پیچھے ہوتا چلا جائے گا کیوں گنوائے وہ پچیس برس علیؑ نے تو ایک مسکراہٹ
میں وہ پچیس برس ٹال دیئے ابرو پر شکن نہ آنے دی مسکرا کے رہ گئے علیؑ کی
مسکراہٹ نہ سمجھے علیؑ کی مسکراہٹ نہ سمجھے۔ بی بیؑ کی صدا کو نہ پہچانا شہزادیؑ کی صدا
کو نہ پہچانا کیا تھا فدک لیا تھا۔ وہیں کیوں گئیں لینے کہ تجھ ہی کو وکیل بنا رہے ہیں
تجھ ہی کو جج بنا رہے ہیں تجھ سے لینے آئے ہیں اُس نے چھینا ہے اُس سے کیوں
بات کر رہی ہیں کہا نہیں بات یہی ہے ہم مستحکم کر رہے ہیں تم نے ایک فیصلہ کر لیا
تو اب تم یہاں سے ہٹنا نہیں، نہیں سمجھے آپ، ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہو اُس کے
نیچے بم لگا ہو اور اُس کو نہ معلوم ہو اور آپ کو معلوم ہو اور آپ کے مکان کے
کاغذات اُس نے چھین لئے ہوں تو آپ کیا چاہیں گے نیچے بم لگا ہے کاغذ وہ
دے نہیں رہا ہے آپ کیا کریں گے آپ چاہیں گے کرسی پر بیٹھا رہے یہ ضد پر اڑا
ہوا ہے کاغذ دے نہیں رہا ہے اب بیٹھا رہے ایک نہ ایک دن یہ بم پھٹ جائے گا
تجھے پتہ نہیں اور اگر آپ ذرا سا اشارہ دیتے خطرہ ہے تیرے لیئے تو کرسی سے کود
بھی جاتا کاغذ بھی دے دیتا لیکن اب چونکہ بیٹھ گیا اب کیوں بتائیں نیچے بم ہے
اب کاغذات نہیں چاہئیں اب ہمیں کاغذات نہیں چاہئیں اب تو ہم بم کو دیکھ
رہے ہیں کب پھٹے گا بھئی سمجھے ایک آدمی کرسی پر بیٹھ گیا بیٹھ گئے منصب نہیں تھا
حرام کام کیا اب بیٹھے رہو اترنا نہیں ہم آرہے ہیں آکے مستحکم کریں گے تاکہ کرسی
ملے نہ ہم شہادت مانگیں گے قانون کی بات کریں گے زمانہ تماشا دیکھے گا اَسْفَلَ
سٰفِلِیْنَ ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ذلالت کے راستے کو اپنا لیا اب ہم ادھر ہی

Presented by www.ziaraat.com

ڈھکیلتے چلے جائیں گے یہ میں اس آیت کے معنی بتا رہا ہوں (نعرۂ حیدری.. یاعلیؑ)
جب پہلی منزل پر نہ سمجھے تو اب کیا سمجھو گے اکڑا ہوا ہے ہم کرسی پر بیٹھے ہیں تجھے کیا پتہ نیچے بم لگا ہے نیچے جہنم کا دھانہ ہے تجھے پتہ ہی نہیں غلط جگہ بیٹھ گیا غلط جگہ بیٹھ جانے کو کیا کہتے ہیں ظلم جب ظلم کرتا ہے کوئی تو اُسے سمجھایا نہیں جاتا اول روز شیطان نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا یہ کہہ کر کہ میں آگ سے خلق ہوا یہ مٹی سے تو اللہ نے سمجھایا نہیں کہا جا ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ راستہ اُس نے دِکھایا حالانکہ منصب نہیں تھا لیکن انسان اُس راستے پر چلا جب چلا تو ذلالت کے راستے میں غرق ہوتا چلا گیا علیؑ کی مسکراہٹ کیا تھی تم یہ سمجھ رہے ہو کچھ ہم سے چھن گیا نہیں انسانیت کا منصب تم سے چھن گیا۔ تم سے چھن گیا اب حیوان تم سے پوچھے گا تم جواب نہ دے سکو گے تمہارے پاس جواب نہ ہوگا کوشش یہ کرنا چاہیئے کہ تم حیوان سے افضل نظر آؤ تم نباتات سے افضل نظر آؤ لیکن تم گرتے چلے جا رہے ہو گرتے چلے جا رہے ہو تو کیا کام تھا اولیا کا انبیاء کا تم انسان ہو بس یہ سمجھ لو کہ تم انسان ہو یہی انسان سمجھ نہ سکا کہ ہم انسان ہیں کُل یہ چھوٹا سا کام کرتے تھے انبیاء بس یہ سمجھ لو کہ تم انسان ہو اور وہی سمجھتے نہیں تھے کہ ہم انسان ہیں جنہوں نے سمجھایا ہم انسان ہیں تو وہ ایمان کے دسویں درجے تک پہنچ گئے اور جب وہ دسویں درجے تک پہنچ گئے تو نہ اُنھیں لشکر چاہیئے نہ فوج نہ اُنھیں بنک بیلنس چاہیئے نہ خزانے وہ چیک نہیں کاٹیں گے وہ تنخواہیں نہیں بانٹیں گے وہ پولیس کا محکمہ نہیں بنائیں گے وہ C.I.A. کا محکمہ نہیں بنائیں گے بس ہم ہیں انسان ہم ہی انسان ہیں۔ ہم ہی مسلمان ہم ہی سلمانؑ ہم ہی صاحبِ ایمان ہم ہی غلام کُلِ ایمان دے دو گورنری جاؤ مدائن کے گورنر بنا رہے ہیں چوری بہت ہو رہی ہے ڈاکے بہت پڑ رہے ہیں

www.ziaraat.com
Sheer-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

انسان اپنی سطح سے گر گیا ہے ایک دوسرے کو لوٹ رہا ہے گاڑیاں تو تھیں نہیں جو چھینے ایک دوسرے کے اونٹ چھین لے جاتے تھے گاڑیاں لے کر غائب ہو جاتے ہیں کہاں صدیوں جھگڑا چلتا ہے کبھی کہیں برآمد ہوگی سکھر سے حیدر آباد سے کون لے گیا کیا پتہ دشمنی کس سے کریں اونٹ پہ برسوں لڑائی ہوتی تھی میرا اونٹ لیا ہے اب تمہارے پوتے کو ماریں گے اونٹ کیوں چرایا۔ یعنی نسلً بعدِ نسلٍ دشمنی جاتی تھی ایک حیوان کی وجہ سے چوری اور ڈاکے کی وجہ سے پورے شہر میں ہنگامہ افراتفری دہشت گردی ایک دوسرے کو کاٹے دے رہے ہیں ایک دوسرے کے گھر میں کودے جا رہے ہیں ڈاکے ڈال رہے ہیں چوریاں کر رہے ہیں سلمان فارسی تم جاؤ جاؤ گورنری سنبھالو کہا ہم تو نہیں جائیں گے ہم نہیں جائیں گے سپاہیوں کو بھیجیں کہا پکڑ کے اُس کو لے جاؤ کبھی کبھی گورنری ایسے بھی ملتی ہے زیر حراست کر کے کھینچ کے لے جاؤ بننا ہے گورنر جب کھینچ کر لے چلے تو کہا اچھا علیؑ کی طرف سے لے چلو کوئی بات تو کر لیں کوئی بات تو کر لیں دروازے پر پہنچے تو دیکھا علیؑ کھڑے ہوئے تھے سلمانؓ نے کہا مولاؑ کھینچ کر لے جا رہے ہیں گورنری دے رہے ہیں مدائن کی کہا جاؤ کہا مولا بچا لیجئے ارے اس کام سے مجھے بچا لیجئے کہاں گورنری کہاں مجھے عبادت سے فرصت نہیں ہے یہ مجھے گورنری میں پھنسا رہے ہیں کہا اب تو بننا پڑے گا کہا مولاؑ کس بات کی سزا مل رہی ہے دیکھئے جو دس درجے پر فائز ہے اُس کے لئے گورنری سزا ہے عذاب ہے لوگ سمجھیں کیسے بھئی اُس کو اتنا بڑا منصب ملا ایمان کے دسویں درجے پر انسانیت ایمان کے درجے ختم ہو گئے۔ پھر اُس کے اوپر کل ایمان ہے دس درجے ایمان ہوتا ہے آخری درجہ ہے دسواں درجہ اُس پہ ہیں سلمانؓ جو دسویں درجہ پر فائز ہو

Presented by www.ziaraat.com

گورنری کیا ہے مدائن کی کہا مولاؑ کس بات کا عذاب ہے کیوں مجھے گورنری مل رہی ہے علیؑ مسکرائے کہا سوچ لیا تھا تم نے دل میں ایک خیال لائے تھے تم کہا کہ کیا مولاؑ کہا بس ایک دن تم نے یہ سوچا تھا کہ اگر علیؑ کا حق ہے تو تلوار کیوں نہیں نکالتے یہ اُس کی سزا ہے دسویں درجے پر حیرانی کا یہ عالم کہ تلوار کیوں نہیں نکالتے کیوں سوچا ایمان کی منزل پر آ کر یہ کیوں سوچا یہ اس کی سزا ہے ولایت علیؑ بہت دور ہے علیؑ کے کسی کام پہ شک بھی کرے تو اس کے لیئے گورنری عذاب بن جاتی ہے (نعرۂ حیدری.... یا علیؑ) جاؤ جاؤ بھگتو گورنری ایک مٹی کا لوٹا ایک چٹائی لپیٹ کے اونٹ پر بیٹھ گئے پہنچے مدائن میں شور تھا گورنر، نیا آرہا ہے اب جو داخل ہوئے مدائن میں لوگ دیکھ کے ہنسے یہ بوڑھا کھوسٹ دو ڈھائی سو برس کا سفید ڈاڑھی دبلا پتلا یہ گورنر ہے بڑے بڑے آئے اُن کی گورنری چلی نہیں بھگا دیا ہم نے ان کی گورنری کیا چلے گی کارندے سرکاری اہل کار بڑھے کہا چلیئے گورنر ہاؤس کہا کیسا گورنر ہاؤس ہم مسجد میں رہتے ہیں ہم نے گھر ہی نہیں بنایا ہم کبھی گھر میں رہے ہی نہیں اپنی ہانڈی خود پکاتے ہیں چٹائی پہ سوتے ہیں رات و دن عبادت کرتے ہیں ہمیں محل سے کیا کام گورنر ہاؤس سے مسجد میں اتریں گے لیجئے لوگ اور ہنسے کہا گورنر مسجد میں رہے گا اتر گئے مسجد میں جب سرکاری عہدے دار منصب دار آتا ہے تو حاشیہ بردار ملنے آتے ہیں مجمع لگ گیا کیا شکایات ہیں کہا صاحب رات بھر ڈاکو پریشان کرتے ہیں ڈاکے پڑتے ہیں چوریاں ہوتی ہیں راستے میں قافلے لٹ جاتے ہیں کوئی اُدھر سے نکل نہیں سکتا گھر میں کوئی سو نہیں سکتا رات بھر پہرا دینا پڑتا ہے گھروں میں ڈاکو کود جاتے ہیں کہا یہی شکایت ہے کہا ہاں کہا آج سے نہ چوریاں ہونگی نہ ڈاکے پڑیں گے گویا آڈر دے دیا بغیر فائل کے بغیر دستخط کے

www.Ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

لال فیتے کی فائل آگے نہیں بڑھ رہی فائلیں رک جاتی ہیں راستے میں اس لیئے کہ فائیلوں کا واسطہ قائداعظم سے پڑتا ہے اس لیئے سب کی فائلیں پھنسی رہتی ہیں اسلام آباد تک جاتی ہی نہیں سلمانؑ نے کہا کہ فائل وائل نہیں بس ہمارا آڈر فائینل نہ ڈاکے پڑیں گے نہ چوریاں ہونگی آج کی رات یہاں ابھی تین سال چاہئیں سب ٹھیک کرنے میں وہ بھی تین سال۔ ارے پانچ لے لیتے دو لے لیتے تین میں تو کبھی ٹھیک نہیں ہوگا۔ (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ) نہیں ڈاکے نہیں پڑیں گے خوب ہنسے لوگ مسجد میں بیٹھے ہیں نہ کسی کوتوال کو بلایا نہ تھانے دار کو ایس ایچ او سے مشورہ نہیں کیا ڈی ایس پی D.S.P کو بلایا نہیں کمشنر سے بات نہیں کی یہ ڈاکے روک لیں گے۔ سلمانؑ نے بتایا کہ ان کو بلا کر کیا کریں گے ان کی وجہ سے تو ڈاکے پڑ رہے ہیں۔ آڈر میرا ہے مجھے کسی کی ضرورت نہیں خوب ہنسے جب سب اُٹھنے لگے تو سلمان نے کہا خبردار آج کی رات کوئی اپنے گھر سے نہ نکلے یہ میرا آڈر ہے جو نہیں نکلنے والا تھا اُس نے بھی نیت کر لی کہ نکلیں گے کیوں منع کر رہے ہیں اِن کے منع کرنے سے ہوگا کیا یعنی نکلیں گے، اس لیئے تا کہ مذاق اڑائیں گے۔ اچھا تو نکلو، نکل کے کیا کرلو گے اگر پیغمبر نے منع کیا آج کی رات کوئی اپنے گھر سے نہ نکلے کوئی نہ نکلے اور اگر کوئی نکل آئے تو اعلان تو اپنوں میں کیا تھا مسلمانوں سے کہا تھا کوئی نکلے نہ کافروں کو تھوڑی یہ معلوم تھا کہ یہ آرڈر (Order) آیا ہے تو پیغمبر جب نکلیں گے اور کوئی پیچھے آئے گا تو کیا سمجھیں گے اپنا تو کوئی ہوگا نہیں بھئی نقصانات ہیں کہا نہ ماننے کے جب کہہ دیا کہ نہ نکلنا تو نہ نکلنا نکلو گے تو پھر سوچنے والا کچھ سوچ سکتا ہے کہ کون آرہا ہے سلمانؑ نے کہا کوئی نہ نکلے اُنھوں نے طے کرلیا ہم نکلیں گے جب سب اپنے اپنے گھر چلے گئے تو

www.ziaraat.com Saeed-e-Sakina

سلمانؓ مسجد سے اٹھے صحرا کو طے کیا طے کرتے ہوئے آگے بڑھے جنگل کی سرحد پر پہنچے ایک بار آواز دی اے مخلوقاتِ خدا اے وحشی درندو علیؑ کا غلام سلمانؓ تمہیں آواز دیتا ہے اِس آواز کا گونجنا تھا کہ جنگل کے سارے کتے جنگلی دوڑتے ہوئے آئے۔ آئے بھونکتے ہوئے سلمانؓ کو دیکھتے ہوئے خاموش ہوگئے اور دم ہلانے لگے سلمانؓ نے کہا اے مخلوقِ خدا آج اس شہر کا نظام تمہارے سپرد سب واپس ہوگئے آرڈر (Order) مل گیا یہ ہے انسان۔ بلکہ یہ ہے سلمانؓ وہ ہے حیوان۔ دیکھئے لندن جائیے امریکہ یورپ کے سارے ملکوں میں جرمنی میں فرانس میں ہالینڈ میں ٹرینڈ کتے کتا بہت جلدی ٹرینڈ ہوجاتا ہے .C.I.A ڈیپارٹمنٹ کے اچھے تنخواہ دار کتے ہوتے ہیں بڑی بڑی تنخواہیں لیتے ہیں اعلیٰ غذائیں رہنے کے مقامات اعلیٰ دیکھ بھال بہت اچھی کسی بیوروکریٹ کی طرح یورپ کے کتے رہتے ہیں یہاں کے بیوروکریٹ کی اتنی تنخواہ نہیں جتنی وہاں کے کتوں کی ہے وہ غذائیں یہاں نصیب نہیں جو وہاں کے کتوں کو ملتی ہیں یہاں کے بیوروکریٹ (Bureaucrat) کی خبریں ٹی وی پر نہیں آتیں وہاں ایک چینل ہے کتوں کا بتاتے رہتے ہیں فلاں کتا اُدھر گیا ہے اب اس کی نیوز یہ ہے یوں سو رہا ہے یوں جاگ رہا ہے اب اس کی طبیعت خراب ہے یہ بیمار ہوگیا ہے اس کو یہ دوا دی گئی اس کو یہ بیماری ہے اس کو یہ پریشانی بیماری ہے، دن بھر رات بھر کتوں کا چینل کھلا ہوا ہے دیکھا آپ نے حیوان کو کس مقام پر آگیا اور انسان کہاں گیا حیوان نے اپنے آپ کو کہاں پہنچا دیا کیوں پہنچا اس مقام پر انسان کا کہا مان لیتا تو انسان بھی پہنچ جاتا اس مقام پر اگر اپنے رب کا کہا مان لیتا اپنے ولی کا کہا مان لیتا اپنے امام کا کہا مان لیتا یعنی اپنے سے بڑے کا کہا نہیں مانیں گے کتے کو دیکھئے وہ اپنے سے

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

بڑے کا کہا مانے گا اور کسی چیز پہ صرف روٹی کے ایک ٹکڑے پہ وہاں جرم ہے بڑا جرم کسی کے گریبان کے بٹن کو چھو لینا پورے یورپ میں یہ جرم ہے زبانی بات کیجئے جتنا چاہے۔ جھگڑا کیجئے ہاتھ نہیں اُٹھا سکتے بہت بڑا جرم ہے اور اتنا اچھا اصول ہے مجھے بے انتہا پسند ہے کہ جھگڑے کا کہیں نام ونشان نہیں یورپ میں کہیں آپ نہیں سنیں گے اخبار میں جھگڑے کی کوئی نیوز نہیں ہوگی اور اگر کسی نے سڑک پر کسی انسان نے کسی انسان کے گریبان پہ ہاتھ ڈال دیا۔ تو وہ جانے کدھر سے آتا ہے کود کے ٹی وی لگے ہیں کتے ٹی وی پر بیٹھے ہیں روٹ اُنھیں معلوم ہیں کہ یہ کہاں پر ہے اس نے ہاتھ اٹھایا کیوں وہ ٹرینڈ اِس ہی بات پر ہیں کہ ہاتھ نہ اٹھے جھگڑے کا آغاز ہے ہاتھ اٹھنا کتے کو معلوم ہے اس نے جھگڑا شروع کیا وہ دوڑ کر آیا اُس نے ہاتھ پکڑ لیا اب ہاتھ پکڑ لیا جب تک پولیس نہیں پہنچ جائے گی وہ تو گیا جس پہ حملہ ہوا تھا وہ بچ گیا جس نے حملہ کیا وہ پکڑا گیا گرفتار ہو گیا کتے پکڑوا دیتے ہیں انسانوں کو ایک زمانہ تھا کہ کتے پکڑے جاتے تھے اب انسان پکڑے جارہے ہیں کتوں کے آڈر پہ کیسے گرا ہے یہ انسان حیوان کی نظر میں سلمانؓ اس کے موجد آج اس شہر کا انتظام اے مخلوقِ خدا تیرے سپرد سلمانؓ جا کے مسجد میں نمازیں پڑھنے لگے کتے چلے گئے جس کی جہاں ڈیوٹی تھی وہ آگئے لوگ نکلے تھے تماشا دیکھنے جو باہر نکلا اُس کی ٹانگ کتے نے لے لی صبح ہر شاہراہ پہ لاشیں بکھری پڑی تھیں سینے چاک تھے سر جدا تھے ٹانگیں چری ہوئی تھیں کتے اپنا کام دکھا گئے سلمانؓ کے حکم پر چوریاں بند ہوگئیں ڈاکے بند ہو گئے نہیں ڈھونڈ پا رہے ہو دہشت گردوں کو کتے ٹرینڈ کرو چھوڑ دو گلیوں میں نہیں کرنا ہی نہیں ہے کچھ اگر کرنا ہو راستے بہت ہیں اس لئے کہ کسی برائی کو ختم کرنے کیلئے درمیان سے نہیں ختم

Presented by www.ziaraat.com

کیا جاتا جڑ سے ختم کیا جاتا ہے اور جتنے لوگ بھی پوری دنیا کے تمام ممالک جو برائی کو ختم کرنا چاہتے ہیں وہ جڑ کو تلاش کرنا نہیں چاہتے۔ ہیروئن بُری چیز ہے بند کرو۔ افیم جہاں اُگتی ہے آگ لگا دو جا کے جو بوتے ہیں اُن کے ہاتھ کاٹ دو نہیں وہاں سے نہیں چلیں گے پکڑیں گے ایئرپورٹ پہ پورے درخت جلا دیں گے تو ایئرپورٹ پر حصہ کہاں ملے گا سارے اسلحے برآمد ہو جائیں گے تو ہم جو کوئی کام چاہیں گے تو جڑ سے نہیں ختم کرنا ہر پیغمبر اس لئے آیا کہ برائی کو جڑ سے ختم کرے جب تک جڑ سے ختم نہیں کرو گے گلے سے نہیں لگائیں گے تنبیہ کرتے رہیں گے کیا چاہتا ہے حُر تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے ابھی گلے نہیں لگایا برائی کو جڑ سے ختم کریں گے تب گلے سے لگائیں گے جب ہاتھ باندھ کر آئے گا اب پتہ چلا جڑ سے برائی کو کاٹ دیا ہاتھ باندھ کر آیا اب گلے لگ جا۔ کربلا نام ہے برائی کو جڑ سے ختم کرنے کا۔ ایک راز نہیں ہے کربلا ہزاروں راز ہزاروں راز ہیں۔ حیوان جڑ کو تلاش کرتا ہے کتا انسان سے افضل ہوگیا۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝ (سورۂ فیل آیت ۱۔۵)

''اے پیغمبر تم نے دیکھا کہ ہم نے ہاتھی کے اصحاب کے ساتھ کیا کیا۔ بڑا عزّت دار لفظ ہے قرآن میں تم نے دیکھا ہم نے اصحاب کے ساتھ کیا کیا ہاتھی کے بھی جانور کے اصحاب بن جائیں گے ہاتھی کے اصحاب بن گئے نبی کے نہ بنے تو قرآن میں ذکر آتا اڑتالیس جگہ اصحاب کا لفظ برے معنوں میں استعمال ہوا قرآن میں اصحاب جہنم اصحابِ سعیر آگ والے اصحاب، اصحابِ

www.ziaraat.com Saheel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

سبت ہفتے کے دن والے اصحاب، اصحابِ النار آگ میں جلنے والے اصحاب کہیں کہیں اچھے معنوں میں آیا اگر آیا بھی اصحابِ کہف تو اس میں بھی ایک کتا شامل۔ اور وہ بتا رہا کہ میں بھی صحابیوں میں ہوں میرے جیسے بن جاؤ میرے جیسے بن جاؤ تو زندگی مل جائے صاحب بھی جی رہے ہیں ہم بھی جی رہے ہیں زندہ ہیں ہم نے کئی ہزار برس مرتبہ بڑھا دیا۔ ہاتھی کے صحابی ہاتھی کے ساتھ آئے پیغمبرؐ سے کہا جا رہا ہے تم نے دیکھا واقعہ کب کا ہے حضور کے دادا کے دور کا۔ ایک عام الفیل جس سال پیغمبر پیدا ہوئے اُس سال کا واقعہ ہے عام الفیل ہاتھی والا سال عام معنی ''سال''، فیل معنی ''ہاتھی'' عربی میں ہاتھی والے سال پیغمبر پیدا ہوئے ایک عام الفیل جب کوئی مشہور واقعہ عرب میں ہوتا تھا تو سن وہیں سے شروع ہو جاتا پچھلا سن چھوڑ دیتے تھے مشہور واقعے سے پھر نیا سن شروع ہو جاتا تھا ہاتھی آیا عرب میں کسی نے ہاتھی دیکھا ہی نہیں تھا پہلی بار مکے میں ہاتھی آیا وہ اُن کیلئے حیرت ناک چیز تھی۔ انھوں نے کہا یہی سال شروع پہلا سال دوسرا سال تیس عام الفیل میں علیؑ پیدا ہوئے یہ ہی سن لکھا جاتا ہے اُس زمانے میں یہ ہی سن چل رہا تھا جب پیغمبر نے اعلان نبوت کیا بعثت کا سال شروع ہو گیا مبعوث ہو گئے پیغمبر۔ بعثت ایک، دو بعثت، بعثت تین، بعثت چار، جب ہجرت کی تو بعثت کو بھول گئے ہجرت سے سال شروع ہو گیا اور وہی اب تک چل رہا ہے یعنی ابھی تک مسلمان ہجرت میں ہے ہجرتیں ہیں سفر ختم نہیں ہوا ابھی تک سفر ختم نہیں ہوا ورنہ سال بدل جاتا تو ہاتھی سے سال شروع ہو گیا ہاتھی والا سال پیغمبر اُس سال پیدا ہوئے اور اللہ کہہ رہا ہے تم نے دیکھا اس کے معنی پیغمبر کی زندگی پیدائش سے پہلے بھی ہے ''اَلَمْ تَرَ کَیْفَ'' اے حبیبؐ آپ نے دیکھا ہم نے ہاتھی کے

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

اصحاب کے ساتھ کیا کیا آپ نے دیکھا۔ یعنی آپ دیکھ رہے تھے منظر وہ تو زندگی پہلے سے ہے زندگی بعد تک آپ دیکھ رہے ہیں جنّت میں آپ دیکھ رہے ہیں جہنم میں جہنم والوں کو یعنی زندگی چل رہی ہے پہلے بھی تھی اور اب بھی چل رہی ہے تو انبیاء کی زندگیاں کہیں رکتی نہیں شہیدوں کی زندگیاں کہیں رُکتی نہیں پہلے بھی تھیں ہیں اور رہیں گی تو پیغمبر سے کہا دیکھا آپ نے ہم نے کیا کیا ہاتھی والوں کے ساتھ۔ ''سورۂ فیل ہاتھی والا سورہ'' کیا حیوان کو قابلِ ذکر قرآن میں اللہ نے بنا دیا ہاتھی عرب کا جانور نہیں ہے عرب میں ہاتھی نہیں ہوتا ہاتھی وہاں ہوتا ہے جہاں گنے کے کھیت ہوتے ہیں گنا نہیں ہوگا تو ہاتھی کیسے ہوگا کھجور تھوڑی کھائے گا وہ اونٹ کے منھ میں زیرہ ہاتھی کو کھجور سے کیا واسطہ ہاں سارے درخت سونڈ میں لے لے کر اُکھاڑ کے پھینک دیتا کھجور سے بھی عرب محروم ہو جاتے اُس کی تو شرارت یہی ہے کہ بڑے بڑے تنے اکھاڑ دیتا ہے سونڈ سے پکڑ کے اس لیئے عرب میں پیدا ہی نہیں ہوا افریقہ میں پیدا کیا افریقہ سے یمن آئے یمن کے بادشاہوں کو ہاتھیوں کا شوق تھا اُس کے پاس بہت سے ہاتھی تھے، ایک ہاتھی اُس کے پاس ایسا قیمتی تھا جو اُس عہد میں دنیا کا سب سے بلند قامت ہاتھی تھا اور اتنا توانا تندرست بلند قامت اُس کا نام اُس نے رکھا تھا۔ ''محمود'' اُس پہ بادشاہ بیٹھتا تھا شاہِ یمن بیٹھتا تھا، کبھی کبھی حسد ہو جاتا ہے مذہبی زیارت گاہ کا عروج دیکھ کر، اگر زیارت گاہ دولت کھینچنے کا مرکز بن جائے تو اُس کی ٹکر پر وہیں دوسری زیارت گاہ بن جاتی ہے، یمن کے لوگوں کو اچھا نہیں لگتا تھا کعبہ مال کھینچنے کا مرکز بن گیا تھا اب مکہ والوں کو کربلا نہیں اچھی لگتی اُجاڑتے رہتے ہیں اجاڑتے رہتے ہیں سمجھ رہے ہیں

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

اُنھوں نے کہا سارے لوگ مکہ جاتے ہیں چڑھاوے وہاں چڑھ جاتے ہیں بادشاہِ یمن نے کہا کہ یمن ہی میں ایک کعبہ بنالو ایک کعبہ اُس نے بنالیا کہا کہ یہاں کے لوگ وہاں نہ جائیں مثال دی تھی میں نے یمن کے لوگ یمن میں رُک جائیں یہاں کے چڑھاوے وہاں کیوں چڑھیں اُس زمانے میں سونے کے ہرن سونے کے سانپ یہ سب چڑھا کرتا تھا سونا بہت عام تھا جواہرات بہت عام تھے اُس نے کعبہ بنالیا نجران میں یمن میں عرب والے جل گئے کیوں اپنا کعبہ بنالیا ایک عرب گیا سوداگر جلا ہوا تو تھا ہی اُن کا جو کعبہ تھا وہاں بیٹھ کے اُس نے گندگی کردی اُن کے عبادت خانے میں یعنی اُن کے کعبے میں اِس عرب باشعور نے اپنا بیت الخلاء بنالیا اب تو بادشاہ غصے میں آگیا کہ تمہارا کعبے کو نہیں چھوڑیں گے اُس کا نام ونشان مٹا دیں گے طے کرکے غصے میں بادشاہ چلا اور ہاتھیوں کا لشکر لے کر چلا اور جا کے مکے کو گھیر لیا پڑاو ڈال دیا خیمے لگا دیئے دور دور اُس کے ہاتھی زنجیروں میں بندھے ہوئے اب ہاتھی کا ہے کو عرب والوں نے دیکھا تھا دیکھیے یہ ایک مسئلہ ہے علم حیوانات کا بعض لوگوں نے بعض علاقے والوں کے بعض جانور نہیں دیکھے اب تو بہرحال ٹی وی کی وجہ سے سب نظر آجاتا ہے پہلے زمانے میں فاصلے اتنے تھے کہ اگر کسی جنگل میں کوئی جانور ہزاروں میل کے فاصلے پر ہے اور اُس نے نہیں دیکھا تو ایسے جانور کو دیکھنے کے بعد اُس کے لئے حیرت کا باعث ہوتا تھا ایک گاؤں والے ایسے بھی تھے جنہوں نے اونٹ نہیں دیکھا تھا کبھی اونٹ ہی نہیں دیکھا تھا اور نہ کبھی رمضان دیکھا تھا مولانا صاحب آئے نئے انھوں نے کہا بھئی رمضان آرہا ہے تمہیں روزے رکھنا ہیں، گاؤں والوں نے کہا اُس میں کیا ہوتا ہے کہا دن بھر فاقہ کرنا پڑے گا سب کے کان

Presented by www.ziaraat.com

کھڑے ہو گئے یعنی کھانا چھوڑنا پڑے گا کہا ہاں۔ پانی بھی چھوڑنا پڑے گا اب تو جان نکل گئی کہا کھانا پانی سب چھوڑنا پڑے گا کیوں کہ رمضان آرہا ہے کہا تو یہ ہے فساد کی جڑ یہ رمضان جو آرہے ہیں ان کی وجہ سے کھانا چھٹے گا اور پانی مولوی صاحب سے تو ہاں ہاں کردیا گاؤں والوں نے میٹنگ meeting کی کہ چل کے گاؤں کی سرحد پہ کھڑے ہو جاؤ آئیں گے میاں رمضان تو اِدھر سے آئیں گے لاٹھیاں لے کے سب کھڑے ہو گئے کہا اِدھر سے آئیں گے مولوی صاحب کو تو بتائیں گے بھی نہیں جو ہمارا ارادہ ہے اونٹ کبھی دیکھا نہ تھا ایک اونٹ سوار راستہ بھٹک کر اُدھر آ گیا سامنے سے دیکھا وہ آرہا ہے سب چلائے بھئی تیار ہو جاؤ رمضان آرہا ہے اونٹ تو دیکھا نہیں تھا رمضان بھی پہلی بار اور وہ اونٹ والا آیا سب نے لاٹھیاں چلائیں اتنا مارا کہ مع سوار کے اونٹ کو مار ڈالا اور مولوی صاحب سے آکر کہا کہ اب رمضان نہیں آئے گا ہم نے مار دیا مولوی صاحب نے پوچھا کہاں مارا کہا چلئے دکھائیں مولوی صاحب نے آکے دیکھا کہا کم بختو! یہ اونٹ ہے رمضان کوئی جانور اور حیوان نہیں ہے تو کچھ وہ بھی تھے جو پہلی بار آنے والا تھا رمضان کو حیوان سمجھ رہے تھے اور اپنی زعم ناقص میں اُس کو مار بھی دیا بہت سے لوگوں نے نہیں دیکھا تھا عرب والوں نے ہاتھی نہیں دیکھا تھا ہاتھی دیکھ کے خوف زدہ ہو گئے پورا مکہ خالی ہو گیا، سارے مکے والے ڈر گئے پورا شہر خالی کر گئے ہاتھی سے ڈر گئے۔ جنابِ عبدالمطلبؑ بھی اپنے پورے خاندان کو لے کہ ابوقبیس بلند پہاڑی پر چلے گئے جنابِ عبدالمطلبؑ سردار تھے سردار حجاز سردارِ عرب اونٹ بہت سے تھے سارے اونٹ چرا کرتے تھے بادشاہ یمن کے آدمی باہر نکلے انھوں نے اونٹوں کو چرتے دیکھا سارے اونٹ پکڑ لئے حضرت عبدالمطلبؑ کے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

سارے اونٹ پکڑ لیے جناب عبدالمطلبؑ کو پتا چلا کہ بادشاہِ یمن ہمارے اونٹ پکڑ لے گیا ہے جنابِ عبدالمطلبؑ تیار ہو کے چلے جس وقت کہیں جاتے تھے تو ایک مخصوص لباس تھا اور جنابِ عبدالمطلبؑ کے لیے لکھا ہے کہ بادشاہوں کی شان والے تھے جب آمد ہوتی تو لگتا کوئی بادشاہ آرہا ہے چوڑے شانے بلند قامت اونچی ناک بلند پیشانی زلفیں بل کھائی ہوئی سیاہ عمامہ، سیاہ قبا، سیاہ عبا کمر میں سیاہ پٹکا اور جس وقت چلتے تھے تو لوگ صرف آپ کی رفتار دیکھتے رہ جاتے تھے چہرہ چاند کی طرح روشن تھا اگر اندھیرے میں نکل جائیں تو روشنی پھیل جائے یہ تھے حضورؐ کے دادا اور علیؑ کے دادا جیسے ہی اُس کیمپ میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے خیمے کے سامنے پہنچے تو محمود ہاتھی بلند قامت کہ جو لوہے اور زرہ میں پورا سجایا گیا تھا سونڈ پہ لوہے کے پتر لگے ہوئے تھے پشت پہ لوہے کے پتر لگے ہوئے تھے اُس کا ہودج لوہے کا تھا اُس پہ سونا چاندی منڈھا ہوا تھا زرہ بکتر اُسے پہنایا جاتا تھا تا کہ ہاتھی میدانِ جنگ میں زخمی نہ ہو وہ ہاتھی بادشاہ کے خیمے کے سامنے بندھا ہوا تھا جیسے ہی عبدالمطلبؑ بادشاہ یمن کے خیمے کے سامنے آئے ایک بار ہاتھی نے اپنی سونڈ کو اٹھا کر عبدالمطلبؑ کو سلام کیا۔ نعرۂ حیدری...... یا علیؑ) سلام کیا اور اُس کے بعد عبدالمطلبؑ رُکے رُکے جیسے ہی رُکے اُس نے آگے کے دونوں پیر گھٹنے موڑے زمین پہ بیٹھا پیشانی سے عبدالمطلبؑ کے قدموں پر سجدہ کیا جملہ دے دوں۔ جانوروں میں ہے سب سے بڑا یعنی جانوروں کی سپر پاور جس کو سجدہ کر لے وہ ایمان کی کس منزل پر ہوگا یعنی حیوان نے یہ بتایا کہ عبدالمطلبؑ کے لیے سجدہ ہے سجدہ کیوں ہے جس وقت سجدہ کر رہا ہے آپ پچھلی تقریر بھول جاتے ہیں میں نے کہا تھا محمد ایک عام الفیل میں پیدا ہوئے یعنی اُس کا دادا آیا ہے جو

Presented by www.ziaraat.com

پیدا ہونے والا ہے یعنی یہ تعظیمِ محمدؐ تھی حیوان پہچانتا تھا کہ نبیؐ آنے والا ہے اور اُس کا دادا یہ ہے انسان نہیں سمجھ رہا تھا یہ انسان ہے یہ حیوان ہے۔ بادشاہ حیران ہو گیا تعظیم کیلئے اُٹھ کھڑا ہوا جب یہ شان دیکھی تو متاثر ہوا مسند بچھوادی کہا تشریف رکھئے کیسے زحمت کی کہا تمہارے آدمی صحرا میں گئے ہمارے اونٹ پکڑ لائے سو کے قریب اونٹ ہیں ہم اپنا مال واپس لینے آئے ہیں آدمیوں سے کہو ہمارے اونٹ واپس کر دیں کہا ہم تمہارے خدا کے گھر کو گرانے آئے ہیں تم اُس کی ریکویسٹ (request) لے کر نہیں آئے تم اپنا مال لینے آ گئے ہم سمجھ رہے تھے تم ہم سے کہنے یہ آئے ہو کہ ہمارے خدا کا گھر نہ گرانا غور نہیں کر رہے ہیں آپ بادشاہ بار بار کیا کہہ رہا ہے تمہارا خدا تمہارا خدا دیکھئے فرعون نے کیا کہا تھا جب غرق ہو رہا تھا میں ایمان لایا موسیٰؑ اور ہارونؑ کے خدا پر خدا بغیر وسیلہ پہچانا نہیں جاتا یا محمدؐ کا خدا ہوتا یا علیؑ کا خدا ہوتا ہے، یزید کا خدا نہیں ہوتا یزید کے باپ کا خدا نہیں ہوتا۔ نعرۂ حیدری..... یا علیؑ..... خدا عبدالمطلبؑ سے پہچانا گیا اُس وقت جب عقیدۂ توحید نہ تھا محمدؐ اور علیؑ کے دادا تھے جب عقیدۂ توحید نہ تھا تب بھی تھا تو ان کی بدولت جب نہ تھا جب بھی تھا، عبدالمطلبؑ نے کہا کہ اونٹ ہمارا مال ہے ہم اونٹوں کے مالک ہیں، ہم اپنا مال لینے آئے ہیں، جو اُس گھر کا مالک ہے وہ خود اپنے گھر کو بچا لے گا توحید کہاں سے شروع ہو رہی ہے محمدؐ سے یا عبدالمطلبؑ سے یا ابراہیمؑ سے، ربّ تھا جب تو یہاں تک آیا، عقیدہ وہ بچا لے گا، حیران ہو گیا، شاہِ یمن اور اونٹ واپس کر دیئے، عبدالمطلبؑ کے اونٹ دے دیئے، کہا لیکن ہم اس گھر کو تباہ کر دیں گے عبدالمطلب نے کہا جو تمہارا ارادہ ہو کر گزرو اُس گھر کا مالک اُس گھر کا ربّ، ربّ الکعبہ کعبے کو بچا لے گا یہ لفظ اتنا پیارا لگا اللہ کو ''ربّ'' کہ

Presented by www.ziaraat.com

قرآن میں اللہ کے ناموں میں سب سے زیادہ لفظ رب آیا اور اتنا پسند ہے اللہ کو کہ ہر نبی جب بھی دعا مانگتا تھا ربّ کہہ کر ربّ کہہ کر اے رب اے رب اللہ کا پسند دیدہ لفظ ہے رب، دادا نے کہا تھا پہلی بار کعبے کا رب تو پوتے نے کہا۔ "فزتُ به رب الكعبه" کعبے کے ربّ کی قسم میں کامیاب ہوگیا رب وہاں سے یہاں تک۔ (نعرہ حیدری.... یاعلیؑ) عبدالمطلّب جب وہاں سے واپس ہوئے تو کعبے کے قریب آئے غلاف کو تھاما کہا پروردگار اپنے گھر کی حفاظت کر اور ہم سب کی حفاظت کر ہم چاہتے ہیں کہ تو ایسے موقع پر ہماری مدد کر دعا کر کے واپس ابوقبیس پر آگئے کوئی مورّخ کم بخت ایسا تو نکلے جو یہ کہے کہ دعا مانگنے گئے۔ لات سے کہا عُزیٰ سے کہا ہُبل سے کہا کعبے کا غلاف پکڑا اور رب سے کہا پتہ چلا ان کا کوئی بُت نہیں تھا اندھا ہے مورّخ نہیں دیکھتا یہ سب کچھ اور جب ابوقبیس پر آگئے عبدالمطلّبؑ بارہ بیٹوں کا باپ ہے سب سے چھوٹے عبداللہؑ ہیں اور اُن کے صلب میں ہیں محمدؐ اسی سال پیدا ہوں گے پیشانی پر نور ہے نورِ محمدیؐ عبداللہ کی پیشانی پہ چمک رہا ہے اور جب سے یہ نور چمکا تب سے یہ خطاب تھا عبدالمطلبؑ کا میرے بیٹے کو بلاؤ میرے لعل کو بلاؤ جب یہ کہتے کہ میرے بیٹے کو بلاؤ تو گیارہ بیٹے یہ سمجھ جاتے کہ کس کو بلا رہے ہیں جیسے ہی ابوقبیس پر آئے اور آتے ہی بے اختیار مجمع نے گھیرا کہ کیا ہوا کہا اونٹ تو لے آئے لیکن اب ہمیں انتظار ہے اللہ کی مدد کا، میرے بیٹے کو بلاؤ میرے بیٹے کو بلاؤ جلدی سے دوڑے لوگ کہا عبداللہؑ پدر گرامی تمہیں بلا رہے ہیں جیسے ہی جنابِ عبداللہؑ آئے جنابِ عبدالمطلبؑ نے کہا عبداللہؑ ذرا جا کر مشرق کی جانب آسمان پر غور سے دیکھو کچھ نظر آ رہا ہے عبداللہ گئے واپس آئے کافی دیر تک دیکھتے رہے کہا بابا کچھ نہیں نظر آ رہا ہے کچھ بھی نہیں

www.ziaraat.com Saheef-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

نظر آرہا کہا اچھا ٹھہرو، ٹھہرو، کچھ دیر رُکے رہے چند ساعتیں گزریں کہا بیٹا پھر جاؤ مشرق کی طرف آسمان کی طرف نگاہیں دوڑا کر دیکھو دور دور تک دیکھنا کچھ نظر آرہا ہے جانے کہاں سے وہ پرندے آئے اُن کا مسکن معلوم ہے عبدالمطلبؑ کو کب چلیں گے کب پہنچیں گے یہ ہے محمدؐ کا دادا یہ ہے علیؑ کا دادا عبداللہؑ گئے آسمان کی طرف دیکھا دوڑتے ہوئے واپس آئے کہا بابا دور آسمانوں پر سیاہ بادل بڑھتے ہوئے نظر آرہے ہیں مکّے کی طرف کالے بادل آرہے ہیں کہا مدد آگئی (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ) مجھے بتاؤ عبدالمطلبؑ کو کیسے معلوم ہے کہ مدد کہاں سے آئے گی مدد کدھر سے ہوگی مدد کی صورت کیا ہوگی عبدالمطلبؑ نے کہا مدد آگئی بس یہ کہنا تھا کہ بادل مکے پر چھائے وہ بادل نہیں تھے وہ سیاہ چھوٹے چھوٹے پرندے تھے وہ ابابیل کے جھنڈ تھے جو کروڑوں کی تعداد میں جانے کہاں سے آئے تھے کہتے ہیں جب مکّے پر آئے تو شہر پر اندھیرا چھا گیا جیسے کالے بادل آئیں کالی گھٹا چھا جائے تو اندھیرا چھا جاتا ہے اور وہ اُڑ رہے تھے چھوٹے چھوٹے پرندے ابابیل لیکن وہ یوں نہیں آئے تھے کہ خالی ہاتھ آئیں دونوں پنجوں میں چنے کے برابر برابر کنکریاں دبی تھیں ایک پتھر چونچ میں اور ایک ایک دونوں پنجوں میں سارے پرندے تین تین ایٹم بم ساتھ لیئے ہوئے آئے تھے اور ایک بار اِدھر لشکر بڑھا شاہ یمن کا آگے محمود پیچھے دیگر ہاتھی اور اب یہ زیادہ تیز بڑھتے جاتے تھے کہ چاروں طرف سے ہاتھی کعبے کو گھیر کر اپنی سونڈوں سے ایک ایک اینٹ کو ہلا دیں گے نہ بنیاد رہے نہ دیوار رہے نہ چھت رہے عنقریب ہاتھی حملہ کرنے والے تھے کہ ابابیلوں نے کنکریاں چھوڑنا شروع کیں ایک ایک کنکری گرتی جاتی ایک ہاتھی اور ایک کنکری صبح مکے والوں نے دیکھا تو مکے کی فضا میں صرف بھوسا اُڑ رہا تھا

Presented by www.ziaraat.com

بھوسا اُڑ رہا تھا اللہ جب سپر پاور کو ذلیل کرتا ہے تو چھوٹی طاقت سے کہہ دیتا ہے
اس بڑی طاقت کو فنا کر دو، بھئی غور کیجئے گا نمرود کے عہد میں نمرود سپر پاور تھا، اللہ
نے کہا اپنی کر لی، ابراہیمؑ کو آگ میں پھینک دیا بہت طاقتور بنا تھا۔ اب تجھ سے
سپر طاقت نہیں ہے لشکر نہیں بھیجیں گے فرشتوں کے سپر طاقت کے مقابل میں سپر
طاقت نہیں بھیجتا سب سے چھوٹی شے بھیجتا ہے سب سے چھوٹی شے بھیجتا ہے ایک
مچھر سے کہا بہت پریشان کیا ہے انسانوں کو نمرود نے مچھر چلا آ کے مونچھ پہ بیٹھا
اس نے اڑایا بجائے اُڑنے کے الٹا ناک میں چلا دیکھئے سپر پاور کا انجام ناک
میں چلا چھینکا کھانسا واپس نہ آیا جیسے جیسے چھینکتا وہ اوپر چڑھتا جاتا اور اندر دماغ
کی رگوں میں سیر کرنا شروع کی سب سے زیادہ رگئیں دماغ میں ہیں سارا منبع تو
دماغ میں ہے اُس نے ایک ایک کمرے کا جائزہ لیا کہاں ہے خنّاس خدا بننے کا۔
اُس کمرے میں گیا کہاں ہے ظلم اور جبر کا خانہ کہاں ہے سرکشی کا خانہ سب جائزہ
لے کر پورے دماغ میں جو پھرا تو سر بھنّا گیا حکیم آئے کہا بیماری تو کوئی نہیں ہے
اندر کچھ ہے سر کو ہلایا ہاتھ مارا کہا آرام ملا کہ بس یہ ہے علاج جتنے جتنے صحابی ہیں
سب مل کر باری باری جوتے لگائیں جب جوتے پڑتے تو چین آتا کچھ لوگ
ایسے ہیں کہ جب جوتے کھاتے ہیں تو چین پڑتا ہے۔ (نعرۂ حیدری) جب کھالیا
بھیجا اچھی طرح مچھر نے تو ناک سے ٹپک گیا جب ٹپکا تو چوزے کے برابر تھا
دماغ کھایا تھا نمرود کا اِدھر ٹپکا اور اُدھر وہ مرا سپر پاور کو ختم کیا ایک مچھر نے ہاتھی کی
طاقت کو ختم کیا ایک ابابیل نے تو حیوان لایا ہے حیوان کے مقابل میں، حالانکہ
آسان تھا کہ اگر کہہ دیتا کہ ہاتھیوں کے مقابلے میں اونٹوں کو لے جاؤ بلبلائیں
گے شور مچائیں گے لاتیں ماریں گے لمبی گردنیں ہیں اونٹ کی پکڑ مشہور ہے اونٹ

Presented by www.ziaraat.com

کی پکڑ کتے کی جھپٹ دونوں مشہور ہیں عرب میں کتے بھی تھے اور اونٹ بھی تھے ایک طرف سے اونٹ حملہ کرتے پیچھے سے کتے پکڑ لیتے جانور جانور کی لڑائی ہو جاتی نہ کوئی بڑا حیوان مقابل آیا اور نہ انسان، لڑے گا، انسان ہے سپر اور ہاتھی سے سپر نہیں آئیں گے۔ پرندوں میں جو سب سے چھوٹا ہے وہ آئے، ابابیل کو خطاب مل گیا اللہ کا پرندہ، مار نہیں سکتے روضوں میں رہتا ہے اب بھی کعبے میں ہے اڑتا ہے چمکتا ہے مدد کی تھی دینِ الٰہی کی۔ عبدالمطلبؑ نے اللہ سے کہا تھا اللہ نے مدد کی صورت نکالی عبدالمطلبؑ شہر میں آ گئے کہا مدد ہو گئی شاہِ یمن کے سارے سپاہی مارے گئے چیچک کی بیماری پھیل گئی جانے اُن کنکریوں میں کیا جراثیم تھے کہ شاہ یمن کے لشکر میں چیچک پھیل گئی واپس گیا تو بیماری پورے ملک میں پھیل گئی سب تباہ ہو گئے سب مر گئے ٹکرائے تھے اللہ کے گھر سے، گھر کے محافظ نے گھر کے مالک کو پکارا مدد آئی غور کیا۔ جس سال سپر پاور کو اللہ نے ختم کیا اُس سال اپنے نبیؐ کو پیدا کیا پہلے دادا کا معجزہ سب کو دکھایا کہا کہ جس گھر میں محمدؐ آئے زمانہ پہچان تو لے کہ یہ گھرانا کونسا ہے چھوٹے موٹے گھر میں نبوت نہیں اُترتی ورنہ ابوجہل کے گھر میں آتی ابوسفیان کے گھر میں آتی دیکھ لو کیا شان ہے عبدالمطلبؑ کی سمجھ لو پرکھ لو وہ گھرانا عبدالمطلبؑ کا ہے، ابوطالبؑ، ہاشمؑ، عبداللہؑ کا گھرانہ ہے، ابوطالبؑ سفر کرتے شام کا مصر کا تجارت کیلئے جس جنگل سے گزر جاتے شام کے اور مصر کے جنگلوں میں اگر شیر دیکھ لیتے تو سجدے کیلئے جھک جاتے شیر سجدے کیلئے جھک جاتے عبدالمطلبؑ کو سجدہ کرتے ابوطالبؑ کو سجدہ کرتے کہتے اس کے صلب میں وہ آنے والا ہے جو شیر خدا ہے جو شیرِ خدا ہے کل کی تقریر تو ظاہر ہے کہ ہم چاہیں گے کہ چونکہ تابوت بھی برآمد ہوگا معصوم کا

Presented by www.ziaraat.com

آپ زیارت کریں گے ہر سال تقریر امام ہشتم امام ضامنؑ پہ ہوتی ہے تو اُس ذیل میں جن حیوانات کا ذکر آرہا ہے اُن کا ذکر ہوگا اور پرسوں ہم شیر پہ تقریر کریں گے اور اُس کے بعد گھوڑے پر تقریر کریں گے وہ اہم اہم حیوانات جن کا تعلق انسانوں کے ساتھ رہا جن کی تاریخ انسانوں کی تاریخ کے ساتھ لکھی گئی اور پھر کچھ پرندے رہ جائیں گے اُن کا ذکر ہم چہلم کی مجلس میں کریں گے اس ضمن میں جو جو حیوان بیچ میں آئیں گے اُن کا بھی ذکر کردیں گے لیکن غور کیجئے گا جب آپ سارے کیسٹ سنیں گے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ عنوان حیوان ضرور تھا لیکن سب سے زیادہ گفتگو انسان پہ ہوئی یعنی زیادہ وقت ہمارا صرف ہوا انسان کے بارے میں گفتگو پر، حوالہ حیوان کا گفتگو انسان پر ظاہر ہے حیوان تو سننے نہیں آرہے ذکر اُن کا ہورہا ہے لیکن حیوان کا ذکر برائے انسان ہورہا ہے قرآن میں حیوانوں کا ذکر جو کیا وہ اسی لیے کہ برائے انسان سوچو۔ کوئی حیوان اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتا ہر حیوان اپنے عہد کے نبی کو پہچانتا ہے اپنے عہد کے نبی کو جانتا ہے۔ کربلا سے حضرتِ عیسیٰؑ گزر رہے ہیں ایک شیر نے راستہ روکا کہا پروردگار اس درندے نے میرا راستہ کیوں روکا کہا یہ تم سے کہتا ہے عیسیٰؑ کہ اس سرزمین کے کچھ آداب ہیں جب اِدھر سے کوئی نبی یا ولی گزرتا ہے جب تک حسینؑ کے قاتل یزید پر لعنت نہ کرلے یہ کسی کو جانے نہیں دیتا یعنی حیوان آداب تولاّ و تبرا بھی سکھاتے ہیں۔ اگر اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں تو شیطان سے بھی پناہ مانگتے ہیں ہر پرندہ ہر درندہ ہر چرندہ اپنے رب کی تسبیح کرتا ہے عبادت کرتا ہے، اپنے انبیاء کو پہچانتا ہے اپنے اولیاء کو پہچانتا ہے تاریخیں تک جانور جانتے ہیں اہم ترین تاریخوں کو بھی سمجھتے ہیں اور پہچانتے ہیں احساس غم اور احساسِ خوشی بھی جانوروں میں

Presented by www.ziaraat.com

پایا جاتا ہے اور جتنا آلِ محمدؐ نے جانوروں کا خیال رکھا ہے وہ ایک پورا آئین ہے
کہ اگر گھر میں جانور پل گیا تو پہلے تو اُس کا نام رکھ دیتے جانور کا نام رکھ دیتے
اونٹ پلا ہے تو نام رکھ دیا گھوڑا ہے تو نام رکھ دیا دراز گوش ہے تو اُس کا نام رکھ دیا
حد یہ ہے کہ گھر میں پرندے پل جائیں تو وہ بھی تاریخ میں آجائیں اکثر ایسا ہوتا
کہ ہندوستان مصر افریقہ کے ممالک کے لوگ آتے حضرت علیؑ کے لئے تحفہ لے
آتے تو یہ کہتے ہوئے آتے کہ آپ کے بچوں حسنؑ اور حسینؑ کیلئے تحفہ لائے کبھی
ہندوستان کا کوئی بادشاہ اپنے سفیر کے ذریعے مور کا تحفہ بھیجتا کبھی کسی ملک کا بادشاہ
بطخیں مرغابیاں بھیج دیتا کبھی کسی بادشاہ نے شیر کے دو بچّے بھیج دیئے یہ سن لیا تھا
سب نے کہ نبیؐ نے بچپن میں نواسوں کو ہرنی کے بچّے دیئے تھے تو بس یہ حدیث
سن لی تھی تو محبت میں حیوان تحفے میں لاتے۔ لیکن اس گھرانے نے بتایا کہ حیوان
کو بھی اس گھر میں کیا سمجھا جاتا ہے کیسی قیامت کی رات ہے ۱۹/رمضان کی رات
کہ علیؑ اُٹھ رہے ہیں جارہے ہیں بارگاہ رب میں تو مخاطب ہو کر زینبؑ سے کہہ
رہے ہیں یہ بے زبان پرندے ہیں ان کا خیال رکھنا ان کی بھوک کا اور ان کی
پیاس کا خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ مصیبت میں تم بھول جاؤ ان کو دانہ نہ ملے ان کو پانی
نہ ملے گھوڑا اُس کی پیاس اُس کی بھوک بچے تک خیال رکھتے تھے اس گھرانے
کے بچے بھی خیال رکھتے تھے اب آپ خود سوچئے کہ حیوانوں کی پوری برادری
جب یہ دیکھتی ہوگی کہ یہ گھرانا انسانوں کی عظمت کے لئے تو آیا ہے حیوانوں کے
حقوق کو بھی پہچان کر اُسے بھی بچاتا ہے یہ گھرانا تو اب اس احسان کے بدلے
میں حیوان کیا کریں گے محبت کریں گے اور بات یہی ہے کہ بھرے ہوئے دربار
میں جب یزید نے شمر سے کہا سنا لڑائی کیسے شروع ہوئی اے شمر لڑائی کیسے اختتام

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

پذیر ہوئی کیسے فتح کیا شمر نے کہا تھوڑے سے لوگ تھے گھیر کے مار لیا دہائیاں تھیں ہم مارتے چلے گئے سب کو مار لیا سب کے سر کاٹ لئے اور دن چڑھنے سے پہلے لڑائی ختم ہوئی بعد میں ہم نے حسینؑ کو قتل کر دیا خطبہ ہو چکا تھا شہزادی کا خطبہ ہو چکا تھا۔ شمر بیان دے رہا تھا کہا تو پھر کیا کیا کہا سر کاٹ لئے لاشے چھوڑ دیئے اور لاشوں کو ہم درندوں میں چھوڑ آئے جنگل کے درندوں نے لاشوں کو اپنی پناہ میں لے لیا درندوں کے آگے لاشے پڑیں ہیں ابھی شمر کا بیان ختم نہ ہوا تھا کہ جناب زینبؑ نے پھر للکارا کہا شمر تو جھوٹ بولتا ہے درندے اُن لاشوں کے قریب نہیں آسکتے اس لیئے کہ درندوں پر اللہ نے انبیاء کی اولاد کا خون اور گوشت حرام قرار دیا وہ قریب نہیں آسکتے درندے ادب کرتے ہیں اے شمر بھیج دے اپنے سپاہیوں کو اور جا جا کر دیکھ کربلا میں کہ تمام صحراؤں کے پرندوں نے آکر میرے بھائی حسینؑ کے لاشے پر سایہ کیا ہوا ہے یہ خطبے کا آخری حصہ ہے جو شہزادیؑ نے دربار میں بیان دیا اور مقتل نگار نے یہی لکھا کہ لشکر کے خوف سے بنی اسد بارہ محرّم کو اپنے گھروں سے نکل نہیں رہے تھے۔ گھروں میں چھپے ہوئے تھے جب لشکر چلا گیا کئی دن ہو گئے تھے کہ گھر میں پانی نہیں آیا تھا فرات سے، عورتوں نے دیکھا کہ مرد نہیں نکلیں گے تو عورتیں اپنے پانی کے برتن لے کر نکلیں کہ فرات سے ہم ہی پانی بھر کے لائیں۔ مرد خوف زدہ ہیں لیکن جب عورتیں باہر آئیں اور مقتل سے گزر کر فرات کی طرف جانے لگیں بنی اسد کی عورتیں تو انھوں نے منظر یہ دیکھا کہ ہزاروں پرندے فرات کے پانی میں نہا رہے ہیں لوٹ رہے ہیں اور منظر یہ ہے کہ ایک ایک پرندہ اپنے پروں کو فرات کے پانی میں بھگوتا ہے اور دوڑتا ہوا کوئی لاشۂ علی اکبرؑ پر جاتا ہے کوئی لاشۂ قاسمؑ پر جاتا ہے کوئی لاشۂ عباسؑ پر جاتا ہے

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

بڑے بڑے پرندے مرغابیاں کئی کئی مرغابیاں مل کر حسینؑ کی لاش پہ پروں کو پھیلائے سایہ کیے ہوئے ہیں، اپنے پروں کے پانی کو لاشوں پر چھڑکتی ہیں اور فریاد کرتی ہیں ایسی آواز بلند کرتی ہیں جیسے گریہ کررہی ہیں۔ جیسے گریہ کررہی ہیں سلیمانِ امامت ہے، بادشاہ سلیمان کی حکومت درندوں، پرندوں اور چرندوں پہ تھی حسینؑ فخرِ سلیمان ہیں، فخرِ سلیمان کی شہادت پر کیا درندے چرندے اور پرندے خاموش بیٹھ جاتے علاّمہ کنتوری نے اپنے مقتل میں لکھا کہ جب حسینؑ کی شہادت ہوچکی تو درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندوں میں قیامت آگئی کئی کئی پرندے اُڑ اُڑ کر اپنے جھنڈ پر گرتے اور اپنی زبان میں کہتے کچھ معلوم ہے نبی کا نواسہ قتل ہوگیا کہتے ہیں جس وقت سیاہ آندھی اُٹھی تو وہ پرندے جو ہر وقت چہچہاتے تھے سناٹے میں خاموش ہوگئے جب سیاہ آندھی اُٹھی تو پرندوں نے اپنی گردنیں ڈال دیں جیسے مباہلے کے دن ہوا تھا۔ اپنے پروں کو ڈال دیا زمینوں پر گر گئے اور جب سیاہ آندھی ہٹی گرد ہٹی تو پرندے چلائے سلیمانِ امامت شہید ہوا دیکھو آسمان سے لہو برس رہا ہے فاطمہؑ کا لعل مارا گیا فاطمہؑ کا جانی قتل ہوا چند کبوتر ایک درخت پر بیٹھے تھے ایک کبوتر اُڑتا ہوا آیا اور کہا حسینؑ قتل ہوگئے تو کہا ہماری بھی تو کوئی ذمہ داری ہے سفید پرندے درختوں سے اڑے اور اڑتے ہوئے مقتل میں پہنچے ابھی ابھی تو حسینؑ کا گلا کٹا تھا لہو چشمے کی طرح بہہ رہا تھا جہاں تک لہو بہہ کر چلا کبوتر لہو کے ساتھ ساتھ پھڑکتے ہوئے حسینؑ کے لہو میں اپنے پروں کو لال کرتے جاتے میں پڑھ نہ پاؤں گا جیسے علاّمہ کنتوری نے لکھا ہے اور مرزا دبیرؔ نے جس طرح اسے نظم کیا ہے پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے کہ چار کبوتر یہ کہہ کہ آپس میں اڑے کہ چار سمتوں میں جاؤ زمانے کو بتادو حسینؑ مارے گئے۔ بس ختم ہوگئی

Presented by www.ziaraat.com

تقریریہی ہیں مصائب کہ چار سمتوں میں چار پرندے اڑے کون کہاں گیا تفصیل میں مَیں کیا جاؤں ایک پرندہ تیز اُڑا اور اُس نے ارادہ کیا ہم ملکِ شام جائیں گے ہم ملکِ شام جائیں گے دوسرا پرندہ مدینے چلا تو راستے میں رُک رُک کے دم لیتا کبوتر ایک گھنٹے میں اسّی میل پرواز کرتا ہے لیکن اسّی میل کے بعد کچھ دیر بیٹھتا ہے کبوتر کو جلدی جانا تھا مگر بیٹھ رہا تھا درخت پہ ایک باغ میں جو رکا وہ باغ ایک یہودی کا باغ تھا اُس کی ایک ہی بیٹی تھی پورے جسم پر برص کے داغ کوڑھ کے داغ آنکھوں کی اندھی ہاتھ اور پیروں سے لُنجی اور لنگڑی جب وہ یہودی گھر سے باغ میں آتا تو بیمار بیٹی کو لاد کے لاتا باغ کے ایک کونے میں ڈال دیتا اور باغ کی سینچائی میں لگ جاتا جب شام ہوتی تو اِسی مقام پر آتا اور بیٹی کو اٹھا کر لے جاتا گھر چلا جاتا یہودی آیا صبح کو بیٹی کو باغ کے اُسی کونے میں درخت کے نیچے ڈال دیا اور کام میں مصروف ہو گیا کچھ دیر نہ گزری تھی کہ اسی درخت پر اُس اندھی بچی نے ایسا محسوس کیا کہ کوئی بیٹھا ہوا رو رہا ہے آواز پرندے جیسی ہے کان لگا کر سنا تو آواز پہچانی وہ بار بار یہ کہتا تھا ہائے حسینا، وائے حسینا، دہرانے لگی کہ یہ پرندہ کیا لفظ کہتا ہے ہائے حسینا وائے حسینا ایک بار وہ پرندہ پھڑپھڑایا تو اُس کے پروں سے چند قطرے گرے تو اُس نے اپنے جسم پر قطروں کی گرمی محسوس کی ہاتھ لے جا کر وہاں پر دیکھا تو کوئی تر چیز تھی اب جو ملا تو ہاتھ اُٹھا دوسرا ہاتھ ملا وہ بھی اُٹھا ایک قطرہ آنکھ پر گرا سب نظر آنے لگا قطرے کو ملتی جاتی اب تو صحیح و سالم اٹھ کے بیٹھ گئی ایک بار مڑ کر دیکھا ایک پرندہ لال رنگ کا جس کے پروں سے خون ٹپک رہا ہے اور وہ روتا ہے کہتا ہائے حسینا وائے حسینا ہائے حسینا وائے حسینا۔ ایک بار کہا کون ہے کس کی سنائی لایا ہے کون مر گیا یہ کس کا لہو ہے پرندہ چلایا کہ نبیؐ کا نواسہ

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ مارا گیا فاطمہؑ کا لعل مارا گیا میں زمانے کو اُس کی سنائی سنانے جا رہا ہوں اتنی دیر میں یہودی آیا آ کر کہا یہاں میری ایک بیمار بیٹی تھی وہ آنکھوں سے معذور تھی وہ اندھی تھی وہ کہاں گئی تو کون ہے کہا میں ہوں تیری بیٹی کہا ٹھیک کیسے ہو گئی کہا یہ پرندہ جب سے آیا ہے بابا ہے تو مظلوم لیکن اس کے لہو میں کیا اثر ہے کہ اس لہو نے آنکھیں واپس کر دیں میرا جسم صحیح کر دیا ایک بار یہودی قریب آیا، کہا قسم کھا تو میری بیٹی ہے کہا ہاں بابا میں آپ کی بیٹی ہوں میں آپ کو جانتی ہوں میرا یہ نام ہے اس کے لہو سے مجھے شفا ملی ایک بار یہودی قریب پرندے کے آیا کہا تجھ کو اس لہو کی قسم بتا یہ لہو کس کا ہے کہا مسلمانوں کے نبیؐ محمدؐ کا نواسہ تین دن کا بھوکا پیاسا کربلا میں شہید ہو گیا اُس کا گلا کٹ گیا یہ اُس کا لہو ہے میں زمانے کو خبر سنانے جا رہا ہوں حسینؑ کی بیمار بیٹی مدینے میں ہے...... ماتم حسینؑ..........

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

ساتویں مجلس

ہرن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ساری تعریف اللہ کے لئے اور درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے

عشرۂ چہلم کی ساتویں تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں۔ ''انسان اور حیوان'' کے موضوع پر انسان جیسا کہ گذشتہ تقریروں میں عرض کیا گیا کہ اللہ کی اشرف ترین مخلوق ہے اُس نے پیدا کیا حیوانوں کو تا کہ اپنی قدرت کا نمونہ پیش کرے حضرت امام جعفر صادقؑ کی طویل ترین تقریر ہے یہ آپ نے مفضل کو مخاطب کر کے کی ہے کئی ہفتے تک وہ تقریر جاری رہی اور لوگ استفادہ کرتے رہے جس میں آپ نے رموزِ توحید سمجھائے ہیں جب کائنات کی تمام تخلیقات اور عجائبات کا ذکر کیا تو تفصیل کے ساتھ آپ نے جانوروں کا ذکر کیا اور کہا کہ کیا دنیا کا کوئی انسان اللہ کی ان صنعتوں کی مثال پیش کر سکتا ہے اور ہر جانور کی بناوٹ میں اعضائے جسم کی ترتیب میں اللہ نے حکمتیں رکھی ہیں پھر آپ نے ایک ایک حکمت سمجھائی کہ اونٹ کی گردن کیوں لمبی ہوتی ہے، ہاتھی کے سونڈ کیوں ہوتی ہے، شیر کے پنجے کیوں ہوتے ہیں، ایک ایک درندے اور ایک ایک جانور کی جسامت اور ہیئت پر گفتگو کی اور بہترین کتاب ہے ''اسرارِ توحید'' جس میں امام نے جانوروں پر علم حیوانات پر گفتگو کی ہے آج یہ علم تمام درس گاہوں میں

Presented by www.ziaraat.com

پڑھایا جاتا ہے جو بچہ .M.A میں اس علم کو لینا چاہتا ہے وہ پڑھتا ہے اور اب یہ علم اتنا ترقی کر گیا کہ اس پر Ph.D کے مقالے لکھے گئے ہیں اور دنیا کے دیگر جو موضوعات ہیں وہ صرف کتابوں میں ہیں لیکن جو جانوروں پہ اسکالرز مقالے لکھ کر Ph.D کرتے ہیں اُن کتابوں کو قلم بند بھی کر دیا گیا یہ آپ جانوروں کے چینل دیکھتے ہیں تو ایک جانور پر کئی گھنٹے تحقیق کی جاتی ہے اور وہ پوری عمر صرف کرتے ہیں کسی ایک جانور پر ریسرچ کر کے آج ضرورت محسوس کی انسان نے پھر اُس نے تحقیق کی لیکن صدیاں گزریں اور درمیان میں جو ہمارے آئمہ گزرے سوال کرنے پر کبھی یہ نہیں کہا کہ ہم بعد میں بتائیں گے کل بتائیں گے تحقیق کریں گے تو بتائیں گے پوچھنے والے نے پوچھا اور جواب فوراً ملا اب آپ خود سوچئے کہ ہم اپنے آئمہ طاہرینؑ کے اقوال کی شکل میں علوم پیش کرتے ہیں جو کسی کے پاس نہیں ہیں خصوصاً علمِ فقہ، علم کلام، علم رجال، علم منطق، علم فلسفہ، علم حدیث، علم تفسیر، تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بس یہی علوم ہیں بلکہ علمِ حیوانات سائنس میں آتا ہے آج جب پوری دنیا اس پر تحقیق کر رہی ہے تو یہ تشنگی رہ جاتی بشرطِ کہ زمانے نے اور زندگی نے مہلت دی آئندہ برسوں میں ہم پورا عشرہ علم نباتات پہ رکھیں گے درختوں پہ پورا عشرہ رکھیں گے کتنے طرح کے درخت ہیں کتنے طرح کے پھل ہیں کتنے طریقے کے پھول ہیں اور علمِ نباتات کے بارے میں آئمہ نے کیا کہا ہے اور ہوسکتا ہے کہ ہم علم جمادات پر عشرہ پڑھیں اور بتائیں کہ دنیا میں پہاڑوں کی حکمت کیا ہے یہ پہاڑ کیوں بنائے گئے قرآن میں پہاڑوں کا ذکر کہاں کہاں ہے پہاڑوں کے کیا فوائد ہیں وہ تو اپنی جگہ جمے ہیں دنیا کے مشہور پہاڑوں کے بارے میں بتائیں گے دنیا کی زمینوں کے بارے میں بتائیں گے کہ زمینوں کے

Presented by www.ziaraat.com

اندر کیا ہے اور اُس کی خصوصیات کے بارے میں بتائیں گے ہر مٹی کا رنگ الگ کیوں ہوتا ہے اور ہر مٹی کی خوشبو الگ کیوں ہوتی ہے۔

یہ سب چیزیں سننے کے لیئے ذہن کی تطہیر کرنا پڑتی ہے اب ایسے تو ہم اتنی ساری محنتیں کر جائیں بہر حال یہ خوشی ہے کہ اتنے بڑے شہر میں اتنی بڑی آبادی میں کم از کم چند برسوں میں ہمیں ایسے سامعین ملے ہم یہ کہہ سکتے ہیں نہ فلاں کو ملے نہ اِن کو ملے نہ اُن کو ملے جیسے ہمیں ملے آپ یقین کیجیئے بہت مشکل ہے ابھی میں نے IRC میں مجلس پڑھی ہمارے یہ سارے سامعین پورے پانچ سات منٹ کے اندر سارا میدان بھر دیا انہوں نے اور جب میں وہاں پہنچا ہوں تو فقط چار آدمی بیٹھے تھے تو کم از کم یہ تو اطمینان ہے کہ جو کچھ پیش کیا جائے گا نہ تو تقریر دُہرائی جائے گی نہ کسی اور کے نکتے پڑھے جاتے ہیں جو یہاں سے چلا جاتا ہے یہاں سے نقل ہوئے کہیں اور چلا جائے لیکن کہیں اور کا مال یہاں نہیں آتا یہ ہمارے سامعین بہتر جانتے ہیں ایک تو ہم نے خود اپنا ہی کیسٹ کبھی نہیں سنا وقت ہی نہیں ہر سال یہ ہوتا ہے کہ فلاں عشرہ اب ضرور سنیں گے اچھا پڑھ دیا شاید ہم نے پورا سال گزر جاتا ہے پھر محرّم آجاتا ہے نئے عشرے کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں پچھلے عشرے ہم سن نہیں پاتے ہاں کچھ موضوع ذہن میں ایسے ہوتے ہیں کہ بھول نہ جائیں اول جلد چھاپ دی گئی ابھی اور عنوانات کی فہرست بن رہی ہے ایصالِ ثواب کی مجلسوں کی فہرست بنانا بہت مشکل کام تھا اور رمضان کے صفر کے محرّم کے عشرے لندن کے امریکہ کے چہلم کا یہ عشرہ رضویہ کے قصرِ مسیّب کے جو مسلسل جاری ہیں الحمد اللہ بحق آلِ محمدؐ اسی طرح جاری رہیں اس میں یوں تو میں سب ہی کا شکر گزار ہوں لیکن ناصر رضا صاحب شکریئے کہ بہت مستحق ہیں اس

Presented by www.ziaraat.com

لیئے کہ سامع کا باذوق ہونا بہت ضروری ہے ذاکر کیا کرے لیکن ناصر رضا صاحب کا شوق جب سے یہ عشرہ سترہ اٹھارہ برس سے عشرہ جاری ہے اور باقاعدہ وہ عشرے سے پہلے موضوع کو زیرِ بحث لاتے ہیں اور ان سے کہیں آگے ان کا بیٹا اس معاملے میں گفتگو کرتا ہے عنوان کیا ہونا چاہیئے پچاس برس کی کراچی کی زندگی میں ایسا لگتا ہے کہ جیسے اس سال محنت ہماری وصول ہوئی کہ کم از کم ہمیشہ ہمیں خود عنوان محرّم کے اوّل عشروں میں مقرر کرنا پڑتا تھا لیکن شعور بیدار ہوا تو آلِ عبا کے ٹرسٹیز اور پیشِ نماز نے باقاعدہ مولانا ناصر عباس قبلہ کی صدارت میں جلسہ ہوا ایک شاندار دعوت ہوئی موضوع مقرر کرنے کے لیئے ورنہ دعوتیں تو اس کی ہوتی ہیں کون کہاں پڑھے گا انتظام کیا کیا ہوں گے کتنے نذرانے ہوں گے یہ پہلی بار علمی بات ہوئی کہ عنوان کیا ہو اور تقریباً دو درجن سے زائد پڑھے لکھے دانشور حضرات جنہوں نے اپنا اپنا عنوان دیا جس میں ایک عنوان امام حسینؑ کی سوانح حیات بھی تھا میں نے کہا اگر میں نے اس میں سے ایک پسند کیا تو دوسرے کا دل ٹوٹے گا میں نے یہ کہا اس میں سے آپ جو بھی عنوان چاہیں میں ہر عنوان پہ پڑھ سکتا ہوں لیکن میں چاہتا یہ ہوں مولانا ناصر عباس صاحب استخارہ دیکھیں جس عنوان پہ استخارہ آئے وہی عنوان رکھا جائے گا تو سب سے پہلے آپ استخارہ دیکھیئے حضرت امام حسینؑ کی سوانح حیات پڑھی جائے تو جس وقت استخارہ شروع ہو رہا تھا تو میں نے یہ جملہ کہا تھا کہ ناممکن ہے کہ حسینؑ کے معاملے میں اللہ نہیں کر دے جس کے لیئے نماز ٹھہرتی ہے اُس کے لیئے اللہ نہیں کرے گا اتنی دیر میں استخارہ آچکا تھا اب استخارہ آیا سب کو تو یہ معلوم نہیں تھا کہ استخارہ ہوا ہے ایک بڑے شاعر کراچی کے انہوں نے ایک ٹرسٹی سے پوچھا بھئی اب کیا عنوان رکھا

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

انہوں نے کہا امام حسینؑ کی سوانح حیات تو کہا یہ بچکانہ عنوان ہے یہ کیا عنوان ہے تو میں نے منبر سے اُس کا جواب یہی دیا تھا کہ سارے عنوان بچکانے ہیں کیوں کہ یہ سب کچھ بچوں ہی کے لیئے پڑھا جاتا ہے اور بڈھوں کو تو سب یاد ہے بتانا بچوں کو ہے اور چودہ سو برس سے مجلس کا موضوع صرف امام حسینؑ ہے لیکن میں سوانح حیات کے وہ گوشے پیش کروں گا کہ جو منبر سے اب تک پیش نہیں کیئے گئے عشرے کے کیسٹ موجود ہیں سن کر لوگ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کیا پیش کیا گیا اور کس طرح حسینیت کو سمجھایا گیا اور امام حسینؑ کی سوانح حیات کا خاکہ منبر سے کس طرح پیش کیا گیا آپ قدیم بھی عنوان ہمیں دے دیں یہ ہماری ذمہ داری ہے ہم اُسے نیا بنا دیں گے اور نئے سے نیا موضوع دے دیجئے ہم اُسے قدیم سے شروع کریں گے چاہے موضوع کتنا ہی جدید کیوں نہ ہو تو یہ چند جملے میں نے عرض کر دیئے اب میں اپنے عنوان کی اہمیت کو پیش کروں گا اور سب سے بڑی بات ہے موضوع کی تلاش موضوع کی اہمیت تلاش کرنا بھی بہت مشکل ہے اور پھر جب موضوع مل جائے تو اُس پہ پڑھنا اُس سے زیادہ مشکل آپ یقین کیجئے انسان اور حیوان کو منبر کا موضوع بنانا مشکل تھا اس پر گفتگو کیسے کی جائے اس لیئے کہ منبر کا موضوع محمدؐ وآلِ محمدؐ ہوتے ہیں موضوع نہیں بدل سکتا صرف عنوان اس لیئے رکھا گیا ہے کہ اس عنوان کے ذریعے ہم آلِ محمدؐ تک کیسے پہنچیں عنوان اس لیئے نہیں کہ انسان پر گفتگو ہو رہی ہے یا حیوان پر ارے انہی حیوانوں پر گفتگو ہوئی جو ولایتِ علیؑ کو مانے ہوئے ہیں حدیث معصوم ہے اللہ نے اپنی ہر مخلوق پر ولایت علیؑ کو پیش کیا جس نے ولایتِ علیؑ کا انکار کیا وہ پرندہ وہ جانور عتاب میں آیا اور جس نے خوشی سے قبول کر لیا جمادات، نباتات اور حیوانات پر سب پر علیؑ کی ولایت کو

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

پیش کیا جنوں پر ملائکہ پر ہوا، آگ، مٹی سب پر اللہ نے ہر شے پر ولایتِ علیؑ کو پیش کیا جس پانی نے ولایتِ علیؑ کو قبول کیا اللہ نے اُسے شرینی سے نواز دیا اور جس پانی نے ولایت کو قبول نہیں کیا اللہ نے اُسے کھارا بنا دیا یعنی ولایت علیؑ سے نعمتوں کا رشتہ ہے تمام جانوروں میں چند کو چھوڑ کر سب نے ولایت علیؑ کو فوراً قبول کیا سب سے پہلے جس جانور نے ولایتِ علیؑ کو قبول کیا اُس جانور کو کہتے ہیں ''ہرن'' چونکہ سب سے پہلے قبول کیا اس لیئے اُس کو اللہ نے جانوروں میں سب سے بہترین نعمت عطا کی وہ نعمت جو کبھی سادات کے پاس تھی اُس کو مشک جیسی خوشبو عطا کر دی یعنی یہ ولایت علیؑ کی خوشبو کو پھیلائے دوسری نعمت ہرن کو یہ دی کہ تمام جانوروں میں سب سے خوبصورت آنکھیں ہرن کی ہوتی ہیں جب اُس نے ولایتِ علیؑ قبول کیا تو اُس کو نعمت دے کون آپ دیکھیں نا کہ آپ کسی کو ایوارڈ دے رہے ہیں۔ ایوارڈ بنوالیا آپ نے شخصیت بھی ہے لیکن آپ تلاش کریں گے کس کے ہاتھ سے دلوائیں کس کے ہاتھ سے یہ ایوارڈ دلوایا جائے ہرن نے مولا علیؑ کی ولایت کو قبول کیا جب آدمؑ زمین پر آئے تو سب سے پہلے جو جانور آدمؑ کے پاس آیا ہرن تھا جیسے ہی آدمؑ نے قدم سرزمین پر رکھا ہرن دوڑتا ہوا آیا اور حضرت آدمؑ کے قریب آ کر رُکا تمام جانوروں میں سب سے پہلے آدمؑ کے ہاتھ نے کسی جانور کو مس نہیں کیا حکم نہیں تھا کہ عصمت کے ہاتھ کسی جانور پر جائیں لیکن ہرن جیسے ہی آیا حضرت آدمؑ نے اُس کی پشت پر ہاتھ پھیرا جیسے ہی ہاتھ پھیرا اُس میں مشک کی خوشبو آئی آدمؑ کے ہاتھ طاہر و اطہر تھے کہ ان ہاتھوں میں پنجتن کا نور تھا ہرن کی ستائیس قسمیں ہوتی ہیں ان ستائیس قسموں میں صرف ایک ہرن کے پاس مشک ہوتا ہے جب ہرن جنگل سے گزرا تو اُس کے نافے سے خوشبو آئی تو پوچھا ہرن کی

Presented by www.ziaraat.com

قوم اور قبیلے والوں نے یہ خوشبو کہاں سے آرہی ہے کہا آسمان سے ایک انسان اترا ہے اُس نے میری پشت پر ہاتھ پھیرا ہے اور مجھے یہ تحفہ ملا ہے ولایتِ علیؑ قبول کرنے کا تو سارے ہرن دوڑے ہوئے گئے کہ آدمؑ ہم پر بھی ہاتھ پھیریں لیکن حضرت آدمؑ نے ہاتھ نہیں پھیرا واپس آئے تو ان ہرنوں نے اُسی ہرن سے پوچھا ہمیں نافہ کیوں نہ ملا کہا اس لیے کہ تم ارادتاً گئے تھے ہم ارادتاً نہیں گئے تھے۔ ہم استقبالیہ دینے صرف اس لیئے گئے تھے کہ دیکھیں تو یہ انسان کون آیا ہے دل میں ریا نہیں تھی جس کے دل میں ریا آجاتی ہے لاکھ عمل کر لے تحفہ نہیں ملتا عبادت خالص چاہیئے چاہے اصول دین کی عبادت ہو یا فروع کی عبادت ہو دو نعمتیں ملیں ایک نعمت میں سارے ہرن شریک مشک صرف ایک کے پاس لیکن آنکھیں سب کی خوبصورت عربی میں اسے کہتے ہیں غزال اُردو زبان میں ہرن مادہ کو ہرنی کہتے ہیں بچے بھی خوبصورت اور خود بھی خوبصورت ایک ایک چیز اُس کی بناوٹ اُس کا رنگ سفید اور کالی دھاریاں بیچ میں زرد رنگ کی آمیزش شکم اُس کا سفید باریک باریک سینگ کتابی چہرہ آنکھیں ایسی کہ کسی کو دیکھیں غزالی نگاہ سے تو مست ہو جائے ایسی معصومیت کہ ظلم کرنے کو دل نہ چاہے پتلی کمر پتلے پتلے پیر دوڑنے میں تیز رفتار کہ شیر بھی نہ پا سکے اگر بھاگے حالانکہ شیر کی بہت تیز رفتار ہے لیکن ہرن شیر کو بھی دوڑا دیتا ہے بھیڑیا تو تھک کے واپس ہو جاتا ہے آدھی دور دوڑے گا بھیڑیا واپس ہو گیا کہ نہیں آئے گا میرے ہاتھ یہ ہرن، شیر بہت جست کرتا ہے شکم کو زمین سے ملا دیتا ہے ہرن کے تعاقب میں لیکن اگر طے کرے یہ ہرن کو ہم تھکا دیں گے تو ہرن شیر کو بھی تھکا دیتا ہے یعنی رفتار اُس کی تیز نافہ اُس کا ڈھائی انچ کے گھیرے میں اُس کے شکم میں مشک نکلے تو وزن میں دو اُونس خالص

Presented by www.ziaraat.com

نافہ اُس کی غذا کے مطابق زمین سے تعلق خوشبو زمین سے نکلتی ہے وہ گھاس میں آتی ہے وہ رزق میں مل کر اُس کے نافے میں جمع ہوتی ہے۔ زمین زمین کا فرق ہے لیکن مشکِ ختن مشہور ہے جو کہ چین کے آس پاس ہے لیکن عراق نینوا نجف اور کوفے میں بھی جو ہرن پایا جاتا ہے اُس کا مشک بھی لاجواب ہوتا ہے اور خصوصاً زیادہ تر ہرن نینوا کی سرزمین میں پائے جاتے ہیں آس پاس کے سارے دیہاتوں کے ہرن آ کر کربلا میں جمع ہوا کرتے ہیں اور وہیں سے پھر اپنی اپنی بستیوں کو چرنے کے بعد چلے جاتے ہیں اور زیادہ تر نجف کی بلندی پر پائے جاتے ہیں اس لیئے شکاری ان علاقوں میں شکار کھیلنے کے لیئے آیا کرتے ہیں ہرن مکہ اور مدینے میں بھی پایا جاتا ہے اور جب کبھی حضورؐ سفر کرتے اور لشکر جاتا اور راستے یعنی چھوٹے راستے میں کچھ ہرن نظر آجاتے تو فوراً بلالؓ سے اعلان کراتے کہ لشکر کے ایک ایک آدمی سے کہلا دو حملہ نہ کریں شکار نہ کریں ایک راستے سے سرکار دو عالم گزر رہے تھے دیکھا ایک ہرنی اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہے حضورؐ نے سب سے پہلے حکم دیا کہ اس سے پہلے کہ لشکر اس راستے سے گزرے ایک آدمی جا کر اس ہرنی کے پاس کھڑا ہو جائے اور رک کر یہ اعلان کرتا جائے کہ اس کو نہ چھیڑنا اپنے راستے بڑھتے جاؤ یہ ہے انسان جو کہ حقوقِ حیوان کی بھی اپنے ذہن میں فکر رکھتا ہو یہ ہیں سرکارِ دو عالمؐ جہاں سرکارِ دو عالمؐ حیوان کا اتنا خیال رکھیں گے تو اب سوچیئے اولاد میں کتنا اثر آئے گا اب راز کیا ہے کیونکہ قدرت نے اُس کی خوبصورت آنکھوں میں بے کسی کو بھر دیا بلکہ جملہ میں اور مضبوط بنا دوں خوبصورت آنکھوں میں اللہ نے بے کسی کے موتی ٹانک دیئے انسان کی فطرت میں یہ رکھ دیا کہ اگر نرم مزاج ہے تو وہ مظلوم پسند ہے مظلومیت سے پیار کرتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

آنکھوں میں موتی بھر دیئے ہرن کے اس لیئے تشبیہ وہاں سے آئی آنکھیں غزالی ہیں حضورؐ کی آنکھوں کے لیئے نعتوں میں کہا جاتا ہے حضورؐ کی آنکھیں غزالی ہیں یعنی حسین ترین آنکھوں کی تشبیہ ہرن سے آئی اب سوچیئے کتنا اہم ترین جانور ہے چہرہ چاند جیسا آنکھیں غزالی ہیں اتنا اہم یعنی ایک نبیؐ کی آنکھوں کی تشبیہ کے لیئے بھی ایک جانور کی آنکھ کی ضرورت ہے تو حیوان اہم انسان کے لیئے نازک کمر کسی باڈی بلڈر کی اگر کمر چوڑی ہو جائے تو اُسے باڈی بلڈر نہیں مانتے اب اگر تشبیہ دیں گے چوڑے سینے والے اور پتلی کمر والے کی تو شیر سے دیں گے انسان کے جسم کے اعضا میں ایک ایک عضو کے لیئے اُس کی تشبیہ جانور سے آئی ہے قامت کے لیئے ناک کے لیئے، آنکھ کے لیئے، کان کے لیئے، ہونٹ کے لیئے، گردن کے لیئے، شاعری میں تو خصوصاً ہرن کا بڑا حصہ ہے اُردو شاعری میں سرِفہرست جو صفت ہے اُس کو کہتے ہیں غزل لفظ غزل غزال سے بنا اب میں آپ کو غزل کے معنی بتا رہا ہوں حالانکہ اب سے بارہ سال پہلے میری ایک کتاب آئی تھی ''اردو غزل اور کربلا'' اُس میں یہ بات تحقیق کے ساتھ لکھ چکا ہوں لیکن جن لوگوں نے کتاب نہ پڑھی ہو ان کے لیئے یہ تحفہ کہ غزل کا نام غزل کیوں رکھا گیا جب شکاری ہرن کو تیر مارتا ہے تیر کھا کر جب ہرن بھاگتا ہے اور کچھ دور چل کر خون بہنے سے گر جاتا ہے اور لیٹ جاتا ہے اور شکاری آہستہ آہستہ اُس کے قریب ہوتا جاتا ہے اسے پکڑنے کے لیئے تو اس وقت ہرن کی خوبصورت آنکھ میں اک بے کسی کا عالم ہوتا ہے اب یہ صیاد ہمیں گرفتار کرے گا اور وہ اس بے کسی سے یہ پیغام دے رہا ہوتا ہے ہمیں گرفتار کیوں کر رہا ہے اور وہ بیکسی میں ڈبڈبائے ہوئے آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں چھلکتے نہیں ہیں بلکہ آنکھوں میں تیر رہے ہوتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

اُس حالت کو عربی میں غزل کہتے ہیں اور اُردو صنف میں غزل کو سامنے رکھو جو بے کسی اُس وقت ہرن میں ہوتی ہے وہی غزل کے شعر میں ہے اور غزل میں یہ صفت کربلا نے بھر دی اُس لیئے غزل کہتے ہیں غزل کا شعر کہا جائے غزل ہے لیکن جب تک بیکسی نہ ہو شعر میں وہ غزل نہیں ہے۔

زیرِ شمشیرِ ستم میرؔ تڑپنا کیسا
سر بھی تسلیم محبت میں ہِلایا نہ گیا

شعر میں بیکسی چھپی ہوئی ہے۔

بارِ سجدہ ادا کیا تہہ تیغ
کب سے یہ بوجھ میرے سر پر تھا

ہے سجدہ لیکن شعر کی ماہیت بتا رہی ہے کہ بیکسی ہے اور اُس کو ظاہر کر رہی ہے خالص غزل آنکھوں کی بیکسی کو ظاہر کرتی ہے اور اگر شعر خوشی کا بھی ہو تو اُس کی غزلیت ظاہر کرتی ہے کہ میں غزل ہوں دیکھیے میر انیسؔ کا یہ کمال ہے کہ انہوں نے مرثیے میں غزل لکھی یہ مشکل کام ہے اس لیئے کہ مرثیہ غم ہی غم ہے شہادت ہے بین ہیں لیکن وہاں غزل لکھنا یہ انیسؔ نے اردو زبان میں معجزہ دکھایا ابھی جب میں لندن یونیورسٹی میں تقریر کر رہا تھا میر انیسؔ پر تو اہلِ سنت کا زیادہ مجمع تھا شیعہ حضرات دو چار ہی تھے تو میں نے وہاں یہی کہا کہ آپ میر انیسؔ کو اس لیئے نہ پڑھیں کہ امام حسینؑ پر انہوں نے شاعری کی آپ صرف اس لیئے پڑھیں کہ انیسؔ نے غزل کا کمال کیا دکھایا اور وہ شعر پڑھیں جس میں کربلا والوں کا نام نہیں آیا چھوڑ دیں آپ اگر آپ کہیں کے اس میں صرف شیعوں کی تاریخ اور تمدن کی بات ہے تو وہ پڑھیں جہاں حسینؑ کا نام نہیں آتا تو بھی آپ کو لطف آئے گا پھر میں نے

Presented by www.ziaraat.com

یہ شعر پڑھا غزل کا شعر ہے۔

غربت میں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا
شمعیں بھی جلاؤ تو اُجالا نہیں ہوتا

ہے نہ غزل لیکن میں نے پلٹ کے کہا حضرت مسلم بن عقیلؑ کے بچے ننگے پیر دوڑتے جا رہے ہیں اندھیری رات ہے کوئی ساتھی نہیں اور بھائی بھائی سے کہہ رہا ہے۔

غربت میں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا
شمعیں بھی جلاؤ تو اُجالا نہیں ہوتا

بڑی مشکل منزل ہے میں سمجھا رہا ہوں اپنے بچوں کو جوانوں کو کہ غزل کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ جس میں عورتوں کی باتیں ہوں یہ غلط تعریف ہے لیکن اگر اس تعریف کو مان بھی لیں کہ اپنے محبوب سے باتیں کرنے کو غزل کہتے ہیں ایک تعریف یہ بھی لکھی گئی ہے اگر یہی تعریف لا کر کربلا میں رکھی جائے تو کتنی مشکل منزل ہے لیکن انیسؔ اس منزل سے بھی گزر گئے اس کے لیئے ترکیب کیا کی ایک مصرعہ انہوں نے غزل کا رکھ دیا اور دوسرے مصرعے میں اتنی جلدی بات کو بدلا کہ تاثر کچھ اور پیدا ہو گیا اب میں ایک ایسی غزل انیسؔ کی سنا رہا ہوں آج سے ڈیڑھ سو برس پہلے حضرت عباسؑ کے روضے پر سونے اور چاندی کی ضریح نہیں تھی اس لیئے کہ جب بنتی تو خواب میں خدام سے آ کے کہتے کہ آقا اور غلام میں کچھ فرق رہے اگر میرے آقا حسینؑ کی ضریح سونے کی ہے تو میری ضریح سونے کی نہ بنانا اور ہمیشہ عباسؑ کہتے کہ میری ضریح لوہے کی بنے ڈیڑھ سو برس پہلے روضۂ عباسؑ پر جو ضریح رکھی تھی وہ خالص لوہے کی تھی تو اُس کی تعریف کرنا کتنا مشکل ہے سونے چاندی میں نزاکت ہے اُس کی تعریف ہو جائے گی لیکن انیسؔ جیسا نازک خیال

Presented by www.ziaraat.com

شاعر لوہے کی کیا تعریف کرے گا لیکن پہلے غزل لکھی تو لوہے اور غزل کو ملانا کتنا مشکل کام ہے دنیا کی سخت ترین شے لوہا ہے اور دنیا کی نرم ترین شے ہرن کی آنکھیں ہیں ان دونوں کو ملانا کتنا مشکل ہے یہ ہے اردو زبان کا معجزہ اب دیکھئے دونوں کو کیسے ملایا غزل کو اور لوہے کو کیسے پڑھوں کہ نرمی اور سختی ایک جگہ ہے اور تعریف ہے عباسؑ کی مقام ہے جلال کا لفظ اِدھر اُدھر نہ ہوں حسینؑ کی تعریف کرنا آسان ہے عباسؑ کا روضہ جلال کا مقام ہے تو احتیاط لازم ہے تو میر انیسؔ کو دیکھئے:۔

ہے زانوئے حور سرِ پاک کے نیچے

کیا منظر ہے اک حور بیٹھی ہے اور حضرت عباسؑ کا سر زانو پر ہے۔

ہے نہ غزل انکار اس لیئے نہیں کہ جنّت کی نعمت ہے جنّت کے حوالے سے کہا گیا کہ حور ہم دیں گے قرآن سے لیا ہے۔

ہے زانوئے حور سرِ پاک کے نیچے
سوتا ہے زرہ پوش جواں خاک کے نیچے

بتانا تھا کہ جنّت کی نعمتیں کس طرح عطا ہوئیں کہ جنّت کے باغ میں ہیں عباسؑ سوتا ہے زرہ پوش جواں خاک کے نیچے۔ بہت مشکل ہے اب موضوع آ گیا آنکھ ہرن کی آنکھ بہت خوبصورت ہے لیکن میر انیسؔ کہتے ہیں حسینؑ کی آنکھ سے خوبصورت کس کی آنکھیں ہیں تو جس جس شے کی مدح کریں گے چاہیں گے یہ کہ قلم ٹوٹ جائے زلف کی تعریف ہو تو پیشانی کی تعریف ہو تو دہن کی تعریف ہو تو ایسی ایسی تشبیہیں لائے ہیں کہ اس سے پہلے دنیا کی کسی زبان میں تشبیہیں نہیں آئیں دانتوں کی تعریف میں جو تشبیہ دی کہ شیرِ فاطمہؑ کے قطرے ہیں یہ کائنات

Presented by www.ziaraat.com

میں ایسی تشبیہ نہیں دی جا سکتی ناک کے لیئے کہا ورق زر پہ گلاب کی کلی رکھی ہے پرانی تشبیہیں نہیں استعمال کیں اور جب اپنے محبوب کی آنکھ کی تعریف میر انیسؔ کریں گے تو قلم توڑ دیں گے دنیا کی شاعری میں جب جسمانی تعریف ہوتی ہے تو شاعر کا سارا زور آنکھ پر ہوتا ہے انیسؔ کو معلوم ہے کہ کون کیا کیا کہہ چکا دوہرانا نہیں ہے نئی بات کہنی ہے کہ معجزہ بن جائے۔

آنکھوں کو کہیئے عین، تو عینِ خطا ہے یہ　　پردے نہ کیوں ہوں سات کے نورِ خدا ہے یہ
سب کو ہے چشم داشت کہ عینِ عطا ہے یہ　　بیمار خود پہ سب کے مرض کی دوا ہے یہ
سرخوش بھی جام ان کی جو الفت کا پی گیا
دیکھا نگاہِ لطف سے جس کو وہ جی گیا

یہاں سے میر انیسؔ نے ترپین صفتیں بیان کرنا شروع کیں اتنی صفتیں دنیا کی کسی شاعری میں نہ آئیں حسینؑ کی آنکھ میں کیا کیا تھا۔

احسان بھی حیا بھی مروت بھی قہر بھی　　لو موت بھی حیات بھی امرت بھی زہر بھی
بینا بھی نکتہ سنج بھی دانائے دہر بھی　　تسنیم بھی بہشت بھی کوثر کی نہر بھی
سر شرم سے جھکاتی ہے نرگس ریاض میں
جنّت سواد میں یدِ بیضا بیاض میں

آہو شکار و مست و کماں دار و شیر گیر　　ہشیار و خوش نگاہ و سخن سنج و دل پذیر
خوں ریز و جاں فریب و دل آویز و بے نظیر　　قبضے میں ابروؤں کی کمانیں مژہ کے تیر
جس سادہ دل کو اِن کی سیاہی کی یاد ہو
نا خواندہ بھی اگر ہو تو روشن سواد ہو

Presented by www.ziaraat.com

ذرّہ نواز و زُہد نما صاحبِ امتیاز طناز وشرگین وگراں خواب وسرفراز
حق بین و پاکباز وخدابین و بے نیاز بیدار و داغ دیدہ وخونبار وغم طراز

گرد اس کے پھر یہ کعبۂ ایماں کا طوف ہے
بس اے انیسؔ بس نظرِ بد کا خوف ہے

دیکھئے نظر سے بات شروع ہوئی نظر پہ ختم ہوئی آنکھ سے بات شروع ہوئی آنکھ پہ ختم ہوئی اب آہو چشم کہاں ہے انیسؔ نے بتایا کہ آلِ محمدؐ کی مدح ہو تو صرف چشم آہو کافی نہیں لیکن کمال یہ ہے ہمارے شعراء کا کہ چیز کی تعریف ادب میں آلِ محمدؐ کے فضائل میں لا کے رکھنا مشکل منزل ہے آنکھ ہو گئی ہرن کی آپ سمجھے کہ موضوع بدل گیا ہرن کی آنکھ ہی سے اُردو ادب میں تازگی آئی راز ہے ہرن کی آنکھ اب رہ گیا نافہ مشک دنیا جس کی خوشبو سے مہک جائے منوں مشک جاتا ہے خانہ کعبہ کو نہلانے کے لیئے خالص مشک سعودی عرب خرید لیتا ہے کعبے کو نہلایا جاتا ہے پانی سے اُس کے بعد پھر مشک سے تھوڑا سا مشک ملنا مشکل ہے اس لیئے کہ حکمت میں چالیس بیماریوں کا علاج مشک میں ہے۔قولنج، فالج، پولیو، نزلہ، زکام، نامعلوم کتنی بیاریوں کا علاج ہے حکمت میں۔ ایلوپیتھک میں بھی اوراب ہومیو پیتھک میں بھی ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں پروفیسر ظلِ صادق صاحب جو ہومیو پیتھک کے بہترین ڈاکٹر ہیں وہ آپ کو بتائیں گے کہ ہومیو پیتھک میں بھی مشک سے دوا بن چکی ہے شفا بھی ہے، خوشبو بھی اس مشک کو مدح آلِ محمدؐ میں لانا کتنا مشکل کام تھا لیکن غالبؔ نے کمال کیا۔ جب خانہ کعبہ کے پاس سے آپ گزریں تو اتنی تیز خوشبو ہوتی ہے کہ آپ حیران رہ جائیں گے، خانہ کعبہ کے غلاف کو خوشبو میں نچوڑ کر پھر چڑھایا جاتا ہے دیکھئے غالبؔ کہتے

Presented by www.ziaraat.com

ہیں مگر ایک بات آپ کو بتا دیں جو کسی نے نہ بتائی ہو گی جتنی خوشبو کعبہ کے غلاف سے آتی ہے اُس سے پچاس گنا رہ زیادہ خوشبو اُس مقام سے آتی ہے خانۂ کعبہ کے اندر جہاں علیؑ کا ظہور ہوا تھا۔ وہاں عطر نہیں ڈالا جاتا پھر بھی خوشبو آتی ہے، اب غالبؔ کی غزل کا شعر سنیئے۔

مشکیں لباسِ کعبہ علیؑ کے قدم سے جان

نافِ زمیں ہے نہ کہ یہ نافِ غزال ہے

شعر میں سائنس ہے غالبؔ کہہ رہے ہیں کہ ناف ہرن کے جسم کے مرکز میں ہوتی ہے ہرن کا جسم جو ہے اُس کا مرکز شکم ہے شکم میں ناف ہے جب وہ نافہ مشک سے بھر جاتا ہے تو خوشبو پھوٹنے لگتی ہے جب خوشبو پھوٹنے لگتی ہے تو ہرن پریشان ہو جاتا ہے کہ یہ خوشبو کہاں سے آرہی ہے تو وہ دائرے کی شکل میں اپنے جسم کے گرد گھومنے لگتا ہے اپنے ہی مقام پر گردش میں آجاتا ہے خوشبو کہاں سے آرہی ہے خوشبو کہاں سے آرہی ہے تلاش میں رہتا ہے یعنی ناف میں خوشبو پا کر دائرے کی شکل میں ہرن گھوم رہا ہے، یہ غالبؔ کہہ رہے ہیں زمین کی ناف کعبہ ہے اپنے ناف کی خوشبو پا کر زمین ہرن کی طرح کعبے کے چاروں طرف گھوم رہی ہے یہ خوشبو علیؑ کی کہاں سے آرہی ہے اب فقہ میں آپ کو ملے گا کسی علم میں نہیں ملے گا اس لیئے کہ یہ فقہی مسئلہ ہے کہ جب احرام باندھ لیا تو شکار نہیں کر سکتے اور چونکہ مکے کے اطراف میں ہرن زیادہ ہوتے ہیں جنگل کا جانور نہیں ہے یہ صحرا کا جانور ہے اور اُس کے عادات و اطوار اور اُس کے رہن سہن کا مطالعہ کیا جائے تو علم کی کتاب بنے جس گھر میں رہتا ہے بہت شریف جانور ہے جو گھر بناتا ہے تو جب اُس گھر میں داخل ہوتا ہے تو سر کے بل داخل نہیں ہوتا دروازے پر پہنچ کے

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

پشت کی جانب سے اندر داخل ہوتا ہے کیوں اس لیئے کہ دیکھتا ہے کہ مجھے کوئی اس گھر میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ تو نہیں رہا ہے اگر کوئی دیکھ لے گا میرے بچوں کو خطرہ ہو جائے گا اگر یہ دیکھ لے کہ مجھے کوئی دیکھ رہا ہے تو اندر داخل نہیں ہوتا اپنے گھر کا پتہ نہیں بتاتا شکاری کہیں میرے بچوں کو نہ اٹھالے جائے جب اطمینان کر لیتا ہے کوئی دیکھ نہیں رہا ہے تو گھر میں داخل ہوتا ہے دفاع میں اور درندوں کی طرح انسان کو مار نہیں سکتا اس لیئے دفاع کے اعتبار سے اپنے سارے انتظام خود کیئے ہوئے ہیں اپنی شرافت نفسی کی وجہ سے اس لیئے منع ہے جب احرام باندھ لو ہرن کا شکار نہ کرنا اور اگر شکار کیا تو کفارے میں دوسرا جانور دینا پڑے گا یعنی سینگ توڑنے کا زخمی کرنے کا تیر مارنے کا الگ الگ کفارہ ہے۔

ابوحنیفہ آ گیئے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب بھی وہ آتے امام سوال کرتے سوال کیا کہ خانۂ کعبہ میں اگر کوئی ہرن کے رباعی دانت توڑ دے جس سے وہ جگالی کرتا ہے تو کفارہ کیا ہے کہا فرزندِ رسولؐ ہم کو نہیں معلوم کہا اس کے کفارے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لیئے کہ ہرن کے رباعی دانت ہی نہیں ہوتے دو دانت ہوتے ہیں اس لیئے ہرن کو ثَنی کہتے ہیں کون بتائے گا یہ فقہ جعفر صادق کے علاوہ فقہ کا تاجدار کون ہے، اب تک تو مسلمان یہ سمجھا نہ سکے بس نفاذ کرائیں گے کس سے نفاذ کراؤ گے حنفیوں سے، مالکیوں سے، حنبلیوں سے، شافعیوں سے، وہابیوں سے جو تمہارے گلے کاٹ رہے ہیں۔

مذہبی پارٹیوں کو ختم ہونا چاہیئے شیعہ ہو یا سنی مذہب کی بنیاد پر پارٹیاں ترتیب نہ دیں ہمارے آئمہؑ شیعہ سنی بنانے نہیں آئے تھے۔ کیا حسینؑ نے حُر کے آنے پہ اعلان کیا کہ حُر شیعہ ہو گیا نہیں بلکہ حسینؑ نے کہا اب انسان بن گیا ہمارے آئمہ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

انسان بنانے آئے تھے حسینؑ کے ساتھ بہتر شیعہ نہیں۔ بہتر انسان تھے، برا لگے تو گھر بیٹھو جو کہنا تھا وہ کہہ دیا۔ جہالت چھوڑ و علم کی بات کرو

فقہ اور ہے عشقِ حسینؑ اور ہے۔ تو امام جعفر صادقؑ نے ابوحنفیہ سے کہا قیاس سے کام نہ لیا کرو تو فقہ میں بھی ہرن کا ذکر ہے اور ہرن نے چونکہ ولایتِ علیؑ کو سب سے پہلے قبول کیا تو اُن زمینوں سے محبت ہوگئی جو زمینیں آلِ محمدؐ سے منسوب تھیں، صفین لڑ کر علیؑ واپس چلے اور نینواء کی زمین پر پہنچے لشکر سے کہا رک جاؤ کہا عبداللہ ابنِ عباس جو زمین میں دیکھ رہا ہوں یہ ہے وہ زمین جہاں میرا حسینؑ شہید کیا جائے گا حالانکہ پہلو میں حسینؑ کھڑے ہیں کہا گھوڑے آہستہ آہستہ دوڑاؤ اور جب زمین قریب آجائے گی ہم بتائیں گے نعلین اُتار دینا حسینؑ ساتھ ہیں رُکے اور اس کے بعد کچھ لوگوں کو حکم دیا دیکھو صحرا کے جتنے ہرن ہیں وہ ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں وہ جگہ تلاش کرو جہاں سارے ہرن جمع ہوں بس وہ مقام ہے جہاں میرے حسینؑ کی قبر بنے گی تلاش کرتے ہوئے اُس نشیب میں آئے جہاں بہت سارے ہرن موجود تھے عرصہ دراز کے بعد روضہ بنا لیکن لوگ کربلا کو ہرنوں سے پہچانتے تھے پہلے قبروں کا پتہ یہ معصوم حیوان بتاتے تھے یہاں ہے قبرِ حسینؑ ہرن کی قیمت جو دو عالم میں قدرت نے رکھی کسی کو نہیں معلوم تھا کہ علیؑ کی قبر کہاں ہے اس لیئے کہ اولاد کو بتا دیا تھا کہ قبر کو چھپا دینا ورنہ بنی اُمیہ قبر کو اکھاڑیں گے بے حرمتی کریں گے ہارون رشید کے دور میں یعنی ساتویں امام حضرت موسیٰ کاظمؑ کے دور میں اتنی صدی تک قبرِ علیؑ چھپی رہی اور جب ہارون عباسی نجف کے صحرا میں ہرن کا شکار کھیلتا ہوا نکلا آگے بڑھا تو سارے ہرن بھاگ کے اوپر نجف کی پہاڑی پر رک گئے اب سب ایک بلندی پر ہیں اور نیچے سے ہارون کے سارے کتے اوپر

Presented by www.ziaraat.com

نہیں جاتے رک گئے دیکھ رہے ہیں ہرنوں کو اور آگے نہیں بڑھ سکتے اور ہرنوں کو اطمینان ہے کہ کتے یہاں آ نہیں سکتے یعنی ہرن جیسا حیوان بتا رہا ہے کہ علیؑ کی قبر پہ کتے نہیں آسکتے یعنی حیوان جانتا تھا کہ قبرِ علیؑ کہاں ہے انسان نہیں جانتا تھا کہ قبرِ علیؑ کہاں ہے اب سمجھے حیوان کیا ہے اور انسان کیا ہے ہارون نے کہا یہ ہمارے شکاری کتے اس بلندی پہ کیوں نہیں جارہے ہیں پہاڑی پہ گیا دیکھا ایک بہت بوڑھا شخص ایک جھونپڑی سے برآمد ہوا کہا یہ کیا بات ہے کہ کتے نیچے کھڑے ہیں اور ہرن یہاں پناہ لیئے ہوئے ہیں اُس بوڑھے نے کہا اے خلیفہء وقت یہاں کتے نہیں آئیں گے یہاں علیؑ کی قبر ہے اب کیا پتہ چلا کہ علیؑ کی قبر کی زیارت کو مومنین جاتے ہیں جانا تو سب کو چاہیئے علیؑ تو سب کے ہیں سفراء وزراء جنّت البقیع میں قبر ڈھونڈ رہے ہیں یزید کے باپ کی قبر ہے شام میں دھوکے بازی تو دیکھئے جنگ اخبار میں پہلے صفحہ پر لکھا ہے صدرِ پاکستان فاروق لغاری جنّت البقیع میں جوع البقر کی قبر پر گئے حالانکہ جوع البقر کہاں ہے دمشق میں اور جیسی قبر ہے وہاں بھی کتے بیٹھے ہیں ارے کتوں کے پاس کتا ہی تو بیٹھے گا باتیں ہیں ارے اپنے محل بنوانے والو! مقبرہ بنوادو نا ہم نے اپنے والوں کے بنوائے ہیں تم بنا ہی نہیں سکتے اور نہ بن سکتے ہیں ہر ہر زمین پر روضہء حسینؑ بنا ہوا ہے تمہیں بڑی محبت ہے یزید سے کراچی ہی میں ایک قبرِ یزید بنوالو اس کی زیارت کیا کرو تاکہ پتہ تو چلے کہ تم بھی قبر پرست ہو نصرت بھٹو جب ہم سے ملیں کہنے لگیں ہم تو صرف حسینؑ کا ماتم کرتے ہیں اب تم لوگ جسے مانتے ہو اُس کا نام لے لے کر ماتم کرو ان کا تابوت اُٹھاؤ قبر کے نشان کہاں ہیں لاکھوں بادشاہ گزرے دولت کی کمی نہیں تھی بنوادیتا کوئی مامون کی قبر مروان کی قبر معتصم کی، معتمد کی عبدالملک کی قبروں کے نشان

Presented by www.ziaraat.com

ہی نہیں تو روضے کہاں بنیں گے ایک قبر رہ گئی ہارون رشید کی کسی بنی اُمیہ کسی بنی عباس کی قبر کا نشان تک نہیں ہے ہارون کی قبر کا بھی نشان نہیں ہے یہ پتہ ہے کہ امام رضاؑ کے پیروں کی طرف ہارون کی قبر ہے یہ پتہ نہیں کہاں ہے یعنی امامؑ کے پیروں کی طرف قبر ہے معلوم ہے کہ یہ نشان دہی کیوں ہوگئی یعنی کسی کی نہیں ہے، صرف ہارون کی قبر کا نشان رہ گیا......؟ ہونے کی وجہ ہے ہارون کی قبر ہے یہ کیوں ہے اس لیئے کہ جب ہارون پہاڑی پر پہنچا اور بوڑھے نے کہا یہاں قبرِ علیؑ ہے تو کہا چہار دیواری بنا دو سب سے پہلے علیؑ کی قبر پہ جو چار دیواری بنائی وہ ہارون رشید نے تو اللہ نے کہا تو نے یہ نیکی کی علیؑ کی قبر کے ساتھ تو صلہ یہ ہے کہ سب کی قبریں مٹ جائیں اور تیری قبر کی طرف اشارہ ہو جائے کہ یہاں کہیں ہے ہارون کی قبر۔

تقریر ختم ہوئی مشکل موضوع تھا کہ ہرن پہ کیا تقریر ہوگی ابھی تو تمہید تھی تقریر کے آخری حصے یہ ہیں کہ کھیلتے ہوئے حسنؑ مسجد میں گئے اُسی وقت ایک صیاد آیا تھا چھوٹا سا ہرن کا بچہ لیئے ہوئے جیسے ہی حسنؑ آئے تحفے میں ہرنی کا بچہ نبیؐ نے لے کر حسنؑ کو دے دیا لو حسنؑ کھیلو یہ تحفہ میں لایا ہے بچہ کو لیئے ہوئے گھر میں آئے حسینؑ نے دیکھا کہا بھیا یہ کس نے دیا ہرن کا بچہ کہا نانا نے سیدھے گھر سے مسجد میں آئے نانا کے پاس آئے کہا نانا ہرنی کا بچہ آپ نے حسنؑ بھیا کو دیا ہم کو نہیں دیا نبی خاموش عنقریب جو آنسو آنکھ میں تھے وہ ٹپک پڑیں اس لیئے کہ نانا کی خاموشی دیکھ کر پھر حسینؑ ادب سے کچھ بولے نہیں چند لمحے گزرے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک ہرنی دوڑتی ہوئی اپنے ایک بچے کو لیئے ہوئے آئی اور فصیح عربی بولتے ہوئے کہا یا رسولؐ اللہ صحرا میں میرا ایک بچہ پکڑا گیا میں جلدی میں تھی کہ اس

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

بچے کو بچالوں اور اپنے گھر کی طرف جارہی تھی کہ مَلک نے مجھے آواز دی کہا رخ بدل اور اتنی تیز مسجد نبوی میں پہنچ کہ حسینؑ کی آنکھ سے آنسوں نہ ٹپکے یہ دوسرا بچہ پیش کر دے یہ میں حسینؑ کے لیئے لائی ہوں اپنا دوسرا بچہ کہا حسینؑ لو ہرنی خود آ گئی ہار، اسی حسینؑ کا لخت جگر ہے آپ کا آٹھواں امام، امام رضاؑ، زیدیہ فرقہ امام کے در پے تھا اور زیدیہ فرقے پہ عامل عبداللہ راوی یہ کہتا ہے کہ ہمیں امام سے بغض تھا ہم نے دیکھا امام اک صحرا میں چلے جارہے ہیں میں شکار کھیل رہا تھا لیکن میں قریب ہو گیا مجھے دیکھا کہا عبداللہ ذرا میرے پاس آؤ میں قریب گیا میں ہرنوں کا شکار کر رہا تھا سامنے بہت سارے ہرن جمع تھے اُن ہرنوں میں سے امام نے ایک ہرن کو آواز دی عبداللہ کہتا ہے ایسی زبان بولے کہ جو میری سمجھ میں نہ آئی میں وہ لفظ سمجھ نہ سکا لیکن اُس آواز پر ہرن دوڑتا ہوا امام کے قریب آیا اور اپنی پیشانی کو امام کی قبا سے رگڑنے لگا امام نے کچھ اور اُس سے کہا غلام سے اشارہ کیا کہا اسے گود میں اٹھا لو غلام کے قریب خود ہرن پہنچ گیا غلام نے اسے گود میں اٹھا لیا مڑ کر کہا عبداللہ اب بھی ہماری امامت کے تم قائل نہیں ہو راوی کہتا ہے میں نے سر جھکا دیا میں آپ پر ایمان لایا جیسے ہی میں نے یہ کہا غلام کو امام نے اشارہ کیا کہ ہرن کو چھوڑ دو اور کچھ لفظ کہے ہرن واپس چلا گیا تھوڑی دیر گزری تھی وہ واپس آیا اور امام کے قریب گیا اور فصیح عربی میں کہا کہ اے امام جب آپ نے مجھے آواز دی تھی تو میں بھاگتا ہوا آیا میں خوش ہو گیا تھا آپ میرا گوشت کھائیں گے لیکن آپ نے دلیل دے کر ایک انسان کو انسان بنا دیا حیوان کی قربانی سے آپ نے انکار کر دیا اب میں رنجیدہ ہوں میری قربانی کو آپ نے قبول نہیں کیا کہا جا راہ خدا میں تجھے آزاد کیا آپ نے انسان اور حیوان کا فرق دیکھا بہت کم لوگوں کو علم

Presented by www.ziaraat.com

ہے کہ ہمارے آٹھویں امام کو ثامن اس لیئے کہتے ہیں کہ وہ آٹھویں ہیں لیکن ضامن کیوں کہتے ہیں کب یہ لقب پڑا وہ بتارہا ہوں کب سے امام ضامن مشہور ہوئے یعنی وہ امام جو ضمانت والا امام جب مسافر نکلتا ہے کہتے ہیں جاؤ تمہیں امام ضامن کی ضمانت میں دیا پھر کیا مجال کہ جو امام کی ضمانت میں آگیا اُس پر کوئی آنچ آجائے یہ ضمانت دینے والے امام ہیں یہ واقعہ سن لو تقریر ختم ہوگئی زیارت برآمد ہوگی آپ زیارت کریں گے امام ضامن تقسیم ہوگا امام ضامن اسی لیئے ہوتے ہیں کہ امام کی ضمانت میں دیا جاتا ہے یہ ضمانت کس بات کی ہے جب مدینے جاؤ تو وہ مقام وہاں موجود ہے لوگ زیارت کو جاتے ہیں جہاں پر یہ واقعہ ہوا ایک صحرا جہاں بہت سے ہرن رہتے تھے امام وہاں پر کسی مقام پر تشریف فرما تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک شکاری ایک ہرنی کو کھینچے ہوئے جاتا ہے باندھ کر جیسے ہی امام کے قریب سے صیاد گزرا اُس ہرنی نے امام سے اپنی زبان میں کچھ کہا امام نے کہا رک جا وہ شخص امام کو پہچانتا نہیں تھا اُس نے کہا کیا بات ہے کہا ہرنی مجھ سے یہ کہہ رہی ہے کہ میں صبح کو چرنے کے لیئے گھر سے نکلی تھی میرے بچے بھوکے تھے میرے پیٹ میں غذا نہیں تھی تو میں باہر اس لیئے نکلی کہ کچھ گھاس کھالوں کہ جسم سے دودھ بنے تو واپسی میں اپنے بچوں کو پلا دوں چھوٹے دو بچے ہیں میرے وہ بھوکے اور پیاسے میرا انتظار کر رہے ہوں گے ایسے میں صیاد نے مجھے پکڑ لیا مولاؑ آپ اگر اس سے کہہ دیں تو مجھے ذبح کر دے لیکن اتنی مہلت دے دے کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا دوں امام نے صیاد سے کہا اس ہرنی کو چھوڑ دے میں تجھے ضمانت دیتا ہوں کہ یہ ہرنی اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجائے گی میں ضمانت دیتا ہوں میں یہاں موجود ہوں اگر ہرنی نہ آئے تو مجھے لے چلنا

Presented by www.ziaraat.com

مجھے بازار میں بیچ دینا صیاد حیران ہو گیا یہ کیسا انسان ہے ایک حیوان کے لیئے یہ انسان ضمانت دے رہا ہے لیکن جانے کیا دل میں نرمی آئی کہا کہیں حیوان بھی واپس آیا ہے یہ صحرا میں بھاگ جائے گی واپس نہیں آئے گی امام نے فرمایا میں کہتا ہوں یہ واپس آئے گی تو چھوڑ دے اس کی رسی کو چھوڑ دے میں کہتا ہوں اُس نے گھبرا کے رسی چھوڑ دی ہرنی چلی گئی امام وہیں بیٹھے رہے کہا میں بیٹھا ہوں جب تک ہرنی واپس نہیں آئے گی یہ ضمانت دی ہے اس لیئے امام ضامن مشہور ہوئے حیوان کی ضمانت دینے والا کیا اپنے انسانوں اور چاہنے والوں کی ضمانت نہیں دے گا کافی دیر ہو گئی صیاد کہنے لگا دیکھا کہیں حیوان بھی واپس آیا ہے امام نے کہا آئے گی ہمیں یقین ہے آئے گی جب بہت دیر گزر گئی اور وہ ٹہلنے لگا تو اچانک سامنے سے ہرنی دوڑتی ہوئی نظر آئی لیکن اکیلی نہیں آئی اُس کے جو دو معصوم بچے تھے وہ دونوں اس کے ساتھ تھے آتے ہی امام کے پاس آ کے رکی آتے ہی کہا مولا صیاد تو مجھے لے جائے گا لیکن میرے بچوں کو آپ لے جایئے ان دونوں معصوم بچوں کو آپ لے جایئے کیا یاد آیا کس ماں کے بچے یاد آ گئے لیکن امام نے کوئی جواب نہیں دیا کہا یہ بتا ضمانت تو میں نے لی تھی اتنی دیر کیوں لگائی کہا مولا جب میں صحرا میں گئی میں نے بچوں کو دودھ پلایا اُس کے بعد آپ کے وعدے کے مطابق میں بچوں کو لے کر تیز چلی لیکن جب میں تالاب کے کنارے پہنچی تو میری قوم کے سارے ہرن جمع تھے چونکہ آج گیارہ محرّم ہے میری قوم کے ہرن مرثیہ حسینؑ کا پڑھ کے گریہ کر رہے تھے آپ کے جد حسینؑ پر میں نے کہا آخری مجلس سن لوں، میں بیٹھ گئی، یہ سن کر امام نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے ہائے حسینؑ کہہ کر ارے حیوان بھی میرے جد کا ماتم کرتے ہیں کیا اچھی مجلس ہو رہی ہے اللہ

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

آپ کو نظرِ بد سے بچائے آپ حضرات بہت گریہ فرمارہے ہیں، اب میں کیسے کہوں امام جب ہوش میں آئے اک بار صیاد قدموں پر گر کر کہنے لگا ہم آپ کو پہچان گئے آپ امام رضاؑ تو نہیں ہیں میں اس ہرنی کو نہیں لے جاؤں گا امام نے ہرنی سے کہا جااب جو چلی بچوں کو لے کر تو کہتی ہوئی چلی اے مولاؑ! اللہ تمہاری اولاد کو سلامت رکھے ادھر ہرنی واپس ہوئی وہیں سے اک بار مٹی اُٹھا کر شکاری کے دامن میں ڈالی کہا دیکھ کیا ہے زر و جواہر سے دامن بھر گیا جانوروں کو چھڑاتے ہیں اور انسانوں کا دامن دولت سے بھر دیتے ہیں یہ ہیں امام رضاؑ لیکن جب کربلا کا واقعہ یاد کرتے تو اصحاب سے کہتے کہ ارے روؤ ارے حیوان بھی حسینؑ پر گریہ کرتے ہیں اور عالم یہ ہوتا جب مجلس میں بیٹھتے اور مصائب شروع ہوتے تو تمہارا آٹھواں امام جو رونا شروع کرتا تو غلام بازو پکڑ لیتے کئی کئی بار غش آتا اور جب ذاکر نے کہا زینبؑ امام نے چیخ ماری ارے میری جدہ ہائے میرے جد حسینؑ بنیاد رکھی ہے مجلسوں کی ذاکروں کو انعام دیتے تھے، ماتم کی اور مجلس کی نبیاد رکھی ہے لیکن جب مامون نے بلایا تو مکہ سے ہو کر ایران آئے راستہ لمبا تھا لیکن جب کعبے سے جانے لگے تو غلام سے کہا محمدؑ تقیؑ کو مدینے واپس لے جاؤ پانچ برس کا بچہ امام سے کہتا ہے۔

بابا ہم اکیلے مدینے میں نہیں رہیں گے ہم بھی آپ کے ساتھ چلیں گے کہا نہیں بیٹا تم واپس جاؤ بابا سے رخصت ہوئے بابا ایران چلے گئے لیکن جب مدینے سے نکلے تھے تو امام کی اٹھارہ بہنیں تھیں اور اٹھارہ بھائی تھے امام رضاؑ کو ملا کر اٹھارہ بھائی تھے سب کے نام لکھے ہیں تاریخ میں اٹھارہ بہنیں ہیں اور ان میں معصومہ قم، فاطمہ بنتِ امام موسیٰ کاظمؑ، امام کی چہیتی بہن مشہور یہ ہے کہ معصومہ قمؑ کو بھائی سے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

وہ محبت تھی جو زینبؑ کو حسینؑ سے تھی پوری شہادت نہیں پڑھنا ہر سال پڑھتا ہوں اور بیس برس سے پڑھ رہا ہوں چند جملے جو آپ کے رونے کے لیئے کافی ہیں کہ پوری رات جاگیں کہ صبح میرا بھائی جا رہا ہے کبھی صحن خانہ میں کبھی حجرے میں دعائیں کرتی جاتیں میرے بھائی کو زندہ رکھنا اے پروردگار میرے بھائی کو زندہ دکھانا دو جملے سن لیجئے کہ زینبؑ کو بھائی سے محبت کیا تھی محبت کا اندازہ ہو جائے جب جنابِ زینبؑ کی شادی ہوئی تو رخصت ہو کر عبداللہ ابن جعفرؑ کے گھر گئیں ایک دن گزرا دوسرا دن گزرا اور تیسرا دن گزرا زینبؑ نے جو رونا شروع کیا تین دن مسلسل تو چپ نہیں ہوئیں پورا دن پوری رات گریہ کیا، تمام بیبیوں نے کہا بی بی ہر بیٹی رخصت ہو کر اپنے شوہر کے گھر آتی ہے اور یہی اُس کا گھر ہوتا ہے کیا تمہیں اپنے باپ کا گھر چھوڑنے کا بہت صدمہ ہے رو کر کہا نہیں مجھے اس کا صدمہ نہیں ہے کہا تمہیں نہیں معلوم کہا ارے شہزادی کچھ تو بتاؤ دل کا راز کہا تین دن ہو گئے میں نے اپنے بھائی حسینؑ کا چہرہ نہیں دیکھا اطلاع کرائی گئی حسینؑ فوراً آئے بہن بھائی سے لپٹ گئی ایک جملہ حسینؑ نے کہا زینبؑ تین دن سے نہیں دیکھا تو اتنا رو رہی ہو اگر میں گیا اور واپس نہ آیا تو پھر کیا کرو گی بھیا کیا زینبؑ کی تقدیر میں ایسا بھی لکھا ہے کہا صبر کرنے کی عادت ڈالو زینبؑ، ہو گئی تقریر بہن بھائی سے جدا ہوئی بھائی ایران آیا ولی عہدی کا اعلان ہوا، کا اعلان ہوا، مامون نے انگور میں زہر کھلایا حجرے میں آئے ابوصلت کو وصیتیں کیں کہا قبر خراسان کے باغ میں بنے گی میرا بیٹا آئے گا نمازِ جنازہ پڑھائے گا جب محمد تقیؑ آئیں نمازِ جنازہ پڑھا کر چلے جائیں اس کے فوراً بعد میرا تابوت پھر نظر نہیں آئے گا تو گھبرانا نہیں اس لیئے کہ تابوت مدینے جائے گا قاتل میرا جنازے میں روتا ہوا آئے گا

Presented by www.ziaraat.com

سیاہ کپڑے پہن کر جو سب سے آگے ہو سمجھ جانا وہی میرا قاتل ہے۔سب بتا دیا ساری وصیتیں کر دیں۔

امام ایران میں تھے جب کئی مہینے گزرے تو بہن مدینے سے چل پڑی اپنے چھ بھائیوں کے ساتھ تین بہنیں چلیں اور جب قم کے قریب پہنچیں تو سیاہ جھنڈے لگے تھے قم کے امیر نے کہا کہ شہزادی آرہی ہے چاروں طرف خیمے لگوا کر اپنے گھر کی عورتوں کو بھیجا کہا جب تک آرام سے مسند پر بیٹھ نہ جائیں فوراً نہ بتانا کہ بھائی مر گیا۔آہستہ آہستہ خبر دینا عماری کا پردہ ہٹا کہا پورا شہر کیوں سیاہ پوش ہے کیا تمہارا بادشاہ مر گیا لیکن کسی نے کچھ نہ بتایا تمام عورتوں نے حلقہ کیا ساری عورتیں سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تھیں بال کھلے تھے آنکھوں میں آنسو تھے سب خاموش تھیں، بی بی کو حلقے میں لیئے ہوئے خیمے کی طرف بڑھ رہی تھیں، ایک ایک سے بی بی پوچھتی یہ بال کیوں کھلے ہیں یہ کالے کپڑے کیوں پہنے ہیں یہ کالے جھنڈے کیوں لگے ہیں کون مر گیا لیکن جب مسند پر بیبیاں بٹھا چکیں سب آ کے بیٹھیں سینے پر ہاتھ مارا زانوؤں پر ہاتھ مارا ہاتھ باندھے کہا بی بی آپ کا بھائی امام رضاؑ مار ڈالا گیا بس یہ سننا تھا اک بار بی بی بیہوش ہو گئیں بھائی کی شہادت کی خبر سن کر اب جو ہوش میں آئیں تو یہ کہتی جاتیں کہ ہائے میرا بھائی مارا گیا ارے جسے میں دیکھنے جا رہی تھی وہ میرا بھائی مارا گیا ارے سات دن تک بس یہ کہتی رہیں میرا بھائی مارا گیا اور یہ کہتے کہتے ساتویں دن بہن بھی مر گئی ہائے وہ بہن جو خیموں کے جلتے وقت خیموں سے نکلی اور تلّہ زینبیہ پر آ کر کہا او ابنِ سعد میرا بھائی ذبح ہو رہا ہے اور تو دیکھ رہا ہے، ہاں تمہارا امام شاہ عجم ہے شاہِ عرب ہے زیارت میں پڑھتے ہو شاہ عرب والعجم بہت مظلوم تھا شہادت کا پورے ایران میں امام کا ماتم تھا جنازہ

Presented by www.ziaraat.com

خیمے کے سامنے رکھا گیا کہ خیمہ کا پردہ ہٹا ایک خوبصورت بچہ زلفیں ہوا میں اڑ رہی ہیں چاند سا چہرہ سب کے آگے آیا تکبیر کہی نمازِ جنازہ ہوئی جیسے ہی نمازِ جنازہ ہو چکی کہ نگاہوں سے اک بار امام کا تابوت غائب ہو گیا اصحاب نے پوچھا جنازہ کہاں ہے کہا جنازہ مدینے میں ہے اس لیئے کہ ساری بہنیں اس انتظار میں ہیں کہ بھائی کا آخری دیدار کرلیں اک بار مدینہ میں رسولؐ اللہ کے گھر کے صحن میں جنازہ آیا بہنیں آئیں بال کھول کر ساری بہنیں بھائی کی لاش پر ارے میرا بھائی ارے میرا بھائی!..........

❁ ❁ ❁

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

آٹھویں مجلس

شیر کی صفات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ساری تعریف اللہ کے لئے اور درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے

عشرۂ چہلم کی آٹھویں تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں۔ ''انسان اور حیوان'' کے موضوع پر انسان کو خوبیوں کا مجموعہ بنایا اللہ نے ہر صفت جو بھی بلندی رکھتی تھی وہ انسان کو عطا کی حیوان انسان سے کمتر مخلوق ہے لیکن کچھ خوبیاں اللہ نے حیوان کو ایسی عطا کر دیں کہ اگر اُن خوبیوں کا موازنہ انسان اور حیوان میں کیا جائے تو بعض مقامات پر حیوان انسان سے افضل نظر آتا ہے اور چونکہ ہم غور سے بعض چیزوں کو نہیں دیکھتے ہوتی گرچہ سامنے کی ہیں لیکن مشاہدے میں نہیں ہوتیں مثلاً تمام جانوروں میں شیر کو جو صفات اللہ نے عطا کیں اور انسانوں میں بہت مشکل کے بعد ملتی ہیں ایک تو ملتی ہی نہیں بالکل نایاب ہیں اگر ملتی ہیں تو بہت کم شیر کا جیسا وقار شیر کی متانت، شیر کی شرافت شیر کی چال ہم کو انسانوں میں کہیں نظر نہیں آئی صرف ایک صفت اس کی سنجیدگی انسانوں میں ڈھونڈتے رہیئے متانت بہت کم انسان آپ کو متین نظر آئیں گے اس کی شجاعت بہادری انسانوں میں بہت کم نظر آئے گی یہ ہیں خوبیاں ان کی ضد بیان کیجئے تو خوبیاں سمجھ میں آئیں گی متانت کی ضد ہے چھچھورا پن انسان میں ملے گا شیر میں نہیں ملے گا شیر چھچھورا نہیں ہوتا کوئی ایک حرکت شیر کی چھچھورے پن کی ڈھونڈھ کے

Presented by www.ziaraat.com

دکھلا دیجئے دوغلا پن نہیں ہوتا انسان میں مل جائے گا شیر میں نہیں ملے گا اللہ نے پورے اپنے کلام میں قرآن میں صرف ایک بار شیر کا ذکر کیا اور جانوروں کا کئی کئی بار ذکر ہے شیر کا صرف ایک مقام پر۔

"فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ، كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ" (سورۂ مدثر آیت ۴۹ تا ۵۱)

بھاگ رہے ہیں جنگلی گدھے جنگل میں اور ایک شیر اُن کے تعاقب میں ہے، قسورہ شیر کا ایک نام ہے جو قرآن میں آیا ہے، عربی میں شیر کے چار سو نام ہیں یہ چار سو نام اُس کی ہر ایک صفت پر دلالت کرتے ہیں ایک صفت کی دلیل میں ایک نام تو اندازہ ہوا عربوں نے شیر میں چار سو صفات دیکھیں تو چار سو نام رکھے عرصہ دراز سے شیر خوبیوں کا سمبل (Symbol) ہے بڑے بڑے بادشاہوں کا نشان شیر ہے، سب سے مقبول چہرہ انسان کے مکانوں میں شیر کا نظر آتا ہے، یعنی انسان سب سے زیادہ متاثر ہے شیر سے حالانکہ شیر انسانوں سے متاثر نہیں ہے اتنا بہادر ہونے کے باوجود انسان انسان سے نہیں ڈرتا لیکن شیر سے ڈرتا ہے لیکن شیر انسان سے نہیں ڈرتا اور اُسے فخر اس بات پر ہے میں اپنی قوم کا بادشاہ ہوں سارے انسان بادشاہ تو نہیں ہیں لیکن اُسے یہ معلوم ہے کہ شاہ کون ہے اور بادشاہ کون ہے۔ اتنا تو پہچانتا ہے اور یہ بھی پہچانتا ہے کہ شاہ اور بادشاہ کے ماننے والے کون ہیں اسی لیئے اُس کی سوانح حیات میں یہ لکھا ہے کہ شریفوں پر حملہ نہیں کرتا دم دبا کے نکل جاتا ہے شرافت کو چہرے سے پہچانتا ہے انسان انسان کی شرافت نہیں پہچان پاتا شیر انسان کی شرافت اور کمینگی کو پہچانتا ہے کہ انسانوں میں کمینے کون ہیں اور شریف کون ہیں دیکھئے حیوانوں میں اللہ نے کیا صفات رکھ دیں

www.ziaraat.com Subeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

ایک صفت پر اُس کی گفتگو کریں گے یعنی ایک صفت پر جو ہمیں بڑی اچھی لگی لیکن یہ ساری صفات جو میں بیان کر رہا ہوں لطف اُس وقت ہے کہ آپ کے مشاہدے میں آچکی ہوں اگر دیکھا نہیں تو آپ کو لطف نہیں آئے گا اور جس نے نہیں دیکھا آج کی مجلس کے بعد وہ جانوروں کا مشاہدہ کرے لطف اور بڑھ جائے گا مجھے اُس کی یہ ادا پسند ہے جب بچے تھوڑے سے بڑے ہوتے ہیں تو اُن کے ماں باپ اُن کو ضرور لے جاتے ہیں چڑیا گھر اُن کو مختلف جانور دکھانے کے لیئے لیکن شیر دیکھنا ہی کافی نہیں ہے اُس کے بارے میں معلومات رکھنا بھی بہت ضروری ہے اس لیئے کہ اُس سے انسان کچھ سیکھ سکتا ہے اب یہ دو باتیں ہیں مشاہدے میں کسی راہ میں آپ جارہے ہیں کتا بیٹھا ہو اور عادتاً کچھ ذرا بدمعاش بھی ہو کتا شریر تو ہوتا ہے شریر کے دو معنی ہیں ایک ہے بچے کی شرارت اور ایک ابولہب کی شرارت ان شرارتوں میں فرق ہے ایک شرارت شر سے ہے اور ایک شرارت معصومیت سے ہے تو کتے میں معصومیت والی شرارت نہیں ہوتی فساد والی یعنی شر والی شرارت ہوتی ہے بھونکے کا ضرور اور اگر آپ نے رک کر اس کی آنکھ میں آنکھ ڈال دی تو وہ اور آنکھ نکالے گا پلک نہیں جھپکائے گا آپ کی آنکھ سے آنکھ لڑائے گا اور بھونکتا جائے گا نظر نہیں ہٹائے گا اس لیئے کہ بے غیرت ہے لیکن اگر آپ شیر سے ایک لمحے کے لیئے بھی آنکھ لڑانے کی کوشش کریں گے پل بھر میں آنکھ پھیر لے گا تمہاری حقیقت کیا ہے کہ تم ہم سے آنکھ لڑاؤ یہ مشاہدہ ہے شیر کبھی انسان سے آنکھ نہیں لڑاتا کتا آنکھ میں آنکھ ڈال کر بھونکتا ہے اور اگر آپ شیر کے سامنے کھڑے ہیں وہ دیکھ سامنے رہا ہے وہ آپ کو نہیں دیکھ رہا ہے یہ بے اعتنائی ہے اُس کی، ہائے ہائے جس نے شیر کی آنکھیں دیکھی ہوں اُسی کو مزا آئے گا آنکھ نہیں لڑاتا

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

چاہے جنگلے میں ہی کیوں نہ بند ہو جنگل میں بھی آنکھ نہیں لڑائے گا یہ اُس کی ایک ادا ہے اپنی اداؤں کے ساتھ صحرا میں رہتا ہے کوئی ہاتھی اور اونٹ کے مقابلے میں بڑا جانور نہیں ہے یعنی لمبائی ۱۰ افٹ قد تین فٹ وزن صرف ۵ پانچ من ہوتا ہے سب سے بڑے ہتھیار اُس کے دانت اور پنجے ہیں حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں قدرت نے اُسے ایک ہتھیار دیا اور اس کا ایک پنجہ بڑے بڑے ہاتھیوں کا منہ موڑ دیتا ہے اتنا وزنی ہوتا ہے ایک پنجہ صرف ایک وار اُس کا شکار کے لیئے کافی ہے جب سیر ہوتا ہے تو شکار پر نظر نہیں ڈالتا بڑے اطمینان سے اپنے علاقے میں رہتا ہے عام طور سے نیستاں میں رہتا ہے نیستاں کہتے ہیں بانس کے جنگلوں کو بانس کے جنگل وہاں ہوں گے جہاں دریا کا کنارا ہوگا شیر کو ترائی پسند ہے ترائی ڈھونڈتا ہے ترائی کے کنارے رہتا ہے کائنات میں صرف ایک شیر ہے جو چودہ سو برس سے صرف ترائی کے پاس ہے اور کوئی اُسے ترائی سے ہٹا نہیں سکا نام شیر ہے کتنے جانور اگر میں گنواؤں سب کے عربی میں بھی نام ہیں انگریزی میں بھی نام ہیں اُردو میں بھی نام ہیں عرب میں سارے جانور ہیں عجیب وغریب بات آپ کو بتا رہا ہوں جتنے قبیلے تھے عرب میں اپنے بچوں کے نام ہر جانور پر رکھتے تھے۔ قرادہ، (بندر) فہدا (چیتا) ہریرہ (بلی) حصین (لومڑی) سانپ بچھو، کتا تو کتا حد یہ ہے کہ کتیا بھونکنے والی یہ سب ابو اور ابن لگا کر رکھے جاتے تھے بھیڑ، بکری، کتا ہزاروں جانوروں پر نام رکھے ہیں عرب والوں نے کسی قبیلے نے کبھی اپنے بچوں کے نام شیروں پر نہیں رکھے سوائے ایک قبیلۂ بنی ہاشم کے دیکھیے میں آپ کو توجہ دلانا چاہ رہا ہوں اور یہ بات بغیر تحقیق کے سمجھ میں نہیں آئے گی کیا لغت عرب میں شیر کے چار سو نام نہیں دیکھے تھے عربوں نے بلی

Presented by www.ziaraat.com

کتا کتیا پر نام رکھا کیڑے مکوڑوں پر رکھا لومڑی اور بھیڑیے پر نام رکھا شیر کے نام کیا قبیلے والوں کو نظر نہیں آئے تو نام نہ رکھنے کی صرف دو وجوہ ہیں یہ صرف بنی ہاشم کا اتنا رعب تھا ہر قبیلے پر کہ بنی ہاشم کے قبیلے والوں کا کہ کوئی قبیلہ اُن کے نام نہیں رکھ سکتا تھا یا فطرتی طور پر سب جانتے تھے کہ ہم سب کتے ہیں اور یہ شیر ہیں ہمت نہیں تھی اب قبیلوں پر نظر دوڑاتے ہیں بنی ہاشم میں، حمزہ، حمزہ کے معنی شیر، اسد، اسد کے معنی شیر، حیدر، حیدر کے معنی شیر عباسؑ، عباسؑ کے معنی شیر، عابس، عابس کے معنی شیر، لیث، لیث کے معنی شیر غضنفر، غضنفر کے معنی شیر، ضیغم، ضیغم کے معنی شیر، صفدر، صفدر کے معنی شیر، قسورہ، قسورہ کے معنی شیر اگر ان میں سے ایک نام کسی عرب کے قبیلے میں نظر آئے تو دکھایئے ہمت نہیں تھی پتہ چلا کچھ نام بھی ایسے ہوتے کہ رعایا بادشاہوں کے نام نہیں رکھ سکتی سرداروں کے نام نہیں رکھ سکتی عجیب بات یہ ہے کہ عبرانی زبان کے بولنے والوں نے بھی اگر علیؑ کو پکارا وہ بھی لفظ شیر کے معنی میں ایلیا، توریت نے انجیل نے پکارا علیؑ کو توریت نے کہا شیلوہ، شیلوہ کے معنی شیر، انجیل نے کہا ایلیا، ایلیا معنی شیر پورے عرب میں کسی کا نام ایلیا یا شیلوہ دکھلا دیجیے صفدر دکھایئے یا حیدر دکھا دیجیے ایک حیدر کے علاوہ کوئی دوسرا حیدر مل جائے تو اپنا نام بدل دوں گا کیوں اس لیئے کہ کسی قبیلے میں ہوتی اگر شیر کی بیٹی تو بیٹے کا نام شیر ہوتا شیر میں کیا شرافتیں ہیں کسی کا جھوٹا نہیں کھاتا کبھی مردار اور حرام نہیں کھاتا حلال کھاتا ہے اور تازہ کھاتا ہے حرام خور نہیں ہے شیر میں شرافتیں تھیں اس لیئے اس کا نام بنی ہاشم نے منتخب کیا صرف شرافتوں کی بنیاد پر اس کی شرافت اس کی شجاعت اس کی نجابت اس کی متانت اُن خوبیوں کے پیش نظر یہ نام بنی ہاشم میں رکھا گیا آج تک مقبول ہے اور یہ نام وہیں

www.ziaraat.com Saheel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

ملیں گے جہاں علیؑ والے ہیں آج بھی رسم بدل نہیں گئی اس لیئے کہ آنکھ پہ پردے پڑ جاتے ہیں نام کہیں اور ڈھونڈھے جاتے ہیں بہت کم نظر آتے ہیں اسد بہت کم نظر آتے ہیں حیدر اگر علم سے رشتہ ہوگا تو یہ نام وہاں سے ملے گا یہ سب نام بتا دیتے ہیں کہ یہاں جہل ہے علم نہیں ہے اور یہ تک پتہ چل جاتا ہے کہ کتنی نسلوں سے جہالت ہے یہاں صرف بچے کے نام سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کتنی نسلوں سے علم آ رہا ہے صرف نام سے ابھی ناموں پہ ایک کتاب چھپی ہے لاہور سے اس میں لکھا ہے کہ بہت سے نام ایسے ہیں جو چھوڑ دیئے ہیں آپ حضرات نے اور نہیں رکھتے اور بحث کرتے ہوئے مصنف نے کہا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ آپ اپنے بیٹوں کا نام عبد الرحمٰن ابنِ ملجم رکھیئے اس میں کیا حرج ہے آپ اپنے بیٹے کا نام یزید رکھیئے، مصنف کہتا ہے میں نے اپنے بیٹے کا نام یزید رکھا اور فلاں صاحب کے یہاں بیٹا ہوا تو میں نے اس کا نام یزید حسین رکھ دیا کیا حرج ہے اگر یہ نام رکھ دیں یعنی پوری تبلیغ اُس کتاب میں یہ ہوئی ہے کہ جہالت کیا چیز ہے گویا تحقیق میں یہ بات اب آئی ہے کہ پوری دنیا میں صرف ہمارے یہاں کچھ نام رکھے جاتے ہیں اور کچھ نام نہیں رکھے جاتے یہ کسی کے یہاں تمیز نہیں ہے اب پتہ چلا کہ ہمیں کن ناموں سے نفرت ہے اور کن ناموں سے محبت ہے۔ تو اب آپ تحقیق کرنے بیٹھے تو دلیل یہ دی علیؑ کا قاتل وہ بھی ہو سکتا تھا جس کا نام علی ہے تو علیؑ کا قاتل علی ہوتا تو کیا آپ حضرات علیؑ نام نہ رکھتے ہوتا ہی کیوں یہ محال عقلی ہے قرآن میں اللہ نے کہا کہ اے مسلمانو! اگر تم یہ کہنے لگو اپنے نبیؐ سے معجزہ دکھاؤ کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گزر جائے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے محالِ عقلی ہے یعنی یہ وہ منزل ہے کہ جہاں اللہ کہہ رہا ہے احمق ہو یہ علم کلام اور فلسفے کی بحث ہے اس

Presented by www.ziaraat.com

لیئے مثال دی ہے قرآن میں کہ اگر اللہ سوئی کے ناکے سے اونٹ کو گزارے یا تو اونٹ دھاگہ بنے یا سوئی کا ناکہ دَہانہ بنے تو ماہیت بدل گئی جو کہ عقلاً محال ہے اس لئے وہ معجزہ وہ نہ رہا یا ناکہ بدلے یا اونٹ بدلے تو حالت وہ نہ رہی تو ایسا ہو کیوں کہ حسینؑ کا قاتل حسین ہو اور علیؑ کا قاتل علیؑ ہو یہاں آپ کو پتہ نہیں آپ احمق ہیں آپ نام کی بحث کر رہے ہیں کہ فلاں کا قاتل فلاں ہم نام سے بحث نہیں کرتے ہم تو صرف یہ جانتے ہیں کہ معصوم کا قاتل حلال زادہ نہیں بلکہ حرام زادہ ہوتا ہے اور حرام زادوں کے نام نہیں رکھے جاتے ہم نے وہی وہی نام چھوڑ دیئے جن کے شجرے خراب تھے ہم اپنے بچوں کے نام کیوں خراب کریں اللہ ہمارے بچوں کے ناموں کو سلامت رکھے کائنات میں محمدؐ اور علیؑ سے خوبصورت کوئی نام ہے حسنؑ سے زیادہ خوبصورت کوئی نام ہے حسینؑ سے زیادہ خوبصورت کوئی نام ہے فاطمہؑ سے زیادہ خوبصورت کوئی نام ہے اگر ایسے حسین نام ہوں تو کہو اس لیئے کہ سب کے نام اُن کے ماں باپ رکھتے ہیں پنجتنؑ کے نام اللہ نے رکھے جب اللہ اور اللہ والے نام رکھتے ہیں تو پھر کیا کہنا فاطمہؑ بنتِ اسدؑ اپنے بیٹے علیؑ کو کئی ناموں سے پکارتی ہیں کبھی کہتی ہیں اسد کیوں کہتی ہے اس لیئے کہ اکلوتی بیٹی تھیں باپ کی تو نواسے کی وجہ سے نانا کا نام رہ جائے، فاطمہؑ بنتِ اسد نے یہ بنیاد رکھی کہ نانا کا نام نواسے سے رہ جائے بنیاد علیؑ کی ماں نے رکھی تو نبی سمجھے کہ چچی کیا بتانا چاہتی تھیں اس لیئے رسولؐ نے آواز دی "حُسینٌ مِنّی وانا من الحُسین" چچی سے سیکھا بھتیجے نے اور کبھی پیار سے کہتیں جب سے کعبے سے واپس آئی تھیں واحد ماں واحد بیٹا جو اللہ کے گھر میں تین دن مہمان رہے تو اگر نام وہ رکھے تو اُس نے یہ بھی ماں سے کہا ہو گا پیار میں کیا پکارو گی ایک نام ہوتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

ایک عرفیت تو شاید اللہ نے کہا ہو کہ بھئی حیوانوں میں سب سے خوبصورت حیوان ہم نے شیر بنایا وہ جنگل کا اسد ہے اور یہ ہم سے منسوب ہے یہ ہمارا اسد ہے تو علیؑ کو پیار سے کہنا اسد اللہ، اللہ کا شیر اگر اسد بہت سے بن جائیں تو اسد رہیں گے لیکن اسد اللہ کوئی نہیں بن سکتا کائنات میں واحد علیؑ اسد اللہ ہیں، کیا کم تھا یہ نام کہ اسد پیار سے کہیں لیکن پتہ یہ چلا کہ اسد سے بڑا بھی کوئی نام شیر کا تھا اور زیادہ دن ظہور کے نہیں گذرے ایک ہفتے کے اندر یا تین چار دن کے اندر یہ واقعہ ہو گیا، عرب کا قاعدہ یہ تھا کہ کپڑے کا جھولا بنا کر بچّے کو اُس میں لٹاتے اور ریشم کی باریک ڈوری اُس میں باندھ دیتے اُس کو قماط کہتے تھے تاکہ بچہ کھیلتے وقت جھولے سے گر نہ جائے تو ماں کو اطمینان رہتا تھا کہ بچہ قماط سے بندھا ہے ماں کام میں مصروف ہو گئی لیکن جس دن سے باندھا تھا پہلے ہی دن یہ ہوا کہ جب فاطمہ بنتِ اسدؑ گود میں اٹھانے آئیں تو ڈوریاں ٹکڑے ٹکڑے نیچے پڑی تھیں بچے نے بتایا کہ اماں میں باندھا نہیں جاسکتا اور چند دنوں میں یہ واقعہ ہو گیا کہ کعبے میں جو اژدھا رہتا تھا اسے معیار الولد کہتے تھے یعنی جو ولدیت کا معیار قائم کرتا ہے یعنی اپنی بد نسلی کا فیصلہ حیوان سے کراتے تھے کہاں تک انسان گرا ہوا تھا یا جہالت میں کہاں تک گھرا ہوا تھا اور ذمہ داری ابو جہل کی تھی کعبے میں یہ اژدھا پلا ہوا تھا، جہاں بچہ پیدا ہوا لوگ ابو جہل کے پاس لے گئے کہ تم فیصلہ کرو تو وہ اژدھے کے سامنے بچے کو ڈال دیتا تھا اور ابو جہل آواز دیتا اگر حلالی ہے تو چھوڑ دے ورنہ ڈس لے جو بچہ وہاں سے مردہ نکلتا وہ مشہور ہو جاتا اس کی ماں زنا کار ہے اتنی حس تو تھی اژدھے میں حیوانوں کے چنگل میں انسانوں کے نسلی فیصلے تھے قدرت نے چاہا کہ یہ فیصلہ حیوان سے چھین کر انسان کو ہی دیا جائے لیکن ایسا

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

انسان آتو جائے جو اشرف ہو تو فیصلہ بدلے ابو جہل نے ابو طالبؑ سے کہا تمہارا بچہ ابھی تک وہاں نہیں آیا ابو طالبؑ نے کہا کہ ہمارا بچہ وہیں سے تو ہو کر آیا ہے اب دوبارہ وہاں تھوڑی جائے گا کعبے ہی سے تو آیا ہے کہا تو پھر ہم اژدھا لے کر آئیں پتہ چلا رئیسوں کے یہاں معیار الولد کو لایا جاتا تھا ابھی علیؑ کیا بچپن ہے ابو طالبؑ بتا رہے ہیں کہ حق کو کہیں نہیں جانا پڑتا سب کو حق کے پاس آنا پڑتا ہے اور وہ بھی اژدھے کے پاس جائے ابو جہل نے اژدھے کو لا کے ابو طالبؑ کے گھر میں چھوڑ دیا شعب سے اترا وہ اژدھا ایک حجرے میں گیا جہاں علیؑ جھولے میں تھے اور فاطمہؑ بنتِ اسد اس وقت مصروف تھیں کام میں وہ بلند ہوا کہ بچے کو سونگھے جیسے ہی بلند ہوا بچے نے دونوں ہاتھوں سے اُس کے منھ میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ڈال کر اب جو چیرنا شروع کیا دو ٹکڑے کر کے آدھا اِدھر اور آدھا اُدھر اب جو آئیں فاطمہؑ بنت اسد تو جب یہ منظر دیکھا تو پیار سے کہتی تھیں اسد لیکن جب یہ منظر دیکھا کہ سانپ دو ٹکڑے ہو گیا تو پکار کر کہا بیٹے تو تو حیدرؑ ہے اسی لیئے خیبر میں جب مرحب نے نام پوچھا تو مولا نے رجز پڑھا۔ ''میری ماں نے میرا نام حیدرؑ رکھا میں وہ شیر ہوں کہ لیث بھی ہوں اور قسورہ بھی ہوں، سورۂ مدثر میں ارشاد ہوا:۔''فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ، كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ'' (سورۂ مدثر آیت ۴۹ تا ۵۱)

یہ گدھے ہیں جو دوڑ رہے ہیں اور یہ شیر ہے قسورہ جو انہیں دوڑائے ہوئے ہے پوری تاریخ اسلام کی سمٹی تو جنگِ خیبر بنی تاریخ اسلام کا ہر منظر کتاب تاریخ اسلام کا اک ورق ہے اور ہر ورق ہر لفظ علیؑ کا لکھا ہوا ہے اس کتاب کو تاریخِ اسلام کہو یا صرف علیؑ کہو کتاب سات ہجری میں کامل ہوئی آج بھی دستور ہے کتاب لکھنے والا

Presented by www.ziaraat.com

جب کتاب لکھ چکا ہوتا ہے کتاب کا نام رکھ دیتا ہے ایک صفحہ سادہ رکھتا ہے۔ اس میں لکھتا ہے انتساب کہ یہ کتاب میں کس کے نام کرنا چاہتا ہوں کوئی باپ کے نام کرتا ہے کوئی ماں کے نام کوئی استاد کے نام کرتا ہے کوئی دوست کے نام کوئی اولاد کے نام جب کتاب سات ہجری میں تیار ہوگئی صفحہ سادہ تھا انتساب کا، علیؑ نے کہا آج میں سادے صفحے پر انتساب لکھ رہا ہوں اس تاریخِ اسلام کی کتاب کا انتساب میں اپنی ماں کے نام کرتا ہوں اس لیئے کہ میری ماں نے میرا نام حیدرؑ رکھا کیا سوچ کے نام حیدرؑ رکھا اس لیئے کہ علیؑ کی ماں صدیوں پہ نظر رکھتی تھیں کہ جیسے آنے والے زمانے کو دیکھ رہی ہیں جیسے ہی علیؑ نے کہا میری ماں نے میرا نام حیدرؑ رکھا ہے مرحب واپس چلا ایک بزرگ کے بھیس میں شیطان سدِ راہ ہوا کہا کہاں جا رہا ہے کہا حیدرؑ آ گیا کہا تو کیا ہوا حیدرؑ آ گیا کہا ایک دن رات میں نے خواب دیکھا تھا کہ شیر نے مجھے پھاڑ دیا میری ماں ستارہ شناس تھی کاہنہ تھی پیشینگوئی کرتی تھی میں نے اپنی ماں سے خواب بتایا تو ماں نے کہا بیٹا سب سے لڑنا مگر اُس سے نہ لڑنا جس کا نام حیدر ہو اس لیے کہ تیری موت حیدرؑ کے ہاتھ سے لکھی ہے مجھے ماں کی بات یاد آ گئی میں اس سے نہیں لڑوں گا یعنی مرحب کی ماں آنے والے زمانے کی خبر دے رہی ہے لیکن جادو سے، اور علیؑ کی ماں آنے والے زمانے کی خبر دے رہی ہے علمِ الٰہی سے ہم نے اس کا نام حیدر رکھ دیا یہی مرحب کا قاتل ہے شیطان نے کہا کوئی ضروری ہے ایک نام کے بہت سے لوگ ہوتے ہیں (مجلس کے درمیان بارش شروع ہوگئی)

(حدیث میں ہے کہ اگر زیارت یا مجلس کے دوران پھوار پڑنے لگے تو سمجھ لو قبولیت ہو چکی، تین چار دن سے دو دو تین تین بوندیں پڑتی ہیں آج آٹھویں مجلس

Presented by www.ziaraat.com

میں سامعین کو قبولیت کی سند مل رہی ہے، اُٹھیئے نہیں، گھر جا کے کپڑے بدل لیجئے گا) جب علیؑ خندق میں جنگ فتح کر کے واپس آئے تو لوگوں نے کہا یوں چل رہے تھے علیؑ جیسے جنگل میں برستی بوندیوں میں شیر جھوم جھوم کے چلتا ہے شیر بارش کا لطف لیتا ہے اور بکری بارش سے بھاگتی ہے بکری نہیں بننا شیر بن کے بیٹھنا ہے، شیطان نے مرحب سے کہا ایک نام کے بہت سے لوگ ہوتے ہیں واپس جائے گا یہودی عورتیں اور بچے تیرا مذاق اڑائیں گے بات سمجھ میں آ گئی تاننے میں آ گیا خدا کی قسم وہ حیدر سے لڑنے نہیں آیا تھا جا چکا تھا واپس آیا واپس آیا شیطان کے بہکانے سے تاریخ خیبر میں لکھی گئی کہ علیؑ کے مقابلے میں وہی آتا ہے جو شیطان کا بہکایا ہوا ہوتا ہے کون لڑے حیدر سے موت گھیر کے لائی نیزہ، کٹاری، خنجر، تلوار، بلم، بھالا، سناں، کھڑک، گرز، کہا اتنے ہتھیار لے کر آیا ہے کسی ایک ہتھیار پر اعتماد نہیں علیؑ نے بتایا پوری زندگی ایک ہتھیار سے لڑے ہتھیار نے کبھی دھوکہ نہیں دیا دوش پہ تیر و کمان کاندھے پر گرز اب علیؑ نے کہا ایک ہتھیار دھوکہ دے تو دوسرا اٹھا لے میں تجھے ہتھیار اُٹھانے کا موقع دیتا ہوں تاکہ ہتھیار شکوہ نہ کرے کہ مجھے استعمال نہ کیا اُس نے دوش سے کمان اُتاری ترکش سے تیر کھینچا، چلّے میں تیر جوڑا تیر چلا ذوالفقار نے تیر کو کاٹا ترکش میں جتنے تیر تھے پے در پے چلے ہر تیر ذوالفقار کی دھار سے کٹا تیروں کے پرکالے کٹ کٹ کے گرے علیؑ نے کہا اب دوسرا ہتھیار اٹھا لے سناں اٹھائی بھالا اٹھایا لیکن ہر ہتھیار کا جواب علیؑ نے ذوالفقار سے دیا آخر میں گرز اٹھایا اور گُرز کئی من کا ہوتا ہے ذوالفقار نے گرز کا سر بھی پھاڑ دیا اب خالی ہاتھ ہو گیا کوئی ہتھیار نہیں ہے کہا کہ تو وار کر چکا اب ایک وار میرا یہ یاد رکھیئے گا زرہ بکتر اور دوہری زرہ ہر کڑی لوہے

Presented by www.ziaraat.com

کی چار آئینہ، لوہے کا تیر سینے پہ، دستانے لوہے کے، جوشن لوہے کے سر پہ خود لوہے کا لیکن اُس خود پر ایک مضبوط پتھر کا چکر خود پہ جڑا ہوا تا کہ تلوار چلے تو پتھر پہ پڑنے سے کند ہو جائے علیؑ تین طرح کے وار کرتے تھے تین ہی وار کرتے تھے اور تین وار میں تاریخ بدل دیتے تھے ایک وار علیؑ کا طول میں ہوتا تھا ایک عرض میں اور ایک سیفی کا وار اسے ہندی میں جنیو کا وار کہتے ہیں لیکن ہر حال میں چاہے طول میں آدھا کریں عرض میں آدھا کریں یا ترچھا آدھا کریں اگر ترازو میں دونوں حصے رکھے جائیں تو ہمیشہ برابر ہوتے تھے، صفّین میں مالکِ اشتر نے کشتوں کے پشتے دیکھے کہا یہ فیصلہ کیسے ہو مالک نے زیادہ قتل کیے ہیں یا علیؑ نے عمار یاسر نے کہا تولتے جاؤ پتہ لگ جائے گا مالک تمہارے ٹکڑے اُن کے کشتے برابر نہیں ہوں گے علیؑ برابر ٹکڑے کرتے ہیں تول کے دیکھو قیس بن مرّہ بادشاہ تھا تخت پہ بیٹھا تھا پوچھا ہمارے بزرگوں کو کس نے قتل کیا کہا علیؑ نے کہا کہاں ہیں کہا اب تو وہ نہیں ہیں ان کا روضہ ہے نجف میں کہا انتقام ہم لیں گے سات پشت پہلے کی بات اب انتقام لے گا قیس بن مُرّہ داخل ہوا نجف میں آواز دی کہ میں آیا ہوں اپنے باپ دادا کا بدلہ لینے کے لیئے ضریح کے قریب آ کر بے ادبی کی صدر دروازے کے سامنے ضریح کے پاس نیچے دو سوراخ ہیں انگلیوں کے برابر جو اس واقعے کے بعد باقی رہ گئے ہیں، صدر دروازے کے سامنے ہیں قیس بن مُرّہ اُسی جگہ رُکا ضریح سے دو انگلیاں برآمد ہوئیں اور وہ ذوالفقار کی طرح بجلی کی طرح اُس کے جسم پر سے گزر گئیں خدام جب اُس کی لاش کو باہر لائے تو خون کا فوارہ نکلا اس لیئے خون باہر آ کر نکلا کہ علیؑ کی قبر پر نجس خون نہیں گر سکتا تھا لوگوں نے کہا مرا کیسے یہاں پر تو کسی نے اُس پر وار نہیں کیا ایک خدام آگے بڑھا کہا ترازو لاؤ اگر اس

Presented by www.ziaraat.com

کے جسم کے دونوں ٹکڑے برابر ہیں تو علیؑ نے اسے اپنے ہاتھ سے مارا اب جو تولا گیا تو جسم کے دونوں حصے برابر تھے، آج بھی ذوالفقار چلی تو علیؑ نے نہ سیفی کا وار کیا نہ عرض کا وار کیا چونکہ پتھر سر پہ رکھا تھا تو بتایا کہ ذوالفقار کبھی کند نہیں ہوتی سر سے وار کیا آواز آئی جیسے بجلی کڑکی لوہا جنّت کا زمین کے پتھر سے ٹکرایا ذوالفقار نے پتھر کو کاٹا لوہے کے خود کو کاٹا سر کو کاٹا گردن کو کاٹا سینے کو کاٹا جس پر سوار تھا وہ دو ٹکڑے ہوا ابھی ذوالفقار زمین تک آیا چاہتی تھی کہ حکم الٰہی ہوا اے جبریل میرا شیر غیظ میں ہے یہ وار علیؑ کا نہیں تھا یہ وار میرا تھا جاؤ سنبھالو حکم الٰہی تھا پروں کو بچھا دیا یہ پروں کا بچھنا یہ ذوالفقار کا زمین تک آنا شاعروں نے کمال دکھا دیئے:-

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے　　رن ایک طرف چرخِ کہن کانپ رہا ہے
رستم کا بدن زیرِ کفن کانپ رہا ہے　　ہر قصرِ سلاطینِ زمن کانپ رہا ہے

شمشیر بکف دیکھ کے حیدرؑ کے پسر کو
جبریل لرزتے ہیں سمیٹے ہوئے پر کو

جبریل نے وہاں پر بچھا دیا تھا اس لیئے کہ حکم الٰہی تھا لیکن علیؑ کا شیر عباسؑ لڑ رہا ہے پر سمیٹ لیئے وہ اللہ کا شیر یہ شیر خدا کا شیر توجہ ہے نا آپ کی کہاں سے چلی ذوالفقار خود کو کاٹا دو حصے کیا مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ مجھے شیر نے پھاڑ دیا ہے، خیبر میں مرحب کے خواب کی تعبیر علیؑ کے ہاتھوں سے ظاہر ہوئی، چار سو نام ہیں عربی میں شیر کے یہاں کہا میں حیدر ہوں میں قسورہ ہوں، اپنے کچھار میں بیٹھے بیٹھے جب شیر یہ ارادہ کرتا ہے کہ میں گھر سے باہر نکلوں اور شکار کروں تو اُس ارادے کے وقت شیر کو لیث کہتے ہیں۔

اور جب اپنے گھر سے باہر نکل رہا ہوتا ہے تو عابس کہتے ہیں جب نیت

www.ziaraat.com Sebeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

کرتا ہے کہ شکار پہ نظر ڈالے تو ضیغم کہتے ہیں، جب پہلی نظر شکار پہ ڈالتا ہے تو غضنفر کہتے ہیں، جب چاہتا ہے کہ شکار پہ جست لگائے تو عباس کہتے ہیں، جب شکار کو اپنے پنجے میں جکڑ لیتا ہے تو صفدر کہتے ہیں جب شکار کو دو ٹکڑے کر دیتا ہے تو حیدرؑ کہتے ہیں، لغتِ عرب پر علیؑ کی ماں کی حکومت ہے زبان پر اتنی کمانڈ (Command) تھی کہ جب ہی تو اللہ نے نبوت سے کہا زبان سیکھنی ہے تو علیؑ کی ماں سے سیکھو جب قرآن اُتاریں ارے علیؑ کی ماں نے نبوت کو زبان عطا کی حلیمہ نے نہیں سکھایا بلکہ فاطمہ بنت اسدؑ کی فصیح زبان محمدؐ بولتے تھے یہ ہیں شیر کے نام، اس کی صفات، اُس کی شرافتیں پانی پیئے گا لیکن اگر اسے معلوم ہو جائے کہ اس گھاٹ سے کتے نے پانی پیا ہے تو نہیں پیئے گا اس لیے کہ نجاست سے دور بھاگتا ہے حد یہ ہے اگر نجس عورت قریب سے گزر جائے تو قوت سلب ہو جاتی ہے یہ اُدھر سے نہیں گزرے گا یہ صفت یا گھوڑے میں ہے یا شیر میں بہت سے لوگوں نے فتوے دے دیئے ہیں تنظیم المکاتب انڈیا نے فتوے دیئے ہیں کہ اگر آپ نجس بھی ہیں تو آپ ذوالجناح کو چوم سکتی ہیں وہ قریب ہی نہیں آنے دے گا یہ صفت شیر میں ہے یا گھوڑے میں دونوں طاہر جانور ہیں کل گھوڑے پہ تقریر کروں گا آج شیر پہ ایک جست میں شیر تیس فٹ کی چھلانگ لگاتا ہے رفتار دیکھنے والی، بیٹھنے کا انداز جب پنجوں کو ٹیک کر ترائی میں بیٹھتا ہے تو شاہانہ انداز ہوتا ہے، شیر کی تین آوازیں ہیں، ہونکنا، گونجنا اور ڈکارنا، ہونکتا ہے پیار میں اپنے گھر کے ساتھ، گونجنا ہے شیرنی اور بچوں کے ساتھ لیکن ڈکارتا ہے جب اپنے گھر سے باہر آتا ہے انیسؔ نے مصرع دیا کہ جب ترائی پہ لشکرِ یزید آ گیا عباسؑ نے تلوار کھینچی تو مصرع دیا۔

نکلا ڈکارتا ہوا ضیغم کچھار سے

Presented by www.ziaraat.com

اگر شیر کے اطوار پڑھنا ہیں تو میر انیسؔ کے مرثیے پڑھیں ایک ایک صفت میر انیسؔ نے شیر کی نظم کی ہے ہندوستان کا شیر قومی جانور ہے ہندوستان نے چالیس کروڑ روپے مقرر کیئے ہیں شیروں کی حفاظت کے لیئے پہلے شیر پچاس ہزار تھے اب کُل بیس ہزار بچے ہیں قدیم زمانے سے ابوالہول احرامِ مصر شیر کی شکل پر ہیں دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ شیر کے مجسمے رکھتے تھے اشوک کی لاٹ پر چار شیروں کے منہ ہیں انجیل میں توریت میں شیروں کی عظمت موجود ہے ہارون عباسی کے دربار میں بھی پیچھے جو قالین لگا تھا اُس پہ بھی شیر کی تصویر تھی مامون عباسی کے قصر کے دروازے پر دو مجسمے شیر کے تھے ایک فاسق نے امام رضاؑ سے ولی عہدی کے موقعے پہ کہا ہم آپ پر جب ایمان لائیں گے جب یہ دونوں شیر مجسم ہو جائیں جیسے ہی اُس نے کہا آپ نے فوراً دونوں کو مخاطب کیا کہ تم دونوں اس فاسق و فاجر کو یوں ختم کرو کہ کچھ باقی نہ رہے دونوں شیر مجسم ہوئے آگے بڑھے اور اُسے کھا گئے کھا کے واپس آئے مامون بے ہوش ہو چکا تھا آتے ہی دونوں شیروں نے کہا حکم دیجیے تو مامون کو بھی کھا جائیں آپ نے کہا نہیں آج کی حد تک اتنا ہی کام، مجسمے کو شیر بنانا پھر عقل میں آتا ہے کہ جسم ہے مادہ ہے لیکن تصویر میں جان ڈالنا مشکل ہے حالانکہ قید میں تھے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ، جادو گر ہندوستان سے آیا تھا بادشاہوں کو روحانیت سے نہیں جادوگروں اور شعبدہ بازوں سے بڑی دلچسپی تھی اسے اس لیئے بلوایا تھا کہ پہلی بار اس زمانے میں تاش کے پتے نکلے تھے اور تاش کے پتوں کا جادو اسے آتا تھا تو ہارون اُس سے سیکھتا تھا اور اُس جادو میں اُس نے ایسے ایسے اثر پیدا کر دیئے خوب کرتب ہارون کو دکھاتا تھا، ہارون نے کہا کوئی ایسا کرتب دکھا کہ ہم اس قیدی کو معاذ اللہ رسوا کر سکیں اُس

Presented by www.ziaraat.com

نے کہا بلا لے دستر خوان پر اور باریک روٹیاں پکوا لے اب کھانے پر وہ جادوگر بھی ہارون بھی اور امام بھی اور ایک غلام بھی دستر خوان پر ابھی کھانا شروع نہیں ہوا تھا کہ غلام نے روٹی کی طرف ہاتھ بڑھایا جادوگر نے اپنے جادو سے روٹی اس کے ہاتھ سے اُڑا دی اُس نے دوسری اٹھائی وہ بھی اُڑ گئی امام دیکھ رہے ہیں اب وہ ذاکرین جو فن خطابت سے واقف نہیں ہوتے تو وہ پڑھ دیتے ہیں کہ امام نے روٹی اٹھانے کے لیئے ہاتھ بڑھایا کس کی مجال جو امام کے ہاتھ سے روٹی اڑا دے امام کہتے ہی اُسے ہیں جو اپنے غلام کی توہین دیکھ کر جلال میں آجائے معجزہ احتیاط سے لکھنا اور بیان کرنا چاہیئے امام نے دیکھا اب اُس کا جادو بڑھتا جا رہا ہے ہارون فخر کے ساتھ امام کو دیکھ رہا ہے ایک بار امام نے دیکھا کہ یہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آ رہا ہے تو جو ہارون کے تخت کے پیچھے دیوار کے ساتھ ایک قالین تھا اُس پر شیر کی تصویر بنی ہوئی تھی ایک بار آواز دی اے مخلوقِ خدا یہ تیرا شکار ہے اب وہ تصویر نہ تھی بلکہ ایک دھاڑتا شیر قالین سے کودا تخت کے سامنے اپنے انداز اور شجاعت کے ساتھ آگے بڑھا اور دوڑ کر شکار پنجے میں لیا چند لمحے میں نگل گیا اب ڈکار بھی نہ لی اور ٹہلنے لگا امام اُٹھے اشارہ کیا کہا اپنی حالت میں واپس جا اب شیر نہ تھا پھر تصویر تھی ہارون بے ہوش ہو چکا تھا جب ہوش میں آیا کہا میں نے اس جادوگر کو باہر سے بلایا تھا اس شیر سے کہیئے جادوگر کو واپس کر دے اب تصویر کی طرف نہیں دیکھ رہا، اُس کے بعد عباسی بادشاہوں نے شیر کی تصویر نہیں لگائی، شیر سے کہیئے میرے مصاحب کو واپس کر دے آپ نے فرمایا ہارون تو نے قرآن پڑھا ہے کہا ہاں پڑھا ہے کہا فرعون کے دربار میں جادوگروں نے جب رسی کے ٹکڑوں کو سانپ بنایا اور عصائے موسیٰ اژدھا بنا تو اژدھا سارے سانپوں کو کھا گیا اگر

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

موسیٰؑ کے عصا نے واپس کیا ہوتا تو میں بھی واپس دلا دیتا۔ غور نہیں کیا آپ نے وہ بھی موسیٰؑ یہ بھی موسیٰؑ جہاں جادوگری کا زور ہوتا ہے وہاں اللہ موسیٰؑ کو بھیجتا ہے اس لیئے بارہ اماموں میں ایک موسیٰؑ بھی ہیں بھئی توجہ کیجئے میں کچھ بتانا چاہ رہا ہوں۔ اِن کا نام بھی موسیٰؑ اُن کا نام بھی موسیٰ لیکن وہ صرف موسیٰؑ یہ موسیٰ کاظمؑ اس لیئے کہ لاکھ موقعے آئے جہاں موسیٰ بن جائیں اور کاظم کے معنی ہیں ضبط کرنے والا اللہ نے کہا وہ موسیٰؑ جلال میں آجاتا تھا مگر یہ موسیٰ کبھی کبھی جلال میں آتا ہے جب اشارے سے تصویر شیر بن جائے تو یہ خود کتنا بڑا شیر ہوگا کسی نے آکے امام موسیٰ کاظمؑ سے کہا ہمارا پڑوسی علیؑ کو گالیاں دیتا ہے کیا ماردیں امام نے کہا نہیں سزا ہم دیں گے اس کی زمین تھی اور ابھی اُس نے فصل بوئی تھی اور ابھی پودے نکلے تھے لاکھوں کی فصل ایک بار گھوڑے پر بیٹھے اور اُس کی فصل میں گھوڑا دوڑانا شروع کیا وہ چلّا رہا ہے مولا یہ کیا کر رہے ہیں میری فصل تباہ ہو جائے گی کہا نہیں پہلے یہ بتا میرے جد علیؑ کو گالیاں دے گا کہا میری توبہ میں اب گالیاں نہیں دوں گا میری فصل تباہ ہو رہی ہے گھوڑوں کے سموں سے پورا کھیت روند کے رکھ دیا سوا شیر کے یہ کام کون کر سکتا ہے علیؑ کو برا کہنے والے کو سزا وہاں سے مل جاتی ہے دشمنِ علیؑ نے کہا میں ایمان لایا اب میں زندگی میں کبھی مولا علیؑ کو برا نہیں کہوں گا کہا اگر وعدہ کرتا ہے تو سن لے ایسی فصل ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی ہوگی اور سن جہاں جہاں میرے گھوڑے کے سم پڑے ہیں اگر ایک دانہ نکلنے والا تھا تو ہاں ہزار دانے نکلیں گے اس لیئے کہ میرے جانور کے پیروں میں برکت ہی برکت ہے، یہ برکت ہی تو ہے کہ کربلا میں جہاں جہاں حسینؑ کا گھوڑا دوڑا شہر آباد ہو گیا صحرا تھا، یا علیؑ شیر یا عباسؑ شیر اور بڑا ناز تھا حسینؑ کو یہ میرا شیر ہے نام خود عباسؑ رکھا تھا

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

حسینؑ عباسؑ کو شیر کہتے تھے اور اس نام کا ہی اثر تھا کہ اُٹھتے بیٹھتے جنابِ زینبؑ کہتیں ارے کسی کے ایک دو بھائی ہوتے ہیں میں بہت خوش نصیب ہوں میرے اٹھارہ بھائی ہیں اور پھر عباسؑ جیسا بھائی اور جب عباسؑ شہادت کے لئے جانے لگے تو کہا فضہؑ عباسؑ سے کہہ دو کہ چند جملے زینبؑ کے سن لو تو پھر جانا آ کے شہزادیؑ کے سامنے بیٹھ گئے کہا عباسؑ سنو! بابا نے کئی بار مجھ سے یہ بات کہی زینبؑ تیرے بازوؤں میں رسی بندھے گی تو میں اکثر سوچتی تھی کہ جس بہن کے اٹھارہ بھائی ہوں کس کی مجال کہ بازو میں رسی باندھے خیر سے جب تم جوان ہوئے اور تم ہتھیار سجا کر باہر نکلتے تھے تو میں سوچتی تھی جس کا عباسؑ جیسا شیر بھائی ہو پھر کس کی مجال ہے عباسؑ تم جا رہے ہو اب زینبؑ کو یقین ہو گیا کہ اب ضرور رسی بندھے گی آٹھویں مجلس ہو گئی چہلم قریب آ گیا کل شبِ چہلم ہے دست بستہ میں کہوں گا بی بی زینبؑ آپ تو خاتونِ ہیں نبیؐ کی نواسی ہیں آپ عالمہ غیر معلّمہ ہیں بی بی آپ کو کسی نے نہیں سکھایا لیکن اللہ کی طرف سے آپ کو علم عطا ہوا یہ آپ کہہ رہی ہیں نہ عباسؑ تم جا رہے ہو اب زینبؑ کو یقین ہے کہ اُس کے بازوؤں میں رسی بندھے گی لیکن بی بی وہ بچی تو چھوٹی ہے جس کا نام سکینہؑ ہے وہ ہر وقت یہی جانتی ہے کہ میرا چچا موجود ہے مجھے پانی ملے گا اس لیے کہ میرا چچا عباسؑ ہے اُس کو یہ نہیں معلوم تھا کہ بچوں کے طمانچے پڑتے ہیں سکینہؑ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ بچوں کا گلا بھی باندھا جاتا ہے ارے یہ سکینہؑ عباسؑ کی بھتیجی جس کا گلا بندھ جائے یہ جملہ کہنا چاہتا تھا کیا رونے کے لیئے یہ جملہ کافی نہیں ہے ارے یہ بچی عباسؑ سے بہت پیار کرتی تھی ارے کربلا میں یہی کہتی تھی چچا کیا ہم پیاسے مر جائیں گے میری جان سکینہؑ پیاسی ہو جب راستے میں یہی بچی چچا کو بلاتی تو تیز گھوڑا دوڑاتے عباسؑ سکینہؑ کے

Presented by www.ziaraat.com

پاسؑ آتے ارے وہی سکینہؑ کوفے کا بازار اونٹ پہ سوار تھی چچا چچا پکار رہی تھی آج گریہ کا دن ہے میں شہادت پڑھوں گا نویں مجلس میں قید خانے سے قیدیوں کا آزاد ہونا چہلم کو قبرِ حسینؑ پہ پہنچنا لیکن اٹھارہ سفر کو میں بی بی سکینہؑ کی شہادت پڑھتا ہوں میں خود رونا چاہتا ہوں آپ کا دل چاہے تو میرے ساتھ ایک بیوہ ماں اُمّ ربابؑ کو اُس کی چھوٹی سی بچی کا پرسہ دے دیں اور یاد رکھئے یہ پرسہ اس لیئے ضروری ہے کہ ایک بچہ مر چکا اب ربابؑ کا سہارا صرف سکینہؑ ہے وارث مارا گیا بیٹا مارا گیا ماں کی گود خالی ہے اب ربابؑ کا کوئی سہارا نہیں ہے کتنی مظلوم ماں ہے اللہ یہ اُمّ ربابؑ چار سال کی بچی سکینہؑ آپ کو معلوم ہے حسینؑ نے سکینہؑ نام کیوں رکھا تھا خود سکینہؑ کو حسینؑ نے بتایا کہ بی بی جب بھی ہم نمازِ شب پڑھتے تو پڑھنے کے بعد ایک دعا مانگتے کہ پروردگار ایک بیٹی ایسی دے دے کہ جس کو میں بے انتہا چاہوں وہ میرے لیئے وجہ سکون بن جائے سکینہؑ کے معنی سکون اے سکینہؑ یہ میری دعاؤں کا اثر تھا تم پیدا ہوئیں۔ میں نے تمہارا نام سکینہؑ رکھا میں نے تاریخ میں کوئی باپ نہیں دیکھا جس نے اپنی بیٹی کے لیئے شعر کہے ہوں دو شعر کہے جب تک سکینہؑ اور ربابؑ میرے پاس ہوتی ہیں مجھے سکون ملتا ہے لیکن جب ربابؑ سکینہؑ کو لے کر اپنے گھر یعنی بچی کے ننھیال چلی جاتی ہیں تو میں بے قرار ہو جاتا ہوں مجھے گھر میں چین نہیں آتا لیکن سکینہؑ پوری دعا یہ مانگی تھی کہ اے پروردگار اگر اُسی بچی کے ذریعے تو میرا امتحان لینا چاہے تو اُس بچی کے ذریعے تیری بارگاہ میں صبر کا امتحان دوں گا سکینہؑ اگر آج تم نے روک لیا تو تمہارے بابا کا امتحان نامکمل رہ جائے گا سکینہؑ کیا چاہتی ہو کہ میں اللہ کے امتحان میں کامیاب ہو جاؤں بابا میں نہیں روکتی لیکن صبح سے دیکھ رہی ہوں جو بھی گیا وہ واپس نہیں آیا اور بابا جو بھی گیا

Presented by www.ziaraat.com

وہ یہ کہہ کے گیا ہم سکینہؑ تمہارے لیئے پانی لائیں گے نہ پانی آتا ہے نہ جانے والا آتا ہے بابا کیا آپ بھی نہیں آئیں گے؟ بابا اگر آپ بھی نہیں آئے تو آپ کو تو معلوم ہے جب رات ہوتی ہے اور مجھے نیند آتی ہے تو میں آپ کے سینے پر سو جاتی ہوں تو بابا اتنی تو اجازت دیجیے کہ اگر آپ نہ آئے تو رات کو جنگل میں میں آپ کو ڈھونڈتی ہوئی آجاؤں اور جب رات آئی چونکہ کہا تھا پکارتی چلی بابا سکینہؑ پکار رہی ہے اور جب نشیب کے قریب پہنچی ہاں جب جنابِ زینبؑ نے سوتی سکینہؑ کو اٹھایا ہے تو پوچھا تھا بیٹا تم نے بابا کی لاش کو کس طرح پہچانا بابا کے سر تو نہیں ہے کہا پھوپھی اماں جب خیموں میں آگ لگی میں بابا بابا پکار رہی تھی تو اس نشیب سے اس کٹی گردن سے آواز آئی سکینہؑ "الیّا الیّا یا بنیّا" ارے میری لعل تیرا بابا سر کٹائے یہاں پڑا ہے کیا کوئی ایسا سنگدل بھی ہے جو اب بھی نہیں روئے گا، کوئی باپ صاحبِ اولاد جسے رونا نہیں آرہا کوئی ایسا بیٹا بھی ہے جو اپنے باپ سے محبت نہیں کرتا، یہ تو روز کے مسئلے ہیں۔ سکینہؑ چلو جنگل میں نہیں سوتے پھوپھی اماں پھر بابا جنگل میں کیوں سو رہے ہیں جدائی تھی بابا سے جدائی تھی لیکن ہائے قیامت تھی کس طرح سکینہؑ کو لے گئے ارے اس ننھی سی بچی نے کیا کیا مصیبتیں اُٹھائیں پانی کہہ دیتیں تو شمر کی گھڑکیاں ارے کھانا تو کبھی مانگا ہی نہیں بڑوں نے راستہ کیسے کاٹا مگر اللہ رے بچے کوفے سے شام تک سکینہؑ نے راستہ کیسے کاٹا اور پھر دربار یزید اور سکینہؑ کا امتحان یزید کہتا ہے ہم نے یہ سنا ہے سکینہؑ تمہارا بابا تمہیں بہت چاہتا تھا کہا تو نے صحیح سنا ہے تو کہا ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ تمہارا باپ تم سے کتنی محبت کرتا تھا طشت سے سرِ حسینؑ کو آواز دو بابا حسینؑ یہ یزید میری محبت کا امتحان لے رہا ہے ارے پھٹا ہوا دامن پھیلا کے کہا بابا آؤ سر حسینؑ طشت سے اٹھا ارے

Presented by www.ziaraat.com

میری بچی سکینہؑ آرہا ہے تیرا بابا رخسار پہ رخسار رکھ کے کہا بابا آپ نے میرا گلا زخمی دیکھا بابا پانی راستے میں نہیں ملا چچا عباسؑ کہہ کے گئے تھے واپس نہیں آئے بابا اور پھر اندھیرا قید خانہ میرا ایک جملہ ہے بڑا قیمتی ہے یہ اس کی قدر کرنا اس اسیری میں جن عورتوں کے سارے وارث مار ڈالے گئے ہوں اُن بیبیوں کا سہارا کیا تھا ایک جوان تھا وہ قیدی تھا ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پاؤں میں بیڑیاں کمر میں لنگر تمام قیدیوں کا اسیروں کا بس فقط ایک سہارا سکینہؑ کی معصوم باتیں ربابؑ کا سہارا سکینہؑ زینبؑ کا سہارا سکینہؑ اُمّ کلثومؑ کا سہارا سکینہؑ اُمّ لیلیٰؑ کا سہارا سکینہؑ سب کے بچے مارے گئے لیکن ہر بی بی کا سہارا سکینہؑ، ہر بی بی سکینہؑ کو دیکھے تو ڈھارس آجائے اگر یہ نعمت بھی چلی جائے تو قیامت ہے نا سہارا کیوں سہارا اس لیئے کہ بچی کو بہلانے میں دن گزر جاتا اور رات گزر جاتی سب اپنا غم بھلا کے سکینہؑ کو بہلانے میں لگ جاتے جب رات آتی تو اک اک بی بی سکینہؑ کو سلاتی کبھی ربابؑ تھپکتیں کبھی زینبؑ تھپکتیں سکینہؑ روتے روتے تھک کر سو جاتیں دن بھر سکینہؑ قید خانے کی سلاخوں کو پکڑے کھڑی رہتیں دن بھر کھڑے کھڑے تھک جاتیں اور قید خانے کے دروازے پہ کیوں کھڑی رہتیں اس لیئے کہ شام کی سب عورتیں صبح ہوتے ہی کام کاج چھوڑ دیتیں جب تک اسیر زنداں میں رہے شام کے کسی گھر میں روٹی نہیں پکی تمام عورتیں اپنے بچوں کو گودیوں میں لے کر قید خانے کے دروازے پر آجاتیں آواز دے کر کہتیں حسینؑ کی بیٹی سکینہؑ ہم آگئے آؤ ہم سے باتیں کرو ہمیں سناؤ کربلا کا واقعہ کیسے ہوا سکینہؑ دروازے پر آتیں اپنی ننھی ننھی زبان سے مدینے سے کربلا تک کربلا سے شام تک پورا واقعہ سناتیں اور پھر کہتیں شام کی عورتو! کیا پوچھتی ہو جیسا چچا ہمارا تھا جیسا بھائی علی اکبرؑ ہمارا تھا اے شام کی عورتو! اب کوئی نہ

Presented by www.ziaraat.com

رہا شام ہو جاتی عورتیں واپس چلی جاتیں یہ کہہ کر ہم صبح پھر آئیں گے پھر بیبیاں بلاتیں آؤ سکینہؑ تھک گئی ہو نا میرے زانوؤں پر سو جاؤ بار بار کہنا پھوپھی اماں ہم نے ابھی دیکھا تھا یہ سارے پرندے جا رہے تھے اپنے اپنے گھروں کی طرف ہم کب مدینے جائیں گے پھوپھی اماں ہمارا گھر کب آئے گا جزاک اللہ خوب رو رہے ہیں آپ آنسوؤں کی برسات میں دیکھ رہا ہوں، صدائیں بلند ہیں، پرسہ دینے کو آپ تیار ہیں تقریر کے آخری جملے زینبؑ یہ سمجھیں کہ ہم نے سکینہؑ کو سلا دیا ہمیشہ یہ کرتیں ایک طرف ربابؑ لیٹ جاتیں اور ایک طرف زینبؑ بیچ میں بچی کو لٹالتیں زینبؑ یہ سمجھیں کہ بچی سو گئی اندھیرے زندان میں اک بار زینبؑ کی پیشانی پر اک ننھا سا ہاتھ آیا کہا سکینہؑ کیا تلاش کر رہی ہو کہا پھوپھی اماں ابھی ابھی بابا یہاں کھڑے تھے کہہ رہے تھے سکینہؑ ہم تمہیں لینے آئے ہیں اک بار بچی نے رونا شروع کیا بابا کہاں ہیں بابا کہاں ہیں بچی جب روئی تو قیدی بھی روئے اتنا گریہ ہوا کہ یزید سوتے سے اُٹھ گیا کہا اب کیا سانحہ ہوا ہے آج قیدی بہت رو رہے ہیں طاہر دمشقی روایت کرتا ہے کہ میں دوڑ کے گیا اور پھر واپس آیا میں نے کہا امیر بچی بہت رو رہی ہے اور اپنے باپ کا سر مانگ رہی ہے امیر اُس پر رحم کر سر بھجوا دے شاید بچی بہل جائے صندوق سے سر نکالا گیا زندان کا دروازہ کھلا روشنی پھیلی سر کو جو دیکھا کہا پھوپھی اماں بابا آ گئے اب سکینہؑ دو زانو بیٹھ گئی سر کو گود میں رکھا کہا بابا آ گئے بابا کے منھ پر اپنا منھ رکھا اب شکوہ شروع ہوا بابا بہت پیاسی ہوں چچا نہیں آتے بہت بلاتی ہوں، بھیا علی اکبرؑ نہیں آتے بہت بلاتی ہوں، بابا آپ نے بھی تو قید خانے میں خبر نہیں لی بابا اب آپ آ گئے اب سکینہؑ کو لے چلیے یہ کہہ کے حسینؑ کے منھ پر اپنا منھ رکھا خاموشی چھا گئی سناٹا ہو گیا ایک بار زینبؑ نے شانہ

Presented by www.ziaraat.com

بلایا کہا سکینہؑ لاؤ سر واپس کرو، دربان مانگ رہا ہے، جواب نہ آیا، ایک چیخ نکلی کہا بھابھی ربابؑ "اناللہ وانا الیہ راجعون" بہت روئے آپ بہت ماتم کیا آپ نے اِسی طرح مجلس میں روتے ہیں جزاک اللہ تم سلامت رہو بس دو جملے صرف دو جملے سن لو ہمت تو نہیں مگر پڑھ رہا ہوں صبح ہوئی تو شام کی عورتیں قید خانے کے دروازے پر آئیں کہا سکینہؑ آؤ سکینہؑ آؤ ارے کوئی جواب نہ ملا ایک قیدی زنجیریں سنبھالے آیا اور کہا جو کربلا کی کہانی سناتی تھی وہ بچی مرگئی ارے دیکھو اُس کا لاشہ میرے ہاتھوں پر ہے اس کی قبر بنانے والا کفن دینے والا کوئی نہیں...... ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ، ہائے سکینہؑ..........

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

نویں مجلس

قرآن اور گھوڑا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ساری تعریف اللہ کے لئے اور درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے

عشرۂ چہلم کی نویں تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں۔ ''انسان اور حیوان'' کے موضوع پر آج شبِ چہلم ہے اور مجلس کے بعد علم اور ذوالجناح کی زیارت برآمد ہوگی اور مجلس اور زیارت کے بعد یہاں نذر کا انتظام ہے آپ حضرات نذر میں شریک ہو کر جائیے کل بروزِ چہلم آخری مجلس اس عشرے کی ہوگی اپنے وقت کے ساتھ اور بعدِ مجلس امام مظلوم کا تابوت برآمد ہوگا کل ہی شام کو مجلس چہلم امامِ مظلوم آلِ عبا میں شام کو پانچ بجے منعقد ہوگی اُس میں بھی آپ حضرات شرکت فرمائیے۔ (صلوٰۃ)

انسان کہ جسے بنا کر اللہ پچھتایا نہیں اور اسے کوئی افسوس نہیں ہوا اس بات پر کہ ہماری مخلوق ہم سے ہی سرکش ہوگئی اور اکثریت نہ اللہ کو مانتی ہے نہ اللہ کی اطاعت کرتی ہے۔ تمام انسانوں نے اپنی اپنی قومیت اور حیثیت کے مطابق اپنے اللہ خود بنا لیئے اور اس کی وجہ تھی کہ انسان رحمتِ معبود کو سمجھ نہ سکا آسمان سے وہ دولت برسانا نہیں چاہتا تھا بلکہ چاہتا تھا کہ انسان کائنات کی ہر شے کو پہنچانے اس پہ مشاہدہ کرے اور اللہ نے کہا کہ ہم نے ہر چیز تمہارے لیئے بنائی اور تسخیر

Presented by www.ziaraat.com

کر دی یہ نہیں ہوگا کہ تم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہو اور تمہارے لیئے دولت آئے، کھانا آئے، پانی آئے اور تم آرام کی زندگی گزارو لیکن انسان چونکہ فطرتی طور پر جلد باز بھی تھا بزدل بھی تھا بخیل بھی تھا کاہل بھی تھا اس لیئے اس نے اپنی عقل کو اس لیئے استعمال نہ کیا کہ وہ بخیل تھا وہ دنیا کی باطل طاقتوں سے ٹکرا اس لیئے نہ سکا کہ بزدل تھا کارنامے اس لیئے نہ کرسکا کہ کاہل تھا کام اس لیئے اپنے بگاڑے کہ جلد باز تھا اور کام بگڑتے چلے گئے پھر اس کو اپنے معبود کی تلاش ہوئی تو اس نے کہا وہ تو ملتا نہیں اس لیئے خود ہی بنالو جو دولت دے وہ ہمارا معبود جو ہمارے لیئے لڑے اور طاقت دِکھائے وہ ہمارا معبود جو خزانے لٹائے وہ ہمارا معبود تو انسانوں کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر ہوشیار چالاک مکار انسانوں نے انسانوں کے دماغوں پر قبضہ کرلیا اور نمرود نے کہا یہ تو احمق ہیں آسان ہے ان کیلیئے خدا بننا شکار ہوگئے کم عقل لوگ عیّاروں کی عقل کے آگے انکا زور نہ چلا آخرا طاعت کی آخر غلام ہوئے لیکن پھر انسان کے ہی غلام رہے اپنے سے بڑی طاقت کو ماننے کیلیئے تیار نہ ہوئے پھر فرعون خدا بن بیٹھا، پھر شدّاد خدا بن بیٹھا دولت جس کے پاس تھی اس سے متاثر ہوئے قارون کے پاس سب سے زیادہ سونا تھا تو اسی سے متاثر ہوگئے ہامان سے متاثر ہوگئے جس نے بھی جادو کے شعبدے دِکھائے اس کے آگے اپنا سر جھکا دیا معبود کا سجدہ نہ کیا نمرود کا سجدہ کرنے لگے، فرعون کا سجدہ کرنے لگے شدّاد نے جنّت کی بات کی تو یہی سمجھے کہ جنّت شدّاد بانٹے گا یہ سب شیطان کا کھیل تھا اس نے دماغوں پر قبضہ کیا دماغوں میں گھونسلے لگائے اور اُس میں انڈے دیئے جب اس گھونسلے میں سے الّو کے بچے نکلے تو عقل کا نام و نشان نہ تھا الّو تو تھے ہی گدھے بھی نظر آنے لگے اور

Presented by www.ziaraat.com

حیوانوں نے کہا یہ ہے انسان جو ہم سے بدتر نظر آرہے ہیں جنگل کے جانوروں نے ایکا کرلیا انھوں نے کہا یہ تو ساتھ نہیں رہتا یہ سب ایک دوسرے کے دشمن ہیں انسان لیکن پرندوں نے مظاہرہ کیا کہ اگر دس چڑیاں اُڑ کے دوسرے درخت پہ جائیں گی تو پورا غول جائے گا اور کئی کئی ہزار چڑیاں ایک ساتھ رہتی ہیں ایک ساتھ بولتی ہیں ایک ساتھ اُڑتی ہیں ایک ساتھ رہتی ہیں ایک ساتھ چگتی ہیں جنگل کے تمام جانور ہرن حد یہ ہے کہ گدھے بھی جنگل کے گدھے بھی غول کے غول ساتھ رہتے ہیں شیر ساتھ رہتے ہیں ریچھ ساتھ رہتے ہیں، بندر کی قوم ساتھ رہتی ہے اپنے جھگڑے خود ہی نمٹا لیتے ہیں ایک دوسرے کو کھاتے نہیں دوسرے کو مارتے نہیں خوش رہتے ہیں جنگل میں اور صحراؤں میں جو غذا اللہ نے دی ہے اُس پر شکر کرتے ہیں اُس کے علاوہ کچھ مانگتے نہیں اور کی ہوس نہیں کرتے ڈاکا ڈالتے نہیں چوری کرتے نہیں انھیں معلوم ہے پوری زمین معبود نے ہمارے لیئے بنائی ہے جہاں گھاس ہے جہاں باغ ہیں زمین میں وسعت ہے جب ایک چراگاہ ختم ہوتی ہے تو زمین منتقل کرتے ہیں دوسرے ملک چلے جاتے ہیں اتنی حس ہے ان کے پاس کہ جس ملک میں رہتے ہیں اگر وہاں زیادہ سردی پڑنے لگے تو سردی کے زمانے میں جگہ بدل لیتے ہیں اور پاس کے ملکوں میں غول کے غول چلے جاتے ہیں روس کے پرندے جب سردی سے گھبراتے ہیں تو ایران میں آجاتے ہیں اور امامؑ رضا کے روضے کے صحن میں گویا یہ ان کی زیارت ہے اور شریف پرندے اگر کوئی ہاتھ سے پکڑنا چاہے تو پکڑ لے ڈرتے نہیں انسان سے اس لیئے نہیں ڈرتے کہ ضامن کے ہاں آئے ہیں کبوتروں نے گھر بنائے تو اب تک کعبے کو گھر بنایا ہوا ہے مدینے کو گھر بنایا ہوا ہے کربلا اور روضۂ عباسؑ پر طواف کرتے

Presented by www.ziaraat.com

ہیں لیکن اتنا ادب اتنا احترام، اتنی تعظیم کہ کیا مجال کہ روضۂ حسینؑ اور روضۂ عباسؑ کو کراس کر کے اڑ جائیں کیا مجال کہ ضریح پر سے اڑ جائیں بلکہ گنبد کا طواف کرتے ہیں کئی کئی سو پرندے مل کر کئی کئی بار طواف کرتے ہیں اور کوئی کھڑے ہو کر اگر گننا چاہے تو ہر بار سات طواف کرتے ہیں یہ پرندوں کی حس ہے ضریح کے پاس جاتے ہیں اوپر بیٹھے ہیں ایک دم سے آتے ہیں کدھر سے آتے ہیں کیسے آتے ہیں اُسی دروازے سے آتے ہیں جس سے ہم داخل ہوتے ہیں لیکن نہ دیوار سے ٹکراتے ہیں نہ انھیں رات روکتی ہے نہ انھیں دن روکتا ہے نہ خدام روکتا ہے نہ امام روکتے ہیں آ کے ضریح کا طواف کرتے ہیں میرے خیال میں آپ لوگوں نے زیارت نہیں کی ایسے بیٹھے ہیں آپ کی اکثریت نے زیارت نہیں کی یا یہ چیزیں نہیں دیکھیں مجلس کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ہم زیارت کرا رہے ہیں آپ کو اس لیئے میں کہتا ہوں مشاہدہ کتنا ضروری ہے آپ غور کرتے ہیں یعنی میری مجلس سے کم از کم آپ یہ اندازہ کیا کریں کہ میرا ذہن آپ کو کہاں کہاں کے مناظر دِکھاتا ہے اور اس پہ بھی غور کیا کیجئے کہ میں جہاں جاتا ہوں وہاں کی ہر شے کو کتنے غور سے دیکھتا ہوں کس کے لیئے اپنے لیئے یا آپ کیلیئے مجھے اپنے سامعین کا کتنا خیال ہے تو سامعین کو ذاکر کا کتنا خیال کرنا چاہیئے کہ بھئی ایران گیا تو اس نے یہ تک دیکھا کہ چڑیاں کدھر سے آتی ہیں کیا کرتی ہیں کبوتر کدھر سے آتا ہے کب طواف کرتا ہے طواف کی تعداد یہ کتابوں میں نہیں لکھا ہے یہ تو مشاہدہ ہے اور سننے کے بعد یہ طے کریں کہ آپ بھی جائیں گے تو یہ منظر دیکھیں گے اور جب ہم یہ بتایا کریں تو دل میں دعا کیا کیجئے مولا ہمیں بھی روضے پر بلایئے اور اگر ہم گئے تھے تو دوبارہ بلایئے اس لیئے کہ یہ منظر نہیں دیکھ سکے یہ کہہ کے دعا کیجئے ہمیں آپ کے

Presented by www.ziaraat.com

ذاکر نے یہ بات بتائی اور ہم گئے تھے اور ہم یہ نہ دیکھ سکے تو دوبارہ بلایئے مولا دوبارہ بلایئے جب آپ دعا کریں گے تو میرے خیال میں ربیع الاوّل میں بلاوا آجائے گا صرف یہ منظر دِکھانے کیلیے مولا آپ کو بلائیں گے اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے اگر دعا مانگ لی تو پیسے تو ہیں ہی نہیں جائیں گے کیسے اگر یہ سوچنے لگے تو روحانیت گئی اسی کو اللہ نے کہا ہے کم عقل ہے انسان یہ عقل کو استعمال نہیں کرتا کہ دعا مانگتے ہوئے بھی ڈرتا ہے منت مانتے ہوئے بھی ڈرتا ہے زبان سے یہ کہتے ہوئے بھی ڈرتا ہے کہ سونے کا پنجہ چڑھائیں گے کہاں سے چڑھائیں گے ارے بھئی تجھے کیا مطلب منت تو نے مانی ہے جب منت پورے ہونے کا وقت آئے گا تو کئی من سونا امام بھجوا دیں گے چونکہ یقین نہیں ہے اپنی عقل پر یقین نہیں ہے کیونکہ بخیل ہے عقل کے استعمال میں ذہانت کو استعمال نہیں کرتا کہ کتنی بڑی بارگاہ ہے وہاں تو ضد کرتے ہیں چونکہ شعور نہیں آتا دعا مانگنے کا لوگوں کو وہ نجف پہ بیٹھ جاتے ہیں کہتے ہیں ہم جائیں گے نہیں جو مانگا ہے وہ جب تک دیں گے نہیں مولا کو اپنے چاہنے والوں کی ضدیں پسند ہیں۔ کسی نے پوچھا تھا حضورؐ سے کہ اتنی لمبی لمبی دعائیں لوگ مانگتے ہیں اللہ کیوں نہیں سنتا کہا جس بندے کو اللہ پسند کرتا ہے چاہتا ہے کہ یہ ہمیں پکارے جائے پکارے جائے اسے لطف آتا ہے یعنی آپ کو اپنے لطف کا اندازہ ہے یہ نہیں پتہ لطفِ الٰہی کیا ہے اس نے دنیا بنائی کیوں وہ یہ مناظر دیکھ کیوں رہا ہے کس کے لیئے بنائی ہے آپ کیلیے بھئی جن کیلیے بنائی ہے، نہ بناتا، اگر نہ ہوتے پنجتنؑ، ان کیلیے بنائی ہے جب ان کے لیئے بنائی ہے تو ان کے والے جب منظر کا منظر نامہ بن گئے تو اسے لطف آرہا ہے یہ تو خاص بندے ہیں آلِ محمدؐ کے پکارو ہمیں پکارو تم جتنا پکارو گے ہمیں لطف

Presented by www.ziaraat.com

آ رہا ہے پھر ہم دینا شروع کریں گے اور جب دیتے جائیں گے تو تمہارا دامن بھرتے جائیں گے اور ایسے ایسے راستوں سے دیں گے کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے تمہارے تصور میں بھی نہیں آ سکتا عید قریب تھی اور غریب بدّو آ کے نجف پہ بیٹھ گیا عراق والوں کو زور سے علیؑ کو پکارنے میں شرم نہیں آتی، ہم لوگ تو شرماتے ہیں چپکے چپکے دعا مانگتے ہیں نا معلوم کس کس کے روضے پہ جاتے ہیں نجف کے دروازے پہ بیٹھ گئے اور اس نے کہا مولا عید آ رہی ہے بچوں کیلئے کپڑے چاہئیں پیسے نہیں ہیں میرے پاس پورا دن گزر گیا اسے چلاّتے ہوئے جب روضہ بند ہونے لگا تو خداموں نے کہا اب جاؤ مولا کو تمہاری سننا ہوتی تو سن لیتے ایسے ہی ہے تو پھر کل آنا تو اس نے کہا کہ ہم یہاں سے جائیں گے نہیں جب تک علیؑ ہمیں بچوں کے کپڑے نہیں دیں گے ہم جائیں گے ہم یہاں سے نہیں جائیں گے ہم کو روضے میں بند کر دو عاجز آ کے خداموں نے دروازے بند کر دیئے اسے وہیں چھوڑ دیا آدھی رات گزری مولا علیؑ آئے کہا بغداد چلا جا فلاں محلے میں جانا وہاں ایک یہودی سوداگر رہتا ہے اُس کے پاس جانا اُس سے کہنا تو مولا علیؑ کا قرض دار ہے انکا قرضہ واپس کر دے علیؑ کا قرضہ دے دے مولا علیؑ کا فرمان سنتے ہی وہ بدّو روانہ ہو گیا، بغداد کی گلی میں پہنچا یہودی کے دروازے پر پہنچا یہودی نے پوچھا کہاں سے آئے ہو کہا نجف سے آیا ہوں جہاں مولا علیؑ کا روضہ ہے۔ کیوں آئے ہو، مولا علیؑ نے بھیجا ہے، کیا بات ہے، تم قرض دار ہو مولا علیؑ کے مولا نے اپنا قرضہ مانگا ہے، کہا بیٹھو فنجان میں چائے پلائی کہا چائے پینے سے پہلے ایک بار پھر کہو کس نے بھیجا ہے، کہا علیؑ نے بھیجا ہے، کیا کہا علیؑ نے خود تم سے کیا کہا علیؑ نے، کہا کہ قرضہ دے دو، چائے پیو چائے پی، کہا پھر سناؤ کس نے بھیجا ہے تمہیں،

Presented by www.ziaraat.com

کہا علیؑ نے، کیا کہا ہے، کہا اس یہودی سے قرضہ لے لو، کہا اب سنائے جاؤ یہی کہیے جاؤ دیکھا اس یہودی کا کیف کچھ اور ہے آپ نے اس کا کیف دیکھا بار بار علیؑ کا نام سننا چاہتا ہے یہ کہا انھوں نے کہ میں قرض دار ہوں علیؑ کا کہا سنائے جاؤ بتائے جاؤ مجھے سنائے جاؤ میں خود چلونگا چلو راستے بھر کہتا رہا بس سنائے جاؤ کیا کہا علیؑ نے کیسے آئے تم کس نے بھیجا تمہیں کیف آرہا ہے میں قرضدار ہوں علیؑ کا ہاں میں قرضدار ہوں علیؑ کا دریا کا کنارہ آ گیا کہا سنو کشتی پہ بیٹھنے سے پہلے میں بہت بڑا جوہرات کا سوداگر ہوں میرے پاس دنیا کے قیمتی ترین ہیرے ہیں میں کشتیوں میں سفر کرتا ہوں ایک ملک سے دوسرے ملک جواہرات بیچنے کیلیئے جاتا ہوں، میرے پاس ایک تھیلی یاقوت کی ایسی ہے کہ روئے زمین پر کسی کے پاس بھی ایسے یاقوت نہیں اور اتنی تعداد میں نہیں ہیں وہ تھیلی میں اپنی جیب میں رکھ کر لایا ہوں اس لیئے کہ میں علیؑ کا قرضدار ہوں سنو طوفان آیا کشتی ڈوبنے والی تھی میں نے اپنے سارے مذہبی رہنماؤں کو پکارا طوفان نہیں تھما میں نے کہا میں تو اب ڈوب جاؤں گا مارا جاؤں گا تو میں نے کہا اے مسلمانوں کے نبیؐ کے وصی علیؑ میری مدد کرو اگر تم نے میری مدد کر دی تو سب سے قیمتی یہ یاقوت کی تھیلی تمہاری نذر کروں گا طوفان تھما کشتی ٹھہری لیکن اب تک نجف نہیں جا سکا تھا ہاں میں علیؑ کا قرضدار ہوں سناؤ پھر سناؤ تم کو کس نے بھیجا ہے کہا یہ لو تمہیں بھیجا ہے نا یہ ہے علیؑ کا قرضہ یہ تمہارے لیئے بچوں کے عید کے کپڑے کچھ سن رہے ہیں آپ کہا ایک بار اور سنا دو کس نے بھیجا ہے کہا علیؑ نے کہا کیا کہہ کے بھیجا تھا کہنا کہ سوداگر میرا قرضدار ہے قرضہ اس غریب کو دے دو جیسے ہی آخری بار اس نے کہا گرا اور مر گیا بتاؤ جنّت میں گیا کہ نہیں اب بتاؤ اس کے جواہرات بے کار ہیں یا بخشش کا

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

سہارا ہیں، کوئی اور ہوتا تو زندگی کی دعا مانگتا پتہ چلا ساری دولتیں بیکار ہیں جب علیؑ یہ کہہ دیں میرا قرضہ تیرے اوپر جب نبی یہ کہہ دیں تم میرے قرضدار ہو کچھ نہیں چاہتا "قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى" تو دو قرضہ نبی کا، نبی کے قرضدار ہو کیا ہے تمہارے پاس کیا دو گے دولتیں آئی تھیں جواہرات تو ٹھکرا دیئے لے جاؤ کشتیاں کچھ نہیں چاہتا سوا اس کے کہ قربیٰ سے محبت کرو کیا ہے تمہارے پاس محبت میں کیا پیش کرو گے۔ محبت نام ہے کیفیت کا سرشاری کا احسان نہیں کرتے آ کے مجلس میں بیٹھ گئے قرضہ دینے آئے ہو گونگے بن کے نہیں بیٹھنا قرضہ دو زبان کا قرضہ کان کا قرضہ آنکھ کا قرضہ ہاتھ کا قرضہ پیر کا قرضہ ذہن کا قرضہ عقل کا قرضہ ورنہ قرض دار مرو گے اب موضوع شروع کریں وعدے کے مطابق اللہ نے قرآن میں کئی مقامات پر گھوڑے کا ذکر کیا کل شیر پہ مجلس تھی آج گھوڑے پر گفتگو ہوگی، اتفاق سے عادات واطوار میں شیر گھوڑے سے بہت ملتا جُلتا ہے جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ شیر میں شرافت متانت اور سنجیدگی ہوتی ہے گھوڑے میں بھی سب سے پہلے فراست، عقل تمام جانوروں میں سب سے زیادہ ہوتی ہے عقل مند ہوتا ہے اس لیئے اسے کہتے ہیں فرس، فرس کا لفظ فراست سے ہے پہلے گھوڑے کا نام فرس پڑا اب انسانوں میں جب گھوڑے جیسی فراست ایرانیوں میں آئی تو اس ملک کو کہنے لگے فارس، فارس کی وجہ سے گھوڑا فرس نہیں بنا فرس کی وجہ سے ایران والے فارس بنے سلمانؑ فارسی یعنی ان کی عقل سب سے زیادہ تیز ہے گھوڑے جیسی بردباری شرافت اور بزرگی شیر میں سنجیدگی ہے گھوڑے میں بزرگی ہے یعنی بچکانی حرکتیں نہیں کرتا جس طرح شیر میں چھچھورپن نہیں ہے اس طرح گھوڑے میں بھی چھچھورپن نہیں ہے بہت جلد انسان کی بات کو سمجھ جاتا

Presented by www.ziaraat.com

ہے تمام جانوروں میں سب سے زیادہ گھوڑے میں یہ حس ہے کہ میرے مالک نے کیا کہا ہے اور مجھے کس طرح عمل کرنا ہے میدانِ جنگ میں جتنی محنت انسان کی ہوتی ہے اس سے زیادہ محنت گھوڑے کی ہوتی ہے اس لیئے کہ لڑنے میں مصروف سوار کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ یہ بتائے کہ کدھر مڑنا ہے کدھر جانا ہے اس لیئے کہ وہ تلوار چلا رہا ہوتا ہے تو اس وقت تلوار کے سائے سے گھوڑے کو یہ پتہ چلتا ہے کہ اب مجھے کدھر مڑنا ہے دشمن کدھر سے آ رہا ہے کدھر سے بچانا ہے کدھر سوار کو لے کے جانا ہے یہ ہے فراست بزرگ ایسا کہ اپنی سنجیدگی کو بزرگوں کی طرح برقرار رکھتا ہے حد یہ ہے کہ اگر میدانِ جنگ میں یا راستے میں چلتے میں سوار کی کوئی چیز گر جائے تو دانت سے اُٹھا کر دے دیتا ہے یہ ہیں وہ صفات جو عربوں نے لکھی ہیں، عرب کی نظر میں گھوڑے کی بڑی اہمیت تھی اب نہ ہو لیکن دنیا سے گھوڑے کی نسل تو نہیں ختم ہوگئی نہ شیر ختم ہوئے نہ گھوڑے ختم ہوئے کوئی جانور ختم تو نہیں ہوگئے یہ دوسری بات ہے کہ اب ویسی ضرورت نہ رہی لیکن قوم کا باقی رہنا مخلوق کا باقی رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ ابھی ضروت پڑنے والی ہے بھئی ڈائناسور کی ضرورت نہیں تھی تو ختم ہوگئے کیا ضرورت تھی سمندر کی بڑی بڑی مچھلیوں کی اب ضرورت نہیں تھی تو وہ نسلیں ختم ہوگئیں ہوسکتا ہے کہ وہ نسلیں دوبارہ پیدا کر دے اگر ضرورت پڑی انسان کو تو جس چیز کی ضرورت پڑنے والی ہے وہ رہے گی اب قسیم صاحب بیٹھے ہیں وہ آپ کو صحیح بتائیں گے کہ جدید مرثیہ جو آج کل چل رہا ہے جو جوش ملیح آبادی سے شروع ہوا سنہ ۱۹۲۲ء سے اور ۲۰۰۰ء تک آ گیا تو بھئی اس میں یہ کہ گھوڑا تلوار یہ سب بیکار باتیں ہیں اب تو کردار کی باتیں کرو اخلاق کی باتیں کرو تو قسیم صاحب لوگ نثر میں سننے کو تیار نہیں ہیں تو یہ

Presented by www.ziaraat.com

بتائیں شعر میں کہاں سنیں گے اس لیئے کہ فطرتی طور پہ انسان ضدی بھی ہے جتنی نصیحت کریں گے اتنا ہی ضدی ہوتا چلا جائے گا ہم تو انسان ہیں اللہ نے اتنی نصیحتیں کیں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے اگر سب پیغمبر کامیاب ہو جاتے تو آج سب مسلمان ہوتے سب انسان ہوتے انھیں انسانوں میں درندے بھی ہیں حیوان بھی ہیں جنات بھی ہیں شیطان بھی ہیں شیر جیسے بھی ہیں ہاتھی جیسے بھی ہیں بندر جیسے بھی ہیں بھیڑیئے جیسے بھی ہیں سانپ جیسے بھی ہیں ساری مخلوق انہی انسانوں میں ملتی ہے۔ اللہ کی سنتے ہی نہیں، تو جدید مرثیہ کتنا سمجھالے گا مجھے نہیں معلوم لیکن سمجھانے کے چکر میں ہم نے گھوڑا بھی چھوڑا اور تلوار بھی چھوڑ دی لیکن کیا یہ جھوٹ ہے کہ کربلا میں گھوڑا بھی تھا تلوار بھی تھی جب تھا تو جو جو کربلا میں تھا وہ سب مرثیے میں کہنا ہے چھوڑا کیوں یعنی اب زمینِ کربلا کی بات مت کیجئے زمین تو ہے اب گھوڑا رہا نہیں تو اب گھوڑے کی بات مت کیجئے تلوار رہی نہیں تو مرثیے میں تلوار کا ذکر نہیں کیجئے لیکن تلوار کی موجودگی اور گھوڑے کی موجودگی یہ بتا رہی ہے کہ پھر ضرورت پڑے گی اس لیئے موضوع بدلا نہیں ہے یہ دوسری بات ہے کہ قدیم انداز سے نہ کہیئے جدید انداز سے کہیئے اور اب میں بتائے دیتا ہوں آپ کو دونوں چیزیں موجود ہیں یہ دنیا جب تباہ ہو جائے گی خود انسان اپنے ہاتھ سے دنیا کو تباہ کر دے گا تو امام زمانہؑ کے آتے ہی کلاشن کوف ہائیڈروجن بم، نائٹروجن بم، میزائل سب ناکارہ ہو جائیں گے دنیا کے بنائے ہتھیار بیکار ہو جائیں گے پھُسپھُسے ہو جائیں گے جیسے بہت سے زمین دوز بم نہیں پھٹے کچھ پھٹے کچھ نہیں پھٹے حالانکہ کروڑوں سے بنے تھے تو امام زمانہؑ کے آنے پہ ایک بھی نہیں پھٹے گا کوئی دھماکہ نہیں ہو پائے گا کائنات کا سب سے بڑا دھماکہ جبریل کی

Presented by www.ziaraat.com

آواز ہوگی کہ وہ آگئے اور وہ دھماکہ سب سنیں گے اور سارے دھماکے پھُسپھُسے ہوجائیں گے اب جولڑائی شروع ہوگی تو انگریزوں کی نہ بندوق چلے گی نہ میزائل چلیں گے نہ ٹینک چلیں گے سب بیکار اب کیسے لڑے گا انسان دوبارہ تلوار کا دور آئے گا تلوار سے لڑے گا جب تلوار سے لڑے گا تو امام کی ذوالفقار نکلے گی لڑائی پھر تلوار سے ہونی ہے وہی گھوڑوں پر بیٹھ کر جنگ ہونی ہے ٹینکوں پر تو بیٹھ کر جنگ ہونی نہیں ہے ان کو بھی گھوڑوں پر بیٹھنا پڑے گا مسلمانوں کو بھی گھوڑوں پر بیٹھنا پڑے گا پھر گھوڑوں پر بیٹھیں گے پھر تلوار چلائیں گے یعنی تلوار کا دور پھر آنے والا ہے گھوڑوں کا دور پھر آنے والا ہے جب دور آنے والا ہے تو موضوع کیوں نہ بنے امام مہدیؑ کے آنے سے پہلے ہی گھوڑا مقبول ہوجائے گا کیا آپ سمجھ رہے ہیں کہ گھوڑا مقبول نہیں ہے گھوڑوں کا کام جہاد کا میدان ہے اس لیئے قرآن میں اللہ نے یہ کہا کہ گھوڑے ہم نے خلق کیے جہاد کی راہ میں تا کہ ہمارے مجاہد استعمال کریں تو اللہ کی بات تو غلط نہیں ہوسکتی قرآن کو تو قیامت تک رہنا ہے اس کی ہر آیت کو ہر معنی کو قیامت تک رہنا ہے تو جتنے نام قرآن نے گھوڑوں کے دیئے کسی جانور کے نہیں دیئے لغت میں نام ہونا اور ہے اور اللہ کسی حیوان کو پیار میں کئی ناموں سے پکارے کم سے کم پچیس ناموں سے قرآن میں اللہ نے گھوڑے کو پکارا ہے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا۔ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا۔ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا" اب یہ سب گھوڑوں کہ نام ہیں عادیات بھی گھوڑے کا نام ہے موریات بھی گھوڑے کا نام ہے ضبحاً بھی گھوڑے کا نام ہے صبحاً بھی گھوڑے کا نام ہے یہ سب گھوڑوں کے نام ہیں اللہ نے گھوڑے کو جواد بھی کہا ہے مختلف ناموں سے قرآن میں گھوڑے کا ذکر ہے، عادیات کے معنی ہیں غازی مرد صرف

Presented by www.ziaraat.com

غازی ہی نہیں حیوانوں میں صرف واحد گھوڑا ہے جسے اللہ نے مرد کہا ہے، غازی مرد ہے گھوڑا اس لیئے کہ میدانِ جنگ میں شیر کی طرح آتا ہے انسان تلواروں کی چمک میں ڈر کے پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے لیکن نہیں سنا گیا کہ کسی میدان جنگ میں گھوڑا اس لیئے بھاگا ہو کہ تلواریں بہت چل رہی ہیں ہم جارہے ہیں دیکھئے یہ انسان ہے یہ حیوان ہے بزم میں بیٹھے نبی کی شجاعت کے معنی سمجھائے اور گھوڑا اسے معلوم ہے کہ میدان جنگ سے منہ پھیرنا مردوں کا کام ہے اگر اللہ نے مجھے مرد کہا ہے تو میں اپنی قوم پر حرف نہیں آنے دوں گا لیکن واہ رے انسان گھونگھٹ کھا کھا کے واپس آئے، یہ انیس کا محاورہ میں نے ابھی استعمال کیا میدان سے بھاگنے والے کو کہتے ہیں گھونگھٹ کھا جانا عجیب عجیب اردو زبان میں بھی محاورے ہیں فارسی سے کچھ عربی سے کچھ اس کے اپنے غازی مردو العادیات قسم ہے مجھے تیز دوڑتے ہوئے گھوڑوں کی کافی تھا یہ کہہ دیتا تو گھوڑے کی عظمت بڑھ جاتی نہیں قصیدہ پڑھا اللہ نے قسم ہے، مجھ کو تیز دوڑتے ہوئے گھوڑوں کی ان کے سموں سے نکلتی ہوئی چنگاریوں کی اور دوڑنے میں ان کے منہ سے گرتے ہوئے جھاگ کی قسم مجھ کو صبح دم رات بھر دوڑتے ہوئے بغیر تھکے صبح کو دشمن پر ٹوٹ ٹوٹ کے گرنے کی قسم "فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا" یہ صحیح ہے کہ راہوار کے ذریعے سوار کی تعریف ہو رہی ہے کبھی کبھی اللہ کم تر کی مدح کر کے برتر کی مدح کرتا ہے بتانا یہ چاہتا ہے ان کے گھوڑے جب ایسے ہیں تو یہ خود کیسے ہوں گے ان کے جانور ان کے اطاعت گزار ہیں یہ ہمارے اطاعت گزار ہیں اور جو ہمارا اطاعت گزار ہو وہ سوار اور ان کا راہوار، جنگ ہے، جنگِ وادیٔ رمل، رمل عربی میں کہتے ہیں بجری کو ریت کو اس وادی میں ریت ہی ریت تھی اس جنگ کو کہتے ہیں جنگ ذات

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

سلاسل، سلاسل لوہے کی زنجیروں کو عربی میں کہتے ہیں، وادی کا نام وادیٔ رمل جنگ کا نام ذاتِ سلاسل اس جنگ کے موقع پہ یہ سورہ نازل ہوا اور پوری جنگ کی کیفیت اس سورے میں ہے جبرئیل امین نے یہ خبر دی اپنے نبی کو کہ بارہ ہزار کا لشکر وادیٔ رمل میں تیار ہوا ہے مدینے پہ حملہ کرنے کیلئے اور انھوں نے طے کیا ہے صرف دو سر کاٹنے ہیں ایک نبیؐ کا اور ایک علیؑ کا اس سے پہلے کہ وہ روانہ ہوں وہاں سے کسی کو بھیجئے کہ ان کی سرکوبی کرے اب چونکہ اللہ نے کسی کہہ دیا تو اگر نبیؐ چاہے بھی تو کسی میں تو نہیں آتے علیؑ جب تک تاکید نہ ہو جائے تو کسی میں جو جو آتے تھے دیکھئے یہ کساء میں آتے ہیں یہ کسی میں نہیں آتے ہیں تم لشکر لے کر جاؤ لیکن صرف نبیؐ کی ایک بات یاد رکھنا کہ بے لڑے نہ رہنا بے جنگ کیئے واپس نہ آنا اور انھیں مار کے آنا فتح پا کے آنا لشکر لے کے گئے جب وادی میں پہنچے سردار نے کہا کون ہو نام بتاؤ کہا فلاں ابن فلاں کہا تم کیوں آئے ہو ہماری تم سے کوئی لڑائی نہیں تم تو ہمارے دوست تھے وادیوں میں ٹہلا کرتے تھے تم سے کیا جھگڑا جاؤ واپس آ گئے ہم نے کہا تھا لڑ کے آنا انھوں نے کہا تم تو ہمارے دوست تھے وادی میں ٹہلا کرتے تھے تم سے کیا جھگڑا تو ہم کیسے لڑتے واپس آ گئے کفر سے لڑنا آسان نہیں ہے کفر پھیلاتا ہے چونکہ انسان فطرتی طور پر بخیل ہے شجاعت میں شیطان ذرا سی دیر میں بزدل بنا دیتا ہے کیسے کیسے حربے شیطان نے استعمال کیئے عَمرو ابنِ عبدود سے کہا کہ علیؑ کو گرا لو یہ کہہ کر جاؤ جاؤ تم بچے ہو تم میرے بھتیجے ہو تمہارا باپ ابوطالبؑ میرا دوست تھا کوئی اور ہوتا تو کہتا ہاں چچا جان بالکل آپ چچا ہیں علیؑ نے کہا تو جھوٹا ہے ایمان اور کفر میں دوستی نہیں ہوتی کبھی تو میرے باپ کا دوست نہیں تھا۔ آسان نہیں ہے کفر سے جیتنا صرف ہتھیار کا معاملہ تھوڑی ہے کفر زبان

www.ziaraat.com Sakeena
Presented by www.ziaraat.com

کے بھی وار کرتا ہے اور زبان کے وار میں وہ جیتے جو صاحبِ نہج البلاغہ ہو جس نے کبھی زندگی میں خطبہ نہ دیا ہو جسے سورۂ بقرہ یاد نہ ہوئی ہو جو بار بار ہلاک ہو جاتا ہو وہ کافروں سے کیسے بات کرے گا اور پھر جب آنکھ کا بھی پردہ ہو چلمنیں بار بار گر رہی ہوں تو بات کیسے ہو اچھا تو تم جاؤ تین دن تو اسی میں گزر گئے اب تم جاؤ اب تم جاؤ اللہ کا حکم آیا علیؑ کو بھیجئے کسی اور ہے علیؑ اور ہے کسی میں نام نہیں آتا جب علیؑ کو بھیجنا ہو تو نام آتا ہے علیؑ کو بھیجئے یہ میدان کسی سے فتح نہیں ہوگا لشکر تو ہر بار جا رہا تھا لشکر اب کے بھی چلا علیؑ گھوڑے پر بیٹھے گھوڑے کا نام تھا مرتجز چالیس گھوڑے ہمارے نبیؐ کے استعمال میں رہے ہر گھوڑے کا اپنا نام تھا ہر گھوڑے کی اپنی خوبی تھی جہاں جس چیز کا موقع ہوتا اُس گھوڑے پر بیٹھتے ہر صفت کے مطابق نبیؐ نے ہر گھوڑے کا نام رکھا ہر گھوڑے کا رنگ الگ الگ گھوڑا خود پسند کرتے تھے اس لیئے کہ کم سے کم دو سو حدیثیں حضورؐ کی گھوڑے کے بارے میں ہیں اور اس سے بڑی حدیث میں آپ کو نہیں سنا سکتا صحیح بخاری مسلم، ترمذی، صحاحِ ستہ کی سب کتابوں میں اس طرح لکھی ہے نبیؐ نے تمہاری دنیا سے صرف تین چیزیں پسند کیں اور تین چیزوں کو لے لیا مادی چیزوں میں تین چیزوں میں عورت، خوشبو، اور گھوڑا، دنیا سے یا گھوڑے پسند تھے یا خوشبو پسند تھی پینتالس گھوڑے آئے لیکن نہیں ملتا تاریخ میں کہ کبھی یہ کہا ہو کہ علیؑ یہ گھوڑا پسند نہیں نکال دو جو آ گیا تو اطاعت گزار رہا اب حدیثوں پر حدیثیں کہیئے تو سنا دوں بخاری اور مسلم ہی سے مجھے یاد ہیں گھوڑے پر سب سناؤں گا تو مجلس اسی پر ختم ہو جائے گی وادی رمل رہ جائے گی ذاتِ سلاسل رہ جائے گی ایک دو سنائے دیتا ہوں فرمایا یاد رکھو خوش نصیبی گھوڑے کی پیشانی میں ہے اب دوسری حدیث سنا رہا ہوں فرمایا تین

Presented by www.ziaraat.com

چیزوں میں یا بد نصیبی ہے یا خوش نصیبی یا منحوس ہوں گی یا سعید ہوں گی تین چیزیں عورت، مکان، گھوڑا، پھر عورت آ گئی یعنی یا خوش نصیب ہے یا بد نصیب ہے خوش نصیبی کیا ہے برکت لے کر آئے

مکان خریدنے کے بعد مکان خود پکار کر کہے گا روشن ہے زمین اور اگر ویران ہے تو بھوتوں کا سایہ ہے چھوڑنا پڑے گا زمین سعید ہے یا منحوس گھوڑا لائے یا منحوس ہے ویرانی لائے گا یا برکت لائے گا حضوؐر کے گھر میں جتنے گھوڑے آئے سب مبارک قدم تھے۔

غالبؔ کے ایک دوست میرن صاحب تھے غالبؔ روز صبح ملاقات کے لئے ان کے پاس جاتے تھے، اکثر میرن صاحب ایک مصرع موزوں کر لیتے اور غالبؔ کو سنا دیتے تھے غالبؔ فوراً مصرعۂ ثانی کہہ کر شعر پورا کر دیتے تھے، ایک دن جو پہنچے کہا مصرع ہوا کہا ہوا تو ہے لیکن اتنا عمدہ ہے سنائیں گے نہیں کہا کیوں کہا تم مصرع لگا کے شعر بنا لیتے ہو یہ مصرع اتنا اچھا ہے اس پہ میں ہی مصرع لگاؤں گا چاہے کتنے ہی دن میں لگے تمہیں نہیں سناؤں گا اب غالبؔ پریشان کچھ دیر چپ رہے اُس کے بعد کہا دیکھئے میرن صاحب میں وعدہ کرتا ہوں مصرع سنا دیجئے بے قراری بہت ہے میں مصرع نہیں لگاؤں گا کہا وعدہ کرتے ہو کہا ہاں وعدہ کرسی پر غالبؔ بیٹھے تھے کُرسی کے ہتھے پہ دونوں ہاتھ رکھے ہوئے تھے مصرع سننے کیلئے تیار کہا سنو رات میں مصرع ہوا ہے۔

اسپ و زن و شمشیر وفا دار می دید

گھوڑا عورت اور تلوار دنیا میں کس ہستی کے پاس تھیں کہ تینوں چیزیں وفادار تھیں۔

اسپ و زن و شمشیر وفا دار می دید

Presented by www.ziaraat.com

کہاں دیکھا گیا کہ کسی مالک کے پاس تینوں چیزیں ہوں اور وفادار ہوں عورت بھی گھوڑا بھی تلوار بھی غالبؔ ایک بار کرسی کے ہتھے پہ ہاتھ رکھ کے اُٹھ پڑے اور کھڑے ہو کے باآوازِ بلند کہنے لگے۔

اسپ و زن و شمشیر وفادار می دید
واللہ علیؑ دید علیؑ دید علیؑ دید

صرف علیؑ کو دنیا میں دیکھا گیا تینوں چیزیں علیؑ کی وفادار تھیں، میں نے جملہ کہا تھا، گھوڑا وفادار مل جائے گا قرآن نے اعلان کیا نوحؑ اور لوطؑ کیلئے تمہاری بیویاں تمہاری اہل نہیں ہیں علیؑ کو فاطمہ زہراؑ جیسی زوجہ ملیں ذوالفقار جیسی تلوار ملی ذوالجناح جیسا گھوڑا ملا۔

اسپ و زن و شمشیر وفادار می دید

ہر زبان کی شاعری دیکھئے فارسی، عربی، اردو کے شاعروں نے گھوڑے کی تعریفیں کی ہیں لیکن شاعر کا کہنا یہی ہے قصیدہ جب زوردار ہوتا ہے کہ ممدوح کی شجاعت ہو عالی نسبی ہو اُس کی تلوار مشہور ہو اُس کا گھوڑا مشہور ہو تبھی تو قصیدے میں کچھ لکھیں گے جن کے پاس نہ تلوار تھی نہ گھوڑا تھا ارے قرولی بھی نہیں تھی ایک چھری نہیں تھی کچھ مشہور ہی نہ ہوا گھوڑا بھی نہ تھا گھوڑے پہ تو وہ بیٹھے جس کی نیت ہو میدانِ جہاد میں جانے کی لیکن اہلِ بیتؑ کی شان میں جتنے قصیدے لکھے گئے ان کے گھر کے پلے ہوئے حیوانوں کا بھی ذکر آیا آلِ محمدؐ نے بتایا کہ جو ہمارا غلام بن جائے تو قنبرؑ کی طرح مشہور ہو جائے گا اور گھوڑا پل جائے تو ذوالجناح بن جائے تلوار ہاتھ میں آئے تو ذوالفقار بن جائے یہاں کوئی بے نام نہیں رہتا غلام بن کے تو دیکھو کہ کیا ملتا ہے گھرانا بڑا ہے اگر اللہ صرف علیؑ کی مدح قرآن میں کرتا

Presented by www.ziaraat.com

رہتا تو کافی تھا لیکن اس نے بتایا انسانوں کو کہ ان سے جو شے منسوب ہو جائے ہم اس سے بھی محبت کرنے لگتے ہیں یہ چادر اوڑھیں تو چادر پسند آجائے یہ جس چار دیواری میں رہیں تو زمین پسند آجائے جس مکان میں رہیں وہ مکان پسند آجائے جسے غلام بنائیں وہ غلام پسند آجائے جسے کنیز بنائیں وہ کنیز پسند جو تلوار چلائیں وہ تلوار پسند جس گھوڑے پہ بیٹھیں وہ گھوڑا پسند وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا (۱) فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا قسم ہے مجھے ان کے سموں کی قسم ان کے منہ سے گرتے جھاگ کی قسم یعنی گھوڑے کی ہر ادا کی قسم، علیؑ وادی رمل کی طرف چلے تو پیچھے لشکر چلا کہا آیا کرو ہم تو چلے ہمیں یہ پروا نہیں کہ لشکر آرہا ہے کہ نہیں لیکن ابھی تک جو لوگ گئے تھے وہ وادی سے گئے تھے راستہ دیر میں طے ہو رہا تھا آسان راستے سے جا رہے تھے علیؑ مشکل راستے سے چلے اصل راستہ چھوڑ کر پہاڑیوں سے چلے کیوں اس لیئے کہ راستے پر جانے والا اطلاعیں نہ دے کہ آرہے ہیں آرہے ہیں اللہ کہہ رہا ہے ایک دم سے سر پہ پہنچ جانا راستہ لمبا تھا علیؑ نے ایک رات میں طے کیا قرآن نے بتایا شام کو چلے اور تیسری آیت میں کہا ''فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا'' صبح ہو رہی تھی کہ یہ گھوڑے پہنچ رہے تھے بھئی منظر نگاہ میں رہے ایک تصویر ہے صبح ہو رہی تھی رات بھر دوڑے توجہ کیجئے گا اگر مٹی پہ دوڑتے تو سموں سے چنگاری نہ نکلتی نعل چونکہ لوہے کی ہوتی ہے لوہا جب پتھر سے ٹکراتا ہے تو چنگاریاں نکلتی ہیں اللہ نے بتایا کہ پہاڑیوں پہ جا رہے تھے سموں سے چنگاری نکل رہی تھی اور چونکہ محنت کر رہے تھے پہاڑیوں پر دوڑنے میں تو منہ سے جھاگ گر رہا تھا اور ہمت نہیں توڑ رہے تھے کہ منزل تک سوار کو پہنچانا ہے تو پہنچا کے دم لیا اور دشمن کے لشکر میں گھس گئے، اللہ نے کہا میں آج قسم کھاتا ہوں کہ یہ گھوڑے وفادار ہیں

Presented by www.ziaraat.com

گھوڑا ایک علیؑ کا تھا لیکن ایک کی وجہ سے قسم میں سارے گھوڑے آ گئے جن جن پہ نبیؐ بیٹھے اس لیئے کہ ان سب کو کربلا جانا تھا آخری منزل کربلا تھی قسم وادیٔ رمل سے شروع ہوئی کربلا پہ ختم ہوئی کیوں کربلا پہ ختم ہوئی اس لیئے کہ یہ حیوان اپنی نصرت یہاں دکھائے گا یہ آغاز ہے وہ شباب ہے وہ حیوان کا شباب ہے کہ حیوان جب انسان کا دوست بنتا ہے تو سرکشی نہیں کرتا منہ نہیں پھیرتا نصرت کرتا ہے مدد کرتا ہے مالک کو سردار کو میدان میں چھوڑ کر نہیں جاتا اور پھر اسی سورے میں اعلان کیا مگر یہ انسان بڑا سرکش ہے

اِنَّ الانسانَ لربّہٖ لکنودٌ o وانّہٗ علیٰ ذٰلکَ لشھید o وانّہ لحبِّ الخیر لشدیدٌ o گھوڑوں کی تعریف کر کے اللہ نے کہا انسان بڑا سرکش ہے اللہ کا ناشکرا ہے، وَکانَ الانسانُ کفوراً (بنی اسرائیل آیت ۶۷) یہ غداری بھی کرتا ہے یہ مالک سے منہ بھی موڑتا ہے لیکن واہ رے حیوان میدانِ جنگ میں علیؑ پہنچے آٹھ پہلوانوں سے مقابلہ ہوا لڑائی پڑھوں تو رات گزر جائے کبھی اگر موقع ملا کس طرح مقابلہ ہوا کیسے مارا علیؑ نے جنگ کیسے ہوئی یہ ایک موضوع ہے بس اس حد تک کہ آٹھ پہلوانوں کو قتل کیا جوان کے چنے ہوئے پہلوان تھے اب وہ بے بس ہو گئے وہ بھاگنے لگے علیؑ نے بارہ ہزار کو چاروں طرف سے گھیر کر زنجیروں میں باندھ لیا اس لیئے لڑائی کا نام پڑا ذاتِ سلاسل جس میں تمام لوگ زنجیروں میں باندھ لیئے گئے اور کھینچتے ہوئے علیؑ مدینے لائے بارہ ہزار قیدی آگے آگے علیؑ، اِدھر علیؑ نے میدان فتح کیا صبح کا وقت تھا نبی مسجد میں آئے صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اُدھر علیؑ سب کو باندھ رہے تھے جبرئیل آئے کہا آج سورے الحمد کے بعد صبح کی نماز میں یہ سورہ پڑھے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ،

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا(۱) فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا(۲) فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا(۳)
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا(۴) فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا(۵) اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ(۶)
وَاِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ(۷) وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ(۸) اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا
بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ(۹) وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ(۱۰) اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ
یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ" (سورۂ والعادیات آیت ۱۔۱۱)

نماز ختم ہوئی نماز نام ہے مدحِ علیؑ کا نماز ختم ہوئی کسی نے کہا یا رسولؐ اللہ کیا کوئی نیا سورہ آ گیا رسولؐ اللہ نے کہا ابھی نازل ہوا ہے کہا کیوں کہا اس لیئے کہ میدان علیؑ نے فتح کرلیا نبیؐ نے بتایا کہ نماز میں علیؑ کی مدح اُترتی ہے صرف علیؑ کی مدح نہیں بلکہ گھوڑے کی مدح اب کہو نماز میں شرک ہو گیا گھوڑے کا ذکر نماز میں آ گیا گھوڑے کا ذکر جانور کا حیوان کا ذکر نماز میں آ گیا اب سمجھئے انسان کیا ہے حیوان کیا ہے

انسانوں کی طرف سے بدتمیزی اور بدتہذیبی اہل بیتؑ کی شان میں بڑھتی جا رہی ہے، تین برس سے ایک بدمعاش اپنے آپ کو میجر کہتا ہے مجلس میں پہنچتا ہے اور کہتا ہے حسینؑ راہب کو سات بیٹے دے ہی نہیں سکتے بیچ مجلس میں کھڑا ہو جاتا ہے ذاکر کو ٹوکتا ہے کہتا ہے بیٹے تو اللہ دیتا ہے کراچی میں مشہور ہے شیطان کی طرح یعنی میں ایک ہفتے پہلے اسے نہیں جانتا تھا لیکن جب قوم کے افراد سے انٹرویو ہوا تو پتہ چلا کہ پوری قوم اسے جانتی ہے لیکن کس طرح جانتی ہے کسی نے مجھے اس کا نام خورشید بتایا کسی نے ارشد کسی نے رشید، شیطان کئی ناموں سے مشہور ہے، ابلیس، شیطان، مردود کم از کم تین ناموں سے تو بدمعاش مشہور ہوتا

Presented by www.ziaraat.com

ہے وہ آتا ہے نہ اسے کوئی روکتا ہے نہ اسے کوئی ڈانٹتا ہے مگر ہماری مجلس میں جب اُس نے یہ کہا کہ حسینؑ نے بیٹے کسی کو نہیں دیئے تو چار پانچ آدمیوں نے اسے خوب تنبیہ کی یوں بھی وہ لنگڑا ہے ایک پیر سے کسی نے ایکشن نہیں لیا اس کے خلاف تین برس سے وہ مجلسیں خراب کر رہا ہے ہم نے ایکشن لیا پاک آرمی سے ہم نے پوچھا آپ کا کوئی میجر مجلس میں آتا ہے مجلس خراب کرنے کیلئے تو اس کے معنی آرمی بدنام ہو رہی ہے وہ اپنے آپ کو میجر کہلوا رہا ہے اور اگر وہ آپ کا آدمی نہیں ہے تو آپ اُس کی علیحدگی کا اعلان کیجئے اس لیئے کہ کیس ہم نے ڈائریکٹ آئی ایس آئی کو دے دیا ہے اسلام آباد میں چھپا ہوا ہے اس کی تلاش جاری ہے جس وقت بھی اب مجلس میں نظر آیا گرفتار ہو جائے گا اس لیئے کہ اس نے جرم کیا ہے ایک جرم حکومتِ پاکستان کا دوسرا جرم حسینیؑ تہذیب اور مجلس کا جرم کہ یہاں مجلس میں آکر حسینؑ کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔

ہر عالم اعلان کرے کہ اس کا آدمی نہیں ہے اور اس کو روکے آج کے بعد کسی مجلس میں نہ سنا جائے کہ امام حسینؑ کی شان میں گستاخی کی گئی مظلوموں کی محبتوں سے کچھ لوگ فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں۔

اگر عباسؑ کو جلال آجائے تو عباسؑ کو پھر کوئی روکتا نہیں ہے اس لیئے مظلوں کی شان میں کوئی گستاخی نہ کرے، انھوں نے انسان کی بھلائی کے لیئے زندگیاں گزاری ہیں رسولؐ نے جب بھی مدح کی اس لیے نہیں کی کہ عزیز ہیں رشتہ دار ہیں اس لیئے مدح کی یہ دیکھو دین کے لئے کارنامہ کیا کیا اللہ کے لئے کام کیا کیا، جیسے ہی نبیؐ کو پتہ چلا علیؑ وادیٔ رمل سے واپس آرہے ہیں فاتحِ وادیٔ رمل کی آمد ہے نبیؐ مسجد سے اُٹھے کہا علیؑ کا استقبال ہم کریں گے سب چلے امت ساتھ چلی کہا

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

یارسولؐ اللہ گھوڑے پہ بیٹھیے کہا نہیں پیدل چلیں گے آج علیؑ کا استقبال پیدل کریں گے اُدھر علیؑ کو اطلاع ہوئی کہ نبیؐ آپ کے استقبال کو آرہے ہیں، علیؑ نے سامنے دیکھا کہ نبیؐ پیدل آرہے ہیں علیؑ نے چاہا کہ حدِ ادب ہے گھوڑے سے اُتر جائیں نبیؐ تیز قدم سے آگے بڑھے اور قریب آ کر لجام پر ہاتھ رکھا کہا ابھی اُترنا نہیں حکم الٰہی یہ ہے کہ مدینے میں یوں ہی داخل ہو اور حکم یہ ہے کہ لجام پکڑ کر گھوڑے کی میں لے کر چلوں اور تم گھوڑے پر بیٹھے رہو اسے کہتے ہیں ذوالجناح کا جلوس ایک آدمی ذوالجناح لے کر چلتا ہے جلوس کا مجمع ذوالجناح کے ساتھ چلتا ہے، رسولؐ اللہ نے پوری زندگی میں چالیس گھوڑے خریدے اور سب کے نام رکھے ایک گھوڑے کا نام لحیف ہے اس کے گردن کے بال ایسے چھائے ہوئے تھے جیسے لحاف اوڑھے ہوئے ہے۔ ایک گھوڑے کا نام لیزاز ہے یہ زمینوں کو جلدی طے کرتا تھا، ایک گھوڑے کا نام الورد ہے اس کا رنگ گلاب کے پھولوں جیسا تھا جب عبدالمطلبؑ شاہِ یمن سے مل کے چلنے لگے تو اس نے کہا کچھ راز کی بات بتانا چاہتا ہوں جو میں نے اپنی کتابوں میں پڑھا کہ مکے میں ایک نبیؐ پیدا ہوگا میں چاہتا ہوں کچھ تحفے لے جایئے جب ظہور کرے تو اُسے دیجیے گا ہوسکتا ہے میں اس وقت زندہ نہ ہوں یہ کچھ یمنی چادریں ہیں کچھ نیزے ہیں کچھ تلواریں ہیں اور یہ کچھ گھوڑے ہیں عبدالمطلبؑ نے گھوڑوں کو ملاحظہ کیا، ان گھوڑوں میں چار گھوڑے ایک سو بیس برس زندہ رہے اور جس گھوڑے پر حضورؐ بیٹھ جاتے تھے نہ کبھی وہ اندھا ہوتا تھا نہ کبھی اس کے دانت گرتے تھے نہ کبھی وہ بوڑھا ہوتا تھا پانچ برس کا گھوڑا جوان ہوتا ہے ایک سو بیس برس کی عمر تک پانچ برس والی عمر رہی ان گھوڑوں کی جس میں چار گھوڑے مشہور ہیں جب عبدالمطلبؑ وہ

Presented by www.ziaraat.com

گھوڑے لائے اور چلنے لگے تو شاہِ یمن سے کہا کہ سنو وہ نبیؐ پیدا ہو چکے ہیں جس کا تجھے انتظار ہے وہ میرا پوتا ہے اور اب وہ پانچ برس کا ہے شاہِ یمن نے خوش ہو کے کہا میرا اسلام ان سے کہیئے گا اور یہ گھوڑے انھیں پیش کیجئے گا، گھوڑے آئے دادا نے پوتے سے کہا محمدؐ یہ گھوڑے تمہارے لیئے ہیں، ایک ایک گھوڑے کے سامنے گئے پیشانی پہ ہاتھ پھیرا یال پہ گردن پہ ہاتھ پھیرا اور کہا دادا اس کا نام میں نے مرتجز رکھا ہے اس کا نام میں نے میمون رکھا ہے اس کا نام میں نے ذوالجناح رکھا اور دادا اس کا نام میں نے عقاب رکھا کہا بیٹے یہ نام کیوں رکھے کہا ہر ایک میں الگ الگ صفت دیکھ رہا ہوں کہ مرتجز کی آواز بادل کی گرج کی طرح ہے بادلوں کی گرج کو عربی میں کہتے ہیں مرتجز دوسرے کا نام میں نے میمون اس لیئے رکھا کہ یہ سبزہ رنگ ہے اور سبزی میں برکت ہے اور میمون کے معنی برکت ہے تیسرے کا نام ذوالجناح اس لیئے رکھا یہ چلنے میں ایسا لگتا ہے جیسے پرندہ اُڑ رہا ہو جناح کے معنی ہیں دو پروں والا یہ پرواز کرتا ہوا لگتا ہے اس لیئے اسے ذوالجناح کہوں گا چوتھے کا نام عقاب رکھا اس کا چہرہ شیر کی طرح ہے پرواز اس کی عقاب کی طرح ہے سرخ رنگ گھوڑا اسے ہم عقاب کہیں گے کہا بیٹھو گے کس پر کہا باری باری سب پر بیٹھیں گے دادا لیکن اس وقت ہم عقاب پر بیٹھیں گے عقاب کیلیئے لکھا ہے کہ عقاب متعدد پشتوں کے بعد حضرتِ ابراہیمؑ کے گھوڑوں کی نسل میں تھا اور پورا شجرہ اس کا لکھا ہے جیسے ہی اس کے قریب گئے اس نے اپنے ہاتھ پیر جھکائے اور سواری دی جب نبیؐ سوار ہوئے تو اس نے ایک سجدہ کیا اور یہ کہا کہ یا نبیؐ اللہ آپ کو معلوم ہے میں نے اپنی پشت پر کسی کو بیٹھنے نہیں دیا چونکہ عقاب نے نبیؐ سے یہ کہا تھا کہ سوا آپ کے اس پر کوئی بیٹھے گا نہیں تو نبیؐ نے ہمیشہ عقاب پہ

Presented by www.ziaraat.com

سواری کی کوئی اور عقاب پر نہیں بیٹھا۔ لیکن اگر کوئی دوبارہ بیٹھا تو پھر وہ شبیہ نبیؐ تھا عقاب نے یہ شکوہ نہیں کیا علی اکبرؑ کیوں بیٹھے اس لیئے کہ اس نے تو وعدہ ہی یہ کیا تھا وہ بیٹھے جو نبی جیسا ہو کربلا میں جب صبح ہوئی اور لشکر کو حسینؑ نے ترتیب دیا یہ میسرہ ہے یہ میمنہ ہے یہ قلبِ لشکر ہے جب علم اور نیزے بانٹے سواریاں بٹنے لگیں لشکر کی ترتیب ہونے لگی تو غلام سے اشارہ کرتے جاتے ہیں گھوڑے لاؤ جب مرتجز آیا کہا عباسؑ یہ تمہارے لیئے والعادیات ضبحاً تم ہمشکلِ علیؑ ہو تم ثانی علیؑ ہو تو اس پر بیٹھو جب میمون آیا کہا قاسمؑ یہ تمہارے لیئے اور جب ذوالجناح آیا کہا اس پر ہم بیٹھیں گے لیکن جب عقاب آیا کہا علی اکبرؑ یہ تمہارے لیئے اتنا وقت نہیں کہ میں بتاؤں کہ کربلا میں مرتجز نے کیا کیا آپ کو معلوم ہے کہ عباسؑ کیسے لڑے تیروں کی ایک چادر تھی جو عباسؑ کی طرف آرہی تھی اور برستے تیروں میں گھوڑا بڑھتا جاتا تھا لیکن ایک حیوان نے وہاں اپنی نصرت کا ثبوت دیا کہ جب فرات کی لہروں میں گھوڑے کو ڈال دیا کہا تین دن کا پیاسا ہے تو پانی پی لے تو گردن کو بلند کر کے کہا میری شہزادی سکینہؑ پیاسی ہے میں پانی کیسے پی لوں یہ عباسؑ کا گھوڑا ہے اور یہ قاسمؑ کا گھوڑا میمون کہ ازرق کے چار بیٹوں سے قاسمؑ نے جنگ کی اور جس طرح قاسمؑ لڑے ہیں اور سب کو قتل کیا میمون برابر قاسمؑ کا ساتھ دیتا جاتا تھا اور بڑی شجاعت سے میمون قاسمؑ کے اشاروں پہ چل رہا تھا اور حضرت علیؑ اکبر کا راہوار عقاب ہے کہ جب حسینؑ پکارتے ہوئے چلے علی اکبرؑ کہاں ہو اور جب عقاب نے دیکھا کہ حسینؑ ٹھوکر کھا رہے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں علی اکبرؑ آنکھ سے سجھائی نہیں دیتا تو عقاب کے حالات میں لکھا ہے کہ دوڑتا ہوا آیا اور آگے چلا آوازِ بے زبانی سے کہتا تھا، آقا میں آپ کے بیٹے کی لاش پہ پہنچاؤں گا آگے عقاب

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

چل رہا تھا پیچھے حسینؑ چل رہے تھے اور یہ سن کے آپ کو حیرت ہوگی کہ ان گھوڑوں نے گریہ کیا آنکھ سے آنسو بھی بہائے اور رونے کی صدا بھی دی اور اب ذوالجناح کا حال بھی سن لیجئے یہ زیادہ تر مسجد نبوی کے سامنے والے دروازے پہ بندھا رہتا اور جب بھی نماز پڑھا کے نبیؐ نکلتے تو یہ منظر دیکھتے کہ اس کے پاس چھوٹے سے حسینؑ کھڑے ہوئے ہیں کبھی اس کی گردن پہ ہاتھ پھیر رہے ہیں کبھی اس کی پیشانی پہ ہاتھ پھیر رہے ہیں اور نبیؐ بہت پیار سے یہ منظر دیکھتے ایک دن دیکھا حسینؑ اس کی گردن سے لپٹے ہوئے ہیں قریب آئے کہا حسینؑ یہ گھوڑا تمہیں بہت پسند ہے کہا نانا ہمیں بہت اچھا لگتا ہے کہا ہم نے تمہیں یہ دے دیا حسینؑ اب اس پہ کوئی بیٹھے گا نہیں بس تم سواری کرنا کہتے ہیں جب صبح ہوتی تو حسینؑ کے دروازے پہ آ کے آواز دیا کرتا جیسے ہی ذوالجناح آواز دیتا حسینؑ باہر آجاتے اور مڑ کے کہتے اماں میرا گھوڑا آگیا کچھ کھانے کو دے دیجئے تو جنابِ فاطمہؑ اُٹھتیں اور اپنی چادر میں اناج رکھ کر دروازے پر آتیں کہتیں اے حسینؑ کے گھوڑے زہراؑ کے ہاتھ سے یہ کھالے آج شبِ چہلم ہے میں تفصیل سے مصائب کل شام کو امام بارگاہِ آلِ عبا میں پڑھوں گا قیدیوں کا قید خانے سے آزاد ہونا تفصیل کل پانچ بجے آج تھوڑا سا پڑھوں گا اور ابھی ذوالجناح برآمد ہوگا آپ کے تصور میں حسینؑ کا یہ گھوڑا رہے جس کی شبیہ بنائی جاتی ہے آج بھی مجلس میں عاشور کے دن جب گھر گھر زیارت کیلئے ذوالجناح لایا جاتا ہے تو گھر کی بیبیاں اس کو کچھ کھِلاتی ہیں زہراؑ بی بی کی تاسّی میں رسولؐ اللہ کی وفات کے بعد عباس بن عبدالمطلبؑ نے دربارِ خلافت میں رسولؐ اللہ کی وراثت کا دعویٰ کیا اور کہا یا علیؑ یہ گھوڑے ہمیں دے دو ہم ہیں نبیؐ کے وارث یہ تلواریں یہ مسند یہ سب ہمیں دے دو علیؑ نے کہا لے

Presented by www.ziaraat.com

جائیے اگر آپ لے جا سکتے ہیں لے جائیے ''اسپ وزن و شمشیر وفاداری دید'' علیؑ نے کہا یہ زرہ ہے یہ پہن لیجئے پہنا تو اُٹھ نہ سکے وزن اتنا تھا کہا اب ذوالفقار اُٹھا لیجئے دستے پہ ہاتھ رکھا اٹھانا چاہا لیکن تلوار نہ اٹھی کہا اس کا وزن صرف امامت یا رسالت اُٹھا سکتی ہے آپ نہیں اٹھا سکتے کہا یہ سامنے گھوڑا ہے بیٹھیے اور چلے جائیے لیکن جب ذوالجناح کے قریب پہنچے تو اس نے سواری دینے سے انکار کر دیا اس نے بے ادبی کی عباس بن عبدالمطلبؑ واپس آ گئے اب علیؑ اُٹھے رسولؐ اللہ کی زرہ پہنی نبیؐ کی وہی قبا وہی عبا وہی عمامہ وہی خود پہنا وہی تلوار ہاتھ میں لے کر کمر میں لگائی اس وقت ساڑھے چھ برس کے حسنؑ ساتھ تھے علیؑ نے کہا حسنؑ اب تم یہ لباس پہنو کہاں علیؑ جیسے جوان اور کہاں حسنؑ جیسے بچے کے جسم پہ نبیؐ کا لباس حسنؑ کے جسم پر ایسا لگتا تھا نبیؐ آ گئے حسنؑ نے تلوار اٹھائی ذوالفقار کو لہرایا اب علیؑ نے کہا حسینؑ تم یہ لباس پہنو یہ زرہ پہنو یہ خود سر پہ رکھو یہ ذوالفقار کمر سے لگاؤ اور گھوڑے پہ بیٹھ جاؤ چھ برس کا بچہ نبیؐ کا لباس پہن کر کمر میں ذوالفقار لگائے آگے بڑھے، کہتے ہیں جب علیؑ ذوالجناح کے پاس آئے تھے تو رکاب میں پیر ڈال کر سوار ہوئے حسنؑ بھی رکاب میں پیر ڈال کر سوار ہوئے لیکن جیسے جیسے حسینؑ ذوالجناح سے قریب ہونے لگے مورخ نے لکھا کہ ویسے ویسے گردن کو ڈالتا گیا گردن کو جھکاتا گیا جب حسینؑ بالکل قریب آ گئے تو گھٹنے ٹیک کر زمین پر بیٹھ گیا حسینؑ سوار ہوئے یہ بچپن کی سواری ہے سوار ہوئے کہتے ہیں جب حسینؑ بیٹھ گئے اور لجام کو سنبھال لیا رکاب میں پیر ڈال دیئے حالانکہ گھوڑے کی عادت ہوتی ہے کہ سوار کو لے کر تیز اُٹھتا ہے لیکن جب حسینؑ بیٹھ گئے تو آہستہ آہستہ اٹھا اور جب چلا تو گھوڑے کی ایک عادت ہوتی ہے کہ ایک سم کو اٹھائے رہتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

تین سموں سے چلتا ہے یہ اصل گھوڑے کی پہچان ہے جب چلا تو ایک پیر کو ڈال کر تین سموں سے آہستہ آہستہ چلا اور جب کادوے میں آیا تو بہت آہستہ آہستہ کہ جیسے سوار کو سنبھالے ہوئے اُسے ڈر یہ ہے سوار گر نہ جائے یہ سب جملے مصائب کے ہیں مجھے نہ دیکھئے کہانی سن چکے آپ ہو چکی کہانی اب اس لیئے نہ سنیئے کہ معلومات میں اضافہ ہو رہا ہے اب اس لیئے سنیئے کہ رونا ہے سب معلومات ہے سب علم ہے صحیح ہے آپ محفوظ کر رہے ہیں محفوظ کیجئے لیکن چہلم کی رات ہے ہمیں ایک منزل تک پہنچنا ہے جب ارادہ کیا حسینؑ نے کہ گھوڑے سے اُتریں تو ذوالجناح مسجدِ نبوی کے چبوترے کے پاس آیا اور چبوترے کے قریب آ کر آہستہ سے جھکا تا کہ پشتِ فرس سے حسینؑ جب اتریں تو زمین پہ قدم نہ رکھنا پڑے بلکہ مسجدِ نبوی کے چبوترے پہ اتر جائیں تا کہ حسینؑ کو زحمت نہ ہوا ایسا ہے یہ حسینؑ کا ناصر بچپن سے عادی تھا وقتِ عصر ہے کربلا میں حسینؑ بہت زخمی ہیں یہ آہستہ آہستہ کیوں اُٹھ رہا تھا یہ آہستہ آہستہ کیوں چل رہا تھا اس لیئے کہ حسینؑ نے جھک کر کان میں کہا مجھے نشیب میں پہنچا دو پھر رخسار یال پہ رکھا دوسرے کان میں کہا اگر نہیں نشیب پہچان رہا ہے تو وہاں چل جہاں سے میری ماں کی صدا آ رہی ہے چونکہ نشیب تھا تو ذوالجناح کو حسینؑ کا بچپن یاد آیا آہستہ چلا کیوں اس لیئے کہ بار بار کبھی گھوڑا اِدھر جھکتا تھا کبھی اِدھر جھکتا تھا اس لیئے کہ حسینؑ ڈگمگا رہے تھے اور چاہتا یہ تھا میرا سوار گر نہ جائے اور یہ فکر اس لیئے تھی کہ گرے نہ اس لیئے کہ اتنے تیر تھے کہ اگر گر گئے تو ہر تیر جسم میں پیوست ہو جائے گا چہلم ہے جیسے عاشور ہے عباسی خلیفہ کے وزیر اس کی بیگم سلطان خدیجہ کہتی ہے بہت دن ہو گئے ہم نے حسینؑ کا چہلم نہیں کیا کنیزوں کو بھی لے چلو سب کو لے چلو اس سال چہلم میں

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

کربلا میں کروں گی پورا قافلہ آیا اور چار دن پہلے آ کے قبرِ حسینؑ کے قریب خیمے لگا کے قیام کیا کہا ہم چہلم کے دن کربلا میں داخل ہوں گے رات آئی شبِ چہلم انیس صفر خدیجہ سو گئی لیکن جب اٹھی تو روتی چیختی اٹھی کہا کیا ہوا لوگوں نے پوچھا کیا ہوا کہا ابھی میں سو رہی تھی میں نے عجیب خواب دیکھا کہا کیا دیکھا کہا میں نے دیکھا ایک بار میدانِ کربلا میں قبرِ حسینؑ پر ماتم ہوتے دیکھا ہے، اس وقت روضہ نہیں بنا تھا جب کا یہ واقعہ ہے صرف قبر تھی خدیجہ کہتی ہے میدان میں مَیں نے دیکھا کہ ایک بار آسمان سے کچھ سواریاں اتریں میں آگے بڑھی میں نے دیکھا کئی ہزار حوریں آ رہی ہیں سب کے بال کھلے ہیں سیاہ لباس پہنے ہیں اور روتی ہوئی آ رہی ہیں اور آگے آگے ایک بی بی ہے جس کو دو حوروں نے بازو پکڑ کے سنبھالا ہوا ہے وہ روتی ہوئی قبرِ حسینؑ سے قریب ہو رہی ہے میں بھی دیکھنے کو چلی لیکن جب قریب آئی تو میں نے دیکھا کہ اُس بی بی کے ایک ہاتھ میں علم ہے جس کو حوریں سنبھالے ہیں جب قبرِ حسینؑ قریب آ گئی تو اس علم کو لئے ہوے وہ بی بی قبرِ حسینؑ پر آئی اور جو حور بازو پکڑے تھی اسے مخاطب کر کے کہا طیبہؑ جلدی جا جنّت میں جا کے بابا سے یہ کہہ دے فاطمہؑ اپنے بیٹے کی قبر پر آ گئی بابا کل میرے بچے کا چہلم ہے۔ خدیجہ کہتی ہے آسمان سے نور اُترنے لگا سوار آئے تو فرشتے ان کے پہلو میں کہتے تھے یہ علیؑ آ رہے ہیں یہ حسنؑ آ رہے ہیں اور ایک بار جیسے ہی ایک بزرگ آئے انہوں نے آ کر اپنے آپ کو قبرِ حسینؑ پر گرا دیا کہا میرے لعل حسینؑ نانا آ گیا بھائی یہ خواب نہیں ہے بیگم خدیجہ کہتی ہے میں نے خواب دیکھا مجھے ابھی لے چلو قبرِ حسینؑ پر اب جو سب آئے تو کربلا میں یہی منظر دیکھا کہ مجمع تھا اور ایک بی بی پکار رہی تھی کل میرے حسینؑ کا چہلم ہے، پھر رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا کہ اے علیؑ تم فاطمہؑ کو تسلی و دلاسہ دو اور انہوں نے امام حسنؑ سے فرمایا کہ اپنی ماں کو دلاسہ دو۔ امام حسنؑ نزدیکِ مادر آئے اور کہا السلام علیک یا اُمّاہ میں آپ کا دلبند حسنؑ آپ کا بیٹا ہوں کہ ہمارا جگر بھی غم سے پارہ پارہ ہو چکا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اب آپ اس قدر گریہ نہ کریں اور اپنے سر مبارک کو قبر حسینؑ سے اٹھا لیجئے کیونکہ آپ کے رونے سے تمام عالم میں بے چینی ہے۔ (یہ روایت میں نے اپنی کتاب ''غمِ امام حسینؑ اور عزاداروں کی شفاعت'' صفحہ نمبر ۶۷ پر تحریر کی ہے، یہ روایت ''بحر المصائب'' صفحہ ۳۴۳ پر موجود ہے)

میں تو زیارت کرا رہا ہوں اربعین کی زیارت کا ثواب ہے یہاں بیٹھے بیٹھے قبرِ حسینؑ کی چہلم کی زیارت پڑھو کل کربلا میں بڑا مجمع ہوگا لاکھوں کا مجمع ہوتا ہے چہلم کے دن قبرِ حسینؑ پر بڑا ماتم ہوتا ہے ملکوں ملکوں کے لوگ آتے ہیں گاؤں کے لوگ دستے بنا کر آتے ہیں اور بنی اسد یہ کہتے آتے ہیں ارے میرا پیاسا آقا ہاتھ میں پانی کے کوزے لیئے بیلچے ہاتھ میں لیئے ہوئے۔ ارے یہ اتنا ماتم چہلم پر کیوں ہے اس لیئے ماتم ہے کہ حسینؑ کی بہن زینبؑ آنے والی ہے۔

حاکم نے کہا جاؤ سیّد سجادؑ ہم نے آج تم کو قید سے آزاد کیا مدینے جاؤ گے ٹھہر جاؤ یزید میں کچھ کہہ نہیں سکتا میں اپنی پھوپھی اماں سے پوچھ لوں پھوپھی اماں ہم آزاد ہو گئے وطن چلیں گی کہا نہیں بیٹا ابھی وطن جا کے زینبؑ کیا کرے گی ابھی تو صفِ عزا نہیں بچھائی ارے ابھی تو بھائی کا ماتم نہیں کیا جاؤ سیّد سجادؑ یزید سے کہہ دو کہ ایک مکان خالی کرے جہاں ہم جی بھر کے بھائی کا ماتم کریں ظالم کے شہر میں مجلس کی بنیاد رکھ دی قید سے نکلیں تو اُس مکان میں آئیں اب روؤ گے نا ہاں رونا چاہیئے اب زینبؑ کے بازوؤں میں رسی نہیں تھی نشان رہ گئے تھے اب گلے میں زین العابدینؑ کے طوق نہیں تھا لیکن گردن کا گوشت گل گیا تھا ہڈیاں نظر

Presented by www.ziaraat.com

آ رہی تھیں اب ہتھکڑیاں نہیں تھیں لیکن کلائیاں زخمی تھیں اب بیڑیاں نہیں تھیں مگر پاؤں زخمی تھے اب یہ بھی جملہ سُن لو جب قید میں آئی تھیں سکینہؑ ساتھ تھیں مگر جب درِ زنداں کھلا تو زینبؑ نے کہا سکینہؑ سب آزاد ہوگئے ہائے سکینہؑ ربابؑ سے پوچھو ماں قید سے نکلی مگر بیٹی اب تک زنداں میں ہے قبر بن گئی شاید ماں نے پکارا ہو سکینہؑ ہم سب کربلا جائیں گے بابا کے پاس چلو گی سکینہؑ خالی زندان میں رہ گئیں، اس خالی مکان میں اہلِ حرم آئے کہا بیٹا قید سے تو آزاد کردیا جاکے اُس سے کہو کربلا میں جو ہمارا سامان اور اسباب لوٹا تھا واپس بھجوادے اور ہاں بیٹا اتنا ضرور کہنا کہ ہمارے وارثوں کے سر بھی بھجوادے لوٹا ہوا سامان آیا سامان کو کھولا عباسؑ کا پرچم ہٹادیا بیٹوں کا لباس ہٹادیا ایک ایک چیز ہٹاتی جاتی ہیں اور کچھ تلاش کررہی ہیں اور آخر میں حسینؑ کی جلی ہوئی مسند اٹھائی اور سینے سے لگالیا اور ایک بلندی پر آئیں گویا شہ نشین بنائی اور وہاں حسینؑ کی مسند کو بچھادیا جب مسند بچھ گئی تو ہاتھ باندھ کر آئیں کہا سیّد سجادؑ بیٹا اس مسند پر بیٹھ جا آؤ میرے لعل یہ تمہارے باپ کی مسند ہے اب تم امام وقت ہو آؤ مسندِ امام پہ بیٹھو سجادؑ پھوپھی کے حکم پر آئے مسند پہ بیٹھے اور بے اختیار رو کر کہا اے پھوپھی اماں مجھے مسند پہ کیوں بٹھایا ہے اک بار زینبؑ کھڑی ہوئی ہاتھ باندھے کہا بیٹا زمانے کا یہ دستور ہے جب کسی کا باپ مرجاتا ہے تو عزیز و رشتے دار اُس کو اُس کی یتیمی کا پرسے دیتے ہیں بیٹا عصرِ عاشور کو تیرا باپ مارا گیا ارے زینبؑ تجھے یتیمی کا پرسہ نہ دے سکی اے بیٹا ہاتھ بندھے تھے اب ہاتھ کھلے ہیں پرسہ قبول کرو تیرا باپ مارا گیا۔ بی بی یہ نہیں کہہ رہی ہیں میرے بھائی کا پرسہ نہیں بلکہ کہہ رہی ہیں اے سیّد سجادؑ تیرے باپ کا پرسہ تیری یتیمی کا پرسہ بہن بھائی کے لئے جی رہی ہے اک مرتبہ زین العابدینؑ

www.Ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

نے کہا پھوپھی اماں سر آ گئے اُمّ لیلیٰؑ آگے بڑھیں علی اکبرؑ کا سر سینے سے لگالیا اُمّ فروہؑ آگے بڑھیں قاسمؑ کا سر اُٹھالیا رقیہؑ آگے بڑھیں مسلمؑ کے بچوں کے سر اٹھا لیئے اب جو عونؑ و محمدؑ کے سر آئے زینبؑ نے دوڑ کر بھائی کا سر اٹھایا ارے میرا ماں جایا حسینؑ حسینؑ۔ دو جملے۔

راوی کہتا ہے ایسا ماتم ہوا سات دن زینبؑ نے ماتم کیا حسینؑ کا، یزید کا دارالحکومت دمشق اُس ماتم سے ہل گیا وہ ماتم زینبؑ نے کیا شام کی کئی ہزار عورتوں نے مل کر اتنی سینہ زنی کی کہ دمشق گونجنے لگا ماتم کی آوازوں سے، زینبؑ نے بنیاد رکھ دی اب قیامت تک ماتم ہوگا، سیّد سجاد چلو لیکن مدینے نہیں ہم پہلے کربلا جائیں گے کربلا ہو کر مدینے جائیں گے اے سیّد سجادؑ میں دیکھنا چاہتی ہوں ارے کہیں میرے بھائی کا لاشہ تو دھوپ میں نہیں پڑا جب تک مجھے اطمینان نہیں ہو جائے گا کہ قبریں بن گئیں زینبؑ وطن نہیں جائے گی کہا چلیئے پھوپھی اماں، تقریر کے آخری جملے سواری آئے گی حسینؑ یاد آئیں گے ماتم آپ ساری زندگی کریں گے گریہ آپ کریں گے، اللہ سلامت رکھے آپ سب کو اللہ اپنے تحفظ میں رکھے صدقے حسینؑ کے کہا پھوپھی اماں سواریاں تیار ہیں چلیئے زینبؑ مکان سے باہر آئیں دیکھا ناقے کھڑے تھے اونٹ کھڑے تھے وہی اونٹ جن پر کبھی بیٹھ کر زینبؑ مدینے سے آئی تھیں عماریاں تھیں لیکن جب ۱۱ رمحرّم کو کربلا سے اسیر ہو کر چلیں تو صرف لکڑی کے کجاوے تھے اور جب ان حیوانوں پر اسیر سفر کر رہے تھے تو یہ حیوان رو رہے تھے زینبؑ بھی رو رہی تھیں اور ناقے بھی رو رہے تھے یہ وہی ناقے ہیں جن پر ۲۸ ررجب کو عباسؑ نے سوار کیا اور یہ وہی ناقے ہیں جن پر رسولؐ زادیاں شہر بہ شہر پھرائی گئیں یہ آج وہی ناقے ہیں جو سواری کے لیئے تیار

Presented by www.ziaraat.com

ہیں لیکن ہر عماری پر مخمل زربفت و دیبا کے رنگین پردے پڑے ہوئے تھے زینبؑ واپس آگئیں کہا سیّد سجاد یہ رنگین پردے پڑے ہیں ارے بہن بھائی کی سوگوار ہے اس سواری پر زینبؑ نہیں بیٹھے گی پردے بدل دیئے گئے سیاہ پردے ڈالے گئے گیارہ محرّم کو بھی زینبؑ نے ایک ایک بی بی کو سوار کیا تھا آج بھی آواز دی آؤ اُمّ لیلیٰؑ چلیں کربلا آؤ ربابؑ چلیں کربلا آؤ اُمّ کلثومؑ چلیں کربلا سب بیبیاں بیٹھ گئیں فضہ تو بھی تو بیٹھ جا کہا شہزادی کیسے بیٹھوں ابھی ربابؑ بی بی کہاں بیٹھی ہیں بس یہ سننا تھا زینبؑ نے کہا کہاں ہیں بھابھی دائیں دیکھا بائیں دیکھا ربابؑ نظر نہ آئیں وہ شام کی عورتیں جو پہنچانے آئی تھیں وہ عورتیں آگے بڑھیں کہا شہزادی جب ہم درِ زنداں کی طرف سے آرہے تھے تو ہم نے وہاں دیکھا تھا اک بی بی درِ زنداں سے لپٹی تھی اور کسی بچی کو یاد کرکے رو رہی تھی زینبؑ سمجھ گئیں آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتی ہوئی درِ زنداں پہ پہنچیں دیکھا ربابؑ درِ زنداں سے لپٹی ہوئی اک ننھی سی قبر کو دیکھ کر رو رہی تھیں ارے سکینہؑ اے میری نادان سکینہؑ میری جان سکینہؑ ماں جارہی ہے آہستہ سے اُمِ ربابؑ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر جناب زینبؑ نے کہا بھابھی سواریاں تیار ہیں چلیئے ربابؑ نے کہا کہاں جائیں شہزادی جب مدینے سے آئے تھے میرا والی حسینؑ ساتھ تھا میری گود میں میرا علی اصغرؑ تھا زانوؤں پر سکینہؑ تھی اے بی بی اب ربابؑ کے پاس کیا رہ گیا علی اصغرؑ کربلا میں سو گئے اور میرے والی کی قبر کربلا میں بنی ایک بچی سکینہؑ تھی وہ قید خانے میں سو گئی اب میں یہاں سے جا کے کیا کروں زینبؑ نے گی، کہا ربابؑ چلو کربلا علی اصغرؑ اور اپنے والی کی قبر پہ جاکر ماتم کرنا سمجھا کر اُٹھایا آخری جملہ تقریر کا ربابؑ کو کیسے صبر دلاتیں کیسے سمجھاتیں جب عماری پر بیٹھ گئیں اپنے ساتھ ربابؑ کو بٹھایا اور شانوں کو

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

تھامے ہیں جب سواریاں چلنے لگیں تو شام کی کئی ہزار عورتیں سواریوں کے پیچھے روتی ہوئی چلیں ہائے ماتم کرتی ہوئی حسینا ہائے حسینا، ہائے حسینا، ہائے حسینا......اک بار عماری کے پردے کو الٹا اور اُلٹ کر کہا اے شام کی رہنے والیو! تمہاری گودیوں میں بچے ہیں نہ بچوں کو لیئے کھڑی ہوا رے تمہارے بچوں کو اللہ سلامت رکھے ایک بچی ہم بھی رکھتے تھے اے شام کی رہنے والیو! جب زندگی کے کاروبار سے رخصت پانا اتنا یاد رکھنا جب شام ہو جائے یہ خیال رہے کہ اندھیرے زندان میں اک بچی اکیلی ہے ارے وہ بچی اندھیرے سے بہت گھبراتی ہے ایک چراغ سکینہؑ کی قبر پہ جلا دینا ارے قافلہ چلا گیا شام کے زندان میں سکینہؑ اکیلی رہ گئی ماتم حسینؑ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

دسویں مجلس

حیواناتِ جنّت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ساری تعریف اللہ کے لئے اور درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے

عشرۂ چہلم کی دسویں تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں۔ ''انسان اور حیوان'' کے موضوع پر یکم محرم سے آج چالیس روز پورے ہو گئے ہیں ایک عزا خانے سے دوسرے عزا خانے ماتم داروں کو جاتے ہوئے صدقہ ہے غمِ حسینؑ کا نا معلوم ہم کتنے موضوعات کتنا علم اس دربار سے لے کر اُٹھتے ہیں سال بہ سال ہمارا حافظہ ہماری توانائیاں ہماری عقل سب غمِ حسینؑ سے وابستہ ہیں اور انشاء اللہ اِس طرح عزاداری سے وابستہ رہیں گے جس موضوع کا انتخاب کیا گیا تھا بظاہر وہ موضوع ایسا تھا کہ جس میں ذہن کی سرشاری کی کیفیتوں کی گنجائش کم تھی لیکن آپ نے دیکھا جو موضوع اہلِ بیتؑ سے وابستہ ہو جائے وہ موضوع خود پکارتا ہے کہ ہم بھی اہلِ بیتؑ سے وابستہ ہیں ''انسان اور حیوان'' کے موضوع کو مکمل کرتے ہوئے کم از کم ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ انسان کم تر ہے، اس لئے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اللہ نے کئی مقام پر حیوان کی تعریف کر کے یہ ضرور کہا کہ انسان بہت سرکش ہے یہ اپنے رب کا نافرمان ہے ظاہر ہے اُس نے تمام انسانوں کی تعریف نہیں کی بلکہ یہ کہا کہ سب گھاٹے میں ہیں اعلان کر دیا اللہ نے کہ تمام انسان نقصان میں ہیں جب اللہ ہی کہہ دے کہ گھاٹے میں ہیں تو ان کو

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

فائدہ کون پہنچائے گا۔

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ (سورۂ عصر آیت ا تا ۳)

ہاں وہ انسان جو ایمان رکھتے ہیں عملِ صالح کرتے ہیں اور حق اور صبر کی راہ پر چلتے ہیں وہ نقصان میں نہیں ہیں خدا کا شکر ہے کہ ہم انہیں انسانوں میں ہیں جو کہ نقصان میں نہیں ہیں اس لیئے کہ عملِ صالح ہم غم حسینؑ کی شکل میں کرتے ہیں، ایمان ہمارا کُلِ ایمان سے وابستہ ہے حق ہمارا علیؑ ہے اور صبر ہمارا حسینؑ ہے اس لیئے نہ ہم گھاٹے میں نہ نقصان میں ہیں اور عصر کے ساتھ ساتھ ہیں اس لیئے کہ ہم امام عصرؑ کو مانتے ہیں اب جس کے پاس صاحب العصرؑ نہ ہو تو اُس کا عصر کیا اُس کے یہاں تو قصر ہے اور جو مقصر ہے وہ گھاٹے میں ہے اور ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم استدلال منطق، دلیلوں کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ انسان سے حیوان افضل تو نہیں لیکن کچھ باتوں میں وہ انسانوں سے بلند نظر آتا ہے خصوصاً اس بات میں کہ انسان کو روزِ محشر اُس کے گناہوں کی سزا اور نیک کاموں کی جزا ملے گی اچھے لوگ جنّت میں جائیں گے اور برے لوگ جہنم میں جائیں گے لیکن حیوانوں کے لیئے نہ حساب ہے نہ کتاب ہے نہ جنّت ہے نہ دوزخ ہے کیسے سستے میں چھوٹ گیا یہ حیوان یہ تو انسانوں کے لیئے ہے

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ (سورۂ صافات...آیت ۲۴)

انھیں ٹھہراؤ ہمیں اُن سے سوال کرنا ہے پوچھو ولایت علیؑ لے کر آئے ہیں یا نہیں ارے فیصلہ تو بعد میں ہو گا کون جنّت میں جائے گا کون جہنم میں جائے گا اور یہی نہیں ان کو ان کی تصاویر دکھا دو یہی لکھا ہے قرآن میں جو مطالعہ نہیں کرتے

Presented by www.ziaraat.com

وہ یہ سمجھتے ہیں میں نے کیا پڑھ دیا یہ بھی قرآن میں ہے کہ صرف نامۂ اعمال ہی نہیں پیش کیا جائے گا تصویر پیش کی جائے گی تاکہ بھاگ نا سکو یا ہم نے نہیں کیا ہم نے یہ نہیں کہا دیکھو یہ تم ہو کہ یا نہیں تصویریں دکھائی جائیں گی دیکھو لو یہ تمہاری زندگی ہے کیا کہا تھا علیؑ کے بارے میں کیا کفر بکا تھا حسینؑ کے بارے میں یہ کیا کہہ رہے ہو سنو خود سنو ایک ایک لحہ محفوظ کیا جا رہا ہے انسان اپنے دماغ سے تصویر ایجاد کر سکتا ہے اور وہ جو دماغِ انسان کا خالق ہے تو کیا وہ سب کی زندگیاں محفوظ نہیں کر رہا ہے بلکہ حدیث میں یہ ہے کہ اُسے بیکار پتھر نہ سمجھو حجر اسود کیمرہ ہے ہاتھ رکھا اور عیب کُھلے جب تک حجر اسود کو نہیں چھوتا عیب ڈھکے رہتے ہیں جو نیک ہے اُس کی نیکیاں ظاہر کر دیتا ہے وہ پتھر جس انسان کے پاس عیب ہیں وہ عیب ظاہر کر دیتا ہے، وہ پوری زندگی کو محفوظ کر لیتا ہے آ گئے پتھر نہیں پتھر وہ تھے جنہیں تم کبھی ماضی میں پوج رہے تھے یہ چمک دار روشن جنّت کا پتھر ہے آسمان سے آیا آدمؑ کے لیئے حضرت ابراہیمؑ تک آیا اور اب تک موجود ہے۔ حملے بھی ہوئے، یمن والے اُٹھا کر لے گئے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیا، اب تو ٹکڑے جُڑے ہیں پورا پتھر نہیں ہے ٹوٹ چکا ہے لیکن اس کا اثر ختم نہیں ہوا یہ حساب کتاب انسانوں کے لیئے ہے حیوان کے لیئے نہیں ہے اور نہ ہی محشر میں حیوانوں کو زندہ اُٹھایا جائے گا نہ اُن سے کوئی سوال کیا جائے گا اور نہ ہی اُن کی روحوں کو جنّت میں جانا ہے لیکن فرمایا حدیث میں کہ اصحابِ کہف کا کتا جنّت میں جائے گا یعقوبؑ نبی نے جس بھیڑیئے کو بلایا تھا جس نے کہا تھا ہم درندے اولادِ انبیاء پر حملہ نہیں کرتے، قدرت نے ہم پر وحی کر دی کہ سادات اولادِ انبیاء پر حملہ نہیں کرنا ہے۔ اس نے پوری قوم کی نمائندگی کر کے بتا دیا وہ جنّت میں جائے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

کہ ہم درندے انبیاء کا گوشت نہیں کھا سکتے ہم پر انبیاء کا گوشت منع ہے اور وہ انسان درندے ہیں جو انبیاء کا قتل کرتے ہیں وہ بھیڑیا جنّت میں جائے گا اس لیئے کہ اُس نے اپنی پوری قوم کی طرف سے نمائندگی کر کے بتا دیا کہ قیامت تک ہم درندے اولادِ رسولؐ پر حملہ نہیں کریں گے بڑا کارنامہ کیا اُس نے اس لیئے وہ جنّت میں جائے گا وہ دنبہ جو اسماعیلؑ کے لیئے آیا وہ جنّت میں جائے گا، بلعم بن باعور کا گدھا جنّت میں جائے گا،

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ (سورۂ اعراف آیت ۱۷۵)

ترجمہ: ''لوگ اپنی غلطی سے باز آئیں اور اے رسولؐ تم ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنا دو جسے ہم نے اپنی آیتیں عطا کی تھیں پھر وہ ان سے نکل بھاگا تو شیطان نے اس کا پیچھا پکڑا اور آخر کار وہ گمراہ ہو گیا''

حضرت موسیٰ کے زمانہ میں ایک شخص بلعم باعور تھا اس کو اسم اعظم یاد تھا اور جب وہ اس اسم کے ذریعہ سے دعا کرتا تھا تو اس کی دعا قبول ہو جاتی تھی فرعون نے حضرت موسیٰؑ کا پیچھا کیا تو بلعم سے فرمائش کی تم دعا کرو کہ موسیٰؑ اور اس کے ساتھی ہمارے قبضہ میں آجائیں یہ سنتے ہی بلعم اپنے گدھے پر سوار ہوا مگر خدا کی شان اس نے ہر چند کوشش کی گدھے نے ایک قدم بھی نہ اُٹھایا جب اس نے مارنا شروع کیا تو خدا کی قدرت سے گدھا فصیح زبان سے کہنے لگا تجھ پر وائے ہو تو مجھے کیوں مارتا ہے کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ چلوں کہ تو خدا کے رسولؐ اور مومنین پر بددعا کرے۔ آخر اس نے نہ مانا یہاں تک مارا کہ وہ گدھا مر گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسم اعظم اس کی زبان سے نکل گیا اور اس کا اثر جاتا رہا۔ آخر کافر بن بیٹھا

Presented by www.ziaraat.com

اور جہنم کا کندہ بنا۔

کربلا کے سارے گھوڑے جنّت میں جائیں گے، رسولؐ کا ناقہ جنّت میں جائے گا، سیّد ساجدینؑ کی اونٹنی جنّت میں جائے گی، وہ سارے اونٹ جو اسیروں کو شام تک لے گئے جنّت میں جائیں گے، وہ چار پرندے جنہیں ابراہیمؑ نے مار کر زندہ کیا جنّت میں جائیں گے، وہ کوّا جو قابیل کو بتانے آیا کہ قبر کیسے بناتے ہیں جنّت میں جائے گا، تو کچھ پرندے کچھ جانور حیوانوں میں جنّت میں جائیں گے اور وہ سب کشتی نوحؑ میں بھی تھے جنّت میں جائیں گے تب ہی پتہ چل گیا تھا کہ یہ پرندے یہ جانور کشتی نجات میں ہیں اور ان کی نسل انسانوں کی وفادار ہے قرآن نے پورے پورے سورے وقف کیئے ہیں جانوروں کے بارے میں کیا حلال ہے کیا حرام ہے سورہ مائدہ میں سورہ بقرہ میں سورہ انعام میں یہ بھی بتایا کہ تمہارے کھانے کے لئے ہم نے حلال جانور پیدا کیئے اور یہ بھی بتایا کہ یہ جانور تمہارے کام آتے ہیں تم ان پر اپنا سامان لادتے ہو تم ان پر سفر کرتے ہو تمہارے فائدے کے لیئے ہیں تم ان کا اون اُتار کر اپنے لباس تیار کرتے ہو ان کی چربی ان کی ہڈی یہ سب تمہارے کام آتی ہے سوچو تو سہی تمہارا رب تم پر کتنا مہربان ہے کہ اُس نے تمہیں آرام پہنچانے کے لیئے کیا کیا ذرائع استعمال کیئے ایک گفتگو تو یہ ہے قرآن میں اور دوسرا طریقہ یہ ہے قرآن کا اس طرح ذکر کیا کہ بعض جانور ہدایت کے لیئے آئے اور انسان کی ہدایت سب سے پہلے جس نے کی وہ کوّا ہے سورہ مائدہ میں کوّے کا ذکر ہوا:۔

فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَہٗ کَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَۃَ اَخِیْہِ ط قَالَ یٰوَیْلَتٰۤی اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ ھٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَۃَ

Presented by www.ziaraat.com

اَخِیْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ (سورۂ مائدہ آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ ''تب اُسے فکر ہوئی کہ لاش کو کیا کرے تو خدا نے ایک کوے کو بھیجا کہ وہ زمین کو کریدنے لگا تاکہ اُسے (قابیل کو) دکھادے کہ اسے اپنے بھائی کی لاش کیونکر چھپانی چاہیئے (یہ دیکھ کر) وہ کہنے لگا ہائے افسوس کیا میں اس سے بھی عاجز ہوں کہ اس کوے کی برابری کرسکوں''۔

قابیل نے ہابیل کو قتل کیا قابیل لاش اُٹھائے اُٹھائے پھرا کہ اب اس کا کیا کرے تو کوّے آئے لڑے ایک کوّے نے دوسرے کوّے کو مارا کوّے نے زمین کھودی اور مرے ہوئے کوّے کو دفن کیا تو اُس نے دیکھا اور کہا ہائے میری کمبختی کہ ایک پرندہ مجھے بتائے کہ کیا کرنا ہے اور مجھے نہیں معلوم اگر کوّا نہ بتاتا تو انسان کو یہ پتہ بھی نہ چلتا مردے کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے مچھر کا ذکر کیا مکھی کا ذکر کیا مچھر کا ذکر کیا تم عاجز ہو تم ایک مچھر تو بنا نہیں سکتے تو تم خدا سے کیا مقابلہ کررہے ہو مکھی کا ذکر کیا اس مخلوق کو دیکھو پسّو کا ذکر کیا مینڈک کا ذکر کیا ٹڈیوں کا ذکر کیا جوؤں کا ذکر کیا یہ چار وہ چیزیں ہیں جو قوم بنی اسرائیل پر عذاب بن کر آئیں پانی میں مینڈک منہ سے مینڈک گھروں میں مینڈک چاروں طرف سے نکلے یہ عذاب تھا قومِ موسیٰ پر، جناب صالحؑ کے ذکر میں اونٹنی کا ذکر کیا جنابِ یعقوبؑ اور سورہ یوسفؑ میں گائے اور پرندوں کا ذکر کیا اور بھیڑیئے کا ذکر کیا اور سورہ کہف میں کتے کا ذکر کیا جس کا نام قطمیر ہے انسانوں کے ساتھ حیوان کا ذکر بھی ہے اسی کے ساتھ ساتھ اُس نے گھوڑوں کا ذکر کیا اونٹوں کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا اللہ نے چھ مقامات پر بندر کا ذکر کیا ہم نے اصحاب سبت سے کہا تھا کہ مچھلی کا شکار ہفتے کو نہیں کرنا لیکن وہ نہیں مانے ہم نے پوری قوم کو مسخ کر کے بندر بنادیا فَلَمَّا عَتَوْا

Presented by www.ziaraat.com

عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ (سورۂ اعراف آیت ۱۶۶)

جو لوگ باہر گئے ہوئے تھے جب واپس اپنے شہر میں آئے تو تمام لوگ بندر نظر آرہے تھے اور سب رو رہے تھے انہوں نے انہیں پہچانا کہ یہ وہ ہیں تمہارے بزرگ جو اسی شہر میں رہتے تھے اور وہ اب تک بندر ہیں اللہ یہ کہے کہ ہم نے انسان سے بندر بنایا اور ڈارون یہ کہے کہ بندر سے انسان بنا ہے، وہ اللہ کی حکمت کو نہیں سمجھا وہ حیران یہ ہوا کہ بندر انسان سے ملتا جلتا ہے اس کے معنی پہلے بندر بنا پھر بندر سے انسان بنا کاش کہ وہ بنی اُمیہ کو جانتا ہوتا تو اسے معلوم ہوتا کہ انسان سے بندر بنتا ہے، بندر سے انسان نہیں بنتا، ہم نے بنی اُمیہ کو بندر اور چھپکلیوں میں مسخ کر دیا۔

www.ziaraat.com Sareer-e-Sakina

چھ مقامات پر مسخ شدہ قوموں کے بارے میں اللہ نے کہا ہم نے اُن پر عذاب نازل کیا انہیں ہم نے جانور بنا دیا پانچ مقامات وہ ہیں جہاں قرآن میں اللہ نے کہا کہ ہم نے سرکش قوم کو بندر بنا دیا سُور بنا دیا اور ایک مقام قرآن میں ایسا ہے جہاں ہمارے نبیؐ نے خواب دیکھا کہ میرے منبر پہ بندر اُچھل رہے ہیں اتنے رنجیدہ تھے نبیؐ کہ اس خواب کے بعد نبیؐ کو کسی نے مسکراتے نہیں دیکھا تو نبیؐ کی تسلی کے لیئے اللہ نے نازل کیا "وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا" (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۶۰)

’’رسولؐ وہ وقت یاد کرو جب تم سے ہم نے کہہ دیا تھا کہ تمہارے پروردگار نے لوگوں کو (ہر طرف سے) روک رکھا ہے (کہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے) اور ہم نے جو خواب تم کو دکھلایا تھا تو بس اے لوگوں (کے ایمان) کی آزمائش (کا ذریعہ

Presented by www.ziaraat.com

ٹھہرایا) تھا اور اسی طرح وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی اور ہم باوجودیکہ ان لوگوں کی طرح سے ڈراتے ہیں مگر ہمارا ڈرانا ان کی سخت سرکشی کو بڑھاتا ہی گیا''۔

ہم نے تو آپ کو شب قدر دے دی خواب کی تعبیر یہ تھی کہ تراسی برس تک بنی اُمیہ کا قبضہ خلافت پر رہے گا الفِ شَہر ایک ہزار مہینے ایک ہزار مہینے کے تراسی برس بنتے ہیں اور تراسی برس بنی اُمیہ رہے اللہ نے کہا جانے دیجئے یہ تراسی برس آپ کا دشمن رسوا ہوگا، ہم نے آپ کو شبِ قدر دے دی آپ کی اولاد کو اگر حق نہیں ملے گا تو نہ ملے اُن کے پاس شبِ قدر ہے اور جس کے پاس شبِ قدر ہے اُس کے پاس اسم اعظم ہے اور جس کے پاس اسم اعظم ہے اُس کے پاس دو عَالم کی حکومت ہوتی ہے جب امام حسنؑ لکھ چکے اور دستخط کر چکے لوگوں نے کہا حکومت آپ نے اسے دے دی کہا دشمن سے جا کے یہ پوچھو کہ اس کے پاس شبِ قدر ہے شبِ قدر ہمارے پاس ہے کچھ سمجھے کہ ہے کیا شبِ قدر۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ○ (سورۂ قدر آیت ۱ تا ۳)

ترجمہ: ''ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا اور تم کو کیا معلوم شبِ قدر کیا ہے۔ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس (رات) میں اپنے پروردگار کی طرف سے (سال بھر کی) ہر بات کا حکم لے کر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور روح (امری) آتی ہے۔ یہ رات صبح کے طلوع ہونے تک (از سرتاپا) سلامتی ہے''۔

کیا ہے شبِ قدر اللہ کا امر لے کر روح اور فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں جو

Presented by www.ziaraat.com

حاکم ہے کائنات کا امرِ رب کیا ہے اللہ کا ارادہ اور جو اللہ کے امر کا مالک ہو اُسے صاحب الامرؑ کہتے ہیں اب صاحب امر کے سامنے کیا ہے حکومت کیا ہے یہ دنیا کا تخت اس لیے کہ ان کی حکومت جاری وساری ہے حکومتوں کے تختے اُلٹتے رہتے ہیں تو گویا بندروں نے تخت پہ قبضہ کیا اب اگر میں بندر کے عادات واطوار بتاؤں تو آپ خود سمجھ جائیں گے کہ نبیؐ کو صدمہ کیوں ہے اس لیئے کہ بندر چوری کا بھی ماہر ہوتا ہے نقلچی بھی ہوتا ہے انسان کو پریشان بھی کرتا ہے شرانگیزی بھی کرتا ہے بھبکیاں بھی دیتا ہے لیکن اگر ایک پتھر اُٹھاؤ تو بھاگ جاتا ہے دور سے ڈراتا رہتا ہے اس لیئے کہ بزدل ہوتا ہے حیوان کبھی کبھی انسانوں کا نقشہ بنا دیتا ہے ابراہیمؑ سے کہا بیٹے کو قربان کرو حیران ہے دنیا یہ کیسا امر تھا یہ کیوں حکم دیا پروردگار کے ہر حکم میں کئی کئی راز ہوتے ہیں کیونکہ ابراہیمؑ کے عہد تک انسان اتنا حیوان بن چکا تھا کہ اپنی دیویوں اور اپنے دیوتاؤں کے سامنے انسانوں کی قربانی دینے لگا تھا وحشی قبیلے انسانوں کو زبردستی پکڑ کے لاتے اور بتوں کے قدموں میں کاٹ دیتے اللہ اس بری رسم کو بند کرانا چاہتا تھا اس لیئے ابراہیمؑ سے کہا اپنے بیٹے کو قربان کرو تا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ اللہ نے ایک حکم دیا کہ بیٹے کو ذبح کرو جب تک اللہ یہ نہ کہتا تب تک انسان ادھر متوجہ نہ ہوتے حیرانی بڑھی انسان کی کہ کیا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کو ذبح کرسکتا ہے یہ کیسا حکم اللہ نے دیا جہاں حیرانی ہے وہاں علم ہے حیرانی کہیں نہیں ہوتی صرف علم کی منزل پہ ہوتی ہے، صرفِ علم انسان کو حیران کرتا ہے موسیٰؑ نے کہا یہ کیا کیا کشتی میں سوراخ کردیا حیرانی، یہ کیا کیا معصوم بچے کو قتل کردیا حیرانی یہ کیا کیا گرتی ہوئی دیوار اُٹھا دی حیرانی کہا اب تمہارا اور ہمارا ساتھ نہیں ہوسکتا حیرانی اگر تھی تو دل میں رکھتے اظہار کیوں کیا تو ساتھ

Presented by www.ziaraat.com

چھوٹا ہمارا تمہارا تم اپنے راستے ہم اپنے راستے موسیٰؑ نے کہا ٹھیک ہے ساتھ تو چھوٹا لیکن بتاؤ یہ سب کیا تھا حیرانی تھی جبھی تو پوچھا یہ تھا کیا تو خضر نے کہا کشتی میں سوراخ اس لیئے کیا کہ کشتی والا غریب تھا مالک اُجرت زیادہ مانگتا تھا یہ تھا مومن سوراخ اس لیئے کیا کہ مالک کو زیادہ اُجرت نہ دینی پڑے ہم کشتی میں بیٹھ رہے تھے اُسے اُجرت سے بچایا، اور دیوار اس لیئے اٹھادی کہ اُس دیوار میں ایک یتیم کا خزانہ چھپا ہوا تھا اگر دیوار گر جاتی لوگ لوٹ لیتے جب وہ بڑا ہوگا تو خزانہ حاصل کرلے گا اس لیئے ہم نے دیوار بنا کر محفوظ کر دیا کہ یتیم کا مال تھا اور بچے کو اس لیئے مارا کہ بڑا ہو کر اپنے ماں باپ کا نافرمان بننے والا تھا یہ ہے علم کہ جہاں حیرانی ہو اللہ نے قرآن میں بار بار انسان کو حیران کیا ہے کہ تم یہ کیا کر رہے ہو انسانوں کی قربانیاں بتوں کے آگے چڑھا رہے ہو جنہیں تم اپنا دشمن سمجھتے ہو اُنھیں پکڑ لاتے ہو اور بتوں کے سامنے ذبح کر دیتے ہو حیرت سے مجھے نہ دیکھیئے، علم میں حیرانی تو ہوتی ہے آج بھی ہندوستان بھی کالی دیوی کے مندر میں انسان ہی کاٹا جاتا ہے، نہیں معلوم آپ کو، بعض جگہ فتوے ہیں کہ شیعوں کو مارو ثواب ہے اپنے پرانے دیوتاؤں کو بَلی چڑھا رہے ہیں سیکھا کس سے ہندوستان کے اُس قبیلے سے جو یہ کہتا ہے مسلم کو مارنا اور دیوی دیوتاؤں کے قدموں پر بَلی چڑھانا ثواب ہے۔

ایک ہندو قبیلہ بھی انسان کا لہو پی رہا ہے پاکستان کے دہشت گرد بھی انسان کا لہو پی رہے ہیں تو حیوان اور انسان میں فرق تو بتاؤ اُس فرق کو ختم کرنے کے لیئے ابراہیمؑ سے اللہ نے کہا بچے کو قربان کر دتا کہ حیرانی ہو اور پوچھیں کہ یہ کیا ہے میں سمجھاؤں گا حالانکہ آخری تقریر ہے لیکن سارا میٹر بچ گیا میں خوش ہوں کہ ایک

Presented by www.ziaraat.com

عشرہ کہیں اور پڑھ سکتا ہوں مطلب یہ کہ نہ رکھوں انسان اور حیوان تو یہ موضوع تو رکھ سکتا ہوں حیوانِ قرآنی اور جو بقیہ چیزیں ہیں وہ کہیں پڑھ دیں اب تھوڑا سا کام ہے سمجھادوں، یہ ضروری نہیں کہ جو حکم ملے اُس پر عمل بھی ہو جائے ہو گیا قیمتی جملہ اسی کی تشریح کر رہا ہوں ضروری نہیں کہ اللہ یہ کہے کہ یہ کرو اور وہ ہو بھی جائے اب سنیں معصوم سے پوچھا گیا کہ کیوں نہیں اللہ نے چاہا کہ شیطان سجدہ کرے اللہ نے کیوں نہیں چاہا کیا اللہ کے لیئے ناممکن تھا کہ شیطان سے سجدہ کروائے کہا ہاں کرواسکتا تھا جب دیکھ رہا ہے کہ فرشتے سجدہ کر رہے ہیں اور شیطان سجدہ نہیں کر رہا ہے تو وہ چاہتا تو شیطان کی پیشانی جھکا کر زبردستی سجدہ کرا سکتا تھا لو یہ ہو گیا سجدہ کیسے تو نے سر کو اُٹھایا میرے سامنے دیکھ میں قادر ہوں اور یوں سجدہ کراتا ہوں امام کا جملہ سنیئے معصوم کے علاوہ یہ جملہ کوئی کہہ نہیں سکتا کہا سن حکم دیا کہ سجدہ ہو لیکن نہ چاہا کہ سجدہ ہو حکم دیا کہ بیٹا ذبح ہو لیکن نہ چاہا کہ بیٹا ذبح ہو دیکھا معصوم نے کیسی آسانی سے سمجھا دیا اب تشریح کر لیجئے امام نے فرمایا کہا ہاں اُسے چھوڑ دیا کہ جا اگر خدا چاہتا تو تیری پیشانی کو پکڑ کے جھکا دیتا سجدہ ہو تو جاتا مگر وہ اکڑ کے کہتا نہیں بس چلا نہ تیرا تو نے جبر سے سجدہ کروایا زبردستی کراو یا ظلم سے کروایا اور علیؑ سے کسی نے پوچھا تھا اللہ کے پاس کیا نہیں ہے یہی سوال پہلے کسی اور سے ہوا اللہ کیا نہیں جانتا اللہ کیا نہیں دیکھتا اللہ کیا نہیں رکھتا اللہ کے پاس کیا نہیں ہے کہا یہ کفر بک رہا ہے اسے دربار سے نکالو سلمانؑ فارسی نے کہا علیؑ کے پاس چلو یہی سوال علیؑ کے پاس دھرائے گئے اللہ کیا نہیں رکھتا، کہا بیٹا نہیں رکھتا کہا کیا نہیں ہے پاس کہا ظلم نہیں ہے پاس جیسے ہی پیشانی کو جھکاتا، حیوانوں میں رہ گیا تھا نا شیطان، حیوانوں میں شمار ہے شیطان کا جتنی بھی حیوانوں پر کتابیں لکھی

Presented by www.ziaraat.com

گئیں ہیں اُن میں پہلا باب انسان کا ہے اور آخری باب شیطان کا ہے جب سب جانوروں کا حال ختم ہو جاتا ہے تو علماء شیطان کا حال لکھتے ہیں آخری تقریر ہے آخری چیپٹر پڑھ رہا ہوں تو وہ اکڑ کے کہتا کہ اللہ نے ظلم سے سجدہ کروایا اللہ ظلم کرتا نہیں اس لیئے کہ وہ عادل ہے چھوڑا اس لیئے تا کہ اُس کا عدل برقرار رہے اُس نے زندگی مانگی اللہ نے زندگی دے دی، عدل ہے، جبر نہیں ہے، ظلم نہیں ہے، نہیں کیا سجدہ جا ہمیں کیا پروا کہ ہم زبردستی تجھ سے سجدہ کروائیں، ہم کیا تجھ سے ڈر گیئے ہم کسی سے ڈرتے نہیں، تو انسانوں کو بہکائے گا ہم انسانوں کو جہنم سے بھر دیں گے اس میں پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے اس کی بنائی ہوئی مخلوق ہے جہنم میں ڈالے یا جنّت میں، بھر دے جہنم کو ہم خوش ہیں اس بات پر کہ تو نے تو اعلان کر دیا اپنے رسولؐ کی زبانی کہ اگر تمام دنیا علیؑ کی محبت پر یکجا ہو جاتی ہم جہنم نہ بناتے ہم خوش ہیں تو نے جہنم بنائی اس لیئے کہ دنیا علیؑ سے محبت نہیں کر رہی ہے اس لیئے جہنم بہت ضروری ہے۔ کوئی مغفرت کی دعا مانگنے کی ضرورت نہیں رضی اللہ رضی اللہ کیسے یہ اللہ کیسے راضی ہو کرم اللہ وجہہ چہرہ تو علیؑ ہے اگر علیؑ کو راضی کیا! علیؑ راضی تو خدا بھی راضی تمہیں اللہ کے راضی ہونے یا ناراض ہونے کا پتہ کیسے چلے چہرہ تو یہ علیؑ ہے دیکھنا ہے کہ میں ناراض ہوں تو علیؑ کا چہرہ دیکھ لینا اب بھی نہیں سمجھے آپ کیا فرمایا نبی نے جس نے فاطمہؑ کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی جس نے مجھے اذیت دی اُس نے خدا کو اذیت دی جو خدا کو اذیت دے وہ جہنمی ہے ہو گیا نا فیصلہ علیؑ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے یہ عبادت کیوں قرار دے دیا دیکھتے رہنا ناراض تو نہیں ہیں بار بار دیکھتے رہو اور اگر علیؑ ناراض ہیں تو سو فیصد یقین کر لو کہ جہنم تمہارے لیئے بنائی ہے اب شکوہ نہ کرنا یہ آگ کیوں جلائی

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

ہے ہر چیز کا کوئی مقصد ہے تو اس کا بھی مقصد ہے کہ یہ تمہارے لیئے، ابراہیمؑ بیٹا کیوں قربان کریں اس لئے کہ ہم انسانیت کا لہو بچانا چاہتے ہیں یہ انسان انسان کا قتل جو کر رہا ہے ہم انسان کو بچانا چاہتے ہیں بیٹے کو لٹا دیا گلے پر چھری رکھ دی آنکھ کھولی پٹی ہٹائی ایک حیوان ذبح سامنے پڑا ہے دنبہ آ گیا کتنا خوش قسمت ہے وہ دنبہ کہ اسماعیلؑ کی جگہ ابراہیمؑ کی چھری کے نیچے آ کر نسل ابراہیمؑ کو بچا گیا آپ نے حیوان کا مرتبہ دیکھا اُس نے کہا ہو گا بارگاہِ الٰہی میں کہ مجھے پیش کر دے تو اُس حیوان کی عظمت اتنی بڑھ گئی غور کرنا میرے جملوں پر کہ اب اُس کی عظمت اتنی بڑھ گئی کہ اب اُس کی شبیہیں بنیں لاکھوں کروڑوں جو قربان ہوں اُس کی شبیہیں بنیں جانور سبھی حیوان سبھی اب گلے میں ہار پہناؤ لیئے لیئے گھوموو دکھاتے ہیں لوگ ایک لاکھ کا جانور دو لاکھ کا جانور پانچ لاکھ کا جانور اخبار میں تصویریں آتی ہیں اب ذرا سوچو اسماعیلؑ ذبح ہوتے تو کیا شبیہ بنتی بیٹوں کو قربان کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نسل انسانی کو بچایا قربانی کا راز کیا ہے انسان، انسان کو قتل کر رہا تھا اللہ نے کہا اچھا اے انسانو! خونریزی کے بہت شوقین ہو کروڑوں بکرے کاٹو تا کہ خونریزی کا جذبہ تو کم ہو اللہ جانے کتنی بقرعیدیں آ گئیں کتنی گائیں، بکرے، اور اونٹ کٹ چکے مگر اب تک سادات کا پیچھا نہیں چھوڑا قربانی اِس لئے رکھی گئی تھی کہ نسل ابراہیمؑ نسلِ سادات کو بچایا جائے، نہیں سمجھے آپ، بنی ہاشم کس کی نسل میں یہ اولادِ ابراہیمؑ ہی تو ہیں جب تمہارے بیٹے بچا دیئے تو محمدؐ کے بیٹوں کو نہ ذبح کرو کیوں قتل کر رہے ہو اور جب بھی خونریزی کا دل چاہے بکرے ذبح کرو وہ قبیح رسم انسانوں کے کاٹنے کی ابراہیمؑ کے بعد ختم ہو گئی اُس کے بعد جانور کٹنے لگے سب کی سمجھ میں بات آ گئی کہ ہاں جانور کی قربانی قدرت کا راز

Presented by www.ziaraat.com

ہے دیکھئے پانچ ہزار برس ہوگئے قربانی کرتے کرتے انسان کو آپ چودہ سو برس سے کرر ہے ہیں قربانی تو ابراہیمؑ سے چلی اُس کے بعد ابراہیمؑ کو ماننے والی جتنی قومیں آئیں سب کے یہاں قربانی ہے، پانچ ہزار برس سے بکرے اور دُنبے کٹ رہے ہیں پھر ہر سال مل جاتے ہیں لاکھوں کی تعداد میں پھر مل جاتے ہیں اور ذبح ہو جاتے ہیں کروڑوں کی تعداد میں یہ کیوں؟ اس لیئے کہ اُس نے قربانی دی ہم نے نسل کو بڑھا دیا اب سمجھ میں آیا سادات کٹتے ہیں اور بڑھتے ہیں جہاں قربانی ہے وہاں نسل میں اضافہ ہے ارے کسی کے ختم کرنے سے نسل ختم نہیں ہوگی جاہل ہے جو یہ سوچے شہادت نام ہے توحید پر گواہی دینے کا جس کو دل چاہا اخبار نے شہید کہہ دیا جس کو دل چاہا قتل کہہ دیا آپ کے کہنے سے کیا شہید ہوگیا اگر توحید کی گواہی دیتا ہوا قتل ہوا تو شہید ہے پتہ نہیں کن کن حالتوں میں مر رہا ہے ایک جانور نے تمام حیوانوں کی لاج رکھ لی تمہاری چھری چلی تو حلال ہوا عظمتِ انسانی بڑھائی جانور کیا سبق دے رہا ہے حیوان کیا بتا رہا ہے، کیا سمجھا رہا ہے اب سنیں ابراہیمؑ کے بیٹے اسحاقؑ، اسحاقؑ کے بیٹے یعقوبؑ ابراہیمؑ کے پوتے شام میں کنعان میں رہتے ہیں حیران ہے دنیا بارہ بیٹے تھے ایک بیٹا بچھڑ گیا اتنا روئے کہ آنکھ بہہ گئی سمجھ میں نہ آیا بچھڑا ہی کیوں جسے سب سے زیادہ چاہتے تھے آخر وہ باپ سے جدا کیوں ہوا اس واقعے میں بھی حیوان ہے اس لیئے کہ حضرت یعقوبؑ نے ایک دن ایک دنبہ حلال کیا گوشت پکا سب گھر والوں نے بیٹھ کر کھالیا پڑوس میں پڑوسی بھوکا تھا وہ اُس رات بھوکا سوگیا جب مل گئے یوسفؑ یعقوبؑ کو تو یعقوبؑ نے پوچھا اللہ یہ میرا پیارا بیٹا بچھڑا کیوں تھا کہا جس رات تم نے دنبہ حلال کیا تھا پڑوسی بھوکا تھا نبی کا پڑوسی بھوکا رہ جائے تو پیارا بیٹا جدا کر دیا جاتا ہے تو سمجھ

Presented by www.ziaraat.com

میں آیا انسانوں کے حقوق العباد کیا ہیں یہ ہے انسان کی قیمت تم نے ایسا کیا اس لیئے یوسفؑ تم سے جدا ہوا پھر بھائیوں نے کہا جنگل لے کے جائیں گے سیر کرانے کے لیئے کہا مت لے کے جاؤ بھیڑیا کھا جائے گا پھر مسئلہ آیا علماء نے لکھا کہ اگر نہ کہتے زبان سے تو کبھی ایسا نہ ہوتا کہ بیٹوں نے آ کر یہی کہا بھیڑیا کھا گیا اس لیئے کہا گیا کہ اچھی بات زبان سے نکالو انبیاء کی حیات انسانوں کے لیئے سبق ہے اسی لیئے یہ واقعات پڑھے جاتے ہیں کہ انسان سمجھے سیکھے، یوسفؑ کے بھائی جب یوسفؑ کو کنویں میں ڈال کر واپس آئے تو کُرتے میں بکری کا خون لگایا کہا کیا ہوا کہا بھیڑیا آیا اور یوسفؑ کو کھا گیا کرتا اٹھایا یوسفؑ کا کہا کیسا بھیڑیا تھا کُرتا سلامت رہا اور یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا جنگل میں یعقوبؑ گئے اور نام لے کر بھیڑیئے کو آواز دی اے مخلوقِ خدا اللہ کا نبی بلاتا ہے بھیڑیئے دوڑتے ہوئے آئے بھیڑیوں کا جو سردار تھا اُس نے یعقوبؑ کو سلام کیا کہا یا نبی اللہ کیا ہمیں بلایا کہا میرے بیٹے یوسفؑ کو تو نے کھایا کہا یا نبی اللہ خدا نے ہم پر انبیاء اولادِ انبیاء کا گوشت ممنوع قرار دیا ہے نہ ہم زخمی کر سکتے ہیں نہ حملہ کر سکتے ہیں اُن کا خون ہم جانوروں پر ممنوع ہے کون بولا حیوان کون سا حیوان بھیڑیا تو کہتے ہیں نا آپ جب انسان انسانیت سے گرتا ہے تو بھیڑیا ہو جاتا ہے وہ حیوان جسے آپ اپنے محاورے میں استعمال کرتے ہیں اُس نے اپنے آپ کو مُستثنیٰ کیا، نہیں ہم ایسا نہیں کرتے اب جب جانوروں میں یہ اعلان ہو گیا تو تمام درندے ایک ہو گئے ایک نے اعلان کر دیا اب سب کے لیئے حکم یہی ہے متوکل کے دور میں ایک عورت نے کہا میں زینبؑ ہوں کربلا والی مسئلہ امام علی نقیؑ کے سامنے آیا کہا اگر یہ وہ زینبؑ ہے تو فیصلہ ابھی ہو جائے گا اسے درندوں کے کٹہرے میں ڈال دو جہاں شیر ہیں

Presented by www.ziaraat.com

جہاں بھیڑیے اور ریچھ ہیں اگر سیدانی ہے تو درندے قدموں پر گر جائیں گے اگر یہ جھوٹ بول رہی ہے تو درندے پھاڑ کھائیں گے بادشاہ سے وہ عورت کہنے لگی یہ ہمیں قتل کروانا چاہتے ہیں اگر یہ سچ ہے تو خود جا کر دکھائیں متوکل نے کہا آپ جاسکتے ہیں کہا دروازے کھلوادو کہا ٹھہریئے پہلے ہم چھتوں پر تو چلے جائیں ہم وہاں بیٹھ کر دیکھیں گے درندوں کے کٹھہرے کھل گئے اوپر سے بیٹھ کر حاکم دیکھ رہا ہے امام داخل ہو رہے ہیں درندے دوڑتے ہوئے آئے شیر بھیڑیے دوڑے اور امام کی عبا کے دامن کو بوسے دینے لگے قدموں پر سر رکھنے لگے امام کے قدموں کا بوسہ دیتے اور متوکل کی طرف دیکھ کر کہتے ارے کسے بھیج دیا کٹھہرے میں ہم تو برسوں سے انتظار کر رہے تھے کہ ہمیں مولا کی زیارت ہو۔نہیں گھبراتے علیؑ والے پیغمبر کی حدیث ہے صرف علیؑ کا نام لے دینا شیر راستہ چھوڑ دے گا، جسے یقین نہ ہو جنگل میں جائے شیر سے مقابلہ کرے اور شیرِ خدا کا نام لے صرف یہ نہیں کہ نام لیا اور شیر بھاگ گیا جاپان میں ہر عبادت گاہ کی بلندی پر لکھا ہے ''حیدر'' جاپانی زبان میں لکھا ہے آپ اسے عربی میں پڑھ لیں یا اُردو میں صاف زبان میں ''حیدر'' لکھا ہوا ہے۔تمام عبادت گاہوں میں جاپان کے جس شہر میں جایئے اس پہ پردہ پڑا رہتا ہے پردے کا سبب کیا ہے،تو وہ کہتے ہیں کہ اگر اژدھا آجائے اور نام کے سامنے کا پردہ ہٹ جائے تو اژدھا پگھل کر پانی بن جاتا ہے تو وہاں کے رہنے والوں نے بتایا کہ ایسا ہوا ہمارے سامنے کہ سانپ آیا نام حیدر کا پردہ ہٹا سایہ پڑا اور وہ سانپ پگھل کر پانی ہو گیا ارے پانی کیوں نہ ہو جائے وہ تو پہلے دن ابوجہل کے سامنے پانی پانی ہو گیا تھا کلۂ اژدر چیرنے والا اگر اپنے نام کا سایہ ڈالے تو اژدر نہیں رہتا وہ موسیٰؑ تھے اللہ نے کہا عصا کو اٹھالو پھر بھی ڈرتے

Presented by www.ziaraat.com

ڈرتے عبا کا دامن استعمال کیا اور اپنا ڈنڈا اٹھایا اللہ نے کہا ڈر گئے یہ اژدھا نہیں ہے یہ تو عصا ہے کہا پھر بھی اژدر بنا تھا امام صادقؑ سے پوچھا گیا یہ موسیٰؑ ڈر کیوں گئے کہا موسیٰؑ کی پیشانی میں ہمارا نور نہیں تھا اور یہاں تو نور اور خون ایک ساتھ ہیں جب نور اور خون ایک ساتھ ہوتا ہے وہ درندوں سے نہیں ڈرا کرتے اور جو شریف النسل ہوگا اُس کو تو شیر دیکھ کر سر جھکا کر چلا جائے گا شریف النسل اور نجیب کو درندے کچھ نہیں کہتے شرافت کی پہچان کے لیئے یاد رکھیئے نجف اشرف ہے جہاں انسان تو انسان درندے بھی مدد مانگنے کو آتے ہیں ایک شیرنی کے ہاتھ میں کانٹا چبھ گیا تڑپ رہی تھی لنگڑاتی ہوئی قبرِ علیؑ پہ آئی اور آکر اپنا ہاتھ قبرِ علیؑ پر رکھ دیا کانٹا دور ہو گیا خوشی خوشی قبر سے چلی گئی حیوانوں کو بھی معلوم ہے کہ ان قبروں میں شفا ہے اور کچھ لوگ قبروں کی بے حرمتی کرنا چاہتے ہیں دیکھا آپ نے انسان اور حیوان کا فرق، ایک ناصبی کہتا ہے مجھے دشمنی تھی امام رضاؑ کی قبر سے اسی میدان میں میں شکار کھیلتا تھا لیکن مجھے اِمام کی قبر سے نفرت تھی ایک دن میں نے اپنے شکاری کتے کو ہرن پہ چھوڑا تو ہرن امام کے روضے میں داخل ہوا کتا میرا رک گیا میں حیران ہوا تو میں ہرن کے تعاقب میں روضے میں داخل ہوا لیکن ہرن غائب تھا مجھ پہ ہیبت طاری ہوگئی حیوان بھی ان کی پناہ میں آتا ہے تو غیب میں چلا جاتا ہے کہتا ہے جب مجھ پر ہیبت طاری ہوئی اُس دن سے مجھے امام رضاؑ سے محبت ہوگئی تو تو دشمن علیؑ کو کس نے راغب کیا کس نے محبت کرائی حیوان نے تو معلوم ہوا یہ ظالم انسان انسانوں کو علیؑ سے دور کرتے ہیں اور معصوم حیوان علیؑ کی ولایت پر بلا لیتے ہیں ایسے انسانوں سے وہ حیوان بھلے جو ولایتِ علیؑ کی معرفت رکھتے ہیں اور ایسے انسانوں پر ہزار بار لعنت جو معصومینؑ کی معرفت نہ حاصل

Presented by www.ziaraat.com

کر کے حیوانوں سے بدتر ہو جائیں تو جانور تو صلہ لے گا محبتِ علیؑ کا پرندے بھی جانتے ہیں علیؑ کیا ہیں جانور بھی جانتے ہیں لیکن وہ انسان نما درندے ہائے امام حسینؑ نے خواب دیکھا کہ میں گھوڑے پر ہوں اور چاروں طرف سے درندوں نے مجھ پر حملہ کر دیا خواب کی تعبیر بہن زینبؑ سے بیان کی کہا بہن یہ لشکرِ یزید کے درندے ہیں دیکھئے بہت غور سے سنیئے گا۔ میں اپنے موضوع کا اہم ترین نکتہ بتا رہا ہوں کہ عنوان کیوں رکھا لشکرِ یزید کو دیکھیے بہت غور سے سنیئے گا۔ یزید کو امام حسینؑ نے کافر نہیں کہا کافر کہنا کوئی بڑی بات نہیں ہے درندہ کہنا بڑی بات ہے کفر اتنا بڑا عیب نہیں ہے لیکن درندگی بہت بڑا عیب ہے شیعہ کافر سہی مگر گلے نہیں کاٹتے وہ درندے ہیں جو انسان کا لہو پی رہے ہیں بے خطا انسانوں کو قتل کر رہے ہیں، وہ انسان نہیں ہیں ہم کافر سہی مگر انسان تو ہیں موضوع ختم ہو گیا سمجھ دار سمجھ گئے کیا کہا پھر سنیئے امام زمانہؑ نے زیارت میں یہ نہیں کہا کہ کربلا کے قاتل کافر تھے بلکہ امام زمانہؑ نے یہ کہا اُس امام مظلوم حسینؑ پر سلام جب چاروں طرف سے درندوں نے حملہ کر دیا ارے یہ شام اور کوفے سے چلے ہوئے درندے اب تک آ رہے ہیں جب تک یہ درندے رہیں گے تب تک حسینؑ کی نسل بھی رہے گی اور یہ موضوع بھی رہے گا یہ انسان ہیں اور وہ حیوان ہیں درندوں نے حملہ کیا درندے دوڑ، دوڑ کر حسینؑ کو زخمی کر رہے تھے ابھی دو چار دن ہوئے ایک مقتل کی کتاب میں دیکھ رہا تھا ایک روایت پڑھ کے بہت حیرانی ہوئی پہلی بار پڑھی تبرّکاً سنا رہا ہوں چھ آدمیوں نے مل کر حسینؑ پر حملہ کیا جب گھوڑے سے گر گئے چھ آدمیوں نے ایک ساتھ درندوں کی تشریح کر رہا ہوں درندہ کسے کہتے ہیں عالم نے سوچا کہ کبھی اگر خواب میں حسینؑ آ جائیں میں یہ پوچھوں گا مولا ان چھ میں اصل قاتل آپ کا

Presented by www.ziaraat.com

کون ہے عالم کہتے ہیں امام حسینؑ خواب میں آئے کہا تم بڑی تشویش میں ہو اور عجیب جملہ کہا اس جملے کے لیئے زحمت دی کہا جب میں بیٹھا تھا ریت پر تو پہلا وار سنان ابن انس نے اپنے نیزے کا کیا میں کچھ کہہ نہیں سکتا جب اُس وار سے خون کا فوارا چلا تو میں منہ کے بل گرا کہا پھر شمر آیا قاتل شمر ہے لیکن اے میرے محبّ حسینؑ تو اُسی وقت مر چکا تھا اے میرے محبّ جتنے لوگ شہید کیئے گئے وہ قتل کیئے گئے وہ ذبح کیئے گئے عرب میں ذبح کے دو طریقے ہیں بھیڑ بکری کو ذبح کرتے ہیں اور اونٹ کو نحر کرتے ہیں امام بتا رہے ہیں نحر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اونٹ کو کھڑے کر کے نیزہ اٹھا کے اس کے گلے پر مارتے ہیں خون کا فوارا چلتا ہے تب اونٹ گرتا ہے حسینؑ نے فرمایا ارے اے میرے محبّ میں واحد ہوں جو قتل بھی ہوا اور نحر بھی ہوا جب یہ سب کچھ ہوا عباسؑ تو نہیں تھے، علی اکبرؑ تو نہیں تھے، قاسمؑ تو نہیں تھے، عونؑ و محمدؑ تو نہیں تھے، ہاں ایک بچہ عبداللہ ابنِ حسن مثنیٰؑ امام حسنؑ کا پوتا چھ سات برس کا بچہ ہے امام حسینؑ پر تلوار چلنے والی ہے بچہ گھبرا کے خیمے کا پردہ ہٹا کے نکلا ماں نے پیچھے سے دامن پکڑ لیا کہا عبداللہ کہاں جا رہے ہو زینبؑ نے پکارا بیٹا باہر نہ جاؤ دشمن ہیں تو جواب دیا اماں میرا آقا تلوار کے سائے میں بیٹھا ہے اور میں خیمے میں موجود رہوں کہتے ہیں بچہ دوڑتا ہوا چلا لمحہ وہ تھا کہ قاتل نے تلوار اٹھائی تھی کہ حسینؑ کے ہاتھوں کو قطع کر دے دیکھیں اس بچے نے کس وار کو بچایا جیسے ہی اُس نے تلوار اٹھائی ایک بار وہ بچہ وہاں پہنچا اور پہنچ کر کہا او ولد الزّنا کیا میرے چچا کو قتل کرے گا وہ وار رُکا نہیں بچے کے ہاتھ کٹے بچے کے ہاتھ حسینؑ کی گود میں گرے اور ادھر ہاتھ گرے بعد میں بچہ گود میں گرا بس اتنا کہا اے میرے لال خیمے سے کیوں نکل آئے ارے ماں انتظار میں کھڑی ہوگی،

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

کیسی کیسی مائیں تھیں جنھوں نے کیسی کیسی امانتیں کربلا کو سونپ دیں اور گیارہ محرّم کو چلیں کربلا سے کوفے، کوفے سے شام، شام سے دربار، دربار سے زندان، ایک دن میں بھرا گھر اُجڑ گیا، راوی کہتا ہے جب حسینؑ کربلا آئے تھے عزیز وانصار رشتہ داروں کے سب ملا کے ایک سو اٹھاون بچے چھوٹے چھوٹے تھے، راوی سے پوچھا ان بچوں کو کب دیکھا جب عباسؑ علم لے کر چلے تھے تو بچوں کا پورا مجمع خیمے کے باہر تھا ہم نے شمار کیا، وہ سارے بچے خاموش تھے عباسؑ کا انتظار کر رہے تھے اور ایک بچی کہتی جاتی تھی بچوں گھبرانا نہیں ابھی چچا پانی لے کر آئیں گے جب ہم نے گنا بچوں کو تو کچھ علیؑ کے نواسے اور کچھ علیؑ کے پوتے تھے عباسؑ کے بھائیوں کے بیٹے اور حسنؑ کے گھرانے کے بچے جنابِ عقیلؑ کے پوتے اور نواسے ایک سو اٹھاون بچے لیکن جب گیارہ کو قافلہ چلا تو دو بچے نظر آئے ایک امام محمد باقر اور ایک جنابِ سکینہؑ ہاں دو چار بچے گودیوں میں تھے وہ تھے لیکن پیروں سے چلنے والے بچے پانچ پانچ سال کے ایک بھی نظر نہ آیا آخر ہوا کیا ارے جب خیموں میں آگ لگی تو بچے دوڑے اور سید الساجدینؑ کے پاس آئے کہا مولا اب کہاں جائیں تو امام نے کہا اسی کربلا کے صحرا میں چھپ جاؤ پہاڑیوں کے دامن میں چھپ جاؤ نکلو اور جان بچاؤ کہیں جھاڑیوں میں چھپ کے بیٹھ جاؤ اُدھر سے گھوڑے سوار مشعلیں لیئے ہوئے آ رہے تھے ادھر سے بچے چلے ارے چھوٹے چھوٹے بچے گھوڑوں کی سموں میں آ گئے۔

ہاں یہی وجہ ہے شام غریباں میں جو ماں روتی وہ یہ کہتی میرا بچہ نہیں ملتا زینبؑ بچے ڈھونڈنے جاتی ہیں کہتی ہیں اُمِ کلثومؑ آؤ بچوں کو تلاش کریں، رات میں زینبؑ اور اُمّ کلثومؑ نکلیں ایک جھاڑی کے قریب گئیں دیکھا دو بچوں کی لاشیں پڑی

Presented by www.ziaraat.com

ہیں ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے ہم سمجھے سو رہے ہیں ماں خوش ہو جائے گی اٹھالیا لیکن جب گود میں لیا تو بہن نے بہن سے کہا "اناللہ وانالیہ راجعون" اور جب گریبان کو کھولا تو گھوڑوں کے سموں کے نشان سینوں پہ تھے اب زینبؑ ماں سے کیا بتائیں کہ تیرا بچہ کیسے مر گیا نہ تلوار سے مارا گیا نہ تیر سے مارا گیا جملہ سنو گے ایسی مائیں قید خانہ میں کیا کیا یاد کر کے روتی تھیں اور جب قید سے چھوٹی ہوں گی کیا تڑپ ہو گی کہ کربلا چلیں دیکھیں بچوں کی قبریں بنی ہوں گی سیّد سجادؑ نے یہی کہا تھا اسیروں سے ہم کربلا چل رہے ہیں پھوپھی اماں کا حکم ہے کہ قبر حسینؑ پہ چلو قافلہ آیا تو قیامت کا عالم تھا راوی کہتا ہے کہ ناقہ پہلے بٹھایا جاتا ہے پھر عماری سے بیبیوں کو اتارا جاتا ہے لیکن ناقہ زینبؑ کا جب قبر حسینؑ پر آیا تو زینبؑ نے انتظار نہیں کیا کہ ناقہ کب بیٹھے گا عماری سے زینبؑ نے اپنے کو قبرِ حسینؑ پر گرا دیا بڑا عجیب جملہ زینبؑ نے حسینؑ کی قبر پر کہا بھیا بہن تو آئی ہے لیکن عاشور کو تم نے سکینہؑ کو میرے حوالے کیا تھا بھیا سکینہ نہیں آئی قید خانے میں قبر بن گئی ہر بی بی قبرِ حسینؑ سے لپٹی لیکن جب ساری بیبیاں قبرِ حسینؑ سے لپٹ گئیں تو ایک بی بی جہاں چھوٹا سا مٹی کا ڈھیر نظر آیا وہاں اپنے آپ کو گرا دیتی تھیں پھر اُٹھتیں اور دوسرے مٹی کے ڈھیر پہ گرتیں زینبؑ نے دیکھا قریب آئیں کہا بھابھی اُمّ رباب کیا بے قراری ہے کہا شہزادی ڈھونڈ رہی ہوں میرے علی اصغرؑ کی قبر کہاں ہے کسی غم میں تمہیں اللہ نہ رُلائے سوائے غم حسینؑ کے چہلم کی مجلس ابھی امام بارگاہِ آلِ عبا میں مصائب پڑھ کر آ رہا ہوں بڑی نورانی مجلس تھی، اُس کے بعد مجلس پڑھنا ناممکن ہے لیکن چہلم کا دن ختم ہو رہا ہے بس چند جملوں کی اور زحمت بی بی اُمّ ربابؑ کا بازو پکڑ کے قبرِ حسینؑ پہ لائیں حسینؑ کی قبر پہ اُمّ ربابؑ نے اپنے آپ کو گرا دیا اور

Presented by www.ziaraat.com

گرتے ہی پہلا سوال کیا والی آپ نے تو علی اصغرؑ کی قبر بنائی تھی میرے بچے کی قبر کہاں ہے آقا آپ آواز دے کے بتایئے علی اصغرؑ کہاں ہیں آواز آئی قبرِ حسینؑ سے اُمِّ ربابؑ علی اصغرؑ قیامت تک میرے سینے پر سوئیں گے ربابؑ علی اصغرؑ اکیلے نہیں ہیں۔

علماء نے لکھا دونوں بیٹے حسینؑ کے پاس ہیں علی اصغرؑ سینے پر اور علی اکبرؑ بھی پاس ہیں آپ کو معلوم ہے تہہ خانے میں کوئی جا نہیں سکتا تالا پڑا رہتا ہے پابندی ہے لیکن جب کبھی ایسا واقعہ ہو گیا تو خدام کو تالا کھولنا پڑا اگر کسی نے جانے کی کوشش کی تو وہ زندہ واپس نہیں آیا قبرِ حسینؑ کو اندر سے اب تک کوئی دیکھ نہیں سکا کوئی جا نہیں سکا جن لوگوں نے حالات لکھے ہیں خصوصاً سخن فتح پوری نے خود لکھا کتنے علماء گئے تھے اور کتنے زینے اُترے خود انہوں نے واقعہ سنایا کہ ایک مشہور عالم آگے تھے اور ہم پیچھے تھے تیسرے زینے سے بے ہوش ہو گئے اور سب کو اٹھا کے واپس لایا گیا اندر تہہ خانے تک کوئی جا نہ سکا پتہ ہے کیوں اس لیئے کہ جن علماء نے دیکھا انہوں نے بتایا کہ جیسے ہی آخری زینہ آتا ہے سامنے حسینؑ کا لاشہ نظر آیا ہے اور سینے پر علی اصغرؑ اور گلے میں تیر پڑھ دیا اب قسم دے کے پوچھتا ہوں ربابؑ کا دل ماں کا دل کوئی سنبھال سکتا ہے ربابؑ مدینے آئیں بعدِ کربلا ایک سال زندہ رہیں لیکن پورا سال یوں گزرا دن بھر کی دھوپ اور رات کی اُوس کسی سے بات نہیں کرتی تھیں دھوپ میں دن بھر رہیں اور ایک گٹھری اپنے بازوؤں سے لگائے رکھتیں کبھی کسی نے پوچھا نہیں بی بی یہ کیا ہے اور کسی نے بولتے نہیں دیکھا کبھی دن بھر میں چند دنوں میں اگر کوئی جملہ بولا تو بس اتنا کہا کہ یہ کس کا بچہ رو رہا ہے کہیں میرا علی اصغرؑ بھوکا تو نہیں ہے اور یہ کہہ کے چپ ہو جاتیں بیبیاں

Presented by www.ziaraat.com

گئیں اے سیّد سجادؑ ہم سے اُمِّ ربابؑ کی حالت نہیں دیکھی جاتی امام خود اٹھے آئے کہا مادر گرامی کون کہتا ہے نہ روئیں کون کہتا ہے ماتم نہ کریں لیکن اماں سائے میں تو آجائیں یہاں سائے میں آجایئے بس اتنا کہا بیٹا سجادؑ کیا میرے وارث کی قبر پہ سایہ ہوگیا کیا میرے علی اصغرؑ کی قبر پر سایہ ہوگیا تو اب امام روتے ہوئے واپس آئے بی بی زینبؑ نے کہا بی بی ربابؑ امام کا حکم ہے کہا شہزادی آپ کا حکم امام کا حکم ہے مغربین کی نماز پڑھ کر سائے میں آجاؤں گی آخری جملے نماز تمام ہوئی سجدہ آخر میں گئیں دیر گزرتی گئیں سجدے سے سر نہ اُٹھایا شاید اپنے وارث کا سجدہ آخر یاد آگیا بیبیاں کہنے لگیں شہزادی زینبؑ ربابؑ تو سجدے سے سر نہیں اٹھاتیں آپ جایئے جنابِ زینبؑ آگے بڑھیں شانے پہ ہاتھ رکھا کہا بھابھی تم نے وعدہ کیا تھا کہ شام کو سایہ میں آکر بیٹھو گی چلو ربابؑ ہم تمہیں لینے آئے ہیں لیکن چاہا کہ بازو پکڑ کے اٹھائیں کہ اچانک چلا کے کہا اے سیّد سجادؑ "اناللّٰہ وانالیہ راجعون" ہائے وعدہ کیا تھا بی بی نے وہ پورا کر دیا خود تو سائے میں نہ آئیں لاشہ سائے میں لا کر رکھا گیا لیکن جب تیاری ہونے لگی کہ اب ربابؑ کا جنازہ اُٹھے گا اور جنّت البقیع میں دفن کیا جائے گا اب جو کفن پہنایا جانے لگا تو زینبؑ نے بڑھ کر دونوں بازوؤں کے درمیان سے وہ گٹھری نکالی علی اصغرؑ کے چھوٹے چھوٹے کرتے اور جھولے کی جلی ہوئی لکڑیاں ہائے حسینا، ہائے حسینا......

www.ziaraat.com
Sakeena

Presented by www.ziaraat.com

عشرۂ مجالس ''انسان اور حیوان'' میں استعمال ہونے والے انگریزی الفاظ کی فہرست

A		
Aid	Action	Army
Atom Bomb	Airport	
B		
Biology	BankBalance	Bureaucrat
C		
Cassette	Cancer	College
Clan	Chemmel	Chaptor
chemistry	Control	chequc
CIA	Cyass	Commissioner
Command	Camp	
D		
Duty	DSP	Deportment
Drer		
F		
Fee	File	Film

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

Fridge		
G		
Great Dergn	Geology	Governor House
H		
History	Hydrogen Bomb	
I		
ISI	Interview	
J		
Jockey		
L		
Land	Late	
M		
Missile	Made Girl	Meeting
M.A		
N-O		
Nitrogen Bomb	News	Order
out		
P		
Physics	Period	Ph.D

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

Police	Platoon	Primary
Plan		
R		
Race	Research	Request
S		
Supply	Superpower	Subject
School	Symbol	SHO
Scholars		
T-U		
Tank	Trusty	Telephone
T.V	Trained	University
V-W		
VCR	Video	Work
watch		

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

علامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی کی کتابیں

نمبر	کتاب کا نام	صفحات	قیمت
	......﴿سوانح حیات﴾......		
۱۔	سوانح حضرت فاطمہؑ (انڈونیشیا پیپر)	1040	700/=
۲۔	ایران کی شہزادی جنابِ شہر بانوؑ	472	400/=
۳۔	شہزادہ قاسمؑ ابنِ حسنؑ (جلد اوّل)	640	500/=
۴۔	شہزادہ قاسمؑ ابنِ حسنؑ (جلد دوم)	400	500/=
۵۔	سوانح حیات شہزادہ علی اصغرؑ	960	800/=
۶۔	اُمّ البنینؑ	400	300/=
۷۔	سوانح حیات حضرت اُمِّ کلثومؑ	544	600/=
	......﴿تاریخ﴾......		
۸۔	شہزادۂ قاسمؑ کی مہندی	400	500/=
۹۔	شہزادی زینبؑ اور تاریخ ملکِ شام	224	200/=
۱۰۔	امام حسنؑ کی فتح اور دشمنِ خدا کی شکست	144	200/=

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

۱۱۔	غمِ حسینؑ اور عزاداروں کی شفاعت	224	200/=
۱۲۔	ذوالجناح	720	600/=
۱۳۔	شہید علمائے حق	144	200/=
	......﴿ادبیات﴾......		
۱۴۔	معصوموں کا ستارہ شہزادہ علی اصغر (فرنچ سے ترجمہ)	288	300/=
۱۵۔	اردو غزل اور کربلا	240	200/=
۱۶۔	احساس (علمی، ادبی مضامین)	384	300/=
۱۷۔	نوادراتِ مرثیہ نگاری (جلد اول)	338	300/=
۱۸۔	نوادراتِ مرثیہ نگاری (جلد دوم)	368	300/=
۱۹۔	کلامِ ضمیر (مرثیے، نوحے، سلام)	304	200/=
۲۰۔	شعرائے اُردو اور عشقِ علیؑ	912	500/=
۲۱۔	شاعرِ اعظم (میر انیسؔ)	720	500/=
۲۲۔	میر انیسؔ کی شاعری میں رنگوں کا استعمال	416	300/=
۲۳۔	میر انیس بحیثیت ماہرِ حیوانات	408	400/=
۲۴۔	میر انیسؔ (انگلش)	366	500/=
۲۵۔	اُردو مرثیہ پاکستان میں	544	500/=
۲۶۔	خاندانِ میر انیسؔ کے نامور شعرا	992	500/=
۲۷۔	ضمیرِ حیات	1232	1000/=

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

۲۸۔	دبستانِ تاریخ	968	700/=

......﴿عشرۂ مجالس﴾......

۲۹۔	عظمتِ حضرت زینبؑ (۱۵ مجالس)	368	300/=
۳۰۔	حضرت علیؑ میدانِ جنگ میں	224	200/=
۳۱۔	معراجِ خطابت (۵ جلدیں)	(مکمل سیٹ)	1400/=
۳۲۔	حضرت علیؑ کی آسمانی تلوار ذوالفقار	368	300/=
۳۳۔	امام اور امت (اُردو)	272	200/=
۳۴۔	امام اور اُمت (انگریزی ترجمہ)	307	200/=
۳۵۔	احسان اور ایمان	336	200/=
۳۶۔	ولایتِ علیؑ	336	200/=
۳۷۔	مجالس محسنہ (جلد اوّل)	400	200/=
۳۸۔	مجالس محسنہ (جلد دوم)	368	200/=
۳۹۔	معجزہ اور قرآن	320	200/=
۴۰۔	ظہورِ امام مہدیؑ	272	200/=
۴۱۔	عظمتِ صحابہ	288	200/=
۴۲۔	تاریخِ شیعیت	304	200/=
۴۳۔	قاتلانِ حسینؑ کا انجام	352	250/=
۴۴۔	علم زندگی ہے	352	300/=

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

۴۵۔	عظمت حضرت ابو طالبؑ	296	250/=
۴۶۔	اسلام پر حضرت علیؑ کے احسانات	257	250/=
۴۷۔	قرآن کی قسمیں	344	250/=
۴۸۔	معرفتِ الٰہی اور سیرتِ معصومینؑ	256	300/=
۴۹۔	بُت شکن اور بُت تراش	304	300/=
۵۰۔	انسان اور حیوان	272	300/=
۵۱۔	اقوامِ عالم اور عزاداریٔ حسینؑ	304	300/=
۵۲۔	علیؑ وارثِ انبیاءؑ	328	300/=
۵۳۔	محسنین اسلام	304	300/=

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

کی مندرجہ ذیل کتابوں کے دوسرے ایڈیشن شائع ہوگئے ہیں

امام حسنؑ کی فتح اور دشمنِ خدا کی شکست

صفحات: 144 قیمت: 200

...... (تصنیف) ......

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

غمِ امام حسینؑ اور عزاداروں کی شفاعت

صفحات: 224 قیمت: 200

...... (تصنیف) ......

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

(عشرۂ مجالس) عظمتِ صحابہ

صفحات: 228 قیمت: 200

...... (انیسِ خطابت) ......

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

شہزادی زینبؑ اور تاریخِ ملکِ شام

صفحات: 224 قیمت: 200

...... (تصنیف) ......

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

علّامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

کی مندرجہ ذیل کتابوں کے دوسرے ایڈیشن شائع ہو گئے ہیں

اُردو مرثیہ پاکستان میں

صفحات:544 | قیمت:500

...... (تصنیف) ......

علّامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

خاندانِ میر انیسؔ کے نامور شعرا

صفحات:992 | قیمت:500

...... (تصنیف) ......

علّامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

میر انیسؔ کی شاعری میں رنگوں کا استعمال

صفحات:416 | قیمت:300

...... (تصنیف) ......

علّامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

شعرائے اُردو اور عشقِ علیؑ

صفحات:912 | قیمت:500

...... (تصنیف) ......

علّامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

کے مندرجہ ذیل عشرہ مجالس شائع ہو گئے ہیں

(عشرۂ مجالس)

تاریخِ شیعیت

صفحات:304 | قیمت:200

...... (انیسِ خطابت)......

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

(عشرۂ مجالس)

قاتلانِ حسینؑ کا انجام

صفحات:352 | قیمت:250

...... (انیسِ خطابت)......

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

(عشرۂ مجالس)

علم زندگی ہے

صفحات:352 | قیمت:300

...... (انیسِ خطابت)......

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

(عشرۂ مجالس)

اسلام پر حضرت علیؑ کے احسانات

صفحات:257 | قیمت:250

...... (انیسِ خطابت)......

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

www.ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com